

بسم الله الرحمن الرحيم

الشمس والليل
والقمر والليل

المعلم

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

فہرست کتاب مستطاب العلم شہادۃ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۳۱۵	کتاب النکاح	۱۳۴۶	۴ -
"	نکاح کا مستحب نہ ہو جبکہ طاققت ہو	۱۳۴۷	محرر کا بیان -
۱۳۱۸	جو کسی عورت کو دیکھ کر رغبت کرے	۱۳۵۱	ٹوڈی کو آزاد کر کے نکاح کی
	وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے -		فضیلت -
۱۳۱۹	ستہ کا بیان	۱۳۵۹	زینب کا نکاح اور حجاب کا
۱۳۲۲	بہتیمی اور پودھی اور خالہ اور بیابھی کا		اوتارنا
	جمع نکاح میں ناجائز ہے -	۱۳۶۷	دعوت قبول کرنے کا بیان
۱۳۲۳	محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا کرنا	۱۳۷۱	مطلقہ ثلثہ کا بیان
	ہے -	۱۳۷۲	جماع کے وقت کیا کہے -
۱۳۲۶	ایک بیانی کے پیام پر پیام دینا	"	جماع آگے پیچھے سے کرنا مگر درپے
۱۳۲۸	شمار کا بیان		بچنا
۱۳۳۵	نکاح کی شرط پوری کرنا -	۱۳۷۳	عورت کو جماع سے انکار کرنا درست
۱۳۴۰	بیوہ کی اجازت زبان سواور		نہیں ہے -
	بکرہ کا خوشی سے -	۱۳۷۴	عورت کا بید کہہ کر لٹانا ناجائز ہے
۱۳۴۱	باب زانیہ کنواری لڑکی کا نکاح کر سکتا	۱۳۷۵	عزل کا بیان
	ہے -	۱۳۷۹	حاملہ قیدی سے صحبت حرام ہونا -
۱۳۴۴	عقد اور زفاف	۱۳۸۰	غیلہ کا حوا
	شوال میں	۱۳۸۱	کتاب الرضایع کتاب
	مستحب ہے -		دودہ پلانے کے بیان میں
"	جو نکاح کا قصد کرے وہ اپنی	۱۳۹۴	بعد استبراء کے قیدی سے
	دو لہن کا حجرہ دیکھ کر سکتا		

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۵۰۴	ولاہ کا بیع یا ہبہ درست نہیں	صحبت کرے	
۱۵۰۵	اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کو موئے نہیں بنا سکتا۔	قیافہ کا عتبار ہونا	۱۴۹۷
۱۵۰۶	برہ آزاد کر نیکی فضیلت	باکرہ و رثیبہ کا استحقاق	۱۵۰۰
۱۵۰۷	باب کو آزاد کرنے کی فضیلت	بی بیوں کی باری کا بیان	۱۵۰۲
۱۵۰۸	کتاب خرید و فروخت کے بیان میں۔	ایچی باری سوت کو بخش دینا	۱۵۰۳
۱۵۰۹	بیع سلاسلہ اور سنا بدہ باطل ہے	دیندار سو نکاح کرنا	۱۵۰۵
۱۵۱۰	کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے	باکرہ سے نکاح مستحب ہونا	۱۵۰۶
۱۵۱۱	حیل الحبلہ کی بیع کی ممانعت	عورتوں کے ساتھ خلق کرنا	۱۵۱۱
۱۵۱۲	اپنے بہائی کے رخ پر رخ نہ کرے	کتاب الطلاق کتاب طلاق کے بیان میں۔	۱۵۱۲
۱۵۱۳	نہ ادا کی بیع پر نیچے اور لاڑ باین اور	تین طلاق کا بیان	۱۵۱۹
۱۵۱۴	تین میں دودھ بہہ رکھنا	کفارہ آنت حرام میں	۱۵۲۰
۱۵۱۵	ہے۔	تخیر سے طلاق نہیں ہوتا	۱۵۲۴
۱۵۱۶	اگے بڑ بکر بخارون کو ملنے کی ممانعت	مطلقہ بابت کو نفقہ نہ ہونا	۱۵۲۴
۱۵۱۷	شہر والا باہر والے کا مال نہ نیچے	معتدہ بابت کو دن میں ضرورت سے	۱۵۵۴
۱۵۱۸	مصرعہ کی بیع کا بیان	نکاح درست ہے۔	
۱۵۱۹	قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے	وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا	
۱۵۲۰	باتہہ بیچنا درست نہیں ہے۔	سوک کا بیان	۱۵۵۷
۱۵۲۱	کچھوڑ کے ڈھیر کو جبکا وزن معلوم نہ ہو	کتاب الایمان	۱۵۶۳
۱۵۲۲	اسی کچھوڑ کے بدلہ کا وزن معلوم ہو درست نہیں ہے	کتاب العتاق برہ آزاد	۱۵۷۵
		کرنے کی کتاب	
		ولاہ اوسیکو ملے گی جو آزاد کرے	۱۵۷۷

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۶۰۲	بیع اور شترمی مذکور اختیار ہے جب تک اوسے مقام میں بین جہان بیع ہوئی ہے	۱۶۰۳	دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض ادا کرنا واجب ہو مدا پر تو اسکا قبل کر لینا مستحب ہے۔
۱۶۰۵	جو شخص بیع میں ہوا کہ دوسرے کو کیا کہو	۱۶۰۶	جو بانی جنگل میں ضرورت کے زیادہ ہوا اسکا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اسکی احتیاج ہو
۱۶۰۷	سیوہ حبیبہ مکہ اوسکی صلاحیت کا یقین نہ ہو دوست پر بیچنا درست نہیں جب کاشترکی	۱۶۰۸	اگر زکات الیٰ کاجرت لینا منع ہے۔ کتنی کی قیمت اور بخوبی کی سہیلی اور زکات
۱۶۰۸	زر کچھور کو خشک بچے کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریض میں درست ہے۔	۱۶۰۹	کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے۔ کتنوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کے منسوخ ہونا
۱۶۱۳	جو شخص کچھور کا دخت بیچے اور اسے کچھور لگے	۱۶۱۵	اور اس امر کا بیان کہ آگے کا پانا حرام ہے مگر شکار یا کہیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے
۱۶۱۵	مخالفہ اور مزاحمت اور غبارہ کی ممانعت اور پہل کی بیع قبل صلاحیت کر اور معاوضہ کا منع ہونا۔	۱۶۱۷	یا ایسے ہی اور کوئی کام کے لیے۔ زمین کو کرایہ دینے کا بیان۔
۱۶۱۷	زمین کو کرایہ دینے کا بیان۔	۱۶۱۹	بچہ پھنی لگانے کی اجرت حلال ہے شراب بیچنا حرام ہے
۱۶۲۹	کتاب مسائات اور مزاحمت کے بیان میں	۱۶۳۲	شراب اور مردار اور بتوں کی بیع حرام ہے سود کے بیان میں
۱۶۳۲	دخت لگ نیکی اور کہیتی کرنے کی فضیلت	۱۶۳۴	آفت سے جو نقصان ہوا اسکو بھرا دینا قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے
۱۶۳۴	آفت سے جو نقصان ہوا اسکو بھرا دینا	۱۶۳۶	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے اگر ضروریہ مفلس ہو جائے اور مال کے پاس اپنی
۱۶۳۶	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے	۱۶۳۸	چیز بچنے یا بچو تو داپس لے سکتا ہے۔ مفسد کو مہنت دینے کی اور قرض وصول
۱۶۳۸	اگر ضروریہ مفلس ہو جائے اور مال کے پاس اپنی	۱۶۳۹	کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت جو شخص لدا ہوا اسکو قرض ادا کرنے میں
۱۶۳۹	مفسد کو مہنت دینے کی اور قرض وصول	۱۶۴۰	کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت جو شخص لدا ہوا اسکو قرض ادا کرنے میں
۱۶۴۰	کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت		
۱۶۴۲	جو شخص لدا ہوا اسکو قرض ادا کرنے میں		

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۶۸۵	گرد کہنا سفر اور حضور و نوین جائز ہے	۱۶۲۸	ہو اد سکود وصیت نہ کرنا درست ہے۔
۱۶۸۶	سلم کے بیان میں	۱۶۳۴	کتاب نذر کے بیان میں۔
۱۶۸۷	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت	۱۶۳۵	کتاب قسموں کے بیان میں
۱۶۸۸	شفعے کے بیان میں۔	۱۶۳۶	خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت
۱۶۹۰	مہنہ کی دیوار میں لکڑی کاڑنا	۱۶۳۷	قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی
۱۶۹۱	ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے۔	۱۶۳۸	قسم میں انشاء اللہ کہنا
۱۶۹۲	حبہ اہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا	۱۶۳۹	حبہ قسم سے گہر والوں کو نقصان ہو تو قسم
۱۶۹۳	کتاب بزرگ الفتن میں ترکے کو حصوں کے بیان میں	۱۶۴۰	نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔
۱۶۹۴	کتاب سبہ اور صدقہ کے بیان میں	۱۶۴۱	کافر کفر کی حالت میں کوئی کلمہ پڑھنے سے پہلے
۱۶۹۵	حبس کوئی چیز صدقہ دیکر پھر دستور ہی چیز	۱۶۴۲	مسلمان ہو جاوے
۱۶۹۶	خریدنا مکروہ ہے۔	۱۶۴۳	غلام لونڈی کے کینو کو بیکر کرنا چاہیے
۱۶۹۷	صدقہ دیکر لوٹنا حرام ہے	۱۶۴۴	مدرک کی بیع درست ہے
۱۶۹۸	بعض لڑکوں کو زیادہ دینا اور بعض کو کم	۱۶۴۵	قباست کو بیان میں
۱۶۹۹	دینا مکروہ ہے	۱۶۴۶	لڑکیوں اور اسلام سے پہر جانباہوں کا حکم
۱۷۰۰	عمرے کے بیان میں۔	۱۶۴۷	پتھر وغیرہ بیماری چیز سے قتل کرنے میں نقصان
۱۷۰۱	وصیت کو بیان میں	۱۶۴۸	لازم ہوگا ہی طرح مرد کو عورت کے بدل قتل
۱۷۰۲	صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے	۱۶۴۹	کرینے
۱۷۰۳	عبد مرئیے انسان کو کسی چیز کا ثواب پہنچتا ہے	۱۶۵۰	حبس کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ
۱۷۰۴	وقف کے بیان میں	۱۶۵۱	کرے اور وہ سکود دفع کرے اور دفع کرنے
۱۷۰۵	حبس کے پاس کوئی شتر قابل وصیت ہے نہ	۱۶۵۲	میں حملہ کر نیوالے کی جان یا عضو کو نقصان
		۱۶۵۳	پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔
		۱۶۵۴	دانتوں کی قضا کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۷۷۶	مسلمان کا قتل کب درست ہو	۱۷۱۵	گر بڑی تو ادا کی دیت لازم نہ ہوگی
۱۷۷۷	جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کو گناہ	"	کتاب حکمون اور فضیلتوں کے بیان میں
"	کا بیان	"	مدعی علیہ پر قسم ہوئی ہے۔
"	قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	"	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا
۱۷۷۸	خون اور عورت اور مال کا حق کیسا سخت ہے	۱۷۱۶	حاکم فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا
۱۷۸۱	قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے	۱۷۱۷	سندھ ابوسفیان کی بی بی کا فیصلہ
"	حوالہ کر دین گئے اور اس معافی کی درخواست	۱۷۱۹	بہت پوچھو اور مال کو تباہ کرنے سے مخالفت
"	کرنا سب سے	۱۷۲۰	حاکم جب سوچ کر فیصلہ کرے اگر غلط ہو گا تو اس کا
۱۷۸۳	پیٹ کے بچہ کی دیت اور قتل خطا اور شبہ	۱۷۲۱	غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے
"	عہد کی دیت کا بیان	۱۷۲۲	غلط باتوں کا ابطال اور نئی باتوں کا جو
۱۷۸۶	کتاب حدوں کے بیان میں	"	دین میں لگالی جاوین رد۔
"	جویری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان	"	اچھے گواہوں کا بیان۔
۱۷۸۸	چور اگر شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور	۱۷۲۳	مجہدوں کا اختلاف
"	صعدن میں سفارش نہ کرنا۔	۱۷۲۴	حاکم کو دو نو فریق میں صلح کرادینا بہتر ہے
۱۷۹۱	زنا کی حد کا بیان	"	کتاب القتل فیہ شریعی ہوئی چہرے ملنے کے بیان میں
۱۷۹۲	شراب کی حد کے بیان میں	۱۷۲۵	جاوڑ کا دودھ دو ہا نہیں لگا کی اجازت کو حرام
۱۷۹۳	تقریر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے	۱۷۲۶	بہائی کا بیان
۱۷۹۴	حد لگنے سے گناہ مٹ جاتا ہے	۱۷۲۷	جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بہائی
۱۷۹۵	جاوڑ کی سیو مار یا کان یا گونہ میں کوئی	"	مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے
"		"	جبے شوکم ہون ترسب تو ملا دینا سب سے

جلد اربع العلم لدرجہ جامع مسلم

کتاب النکاح - نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اسی لیے کہ وہ سبب ہو جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہے اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات لکھی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نکح فلان فلانہ تو وہ ان میں سے ایک ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانی ہر وہ طائی عورت کے اور جب کہتا ہے نکح فلان فلانہ تو یہ منہ ہر وہ عورت کے ہوتا ہے کہ جماع کا قریب دلائل کرتا ہے کہ یہاں کہ انہیں جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت کہ نکاح حقیقتہً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے اور یہ قول ہے قاضی ابو الطیب افغی اور متولے وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے دوسرے یہ کہ حقیقتہً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقتہً ہر بالا مشترک **باب استحکام النکاح لمیر استطاع نکاح کا مستحب ہونا** اس لیے حکمرانوں سے **عن علقمہ قال کنت امشی مع عبد اللہ بن مسعود فقلت لہ عمار فقام معہ یحدثہ فقال لہ عمار کیا ابا عبد الرحمن انک تزوجک جاریۃ شانیۃ لعلھا تکبرک بعض ما مضی من بنی ماریک قال فقال عبد اللہ لئن فلت ذاک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریا معشر الشہاب من استطاع منکم الکبائۃ فلیزدوج فانہ اعظم للجرید احسن للفرج ومن لم یتزوج فکفہ بالصوم فانیۃ لہ** ویکاء ترجمہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبد اللہ کے ساتھ بنی ماری میں سو عبد اللہ سے حضرت عثمان مے اور ان کے ساتھ کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے سو عثمان نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن تم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دین کہ وہ تمکو تمہاری گزری ہوئی عمر

میں کہ کچھ یاد لاؤ کہ ترجمہ اس حدیث سے لے اور اس سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے گروہ جو انوں کے جو تم میں سے طاقت رکھتا ہو نکاح کے خرچ کی لینے مان و نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ وہ انہوں کو خوب بچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو طاقت رکھتا ہو اس خرچ کی روزہ رکھ کر یہ اور اس کے لیے کہ یا خصی کرنا ہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو طاقت رکھتا ہے کہ مان و نفقہ زوجہ کا دے سکے اور جو ان ہو اگر ضرور ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے یہی قول ہر کافر علما کا اور کسی نکاح کو واجب نہیں کہا ہے سوا اود و ظاہری کے اور جو ان کے موافق ہیں اور ایک روایت امام احمد کی یہی ہے کہ جب تم سے ڈرے تو لازم ہے کہ نکاح کرے یا لوٹدی خریدے اور یہی منطوق ہے قرآن کا کہ آدمی مختار ہے لوٹدی لینے میں اور نکاح کرنے میں اور یہی مذہب ہے جمہور کا
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ كَمْشَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِثْنَى إِذْ لَقِيَاهُ عُمَانُ بْنُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلْ كُنَّا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ نَاسُ تَحْلَاكُمُ كُنَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ كُنْتُمْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي قَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فُجِئتُ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ أَكُنْتُ وَجِبْتُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بِكُمُ الْعَلَّةُ يَكْرِجُ إِلَيْكَ مِنْ لَفْظِكَ مَا كُنْتُ تَعْمَلُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكُنْتُ ذَاكَ كَرَّمْتُ خَدِيتِي ابْنِي مُعَاوِيَةَ
 ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةُ فَلْيَتَزَوَّجُوا فَإِنَّهُ أَعْصَى لِلْبَيْتِ وَأَحْصَنٌ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ وَجَاءُ
 عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اے گروہ جو انوں کے جو تم میں سے طاقت رکھ کر خرچ کی وہ نکاح کرے اس لیے کہ انہوں کو بچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو طاقت نہ رکھ کر خرچ کی وہ روزہ رکھ کر یا یہ اس کو لیے خصی کرنا ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَابْنُ سَوْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ سَوْدٍ قَالَ فَوَدَّ أَنْ يَكُنَّا نَحْنُ
 اُنْكَ حَدَّثَنَا بِرٌّ مِنْ أَجْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِيلُ حَدِيثِي ابْنِي

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا **ترجمہ** سعد بن مسعودی ہے کہ عثمان بن مطعون
 نے جب ارادہ کیا عورتوں سے جدا رہو کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی بات رد کر دی اور
 اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سبھی ہرجاتے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ
 رَدَّ عَلَى عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا **وہی** مضمون ہے **عَنْ**
 سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَتَّبِعُ فَتَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَاذَ لَهُ ذَلِكَ لَأَخْتَصِمْنَا **ترجمہ** وہی
 مضمون ہے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانے
 تھے ہر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی تو حرام ہونا اسکا معلوم ہوا اور انہوں
 نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی وہ تیرہ اور چلن ہے کہ جب حدیث رسول
 اللہ کی ادن کو بلجائی ہے تو اپنی رائے ہو خواہ کسی اور امام و مجتہد یا پیرو شہید کی رائے ہو اُس
 کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں اور جو اس حکم پر ہیں وہ سلف صالحین کے
 مسلک نہیں اور حضیٰ کرنا آدمی کا نفوی نے حرام کہا ہے خواہ چھپنی میں ہو خواہ بڑے سن میں اور
 بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جائز حرام میں ادن کا حضیٰ کرنا ہی حرام ہے اور جو جائز کہ حلال
 ہے اور کا حضیٰ کرنا چھپنی میں ہوا ہے اور بعد کو حرام ہے واللہ اعلم **بَابُ** نَذِيرٌ رَأَى
 امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ اِنَّ اِيَّامِيَّ امْرَأَتَهُ اَوْ جَارِيَتَهُ فَيَوَاقِعُهَا **جو** کسی عورت کو دیکھے اور
 رغبت اور سکودل میں پیدا ہو تو اپنی بی بی یا باندی سے صحبت کرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً نَكَأَ امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمُحُّسُ مَنِيَّةً لَهَا فَقَضَى
 حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى اصْحَابِهِ فَقَالَ اِنَّ امْرَأَةً تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ
 وَتُكَلِّمُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا ابْصَرْتَ امْرَأَةً فَكَلِمَاتِ اَهْلِكَ فَاِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ
 فِي نَفْسِهِ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بڑی ایک عورت پر اور آپ اپنی
 بی بی زینب سلمادن کی مان کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دماغت دینے
 کے لیے مل رہی تھیں پہر آپ نے اپنی حاجت اُن کو پوری کی اور پھر اپنے بارہوں کی طرف

نکلی اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو
 شیطان کی صورت میں جاتی ہے پہر جب کسی عورت کو کوئی دیکھو تو ضرور یہ کہ اپنی بی بی کے پاس
 آدے نیسے محبت کرے کہ اُس کے دل کا خیال جاتا رہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَايَ امْرَأَةٌ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَهُمَا غَيْرَ آتٍ
 قَالَ نَأَى امْرَأَتُهُ رَبَّنَا بَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا دَهَى لَمَسَ مَلِيَّةً وَلَمْ يَدِكْ كَسْ تَدِيرُ
 فِي حُودِ شَيْطَانٍ جَابِرُ نے یہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں کہ عورت جب جاتی
 تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے **ف** اس حدیث کے دوسرے نسخے ہو کہ جب ... آدمی
 کسی عورت کو دیکھ اور اُسے شہوت ہو تو اپنی بی بی کے پاس آدے اور صحبت کرے اور جانچ
 کہ جو اس کو پاس ہو یہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے
 کہ رغبت دلاتی ہے شہوت رانی اور زنا کو اور یاد دلاتی ہے لذاتِ جماع کو اور یہ اثر ہے شیطان
 کا اور آپ کو اصحاب سے اس امر کو بیان کر دیا کہ انکی تعلیم ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر
 اپنی بی بی سے دن کو جماع کرے تو کچھ حرج نہیں اور بی بی کو ضرور ہے کہ اگر کسی شغل میں ہو تو ہر
 ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے
 اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر صنفِ بصری عارض ہوتا
 ہے اور قتالی سب برادرانِ مسلمین کو بیہوش کو اس حسرات کے حاصل کرنے کی توفیق دے
 اور شہزادِ اعراض سے بچا دے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ انْجَلَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيُحِمْ
 إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْفَعُ عَنْهُ النَّفْسَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں
 نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے ہیں جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم
 ہو اور اس کو دل میں اُس کا خیال آوے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اُس سے اس کے
 دل کا خیال جاتا رہے گا۔ **کتاب** نکاح المُنْعَةِ وَبَيَانُ أَنَّ أَجْمَعَ شَرِّ شَرِّ أَجْمَعَ
 شَرِّ شَرِّ وَاسْتَعْفَ شَرِّ شَرِّ إِلَى شَرِّ شَرِّ بَابِ مَعْنَى حَلَالِ ہونے کا بہر حرام ہونے پر حلال
 ہونے کا بہر قیاسیت حرام ہونے کا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا

نَعَزِدُكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكُمْ سُلْطَانٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَا نَاعِرٌ
ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعْنَا أَنْ تَنْتَكِبَ الْمَرْوَةَ بِالْثَوْبِ الْأَجَلِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَحْزَنُوا حَبَابَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَسْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ اور ہمارے پاس عورتیں تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم حضیٰ جو جادین موسم کو اپنے
سے منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ہم نکاح کریں عورت کو ایک کپڑے کے بدلے ایک
مہینہ مدت تک پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای ایمان والو مست
حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حدیث میں ہے کہ ایک
دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو **عَنْ** اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي اَسْبَغٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي
وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ سَمِعْتُ اَبِي سَمْعِيْلَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي
روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبداللہ نے یہ آیت پڑھی **ف**
متنعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد اوس مدت کے
وہ نکاح تمام ہو جاوے اور وہ عورت اوس کے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجھی جاوے اور مازنی نے
کہا ہے کہ اشداء اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحادیث صحیحہ اور کما مستوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی
تجیر پر اجماع معتقد ہو گیا مگر ترجمہ پر جبکہ نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حریت پر اجماع کو سند
لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع اجماع نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور
مال دونوں کا ایک ہی ہے انتہی اور مخالفت نہیں کی اس کی حریت میں مگر ایک گروہ معتدعہ
نے اور استدلال کیا ہے اس گروہ معتدعہ نے انہی احادیث مندرجہ سے اور اس آیت سے
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَلَهُنَّ اُجُورُهُنَّ** اولیٰں سعود کی قرارت
میں ہے **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلَّا اَجَلٌ مُّسَمًّى** اور یہ قرارت ابی سعود کی شاذ ہے کہ رتبہ اسکا
نہ حدیث کو برابر ہے نہ لازم العمل ہے اور امام زفر نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متنعہ کیا اسکا نکاح ہمیشہ کو
ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور گویا مدت ذکر قابل اعتبار نہیں ہے اور شرط غاصد لائق
اعتبار نہیں اور مازنی نے کہا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپ نے خیبر میں متنعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں

آیا ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا اس میں بعض دن کو شبہ ہوا حالانکہ اس میں تعارض
 نہیں سلیقہ کہ آپ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ نبی اور اسکی مشہور ہو جاوے اور سب
 کو پہنچ جاوے اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے پھر ہر راوی نے حقیقت میں سنا اسوقت میں نبی
 کو بیان کیا غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطا ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حدیث جو
 متفقہ روایت کیا ہے ایک جماعت نے صحابہ سے اور مسلم نے اس میں سے ذکر کیا ہے ابن
 سعد اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سہرہ بن عبد جہنی کی روایتوں کو اور ان سب کی
 روایتوں میں جواز اسکا سفر میں مذکور ہے نہ حضرت میں اور بوقت ضرورت نہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے کہ عرب
 کا ملک گرم ہے اور اسفار چارو میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن ابی عمر کی روایت میں تیسرے
 ہے کہ جواز اسکا ابتداء سے اسلام میں تھا جیسے جواز مردار کا ہے مضطر کے لیے اور مانند اسکی اور ابن عباس
 رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور مسلم نے سلمہ بن اکوع سے اباحت اسکی روزا و طاس میں
 روایت کی اور سہرہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونوں ایک ہی ہیں اور پھر اسی دن
 حرمت بھی ہوئی اور حضرت علی کی روایت میں تحريم اس کی خیر کے دن آئی ہے وہ فتح مکہ سے پہلے
 اور خیر مسلم میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سحر
 سحرہ تبوک میں اور اس روایت کا کوئی مستابع نہیں اور یہ راوی کی غلطی ہے اور یہ حدیث کو مالک نے
 موطا میں اور سفیان بن عیینہ اور عمری اور یونس وغیرہم نے زہری سے روایت کی ہے اور اس میں
 خیر کا دن مذکور ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے مسلم نے ابیحجاء سے زہری سے اور
 یہی صحیح ہے اور ابو داؤد نے ربیع بن مہرہ سے روایت کی ابو ہریرہ کے والد کے کہ نبی ہوئی
 متفقہ سے حجۃ الوداع میں اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہی صحیح تر ہے سب روایتوں سے جو اسباب
 میں مروی ہوئیں ہیں اور سہرہ سے اباحت اسکی بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اس میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت اسکی بیان فرمائی قیامت تک اور حسن بصری سے مروی ہے
 کہ انہوں نے کہا متفقہ کہ یہی حلال نہیں ہوا سوا عمرہ قضا کے اور یہی سہرہ جہنی سے بھی مروی ہوا ہے
 اور مسلم نے سہرہ کی روایتوں میں تعین وقت نہیں بیان کیا مگر محمد بن سعید دارمی کی روایت میں
 اور اسحاق بن ابی اسیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں کہ اس میں فتح مکہ کا دن مذکور ہے

اور محدثین نے کہا ہے کہ ذکر کرنا روایت اباحت کا حجتہ الوداع کے دن خطا ہے اس لیے کہ داؤن دلوں
 میں ضرورت تھی نہ عزت بیعہ عورتوں سے جدا ہوئی اور اکثر لوگ دن نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا اور
 صحیح یہ ہے کہ حجتہ الوداع میں صرف متعہ کی نہیں ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا اور اس دن آپ نے
 اس نہیں کی تجدید کی کہ سب سلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہیں سے خوب واقف ہو جاویں اور حجتہ
 غائبین کو خبر دیدین اور اس لیے کہ دین اوس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہیں کو بھی تازہ
 طور سے بیان فرمادیا کہ سب میں پہنچ جاوے جیسے اور حلال و حرام اوس دن ارشاد فرمادے
 اور اوس دن متعہ کی حرمت قطعی ابدی بیان فرمادی قیامت تک اور قاضی عیاض نے کہا ہے
 کہ احتمال اسکا بھی کہ تحریم اوسکی خیر اور عمرہ قضا اور روز فتنہ مکہ اور روز اطاس میں بطور تجدید نکالے
 ہوا ان مقاموں میں اس لیے کہ حدیث اوسکی تحریم کی خیر کے دن بہت صحیح ہے اور اس میں کچھ طعن
 نہیں اور اوس کے راوی بہت ثقہ اور یکے میں مگر سفیان کی روایت میں جو یہ مذکور ہے
 کہ آپ نے منع فرمایا متعہ سے اور گدھوں کے گوشت خیر کے دن تو اس میں بعض محدثین نے کہا ہے
 کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اسکا وقت نہیں بیان کیا اور گدھوں کی
 حرمت کا وقت خیر کے روز کو کہا سو گدھوں کی حرمت خاص خیر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا
 وقت راوی نے بیان نہیں کیا اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ
 قول اشہب بالصحت ہے اس لیے کہ تحریم متعہ کی مکہ میں تھی اور گدھوں کی حرمت خاص خیر میں تھی
 قاضی نے کہا کہ اولی وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مولع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر بیان ایک
 بات باقی رہی وہ یہ کہ اباحت اوسکی جو عمرہ قضا میں اور روز فتنہ مکہ کے اور اطاس کے دن
 ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اباحت اوسکی بنظر ضرورت بعد تحریم کے ہوئی ہو اور پہر تحریم ابدی
 ہو گئی قیامت تک اور شاید یہ ہو کہ آپ نے حرام کیا اوسکو خیر کے دن اور عمر قضا میں پہر روز فتنہ مکہ
 ضرورت کے لیے مباح کیا اور پہر حرام فرمایا فتنہ مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ اور سا قضا ہو
 جاتی ہے اس میں اباحت حجتہ الوداع کی اس لیے کہ وہ مروی ہے سبہ بہنی سے اور معتبر یکے راویوں
 نے اوس سے اباحت اوسکی فتنہ مکہ کی روایت کی ہے اور حجتہ الوداع میں جو اوس سے مروی ہے وہ
 صرف تحریم ہے غرض انکی ہر دو سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جہر روایت متفق ہیں اور سبہ کے سوا

اور صحابہ کی روایتیں بھی اسکے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ نبی دار وہوئی متہ سودن میں فتح
 کے اور تحریم اوس کی حجة الاول میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور انجاعت کی راہ سوئی جیسا اوپر
 گذرا اور حسن بصری کا جو قول اوپر گذرا کہ متہ سوا عترۃ القضا کے اور کبھی حلال نہیں لیکن اسودہ تو محض غلط
 ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے خلاف ثابت ہوتا ہے چنانچہ جن حدیثوں میں کہ مذکور ہے کہ تحریم اس
 کی خیر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راوی ہیں اسلیو کہ غزوہ خیبر عترۃ القضا کے قبل ہے اور جابحت
 اوسکی فتح مکہ اور روزناوطاس میں مروی ہوئی باوجودیکہ روایتیں اوسکی بھی سب سے پہلی سے دار وہوئی
 ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے
 مخالفت اُنکی روایتیں ہیں وہ مسترد کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ متہ ایسی چیز ہے کہ اُس میں تحریم
 و اباحت و نسخ و بجا کی تقریر ہے قاضی عیاض کی اور نووی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ
 ہے کہ تحریم و اباحت اس میں دوبار ہوئی ہے اور وہ حلال تھا خیبر کے قبل بہر حرام ہوا خیبر کے
 دن پہ حلال ہوا فتح مکہ کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اسلیو کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس
 کی تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک اور بہر حرمت ہی رہی اور یہ وہ نہیں جسکا کہ اباحت
 قبل خیبر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح مکہ کے دن صرف تاکید تحریم ہو خیبر
 اوس کے کہ فتح مکہ کے دن اباحت ہوئی ہو جیسا مازری نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے
 اسلیو کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور
 اُنکا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی نے
 کہا ہے کہ اتفاق ہے علما کا کہ متہ ایک نکاح تھا مدت مقررہ تک کہ نہ اُس میں میراث ہوتی تھی
 نہ طلاق کی ضرورت تھی مجزو اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا اور اوس کی
 حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اسکے بعد جمیع علما کا سوا فرقہ معتزلی رد افض کے اور ابن عباس بھی
 پہلے اوس کی اباحت کو قائل تھے پھر رجوع کیا اور اب اس پر بھی علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی
 نکاح متہ کرے تو وہ ناسد ہے اور باطل خواہ دخل ہو یا نہ ہو اور اوس کے بطلان پر حکماء
 جابگیا سوا امام زفر کے کہ اُنکا قول اوپر مذکور ہو چکا اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا
 جماع کرنے والے پر اس نکاح سے حد لازم آتی ہے یا نہیں اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ اس پر

وَالْمُتَّقِينَ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعَلْنَا هَذَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ نَجْعَلْ نَاحِيَةً عَمْرًا فَكَمْ نَعُدُّ لِقَمًا ترجمہ ابی نصرہ نے کہا کہ میں جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص
آیا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف کیا ہے دونوں متعون میں سے اپنے متوجہ میں اور عورتوں
کے متعہ میں اسو جابر نے کہا کہ ہم نے دونوں متعہ کبیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر منع کیا
ان دونوں سے عمر نے اور پہر ہم نے نہیں کیا ان دونوں کو حکم آیا میں بن سبکہ عن ابن عباس یہ قال
رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْطَامَ الْأَطْطَامِ فِي الْمَتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ فَخَّرَ عَنْهَا حَرَمِيہ
ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی سال
اوطاس میں متعہ کی تین بار اور پہر منع فرمادیا **فائدہ** اس میں تصریح ہو گئی کہ متعہ مباح ہوا فتح مکہ
کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس ایک ادی کا نام ہے طائف میں بیٹے ایک میدان کا
اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے **عن** سُبْرَةَ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَتْعَةِ فَأَنْظَلَتْ أُنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَرِيحُ
بَنِي عَامِرٍ كَانَتْ بَكْرَةً عَيْطًا مَعْرُوفًا عَلَيْهِمَا النَّفْسَانِ قَالَتْ مَا لِعَطْرِئِي فَقُلْتُ رَدَّائِي وَقَالَ
صَاحِبِي رَدَّائِي وَكَانَ رَدَّائِي صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رَدَّائِي وَكُنْتُ أَشْبَ مِنْهُ فَإِذَا أَنْظَرْتُ إِلَيْ
رَدَّائِي صَاحِبِي عَجَبًا وَإِذَا أَنْظَرْتُ إِلَيَّ عَجَبٌ هَذَا شِعْرٌ قَالَتْ أَنْتَ رَدَّائِي يَكْفِي بَنِي كَنْدَةَ
مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ
هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتِمُّنَّ عَلَيْهِنَّ سَبِيلُهَا سَبْرَةً حَبْنِي لَمْ يَكُنْ كَمَا أَجَارَتْ دِي سُبْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَمْرًا وَكَانَ عَمْرًا وَكَانَ عَمْرًا وَكَانَ عَمْرًا وَكَانَ عَمْرًا وَكَانَ عَمْرًا
کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی مناسو ہم نے اپنوں کو اُس پر پیش کیا اور وہ بولی کہ
مجھے کیا دیتے ہو میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کھا میری چادر ہے اور میرے
رفیق کی چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی بنسبت اچھا جوان تھا پہر حبیب میرے رفیق کی چادر
دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھ کو دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا تھا پس اس نے کہا کہ تو اور میری چادر
مجھے کافی اور میں اس کو پاس تین روز دراز پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم پاس ایسی
عورت ہو کہ اوس سے متعہ کیا ہو تو اُسے چوڑ دے **عن** الزَّيْبِيِّ بْنِ سُبْرَةَ أَنَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتح مكة قال فأتينا بها خمس عشرة نكاحين بين ليلة
وقوم فأذن لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في منعة النساء فخرجت أنا ورجل مني
قومي ولي عليه فضل في الجمال وهو قريب من المائة مع كل واحد منا برد بدرى
خلق وما برد ابن عبيد بن جديده عن حتى إذا كنا بأسفل مكة أو باعلىها فنقلتنا
فتاة مثل البكرة العنطنة فقالت اهل لك أن يستمتع منك احدنا قالت وماذا تبدلان
فذكر كل واحد برده فجعلت تنظر الى الرجلين وبداها صاحبتي ينظر الى العطفي فقال
ان برد هذا اخلاق وبردى جديد غص فتقول برد هذا لا بأس به ثلث مديرا او
مزينين لئلا استمتعك منها فلما خرجت حتى حرمها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم سمع ربيع بن سبرة انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفتح
لكه مين اور کہا کہ ہم مکہ میں ٹھہرے پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تین بیوے اور اجازت دی ہم کو
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اور میں اور ایک شخص میری قوم کا
دونوں نکالے اور میں اس سے خوب صورتی سین زیادہ ہوا اور وہ قریب تھا بد صورتی کے اور ہم میں
سے ہر ایک کے پاس ایک چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میری ابن عم کی چادر نئی تارہ تھی
بیاناتک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پٹیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے
صریح گردن یعنی جوان خوب صورت عورت سو ہم نے اس سے کہا کہ کیا تجھے رغبت ہو کہ ہم میں
سے کوئی تجھ سے متعہ کرے اس نے کہا کہ تم لوگ کیا دو گے تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پیلا لی
اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اسکو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین نکلتا گھورتا
تھا اور اونٹن کہا کہ انکی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تارہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اسکی چادر میں
کچھ مضائقہ نہیں تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی غرض میں نے اس سے متعہ کیا اور میں اس کے پاس
سے نہ نکلا بیاناتک کہ حرام کیا متعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** الزبیر بن سکبرۃ
الجعفی عن ابیہ قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حاتم الفخري الى مكة
فلما كرم قبل احد بيتي شيرودا قالت وهل يصلي ذاك وفيه قال ان برد هذا خلق محض
مرحبہ سبرہ مروی ہوا کہ کلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے سال میں اور

کہ منع کر دیا مگر متعہ سے **سُحْن** رُبْعِ بْنِ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ سَبْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
 نَبِیَّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَرٰ مَکَہَ اَمْرًا کُتَابًا بِالْمَتَّحِ مِنَ السَّیِّئَاتِ قَالَ فَاَخْرَجْتُہَا
 وَصَاحِبُہَا لِي مِنْ بَنِي سُلَیْمٍ حَتّٰی وَجَدْتُ تِلْجَارِیَّةَ مِنْ بَنِي عَامِرٍ کَاثَمًا بِکَرِّہِ عَطِیْتُہَا فَنَظَرْتُ
 اِلٰی نَفْسِہَا وَعَرَضْنَا عَلَیْہَا بِرُؤُوسِہَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَاَنَارَانِ اَجْمَلُ مِنْ صَلَاحِی دَرَرٰی بَرْدَ صَاحِبِی
 اَحْسَنَ مِنْ بَرْدِی کَا مَرَّتْ نَفْسُہَا سَاعَةً ثُمَّ اُخْتَارَ ثِنْتِی عَلٰی صَاحِبِی فَکُنْتُ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَمْرًا
 رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاِنْ فَرِحْتُ مَرَّجَمِہُ رِبْعِ بْنِ سَبْرَةَ اَبُو بَابِ سَبْرَةَ رَوَاتِہُ کَرْتِہُ
 اَمِنْ کِبْنِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَے سالِ فِتْہِ مَکَہِ مِینِ اِیْنِہِ بَارِدُنِ کُوْکُمِدِہُ یَا عَوْرَتُونِ سَے متعہ کرنے کا اُنہوں نے
 کہا کہ پھر مین اور میرا ایک یا رقبید بنی سلیم سے دونوں نکلو یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو یا قبیذ
 بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اوٹنی تھی اور پیغام دیا تھنے اُسکو متعہ کا اور پیش کیا اور سپر اپنی چادروں کو
 اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے حزب صورت دیکھتی تھی میرے رفیق کو زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر
 سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک کٹری مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے
 رفیق کے سوا اور متعلک عورتیں ہمارے لوگوں کے باس تین دن تک مین پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے اُکھڑ دینے کا **سُحْن** سَبْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَرٰ مَکَہَ اَمْرًا کُتَابًا بِالْمَتَّحِ مِنَ السَّیِّئَاتِ
 فَقَالَ لَیْسَ عَلَیْہِ اَنَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَرٰ مَکَہَ اَمْرًا کُتَابًا بِالْمَتَّحِ مِنَ السَّیِّئَاتِ
 نَے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح متعہ کے سے **سُحْن** سَبْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 سَبْرَةَ الْجَحْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہُ اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 فَتَرٰ مَکَہَ اَمْرًا کُتَابًا بِالْمَتَّحِ مِنَ السَّیِّئَاتِ وَانَّ اَبَاہُ کَانَ کَتَمَہُ یُؤَدِّیْنَ اَحْمَرِیْنَ
 کہ جمہ ریم بن سبرہ نے اپنے باپ کو روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ مکہ کے دنوں میں
 متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور اُن کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا اپنے قبل منع کے بعد و سرخ
 چادروں پر **سُحْن** اَبِیْہِہَا اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدِ اللہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَامَ بِرَکَّہِ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمٰی اللہُ فُلُوْہُمْ کَمَا اَعْمٰی اَبْصَارُہُمْ یَقْتُوْنَ بِالْمَتَّحِ
 یَعْرِضُ یَرْجُلُ فَنَادَاہُ فَقَالَ اِنَّکَ جُلُودَ حَابٍ فَمَرُّوْہُمْ لَعْنًا کَانَتْ الْمَتَّحَةُ تَفْعَلُ فِی عَہْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ

یُرِیدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَقَالَ لَہٗ اَبُو الْاَزْبِیْنِ فِیْ حَبْرٍ بِخَیْسَکَ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ
 قَعَلْتُمَا لَا نَحْمَلُکَ بِاَحْبَارٍ قَالَ ابْنُ شَہَابٍ ثَابِتٌ فِیْ خَالِدِ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ الْمُہَاجِرِ بْنِ سَعْدِ اللّٰہِ اَنَّهُ
 بَیْنَا ہُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاذِبٍ رَجُلٍ فَاَسْتَفْتَاہُ فِی الْمُنْعَةِ فَاَمَرَهُ بِہَا فَقَالَ لَہٗ ابْنُ اَبِی عَیْسَہ
 الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَهْلًا قَالَ مَا ہُوَ وَاللّٰہِ لَقَدْ قُوْلْتُ فِی عَمَلِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ
 قَالَ ابْنُ اَبِی عَیْسَہ اِنَّہَا کَانَتْ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ اَلَا سَلَامٍ لِمَنْ اَضْطَرَّ اِلَیْہَا کَالْمَکِیَّةِ وَ
 الدَّہَمِ وَحَبْرِ الْاَزْبِیْنِ ثُمَّ احْكَمَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ وَفَعَلَ عَنَہَا قَالَ ابْنُ شَہَابٍ اَخْبَرَنِی رِیْعُ
 ابْنُ سَبْرَةَ الْجَحْمِیُّ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدْ کُنْتُ اَسْتَمْتَعْتُ فِی عَمَلِ الْمَشِی
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ اِمْرَاۃٍ مِنْ بَنِی عَامِرٍ یُبْرَدِیْنِ اَحْمَرِیْنِ ثُمَّ قَعَلْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عَنِ الْمُنْعَةِ قَالَ ابْنُ شَہَابٍ سَمِعْتُ رِیْعَ بْنَ سَبْرَةَ یَقُوْلُ
 ذٰلِكَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الْوَلَدِ وَآخَا جَالِسٌ مَعَ حَمِیْدِ بْنِ شَہَابٍ زُهْرِیِّ نَہْرِیِّ لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 بَنِیْہُمَا کَرِیْمٌ بَنِیْہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 نَہْرِیِّ لَہُمَا کَرِیْمٌ بَنِیْہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 کَدَہِ اٰخِرَ عَمْرِیْنِ یَا بِنَا ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 اُنْہُوْنَ نَہْرِیِّ لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 اِیْکَ نَخْضَرُ (رِیْعَ اُنْہُوْیْ اِبْنِ عَبَّاسٍ پُر) اَتَہُ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 جَنَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 اِیْکَ نَخْضَرُ (رِیْعَ اُنْہُوْیْ اِبْنِ عَبَّاسٍ پُر) اَتَہُ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 رِیْعَ جِیْرَ زَانِیِّ کُوْا مَارِیْہِیْنِ اِبْنِ شَہَابٍ لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 کُوْا مَارِیْہِیْنِ اِبْنِ شَہَابٍ لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 حَمِیْدِ بَا مَنَعَہُ کَا سَا اِبْنِ اَبِی عَمْرٍ الْاَنْصَارِیُّ لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْ
 کُمَا ہُوَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْنِ جَاہِلِیَّۃٍ اَوَّلِ اِسْلَامٍ مِیْنِ جَاہِلِیَّۃٍ اَوَّلِ اِسْلَامٍ مِیْنِ جَاہِلِیَّۃٍ اَوَّلِ اِسْلَامٍ
 نَہَاۃً دَرَجَہِ کَا بَیْرَہُ یَعْنِی مَضْطَرُ کُوْا مَارِیْہِیْنِ اِبْنِ شَہَابٍ لَہُمَا کَرِیْمٌ ہُوَ کَیْ مِیْنِ یَعْنِی خُطْبَہُ یُذَہِّبُہُ کُوْا دِرْہَمًا لَہُمَا کَظِیْرٌ مِیْنِ جَاہِلِیَّۃٍ اَوَّلِ اِسْلَامٍ مِیْنِ جَاہِلِیَّۃٍ اَوَّلِ اِسْلَامٍ

اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا ابن شہاب نے ہری لے کہا اور خبر دی یہ کہ ربع بن سبرہ جہنی نے کہ
اون کے باپ نے کہا کہ میں نے متہ کیا تھا بنی سلمہ اسد علیہ وسلم نے نماز مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے
دوسرے چار دن پر منع کیا یہ کہ اس سے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے متہ سے کہا ابن شہاب نے اور سنا
یہ ربع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے تھے کہ عمر بن عبد الغزیز سے اور میں بٹھا ہوا تھا سحلی
عمر بن عبد الغزیز قال حدثنی الزبیر بن سنان البجلي عن أبيه رضي الله تعالى عنه ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم نفخ عن المنعة وقال الا انها حرام من يومكم هذا الى يوم
القيامة ومن كان اعطى شيئا فلا يأخذه ترجمہ عمر بن عبد الغزیز نے کہا کہ روایت کی مجھ سے
ربع بن سبرہ جہنی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متہ سے اور فرمایا
کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو بیغے متہ کے پھر میں وہ
یہ پیرے سحلی عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نفخ عن المنعة
النساء يوم خيبر وعن اكل لحوم الحمير الا هليبة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متہ سے عورتوں کے اور بچے ہوئے شہری گدھوں کے
گوشت کھانے سے سحلی قال بلغنا هذا الاسناد وقال سمعنا علي بن ابي طالب رضي الله تعالى
عنه يقول بلغنا انك ركلت نايه نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عمن كل حديث يخبرني
عن مالك ترجمہ مالک سے اسی اسناد مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بٹھکا ہوا
ہے سیدی راہ سے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متہ سے اگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا
سحلی عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن نكاح المنعة يوم خيبر وعن لحوم
الاهليبة ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر ہی مذکور ہوا سحلی عن علي رضي الله تعالى عنه انه
سمع ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقولان في منعة النساء فقال مولايا بن عباس فان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نفخ عن خيبر وعن لحوم الحمير الا نسية ترجمہ
حضرت علی نے ابن عباس سے سنا کہ وہ جابر کہتے تھے متہ سے کہ تو اونہوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ اسے ابن عباس
اس لیے کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس کے خیر کے دن اور بچے ہوئے گدھوں کے
گوشت سے سحلی عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نفخ عن المنعة

نکاح میں منہ ہے اور کاظمی بن مکیسین سے بھی منہ ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی**
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ لَا تُنْكِحُوا الْمَرْءَ عَلَی بَیْتِ الْاَخْرِ
 لَا اَبْنَتُ الْاَخْرِ عَلَی الْاَخْرِ ابُو ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی** عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ یہودی سے نکاح کیا جاوے جب یہی اُس کے نکاح میں ہو اور یہاں بھی سے
 نکاح کیا جاوے جب خالہ نکاح میں ہو **عَنْ** ابی ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی** عنہ یَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یَّجْبَحَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَبَیْنَ الْمَرْءِ
 خَالَہَا قَالَ ابْنُ شُبَّانٍ کُنْتُ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ حَالَتِ اُمِّیْ
 اور ابن شہاب نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ عورت کی باپ کی خالہ کا اور عورت کی باپ کی بہن کا بھی حکم ہے **عَنْ**
 ابی ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی** عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تُنْكِحُوا الْمَرْءَ
 عَلَی عَمَّتِہَا وَلَا عَلَی خَالَہَا **وہی** مضمون ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی** عنہ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَسْتَلِیْہِ **وہی** روایت ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ **رَضِیَ اللہُ**
تَعَالٰی عنہ عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یُخْطَبُ الرَّجُلُ عَلَی خُطْبَةٍ اَخِیْرَ لَا یَوْمُ
 عَلَی سَعْدِ اَخِیْرَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمَرْءَ عَلَی عَمَّتِہَا وَلَا عَلَی خَالَہَا لَا تَسَالُ الْمَرْءُ طَلَاقَ اَخِیْرَ
 لَنْ کَیْفَ یُخْفَی حَقِّہَا کَلْتِہَا فَانْتَبِہَا مَا تَنْتَبِہُ اللہُ لَهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بیٹھ کر نکاح کا نذر اپنے بہائی کے پیغام پر یا عینہ جیسا کہ شخص نے پیغام
 دیا تب تک کسی والہ اسکو ناراضی کا پیغام نہ دین جب تک دو ستر آدمی وہاں نہ پیغام نہ دے اور نہ نہا کرے
 کوئی اپنے بہائی کے بہاؤ پر اور نہ نکاح میں لای جاوے کوئی عورت اپنی بہن کا اور نہ خالہ کے اوپر اور
 نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنے سوت کا تاکہ اوڈیل لہو جو اسکی زکامی میں ہے **ترجمہ** اس کے حصہ کا نذر
 ولفقہ مجھے عجاوب اور چاہیے کہ نکاح میں آئے اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں کہہ دیا ہے وہ اُسکا ہے **ترجمہ**
 یہ نہ کہہ کہ فلان عورت میرے نکاح میں ہے اور سکو طلاق دیدو تو میں نکاح کر دوں گی **عَنْ** ابی ہریرۃ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ تُنْكِحَ الْمَرْءَ عَلَی
 عَمَّتِہَا اَوْ خَالَہَا اَوْ نَسَبَ الْمَرْءِ طَلَاقَ اَخِیْرَ اَلْکَلْبِ مَافِیْ خُفِّہَا فَانَّ اللہَ رَاٰہَا **ترجمہ**
 ابو ہریرہ **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی** عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ

کحلح میں لائی جاوے کوئی عورت اسکی بہو بی یا خالہ پر اور منع کیا اس کے کھلب کرے کوئی عورت طلاق
 اپنی بہن کا کہ اٹیل لیوے جو اس کے برتن میں ہے اور اسے تعالیٰ اسکا رازق ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَتَمْتَحِنَهَا
وَيَكُونَ الْمَرْأَةُ وَخَالَهَا تَرْجِمُهُ دَهِي ہے جو اور برگذرا **عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ يَرْفَعُ الْإِسْنَادَ مِنْهُ**
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ اسی سند سے منسلک اسکی مروی ہے **بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَوَاهِرِهِ**
خُطْبَتُهُ محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دیا کہ وہ **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ عثمان بن عفان کہتے تھے
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ
 خطبہ دے اپنے پیغام نکاح ہی نہ دے **عَنْ ثَابِتِ بْنِ كَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنَ مَخْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتُ شَيْبَةَ بِنْتُ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ نَارِسَةَ ابْنِ أَبِيانِ بْنِ عُثْمَانَ
وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أَرَاهُمْ أَعْمَالًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكَحُ وَأَنَا بَدَلُكَ عُثْمَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمَهُ نَبِيٌّ بَنُ دَهَبٍ کہا کہ
 مجھ کو بھیجا عمر بن عبد اللہ نے اور وہ پیغام پہنچتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو
 بچے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے سوا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار
 جانتا ہوں اسلیو کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے خبر دی ہے اسکی ہم کو عثمان
 نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ اور یہو چکا **عَنْ عُثْمَانَ**
بْنِ أَبِي دَهَبٍ الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُرْمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ وہی جو اور برگذرا
عَنْ ثَابِتِ بْنِ دَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكَحَ ابْنَةُ طَلْحَةَ
بِنْتُ شَيْبَةَ بِنْتُ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ سَوَابَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجَّةِ فَارْسَلَهُ إِلَى أَبِيانِ
ابْنِ قَدْرَةَ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بِنْتُ عُمَرَ كَأَحِبِّ أَنْ تَخْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْأَرْدَاكِ
عَزَّ وَجَلَّ جَانِبًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ ترجمہ وہی مضمون ہے جو نبی سے اور مروی ہوا

مکرمین میں یہ ہے کہ ابان نے کہا میں تمکو عوائق عقل سے خالی دیکھتا ہوں **ف**اسلم نے اختلاف
 ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمودہ سے حبس نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علمائے اہل
 اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں سو ماناک اور شافعی اور احمد اور جمہور علمائے صحابہ کا قول
 ہے کہ محرم کا صحیح نہیں ہے اور سیباب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیوں نے
 کہا ہے کہ نکاح اگر کا جائز ہے اور صحیح ہے یمودہ کے حدیث سے اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث یمودہ
 کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح اسی حال میں کیا ہے کہ حبس آپ حلال تھے اور صحیح تر وہ
 یہی ہے اور سیکیروایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قاضی وغیرہ نے
 کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپ کا یمودہ سے کسی روایت نہیں کیا سو ابن عباس کے اور یمودہ
 اور ابو رافع وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ حلال تھے اور وہ اس قسم سے خوب
 واقف تھے اس لیے کہ یمودہ تو خود نبی بی امین اور انہی کا نکاح ہے اور ابو رافع ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے مضبوط ہیں اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی ایک
 تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا اون سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے
 اسکو بھی محرم کہتے ہیں اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لذت شائع اور معروف ہے اور سیکیروایت شاعر عرب کا
 کہتا ہے قتلوا ابی عفان الخلیفۃ ص ما یعنی قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم مدینہ
 میں تھے غرض مذہب حنفیہ کا کسی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا دوسرے یہ کہ مخالف جمہیر علمائے
 سلف و خلف تھے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے انکی روایت کو خلاف ہے چوتھی یہ کہ نبی
 نکاح محرم کی قرئی ہے اور جو ان آپ کے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیب و دون
 کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس میں گمان اسکا بھی ہے کہ شاید آپ کو حضرات سے ہو غرض ان وجوہ
 سے مسئلہ حنفیوں کا سر اسر باطل ہو چکا ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت
 احرام میں نہ آپ نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کر دے خواہ ولایت خاصہ ہو جیسے آثار
 کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو
 جانا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ کاج

باطل ہے یہاں تک کہ اگر دولہہ و دلہن حلال ہی ہوں اور وکیل اور بن محرم ہے تب بھی باطل ہے نودی بالاختصاص
ع ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخبروا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج وھو عور
 ذاکل بن مخیر فحدثتہ یہ الزھر فقال اخبرک یزید بن الکھتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
 لکھما وھو حاکل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن ہشیر نے زیادہ کہا کہ پسر میں نے زہری سے بیان
 کی یہی حدیث تو انہوں نے کہا خبر دی جو بکوزید بن اسم نے کہ آپ نکاح کیا اور آپ حلال تھے ۔
ف غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو مقابل میں یزید کی اور اصحاب کی روایات آگئی
 اور دونوں میں تضاد نظر سمجھا گیا اور اس سے وہ ساقط کیے گئے اور احادیث قوی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی واجب ال رہی اور نہ حنفیہ یا دیگر ہوا **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما
 اللہ قال تزککم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہموتہ وھو عورکم وہی مہموتہ **ع**
 یزید بن الکھتم قال لکنی میموتہ زینت الحارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حاکل قال وکان خالکھما بن عباس رضی اللہ عنہما
 فقال لکنی یزید بن اسم نے کہا کہ مجھ پر مہموتہ زینت حارثی نے خود بیان فرمایا کہ اوں سے نکاح کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھی اور مہموتہ میری اور ابن عباس دونوں کی خالہ تھیں ۔
ف کیوں برابر ان حنفیہ فرغور سے فرماے کہ دولہا اور دلہن کی بیات قبول نہ کجاوے
 اور غیر ان کی بات پر عمل ہو کیسی بات ہے اور خصوص قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نکاح ہیں ان
 کی مخالفت کی جاوی اور مہموتہ جو خود منکوحہ ہیں انکی تکذیب کی جاوے اور ابن عباس کا قول مقبول ہو جسے
 سر اسر خلافت انصاف اور صیر کج جو رد اعتنا سے **ک** اب تحذیر الخبیر علی خطبہ
 اخیرہ حتی یاذنوا لک ان یکلمنی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہوے تب تک پیغام دینا روا
 نہیں **ع** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمکنکم
 علی کبیر بعض ولا یخطبکم علی خطبہ بعض عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسر کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسر کے پیغام پر ۔
ف یعنی ایک بیہائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اسکی

چیز ہر داکے اپنی بیچے اس طرح حبس کیا کہ کسب و کسب سے بیگانہ نکاح دیا تو حبس کیا وہ اس کو پیغام کو نہ دکرے
 تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں اور
 علماء کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جو بوقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور
 اگر اوپر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہو اگر نکاح صحیح ہے اور نسخ نہ ہوگا اور
 یہی مذہب کثافہ کا اور جمہور کا اور داؤد و ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہو اور امام مالک سے دور و نزدیک
 ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ نہ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَمَلًا
بِغَيْرِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَأَنَّهُ يَخْطُبُ بِنِسْبَةِ أَبِيهِ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر حبس عارت دیوے وہ پیغام دینے
 والا کسی اور پر یہ روایت عبید اللہ اور نافع سے ہے سند سدی مہدی **ف** اس پر اتفاق ہے
 کہ حبس اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دیدے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کو پیغام باز آوے تو پھر
 پیغام دینا دوسرے کو روا ہے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرًا لِبَاءٍ أَوْ يَكْتَابُهُمْ أَوْ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ
عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسْئَلُ الْمَرْءُ حَاضِرًا وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ مَنْ فِي إِيَّاهُ أَوْ مَانِي حَقَّتْهَا
زَادَ عَمْرُو بْنُ زَادٍ رَوَيْتُهُ وَلَا يَسْئَلُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کے کہ شہر والہ مال بچہ دیوے گا نوال کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں
 لڑ بھائی ہو کر اور اس سے کہ پیغام نکاح دیوے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی
 بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کا کوئی عورت تو کہ اوٹھیل لیوے جو اس کی رکابی میں ہے زیادہ کیا
 عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں اور نہ ہاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے ہاؤ پر **ف**
 گاہ و اے حبس ہے بہن تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ اور شہر والو
 حبس کوئی چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شخص کے رخ سے واقف ہیں تو اپنا نفقہ رکھ کر گھر پر ان بیچیں گے اس میں
 ایک کا نفقہ اور بہنوں کا نفقہ ان ہوگا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لڑ بھائی میں یہ ہے کہ جھوٹ سرت ایک
 شے کے خریدار بہن کر گے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر نعمت زیادہ دے گیا اور دھوکا

کہا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بہاد کر رہا ہے اور تم ہی بہاد کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی
 باقی شرح اور گزری کی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِيَاذٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَدِينُ
عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسْتَلُّ الْمَرْءُ طَلَاذِقَ الْأَخِي لِيَكُنْ تَفْتَةً مَا فِي بَيْنَانِيهَا ترجمہ اسکا اور
 کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے **عَنْ الزُّهْرِيِّ يَطْلُقُ الْأَسَدُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِهِ**
مَعْمُورٌ لَا يَزِدُّ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وہی معنوں ہے ایک لفظ کا فرق ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ
وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَتِهِ ترجمہ اسکا اور کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی روایت سے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْأَنْحُورَ قَالُوا عَلَ سَوْمِ أَخِيهِ وَخُطْبَتِهِ أَخِيهِ -
وَسَيِّدُ مَرْ **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَقِبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَلَا يَخْلُ
لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَكُونَ ترجمہ عبد الرحمن بن
 شماس نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ نمبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن
 کا بہائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام
 کسی بہائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے **ف** بہائی کی قید یہ بات بوجہی گئی کہ کافر کے
 پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا
 مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلات اسکو کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو **بَابُ**
تَحْرِيرِ نِكَاحِ الشَّعَارِ وَطَلَاكِهِ نِكَاحِ شَفَارِ كَا بَطْلَانِ **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّعَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ يُزَوَّجَ الْوَلَدُ
أَبْنَتُهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ أَبْنَتُهُ وَلَكِنْ يَنْتَهِي صِلَاؤُ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شفار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص
 اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دلو گا ندارد

علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو مثنائی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں اسے ہوں جس پر خوش
 خلقی کرنا عورتوں سے یا دستور کے موافق نان و نفقہ دینا اور یہ کہ کچھ اور دنیا اور عورت کی طرٹ سے
 قبول بشرط ہو کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی یا
 جادو اور خلاف منہ ہو مثلاً عورت اگر بشرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کرنگی اور دن شیرینی چڑھا کر وکیل
 یا محرم میں تعزینوں کی زیارت کیجا کر وکیل تو ایسی شرط کی وجہ سے ضرور نہیں اگر ایسی نہ ہو بشرطین کیوں
 نہ ہوں اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو بشرط کتاب اس میں نہیں وہ باطل ہے **باب**

اَسْتَيْذَنُ فِي النَّكَاحِ لِمَنْ يَالْتَطِيقُ وَالْيَكْرُ بِالْمَكْرُوفِ بَيَّهَ كَالنَّكَاحِ مِنْ اجازت
 و نیا۔ زبان سے ہے اور بارہ کا سکوت **عَنْ** اَزْهَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَنَكُحَ أَكْرَهٍ حَتَّى تَسْمَرَ وَلَا مَنَكُحَ وَائِلٍ
 حَتَّى تُسْتَاذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْ يُفْعَلُ قَالَ أَنْ تَكُونَ الْيَوْمَ بِرِهْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت
 نہ لی جاوے اور بارہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے عرض کی
 کہ یا رسول بارہ سے اذن کیونکر لیا جاوے آپ نے فرمایا کہ اذن اُس کا یہ ہے کہ چپ رہے **باب**
 بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جب تک ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور بارہ کوٹاری ہے **عَنْ**

يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يَسْتَلِ بِمَنْحِي حَدِيثِ هِشَامٍ رَأْسَانَدِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ
 وَتَلْبِيَانِ وَمُعَادِيَةِ بَرَسَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اس سند سے وہی حدیث مروی
 ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَارِيَةِ يُكْرَهُ أَهْلُهَا أَكْتَمَ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْمَرُ تَسْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ وَإِنِّي أَتَسَحَّبِي فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ إِذْ يُفْعَلُ إِذَا هِيَ سَكَتَتْ ثُمَّ جِئَ بِعَائِشَةَ
 صدیق رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دین
 اور اس کا اس کے گھر والے اپنے دل لوگ تو کیا اس سے بھی اجازت لی جاوے آپ نے فرمایا
 کہ مان اجازت لیجاوے پھر انہوں نے فرمایا کہ وہ شرط ماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت

اوسکی یہی ہے کہ جب ہو جاوے اسے اپنے زبان سے کہن ہون ضرور نہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْفِرُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي نَفْسِهِ كَأَمِنْ وَلَيْسَ جَدَّ الْبِكْرِ
تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهِ كَأَذْنِهَا صَمًا فَهِيَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا کہ نبی صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس
 کے نکاح میں اجازت لی جاوے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْفِرُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي نَفْسِهِ كَأَمِنْ وَلَيْسَ جَدَّ الْبِكْرِ
تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهِ كَأَذْنِهَا صَمًا فَهِيَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا کہ نبی صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس
 کے نکاح میں اجازت لی جاوے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے اور بعض وقت رادی نے کہا کہ بنگا
 حب رہنا گویا اقرار کرنا ہے **فائدہ** ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی لیلیہ اور
 احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضرور ہے اور مامور
 بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے یہی نکاح کر دیا
 تو یہی صحیح ہے اسلیو کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سودہ کبریٰ اسکا نقصان بچا میں گے اور
 ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اور اسی اور ابو حنیفہ نے کہا
 ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالذکر لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں
 سے معلوم ہو چکا اور جو کنواری نہ ہو اسکو زبان سے اجازت دینا ضرور ہے **بَابُ**
جَوَازِ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ باب کو روا ہے کہ چوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَسْتُ سَنِينَ بَعَثَنِي وَإِنَّا ابْنَةُ شَيْخٍ سَنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوَجَدْنَا
شَهْرًا أَكْثَرَ شَعْرِي جُمُعَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ دُرْدَمَانُ وَأَنَا عَلَى الرَّجُلِ دَمْعِي صَوَّاجِي
فَصَرَخْتُ بِي وَأَتَيْتُهَا وَمَا أَذَرَنِي مَا تُرِيدُنِي فَأَخَذَتْنِي بِرِدَائِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ

ف اس میں اونکی صغیر سنی کا بیان ہے کہ گڑبایں تک ساتھ نہیں اور اس حدیث سے گریبان
 کہیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گڑبایں کو دیکھا
 اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی
 حاصل ہوتی ہے اور یہی حتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہوں ان احادیث میں جس میں تصویر و ن کار کہنا
 منع ہے جسے سو گڑبایں کے اور تصویر میں نہ ہوں اور یہ یہی حتمال ہے کہ یہ
 گڑبایں کا نقشہ تصویر و ن کے حرام ہونے سے پہلے ہو اور بہر حال تصویر میں حرام ہو گئیں تو وہ
 بھی حرام ہو گئیں یا اون میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی کی پٹری یا لٹا ہوا ہوا علم بالصبوب
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بَيْتُهَا فِي
 وَهِيَ بَيْتُ نَسِيمٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بَيْتُهَا تَحْتَ شَجَرَةٍ تَرْجُمُهَا فِيهَا مَنُومُونَ هِيَ بِكَافٍ
 اسْتَحْبَابُ التَّزْوِجِ فِي شَوَّالٍ وَالذُّخُولُ فِيهِ عَقْدٌ كَافٍ لِرِزْقٍ كَاشِفٍ عَنْ شَوَّالٍ وَبَيِّنِي
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَيِّنِي
 فِي شَوَّالٍ نَكَحَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَاءُ عِنْدَهُ مَتْنِي قَالَ وَكَانَتْ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ نِسَاءَهُمْ فِي شَوَّالٍ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ
 اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور ہم بہتر ہوئے
 مجھے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مجھ پر بیکہ پیاری تھی
 اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ اون کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بہتری کی
 جاوے ماہ شوال میں کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے اون سے اون کے باپ نے
 اون سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہ دوست رکھتی تھیں
 کہ اون کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بہتری کی جاوے **ف** اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زناستحباب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان منکر شعائر
 جو اسے مخفوس جانتے ہیں وہ خود منخوس کہی جس بلکہ میاویں میں اور ان کا عقیدہ تھا کہ
 سے ہے **کافی** نَذْبٌ مِّنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ إِلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّهَا قَبْلَ
 خُطْبَتِهَا چو کسی عورت کو نکاح کا ارادہ کرے اور اس کو مستحب ہو کہ اس کا منہ اور نہیلیا دیکھے

صحیح ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَافَاةً رَجُلٌ فَاخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْظِرْتِ الْيَهُودَ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبِ فَاَنْظُرِي الْيَهُودَ فَإِنَّ فِي الْأَنْصَارِ شَيْئًا
 تَزَوَّجَهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 عَوْرَتُونَ كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ الْيَهُودِ فِي مَعْيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ
 تَزَوَّجْتُ الْيَهُودَ قَالَ عَالِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 وَسَلَّمَ عَالِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 مُعْطِيكَ وَكَذَلِكَ عَالِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا أَيْ أَدْرَأَبُ كُوْخِرِي كَيْسٍ تَهَاكَرَ بَيْنَهُمَا
 فَبَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ حَرْبَ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسلحہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپ نے فرمایا تم نے اس کو
 دیکھ ہی لیا اس لیے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب ہوتا ہے اس نے کہا میں نے دیکھ ہی لیا
 ہے آپ نے فرمایا کتنی مہر پر اس نے عرض کی کہ چار اوقیہ چاندی پر آپ نے فرمایا چار اوقیہ
 گویا تم لوگ اسی بہار سے چاندی کہہ دلاتے ہو (یعنی حرب تو اتنا زیادہ مضر باندھتے ہو) اور ہمارے
 پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیوین مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ مکہ بھیجتے ہیں کہ اس میں
 مکہ حصہ ملے غنیمت کا اور قبیلہ بنی عس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا کہ اس کے ساتھ اسے
 ہی بھیج دیا **ف** ایسے انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن
 ہوں گا اور یہ حدیث سے معلوم ہوا کہ خیر غنیمت کے لیے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غنیمت نہیں
 جو منع ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب
 ہے سہار اور مانک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور احمد اور ابو حنیفہ اور جابر علیہ السلام کا اور جو لوگ اس کو

مخالف ہو وہ خطا پر ہے اور مذہب مالک اور احمد اور جہور کا ہے کہ اس مکینہ میں اس عورت کی رضا ضرور
 نہیں بلکہ غفلت میں عورت کے ناکھ اور سکرو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے
 کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ نا پسندی کی صورت نہ ہو اور یہی ہمارے اصحاب
 نزدیک مستحب ہے اور اگر ناکھ خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دے
 اور یہ جو فرمایا کہ تم کو یا چاندی اس پہاڑ سے کہہ دو لاتے ہو گو یا آپ نے مصر کی زیادتی کو مکروہ جانا پسندیت
 اوش خضر کے کہ منظر تھا اس سے معلوم ہوا کہ خضر مد کی حیثیت کے موافق باندہا جانیے اور نیت ادا
 کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلا کی عادت ہے کہ سوا سن چربی بچہ کی چون چون گا دی
 کے مصر میں باندہ دی کہ سخت جہالت و حماقت ہے ایسا ہی ضمنوں سے نووی کا ساتھ اختصار اور
 اونسے تغیر کے باب **باب الصّدّاق وحوار کونہ تعالیٰ سم قرآن و خاتم حدید وغیرہ**
 مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور لوسے کا چلا وغیرہ کے مہر ٹہرانے میں **عن سہیل بن سعد**
السّاعدي رضى الله تعالى عنه قال جارت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله جئت أذهب لك ثغيب فنظرت اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم فصعد التّظنّ فبها وصوبه ثم طأ طأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه
فلمّا رأته المرأة لم تقف في موضع شيئا جلست فقام رجل من أصحابه فقال يا رسول
الله إن لم تكن لك بها حاجة فذوّبنيها فقال فعل عيناك من شيء فقال لا والله
يا رسول الله فقال أذهب إلى أهلك فانظري هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا
والله ما رجع لي شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظري لو كان من
حديثي فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتم من حديثي ولكن هذا
إذا ربي قال سئمت ماله ردّا ثم فأكنا نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما تفتنم يا ذاك إن ليستة لم تترك عليّ من شيء وإن لستة لم تترك عليك شيء
فجلس الرجل حتى إذا طأ طأ عليه قام فداه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا
فأمر به فدعى فكمنا جارة قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا
عدها فقال تقرأهن عن ظهر قلبك قال نعم قال أذهب فقد ملكنّها بها معك

مِنَ الْقَدَرِ حَدِيثُ ابْنِ ابْنِ حَارِثٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ مَقَارِبُهُ فِي التَّفْظِ تَرْجُمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
 سے روایت ہو کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے گناہ کر لیا
 ہوں کہ اپنی ذات آپ کو میرے دونوں راس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرے و امراة مؤمنة ان وہب
 نَفْسَهَا لِلرَّبِّ اَوْ اَدَّتِ الشَّيْءَ اَنْ يَكُنْ تَحْتَكَ اَخَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اگر کوئی عورت
 مرد سے بخش دے اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی ارادہ کرے اس کے نکاح کا اور یہ خاص ہے
 تجھ کو نہ اور مومنوں کو اور اس سے جو ازہر ہے کا نام ہے ہوا خاص آپ کو یہ سطر بہ نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اس کی طرے اور خوب نیچر سے اور پتک نگاہ کی اس کی طرے اور پھر سر مبارک جب نکالیا اور جب بت
 نے دیکھا کہ آپ فراموش کو کچھ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اُٹھے اور عرض کی کہ یا رسول
 اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہے اس
 نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اور رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ
 شاید کچھ پاوے پھر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ جا دیکھ
 اگرچہ ایک روپے کا چملا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے ایک
 روپے کا چملا بھی نہیں مگر یہ میری ہمت ہو سہل نے کہا کہ اس غریب کو پاس چا رہی نہ ہی سوا تہمت
 سے آدھی اس عورت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ہمت ہو تمہارا کیا کام نکلا
 کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہو گا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہو گا پھر وہ شخص بیٹھ
 گیا (یعنی باپس ہو کر) ایسا تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اس کو دیکھا کہ بیٹھ موڑ کر چلا سوا آپ نے حکم دیا کہ وہ پھر بلا یا گیا جب آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ
 قرآن یاد ہے اس نے عرض کی کہ مجھے فلان فلان سورۃ یاد ہے اور کئی سورتوں کو گنا اور آپ نے
 فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کی کہ ان آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اس سے تیرا
 مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) عرض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے
 یاد دلادیاں ہیں) تیرا مخلص ہے میری روایت ہے ابن ابی حارثہ کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ ہی اسی
 کے قریب قریب ہیں **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِطَلَا الْحَدِيثِ تِلْكَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرِ**
اَنْ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَتْ اَنْطَلَقْتُ فَقَدْ دَخَلْتُكَ مَا فَعَلْتُمْ مَا مِنَ الْقَدَرِ تَرْجُمَهُ

سہل سے چند سہندوں سے یہی دشمنوں مروی ہوا کسی میں کچھ نہ زیادہ ہو کسی میں کچھ کم اور زیادہ کی روایت
 میں یوں ہے کہ آپؐ فرمایا جابین تیرا عند اس سے کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے (یعنی جو
 تجھے یاد ہے) **فائدہ** ۵۔ بیان اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور
 اور خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آیت میں اور مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپؐ کا نکاح درست
 ہے اور آپؐ سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آٹے کا اور آپؐ جو اس کی طرف نگاہ
 کی اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کو جو ارادہ نکاح کرنا ہو دیکھنا عورت کا رواج ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت
 اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور
 فتناء اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے
 کہ اپنے سے اسکا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چھپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جاوے کہ اسکا پورا ہونا اس سے ممکن
 نہیں عرض یہ سکوت جواب دینے سے اہل ہے کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی
 معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضرور نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپؐ نے
 جو چھلا ڈھونڈ دیا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لیے کہ اس میں
 نزاع کہ عورت نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت
 کے خلاق ہو جاوے تو نصف مہر اسکا بنتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہو سکتا ہے جس پر
 ناگھین برائتی ہو جاوے اس لیے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جابہر علماء
 کا سلف و خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابوالرزا و ابوالابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور شیخ
 بن سعد اور ثوری اور ازہری اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے اہل
 حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کہ کافہ
 علماء کا حجازیون اور مصریون اور کوفیون اور شامیون وغیرہم کا کہ دولہ و دولہن کا رخصتی ہونا شرط
 ہے اس میں مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چیل کا جوڑا یا لوہے کا چھلا یا مانعہ کا پیا کیون نہ ہو اور امام
 مالک نے کہا ہے کہ ربیع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب مہر ہے اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اس
 قول میں اکیلے ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ کم سے کم اسکی حد دس درہم میں
 کہ قریب پڑنے تین درہم کے ہوتے ہیں اور ابن شہر مہ نے کہا ہے کہ کم سے کم پانچ درہم میں جو نصاب

الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا افز و روی کا عبد الرحمن پر فرمایا یہ کیا
 ہے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت کو نکاح کیا ہے کچھ کی گٹھلی بہر سونے
 کے مہر پر آپؐ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دی ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** وہ اگر ہتھ کسی
 خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حمام ہے اور عورتوں کو درست ہے اور بعضوں نے کہا وہ لہس کے
 لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو چھڑا جس پر اسی لیے آپؐ منع نہیں فرمایا جیسے زعفران
 سے منع فرمایا ہے اور یہی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدن پر نہ ہو اور نہ سب نام مالک
 کا اور ان کے یاروں کا ہے کہ لباس زعفرانی درست ہے اور امام مالک نے اسکو علماء مدینہ سے نقل
 کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک انہیں مرد کو **ف**
 وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے نواۃ سے یا تو مرد کچھ کی گٹھلی ہے یا ایک زن معروف ہے
 جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وزن نواۃ پانچ درہم میں سونے کے اور قاضی عیاض نے
 کہا ہے کہ کھیر قول ہے اکثر علماء کا اور محمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ٹکٹ
 اور یہی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کچھ کی گٹھلی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے
 کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے اس سے مستحب ہوا دعا دینا برکت کی دو لکھ
 اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحب ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہ مانے واجب کہا ہے احمد حدیث
 ظاہر ہے اور سب کی وقت میں قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے
 منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طلاق والی کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس
 اجماع ہے کہ اسکا کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کرنا ہو ولیمہ صحیحہ و درست ہو جاتا ہے اور حضرت
 صفیہ کا ولیمہ بغیر گوسفت کے ہوا اور حضرت زینب کا ولیمہ مین گوشت ٹٹ سے سیر ہو گئے اصحاب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیگر ولیمہ کے دون سے زیادہ مکروہ ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَزَّاجٌ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَرْنِ نَوَافٍ
مِنْ نَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمْ وَلَوْ بَشَاحَةً مَرَحِمَةٍ
وَهِيَ حَبَابٌ بِكَزْرٍ **عَنْ اِبْنِ رَجَوِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ**

نواۃ کے اظہار صحیح

نواۃ کا بیان

تَعَالَى عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِثَ ذَهَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ أَوَلَمْ تَكُنْ لَوْ بَشَاةٍ وَهِيَ مَضْمُونٌ **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ الْأَيْمَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
بِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً وَهِيَ مَضْمُونٌ هَبْ بَرَكْدَارٍ **عَنْ** الْكَلْبِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَوِيتُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بَشَاةٍ الْعَرَبِيَّةِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
كَمْ أَصَدَقْتُهَا فَقُلْتُ كَوَافَةً فِي حَدِيثِهَا يَخَافُ مِنْ ذَهَبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ لَمْ يَكُنْ
جَنَابُ رَسُولِ خَدِصَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَجْهَرٍ غَرَضِي وَكَيْفِي شَاوِي كِيٍّ أَوْ مِينٍ لَمْ يَعْضُ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ
كَمَا هِيَ أَيْكَ عَمْرُوتِ سَمِ الْضَارِكَةِ أَيْكَ فَرَايَا كَمَا مَهْرُ بَانْدَا مِينٍ نَعْلَاحِ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ
رَوَابِعِينَ هِيَ كَمَا أَيْكَ نَوَاقِثَ سَوْنَةٍ سَيَّ فَائِدَهُ نَوَاقِثَ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ
أَلَيْسَ بِمَا لَكَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِثَ ذَهَبٍ رَحِمَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنِي نَكَاحِ كَمَا أَيْكَ نَوَاقِثَ سَوْنَةٍ سَيَّ فَائِدَهُ نَوَاقِثَ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ
أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ تَزَوَّجَ وَهِيَ مَضْمُونٌ هَبْ بَرَكْدَارٍ
فَخَبِلَتْهُ أَعْتَاقُهُمْ أُمَّتُهُ ثُمَّ يَزَوَّجُهَا ابْنُ نَوَاقِثَ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ كِيٍّ كَرِيمٍ نَعْلَاحِ
عَنْ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا خَيْبَةَ قَالَ
فَصَلَّيْنَا عِنْدَ هَاصِلَةِ الْغَدَاةِ يَغْلِسُ فَكَرَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَبَ
أَبُو طَلْحَةَ وَأَمَّا رَدِيفُ ابْنِ طَلْحَةَ فَتَأَخَّرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَا خَيْبَةَ
وَأَزْرَكَ كَيْبَتِي كَيْبَتِي فَخَدَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْشَرَ الْأَنْصَارَ عَنْ فَخْدِ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى الْأَنْصَارَ بِيَامَ فَخْدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ الْفَرِيَّةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ نَأَا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ
نَسَاءً صَبَاحَ الْمُنْدَرِينَ قَالَهُمَا ثَلَاثُ مَرَاتٍ قَالَ وَقَدْ خَوَّجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالَ
مُحَمَّدٌ قَالَ عَمِيدُ الْعَرَبِينَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلَانَا وَالْخُمَيْسِيُّ قَالَ وَاصْبِرْنَا هَاعْنُوهُ وَصَحِّحْ
السَّيِّئُ بَعْدَ فَوْحِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اعْطِنِي جَارِيَةً مِنْ السَّيِّئِ
فَقَالَ أَذْهَبُ فَخَدُّ جَارِيَةٍ مِنْ السَّيِّئِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَخَدُّ جَارِيَةٍ فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ

[illegible]

اون سے کہا کہ اسے ابو حمزہ اور ان کا مہر کیا بانڈاؤں میں نے کہا یہی مہر تھا کہ اون کو آزاد کر دیا اور نکاح
کر لیا یہاں تک کہ ہرجب وہ راہ میں ہے کہ نہ نگار کر دیا اور ان کا ام سلمہ نے اور پیش کر دیا آپ کے آنکھ
رات کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ بنے ہوئے تھے پھر فرمایا اپنے جس کے پاس جو کچھ
مہر لینے کہانے کی قسم سے وہ لاوے اور ایک دسترخوان چڑھے گا بچھا دیا اور کوئی اقبلا لئے لگا۔
دوسری سکھا کر بتاتے ہیں اور کوئی کہجور اور کوئی گھس اس سبکو توڑنا کر خوب ملا یا اور یہ دلچسپ ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن اَنْتُمْ لِمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكُمْ
اعْتَقَوْهُ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَجَعَلَ عَيْتُقَهَا صَدَّقَهَا وَفِي حَدِيثٍ مُعَاذِ عَن
أَبِيهِ نَزَّ وَجَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَاصْدَقَهَا عَيْتُقَهَا أَوْسَى مَصْنُونِ كَأَنَّكَ
ہے ف خیر یون نے کہا ہے محمد و جنیس بیٹے محمد اور لشکر آجکا اور جنیس لشکر کو اس لیے کہتے
ہیں کہ ہر لشکر کے باوجود ٹکڑے ہوتے ہیں ایک مقدمہ جو آگے چلے ساتھ جو پیچھے آوے سمیٹو نہ جو داہنی
طرف ہو مستقیمہ جو بائیں طرف ہو قلب جو پیچ میں ہو اور حاکم داہن رہتا ہے صفیہ کا نام بعضوں نے
کہا کہ زینب تھا پر فتید کے بعد چونکہ آپ قیدیون میں سے چن لیا اس لیے صفیہ مہا بیٹے جتنی ہوئی اور
آپ جب صفیہ کی شرافت اور حسب نسب و جمال کو ملاحظہ کیا فرمایا کہ اور لونڈی سے لو اسمین
ثربی مصلوحت ہتی کہ شاید یہ وحیہ سے نشوز و اعراض اور ترکبر کرے یا اور صحابہ وحیہ سے حسد کریں
غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ نے اُن کو اپنی خدمت میں رکھا اور مسجد بیت
خمس تفیل یہ ہے کہ لشکر یون میں سے کسی کو حد غنیمت سے بڑھ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا
اور نکاح کر لیا۔ اس کے معنون میں اختلاف ہی ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعاً فی اللہ آزاد کر دیا اور
انکی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے قصاص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے
نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اور ون کے کہ انکو
درست نہیں اور یہ معنی محققین نے کہہ میں اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی اور ہر کہ ہم
مگر آزاد کردین اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہو گئے تو وفائے شرط ضرور
ہوئی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح
کر لینگا اور اس کی آزادی ہی کو حصہ نہیں اوے تو اس کا حکم کیا ہے جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کر

تو اسکو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالک اور شافعی
 اور ابو حنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر
 آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح
 کرے بلکہ عورت کو ضرور ہے کہ اپنی قیمت ادا کر دے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر قیمت راضی نہیں
 ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر بخر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادا کی قیمت ضرور ہے اور مرد پر
 محض جو بخر تر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے
 تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے دوم قیمت رہی نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت بھول ہے بنے معلوم
 نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا دوسرا قول یہ ہے
 کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر نفل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور یہی طریق
 لگے ہیں اور سعید بن سبب اور حسن اور نضی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف
 اور احمد اور اسحق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے
 اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے
 اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر احمدیث کہ اگر یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور فوری ہے ۔
**عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی
 یعتق حیاتہ شترین یجھالہ احب الی** **حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**
 نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح
 کرے اسکو دوسرا ثواب ہے **عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یوم خیر من یوم قد تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فالتیاءم خیر
بزعیت الشترین قد لخر جو امواشیہم وخر جو ابوقسہم وخر جو امواشیہم وخر جو امواشیہم
نقالوا الحمد للہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر خیر
انا اذ انزلنا یا حاحہ قوم فساد صلیح المندرین قال وھزمہم اللہ ووقعت فی
سھم رجیہ جاریہ جمیلہ ناشترھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ
ارؤس شتم دفعھا الی ائم سلیم تصنعھا ویتھمھا قال واحسبہ قال وتقتل فی بیتھا

وہی حنیفۃ بہت حبیبی قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیمہا التمر
الاقط والسمن فخصتہ الا نضل انا حیص وجیہ بالانطاع فوضعت فیہا وجیہ بالاقط
والسمن فشبع الناس قال وقال الناس لا ندری ان تزوجھا ام لا تخذھا ام وکذا قالوا ان
تزوجھا فہی امرأۃ وان لم تزوجھا فہی امہ وکذا اذ ان تزکب حججھا فقعدت
علی عجز البعیر ففرقوا کہ قد تزوجھا کما تدعون المذنبۃ دفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ودفعما قال فعثرہ المذنبۃ العصباء ورد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وندکرت فقام فسرھا وقد اشرفہ النساء یعلن ابعد اللہ الیہودیتۃ قال قلت
یا ابا حسنۃ اوقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ائی واللہ لقد وقع قال انس قال
شہدہ ولیلۃ نذیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاشبع للناس حننًا ولحمًا وکان یبعثنی نادعو
الناس فکما فترغ قام وتبعته فختلف رجلان استأنس بهما الحدیث لہم یسرحا
فجعل من علی بن ابیہ فیسأل علی کل واحدہ منہن سلام علیکم کیف
انکم یا اهل البیت فیقولونک یحسب یا رسول اللہ کیف وجدت اهلک فیقول
یحسب فکما فترغ رجع ورجعت معہ فکما بلغ الباب اذ هو بالرجلین قد استأنس
بہما الحدیث فکما راکیاہ قد رجع فاما فخرجا فکما اللہ ما ادری انا اخبرتہ
ام انزل علیہ الوحی یا اہمما قد خرجا فرجع ورجعت معہ فکما وسمہ بجلہ فی
اسک فذہ الباب اذ حی الحجاب بیتی وبتیہ وانزل اللہ ہذا الایۃ لا تدخکوا
بیوت النبی الا ان یتذون لکم ترجمہ انس نے کہا میں ولیم تھا ابو طلحہ کا خیر کے دن اور
قدم میرا جو ہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے پہر پہنچے ہم اہل خیر کے پاس
جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنی چارپایوں کو نکالا تھا اور وہ لوگ انہر کلیل اور کورری
اور بہا وڑی لیکر نکلتے اور کہنے لگے محمد اور خیمیل یعنی دونوں گئے کہا راوی نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب ہو یا خیر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے انگوٹھ میں سو
برا انجام ہوتا ہے ڈرا کے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے انکو شکست دی اور وحیہ کے حصہ
میں ایک باندی حبیبہ صوری آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخصوں

کہ جسے چاہے کہ سب پشت کر دیا اور اسے سداؤں کے لیے ایک پیر لگا دیا چہ جب پہلی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس قرعہ عاقبت کر لیا وہ جو تھامے سے پاس ملاؤ سو کوئی قرعہ
 کہہ کر جو زیادہ تھی لاسے لٹکے کوئی تھامے سے پہنچا کہ ایک تھامے پر گیا یہ کہ اور سب لوگ اس میں سے
 کہا کہ اے اللہ بانی دینے لگے اپنے بازو پر سے جو حق ہے آسمان کے بانی کے اس نے کہا کہ یہ ولیم
 تھامے تھامے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھامے اور کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب یہیں پہنچے وہاں
 دینے کی اور شاق جیسے ہم اس کو اور اپنے اپنی سواری دوڑائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اپنی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہؓ ان کے پیچھے تھیں سو شو کہ کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور نبی نے اور آپ گڑبست اور وہ پہلی اگر چہ میں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ
 بیان تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو دیکھا گیا اور پھر ہم لوگ
 وہاں پہنچے فرمایا ہم کو کچھ صدر نہیں پہنچا پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور جو کہ بیان رہے
 مابعد بیان آپ کی رسوبوں کی تکلیف اور صفیہ کو دیکھتے تھیں اور کھنڈہ دیتے تھیں اس کو کرنے کا
فصل ۱۵ اور یہ کہ دو تین میں جو درود ہوا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ اگر آپ صنفیہ کو چاہیں تو جانو
 کہ بل کی اس سے مالکیہ وغیرہم نے استہلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کہ ہی رد اسے کہ جب اعلان
 ہوا جو اسے اس لیے کہ اگر آپ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہو تو صحابہ کرام واقعت شہود اور یہ مذہب
 ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے واسطے جب اس کے بعد اعلان
 ہوا جو اسے اور یہی مذہب جو نہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انہوں نے اعلان کو شرط کہا ہے
 نہ شہود کہ اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ بشرط نکاح کی شہادت جو نہ اعلان
 اسے مذہب ہے اور اسی اور نوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد وغیرہم کا ہے اور ان سب
 لوگوں نے گواہی دو عادلین کی شرط کی ہے بخلاف ابوحنیفہ کے کہ ان کے نزدیک دو نامتو
 فی گواہی سے ہی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چہ کے سے نکاح کر لیا
 بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چہ کے سے نکاح کیا مگر
 دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک ہمارے کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہنے کا سب
 زواج ریکہ بدلت جیسی و نزل الجاری و انما کے لکھتے نکاح نزیب اور نزل حجاب اور

ولہذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا حدیث بحسن حال لکنا انقضت عملاً ذنب
 رَفَعِی اللہ تعالیٰ علیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرید کاذب فلیس علی قال
 فانطلق زید حتی اتاھا وھو بحسن عیالہا قال فلما راہیہا عظممت فی صدری حتی
 ما استطیع ان انظر الیکھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر قولین کا ظہر
 وکلمت علی غیبی فقلت یا زید ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرید کاذب
 فاکت ما انا بصانعہ شیئاً حتی اوامر فی فقامت الی مسجدھا وکرل القرآن وحباء
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل علیہا یفرین قال فقال ولقد راہیہا
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمنا الخبز واللحم حین امتد التھام فخرج
 الناس وبقی رجال یحکم ثوبن فی البیت بعد الطعام فخرج رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم راہیہا ففعل بیدع حسن یساکم یساکم علیہن ویفعل بید رسول اللہ
 کیف وجدته اھلک قال لکما ادری انا اخبرته ان القوم قد خرجوا انا
 اخبرنی قال فانطلق حتی دخل البیت فذھبت ادخل معہ فالتقی الستین
 یلینی وبیتہ وکرل الحجاب قال ووعظ القوم ما وعظوا بہ اذا اذن رابع فحدیث
 لکما خلوا بنبوت الشیء الا ان یؤذن لکم الطعام عین ناظرین اناہ الی قولہ
 واللہ لا یشک فی من الحق ترجمہ اس نے کہا کہ یہ روایت ہے ہزاروی کی کہ جب پوری ہوگی
 عدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے
 فرمایا کہ اون سے میرا ذکر کرو اور زید کے بیان تک کہ اون کے پاس پہنچے اور وہ اپنے
 اسے کا حمیہ کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب انکو دیکھا تو میرے دل میں اون کی
 بڑائی یہاں تک آئی کہ میں اون کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کو یاد کیا تھا یہ کمال ایمان کی بات تھی اور بہانیت سعادت مندی کی کہ زید کے
 دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیغام دیا ہے اس قدر عظمت اور
 ہیبت اٹلی جیسا کسی کو نظر نہ کر سکے اور افسوس ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کو حدیث رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی اور عظمت در خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف

جیسو زید کا حال تھا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کجبرد آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سما گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا قول و فعل و تقریر سنو دل کانپ جاوے اور سوا تسلیم و انقیاد کے اور کچھ دل میں نہ آوے اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہے تیسرے یہ کہ صلوٰۃ استخارہ جب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استخارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ اس میں برکت دے اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں استخارہ سکھاتے تھے چوتھے یہ کہ لے مالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب لڑکا پاک طلاق دیدے یا بچپن فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ خداے تعالیٰ خود اس کا بانی مبالغی اور قاضی لاثانی ہو چھٹی فضیلت ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ ثابت ہوا کہ اولیٰ نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالاے عرش پڑھا اور جبریل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المؤمنین الکراذک فخر فرمائی تھیں شاتین ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ صدق الصادقین ہیں اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ خود ولی ہیں تمام مومنین و مومنات کو اور یہ خاصہ ہے آپ کا **عَنْ** اَنْثَرِ بْنِ رَوَابِیْہِ اَنَّیْ کُلَّی سَمِعْتُ اَنْثَرَ بْنَ رَوَابِیْہِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْ لَکُمْ اَمْرًا وَّقَالَ اَبُوْکَ اَمِلْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ لِّسَانِکَ مَا اَوْکَکُمْ عَلٰی زَنْبٍ وَاِنَّہٗ ذَبَحَ شَاةً تَرَحُّمَہٗ حَضْرَتُ اَنْثَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ نے اُن کے لیے ایک بکری ذبح کی **فَا** ایسا نکاح ہی تو کسی کا نہیں ہوا جس میں اللہ پاک قاضی اور جبریل وکیل ہوں اور آسمانوں کے پرے بالاے عرش عقد ہوا **عَنْ** اَنْثَرِ بْنِ رَوَابِیْہِ اَنَّیْ سَمِعْتُ اَنْثَرَ بْنَ رَوَابِیْہِ یَقُوْلُ مَا اَوْکَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلٰی اَمْرًا مِّنْ لِّسَانِہٖ اَکْثَرُ اَوْ اَفْضَلُ مِمَّا اَوْکَکُمْ عَلٰی زَنْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ ثَابِتٌ

[illegible]

سلام عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تہوڑا ادب ہے آپ نے
 فرمایا کہ رکہ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلان فلان شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو ملجا دے اور کئی
 شخصوں کا نام لیا سو میں گنہ گری لایا جنکا نام لیا اور جو مجھے ملگیا میں نے اس سے کہا کہ پھر وہ لوگ
 گنتی میں کتنے تھے انہوں نے کہا قریب تین سو کے اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ اے انس وہ طایق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ
 جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جاوے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جاویں (یعنی جب وہ کہا لیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور
 چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کہا وے (یعنی کہانے کی چوٹی نہ توڑی کہ برکت دہن سے نازل ہوتا
 ہے) پھر اون لوگوں نے یہاں تک کہا ایا کہ سب میرے ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کہا کہ ہر دوسرا آتا تھا یہاں
 تک کہ سب لوگ کہا چکے تب مجھ سے فرمایا کہ اوٹھا ہمارے اس اور میں اس برتن کو اٹھا یا تو معلوم نہ ہوتا تھا
 کہ جب میں نے کہا تھا جب زیادہ تھا یا جب میں نے اوٹھا یا جب دس میں کہا نا زیادہ تھا اور بعض لوگ
 بیٹھے بائیں بنائے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے گھر میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے
 اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا) دیوار کی طرف موٹہ پیر کی بیٹی بیٹھی ہوئی
 تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھا حضرت کو گراں گذرا اور آپ نکلا اور اپنی بیویوں کو سلام کیا اور پھر لوٹ
 آئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اون لوگوں نے کہ آپ پر ہم گراں ہوئے جلد دروازے
 پر گئے اور باہر نکلے رکے سب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا اپنے
 اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا ہوں پھر تہوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ میرے طرف
 نکلے اور یہ آیتیں اور ترین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلا کہ لوگوں کے اور پڑ پڑیں۔
 یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ سَے اخیر تک جعدہ راوی ہیں انہوں نے کہا کہ اس نے کہا کہ سب پہلے یہ آیتیں
 میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں یہ بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اس حدیث میں بڑے معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے
 کہانے میں تین سو شخص سیوا سودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہوا ام المومنین زینب کی کہ آیت
 حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اُتری عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَهْدَتْ
 لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ خَيْسًا فِي ثَوْبٍ مِنْ جَارِقَةٍ فَقَالَ الشُّرَكَاءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُوَ
 قَائِمٌ مِنْ مَثَلِ قَلْبَتِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدِ عَوَّتَ لَهُ مَنْ لَقِيَتْ فَبَعَلُوا أَيْدِ خُلُوكَ عَلَيْهِ
 فَيَا كُنُونَ وَيَخُودُ جَرَنَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ
 فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ يَدْعُ أَحَدًا لَقَلْبَتِهِ إِذْ دَعَوْتُهُ
 فَكَانُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا دَبِجَ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَكَانُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَبَعَلَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ
 فِي السَّيِّئَةِ فَكَانَ ذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى الَّذِينَ امْتَنُوا أَلَمْ تَكُنْ خُلُوعًا أَبَوَاتِ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤَدِّنَ لَكُمْ
 إِلَى حَكَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِيَّاهُ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ عَمْرٍو مَخْشِيَةً طَعَامًا وَتَكْرًا إِذْ دُعِيَ ثُمَّ
 فَادْخُلُوا حَتَّى تَبْلُغَ لِقَائَكُمْ وَقُلُوبُكُمْ ذَلِكَ أَهْلًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ نَبِيَّهَا حَبِيبُهَا
 بنی صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے تو ام سلیم نے اون کے لیے علیہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں تہہ
 کے اور اس نے کہا کہ بنی اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اور بسے بلال اوسو
 میں نے جو بلال اوسو بلایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کہانے لگے اور نکلتے جاتے اور بنی صلہ
 اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ کہا نے پر رکھا اور دعا کی اور پڑھا اور سپر جو اسہ تقائے نے چاہ
 اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ جوڑا ضرور بلال لایا اور رہنے کہا یا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور
 باہر نکلے اور ایک گروہ اُن میں سے بیٹھا رہا اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا اور بنی صلے اللہ علیہ
 سلم اون سے مشرقتے تھے کہ اُن کو کچھ کہیں بہر آپ نکلا اور اُن کو گھر میں جوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے
 وہ آیتیں اوتاریں جو اوپر مذکور ہیں **بَابُ الْكَوْبِ** اَلَمْ يَرْجَا بَابَ الدَّاعِي إِلَى نَعْوَةِ دَعْوَتِ
 قبول کرنے کا بیان **سُحْنُ** اَجْبَعُ مَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا **عَبْدُ** ابْنِ
 عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ولیمہ کی دعوت
 دیا جائے تو ضرور آوے **سُحْنُ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَكَانَ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ

يُذَكِّرُ عَلَى الْعُرْسِ ثُمَّ جَاءَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ بِمَا يَجِبُ
كُلُّهُ ثُمَّ بَيْنَ الْوَلَمِيَّةِ كَيْفَ تَزَوَّجَ كَيْفَ تَقْبُولُ كَيْفَ رَأَى كَمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَزَوَّجَ بِمَا يَجِبُ
لَيْسَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
وَالْجَوَابُ بِمَا يَجِبُ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
لَيْسَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
عُذْرُونَ كَيْفَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ هِيَ حَكْمٌ
كَيْفَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
كَانَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ
اجَابَتِ اَوْسَى وَاجِبٌ نَهَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
وَلَمَّا هُوَ اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
سَاقِطٌ هُوَ اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
هُوَ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ
دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ دَعْوَتِ
فَرَسٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ
لَيْسَ هِيَ اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
هِيَ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ جَسَدٌ
هِيَ اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
اِذَا دُعِيَ اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
تَعَالَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى اَوْسَى
ابن عمر رضي الله تعالى عنه في جواب ما جاء في دعوتهم من حب البلاء جاء عن عائشة رضي الله عنها ان ابن عمر
رضي الله تعالى عنهما كان يقول في دعوتهم من حب البلاء جاء عن عائشة رضي الله عنها ان ابن عمر

نائل - ابن عمر رضي الله عنهما في دعوتهم من حب البلاء جاء عن عائشة رضي الله عنها ان ابن عمر

اَخَاهُ فَلْيَجِبْ فَيُجِبُ كَاَنَّ اَنْ يَخُوَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے تھے کہ جب بلاؤ
 کوئی اپنے بہائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اور اس کے بلائے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کی مانند
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَهُ
 الْإِسْلَامُ أَوْ خُوَّهُ فَلْيَجِبْ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي عَمَلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُغِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا أَتَوْا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيَ تَمَّ تَرْجَمَهُ اسکا بھی اور پھر گذر اسکا تَنْفِيعُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
 اللَّهِ بْنَ مَرْثُغِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلِبُوا هَذِهِ
 الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيَ لَكُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْغُرُفِ غَيْرِ الْغُرُفِ بِأَيْتِهَادٍ وَهُوَ صَاحِبُ
 تَرْجَمَهُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو دعوت
 کو جب بلائے جاؤ اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہر روزہ وغیرہ ولیمہ اگرچہ روزہ
 دار ہوں عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنْ دُعِيَ تَمَّ إِلَى كَرَاعِي نَا جَلِبُوا تَرْجَمَهُ ابْنِ عُمَرَ کہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر تم بلائے جاؤ بجز کسی کے بکھر کیطرت تو یہی قبول کر دو **ف** یعنی کہہ یا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضرور
 ہے مگر حلال کا ہو عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الطَّعَامِ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى وَلَمْ يَكُنْ كَرَا
 ابْنِ مَرْثُغِيٍّ إِلَى الطَّعَامِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب بلا یا جاوے کوئی کہہ نے کیطرت تو آوے پہر چاہے کہا وے یا نہ کہا وے اور ابن مَرْثُغِيٍّ
 کی روایت میں کہہ نے کا لفظ نہیں ہے **ف** اس کو معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہو نا ضرور
 ہے اور کہہ نے کا اختیار ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ ابْنِ مَرْثُغِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَاحِبًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ أَبُو سَرِيرَةَ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو دعوت ہو جاوے اگر روزہ سے ہے
 تو دعا کرے اور نہیں تو کہا وے **ف** فَلْيَصِلْ کے معنی بعضوں نے یہی کہے ہیں کہ
 دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی

فضل کہ صاحبِ نانہ کے گھر میں برکت ہو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ
 يَقُولُ بِكُلِّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ أَكْثَرُ نِيَّةٍ وَيُتَوَكَّلُ الْمَسْكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ
 الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ بُرا کہا
 اوس لیے کہ کہا نا ہے حسین امیرِ بلائے جاوین اور مساکین نہ بلائے جاوین جو دعوت میں نہ حاضر
 ہوا اور نہ نے نافرمانی کی اسہ رسول کی **عَنْ** سَفْيَانَ ثَلَاثٌ لِلنُّفُسِ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ
 هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَعْيَابِ فَخَلَّكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ
 الْأَعْيَابِ قَالَ سَفْيَانُ وَكَانَ ابْنُ عَرَبِيٍّ قَدْ رَوَى عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ جِئْتُ سَمِعْتُ بِهِ
 فَكَانَتْ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ شَرُّهُ كُنْ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ
 سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کسانوں سے کہا نا امیرین کا
 ہے سو وہ پہنچا اور انہوں نے کہا کہ وہ کہا نا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے بابا امیر
 اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا
 تو انہوں نے کھا کہ مجھ سے عبد الرحمن جو عمر نے کہا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کہا نا کہا نا اوس ولیمہ کا جو ہر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر
 گذری کہ جبکی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں **عَنْ** الْأَعْمَشِيِّ عَنْ
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ شَرُّهُ حَدِيثُ مَالِكٍ
 ابو ہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ فَمَنْ تَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْكُلُهَا
 وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَجِبُ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدتر طعام طعام اوس ولیمہ کا جو اوس میں آتا ہے روکا
 جاتا ہے اور جو نہیں آتا اوس کو بلائے پہنچے ہیں اور جو دعوت میں نہ آیا اوس نے نافرمانی کی
 اسہ عزوجل اور اُس کے رسول کی **ف** یعنی ایسے لوگوں کو بلائے نہیں جنکو جو ٹرن بلائیں

تو سچو مائین اور ایسوں کی خوش آمد کرتے پہرے میں جو آنے میں سوڑے لانے میں ناک پہن چڑھاتے
 میں آتے میں تو صفت کہا نا کہاتے میں اور احسان کا احسان جباتے میں **کاب** **الکحل**
 المکلفۃ فلما لم یطرقها حتی تنکح زوجاً غیرہ ویطأها کأنهم یقارئونها رقی عیدہا مطاوعہ
 ثلثہ کا بیان **عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** قالت کانت امراًة رفاعۃ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت عند رفاعۃ فطقتہ
 نبت طلاقاً فزوجت عبد الرحمن بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واما معہ
 مثل ہدیۃ الثوب فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انزیدین ان ترجعی
 الی رفاعۃ لاحتی لانی عسیکدہ ویذوق عسیکدک قالت واذو نکح عیدہ
 وخالد بن سعید بالباب یلحظ ان یؤذک لہ فنادی یا ابابکر الی انکحتم ہذہ
 ما تجھد بہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رفاعہ کی عورت بنی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں
 رفاعہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیے تب میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح
 کیا اور ابو بکر پاس کچھ نہیں ہے سو اکرے کے سر کے کی مانند یعنی قابل جماع نہیں ہے (سو جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکرے (اوسکی بات پر کہ شرم کی بات کیسی ہے لکھت کہتی ہے)
 اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پہر جاوے یہ بات کبھی نہ ہوگی جب تک
 تو اس شہر کی لذت جماع نہ چکے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکے جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
 ابوبکر حضرت کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں
 سو خالد نے پکارا کہ اے ابوبکر آپ سنتو نہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا پکار رہی
 ہے **عن عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** زوج النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اخبرته ان رفاعۃ المذنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلق امرأتہ فلیت
 طلاقاً فزوجت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخالد بن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انہا کانت تحت رفاعۃ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ فطلقها احد ثلاث فطیق فزوجت بعدہ عبد الرحمن بن

الرُّبِّيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَرَانَةٌ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ أَكْثَرُ هَذِهِ فَاخْتَرْتُ بِمُحَدِّبَةٍ
 مِنْ جُلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَكَ لُزِيدِينَ
 أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لِأَخْتِي يَدُوقُ عُسَيْكَتَكَ وَتَدُوقِي عُسَيْكَتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ
 الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَالِي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَالِي عِنْدَ ابْنِ أَبِي الْحَجَّةِ لَمْ يُوَدِّتْ لَهُ
 قَالَ فَطَفِقَ خَالِدُ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرْجِعُ هَذِهِ عَمَّا فَجَّحْتُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّمَهُ وَهِيَ مَضُونٌ هِيَ اسْمُ بِنِ اسْمُ زَابَدَةَ هِيَ كَأْسُ عَمْرٍو
 ابْنِي جَادِرَ كَانَتْ رَهْ بِكَ كَرِاشَارَهُ كَمَا كَرِاشَارَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَمَا بَسَّاسِيَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْفَرُطِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرُّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَتْ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا اخْتَرْتُ لَهَا ثَلَاثَ طَلِيقَاتٍ بِمِثْلِ خَلِيفَةٍ
 يُؤْتَى وَهِيَ مَضُونٌ بِحُلٍّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْمَكْرَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا آخَرَ
 فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا آخِلٌ لِيَتَزَوَّجَهَا الْوَلَّ قَالَ لِأَخْتِي يَدُوقُ عُسَيْكَتَهُ
 تَرَجَّمَهُ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَفْرَمَا كَمَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي بَعْضِ مَا كَرِهَ كَمَا كَرِهَ طَلَّقَ دِيَارِ رَيْنِي تَيْنِ طَلَّقَ
 مُنْظَمَةً أَوْ بِرَأْسِ لَمْ يَدْخُلَ بِهَا كَرِهَ كَرِهَ طَلَّقَ دِيَارِ رَيْنِي تَيْنِ طَلَّقَ
 شَوْهَرِ أَوْلَ بِرَحْلَالِ نَهْ كَرِهَ كَرِهَ طَلَّقَ دِيَارِ رَيْنِي تَيْنِ طَلَّقَ
 نَهْ كَرِهَ كَرِهَ طَلَّقَ دِيَارِ رَيْنِي تَيْنِ طَلَّقَ
 هِيَ مَضُونٌ وَهِيَ هِيَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلًا امْرَأَتَهُ
 ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَكَرِهَ
 زَوْجَهَا الْأَوَّلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 ذَلِكَ فَقَالَ لِأَخْتِي يَدُوقُ عُسَيْكَتَهُ مَا ذَاكَ الْأَوَّلُ تَرَجَّمَهُ جَنَابُ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دیا اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت
 سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اسکو طلاق دیا قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے
 نکاح کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر
 نامی اس کے جماع کی لذت نہ پالے جوے جیسو شوہر اول نے باپ ہی تھی **عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ بْنِ سَعِيدٍ جَمْعًا**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَافِرُ
عَنْ عَائِشَةَ كَرِهَتْ لَهَا اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا وَهِيَ مَضْرُوبَةٌ هِيَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ
 کا اور جو اون کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے
 سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر نامی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں
 آسکتی اور جو قول اسکے خلاف ہو شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصوص ہیں آیت حتیٰ شکر
 زوجا غیر کے **بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ** جماع کی وقت کی دعا **سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
عَنْ عَائِشَةَ كَرِهَتْ لَهَا اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا وَهِيَ مَضْرُوبَةٌ هِيَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ مَا رَزَقْنَاكَ فَإِنَّكَ
إِنْ يُفْعَلْ مَبْلَغُهُمَا وَلَكَ فِي ذَلِكَ كَرِيحُ شَرْكَائِكَ ابیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے
 مارزقتا تک کہہ لیوے تو اگر اللہ نے اذکی تقدیر میں لڑکار کہا ہے تو اسکو شیطان ضرر نہ پہنچاؤ گا
 اور معنی اسکو یہ ہیں کہ شروع کرنا ہون میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بجا ہم کو شیطان سے اور
 دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرماوے گا **عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ بْنِ سَعِيدٍ جَمْعًا**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَافِرُ
عَنْ عَائِشَةَ كَرِهَتْ لَهَا اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا وَهِيَ مَضْرُوبَةٌ هِيَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ
 وہی مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر
 کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ اوہوں نے بسم اللہ کہا ہے **بَابُ**
جَوَازِ جَمَاعِهِ أَمْوَاتَهُ فِي بِلَاحٍ مِنْ قَدْ امْتَحَنُوا مِنْ دَرَاهِمٍ مِنْ عَنَابِ بْنِ عَمْرٍاءَ
 لگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ دہرین **عَنْ ابْنِ الْمَدِينَةِ كَرِهَتْ لَهَا اللَّهُ تَعَالَى**

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَأَنَّهُ أَلْجُوهُ يَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبِّهَا
 وَقُبْلِهَا كَانَ أَلْوَدُ الْاِحْوَالِ فَتَزَلَّتْ يَسَاءُ وَكَمَرُ حَبْدِهِ لَكُمْ فَأُخُوَا حَزَنُكُمْ أَتَى ثَلَاثُكُمْ
 ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بیوہ کا قتل تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں بیچر
 ہو کر تو لڑکا نہیں پیدا ہوتا ہے (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اور یہ روایت اور تری کہ عورتیں تمہاری کہیتی
 ہیں سو ابی کہیتی میں اؤ جس طرف سو چاہو رہنے اؤ کہیتی میں اور کنو میں میں نہ جاؤ اور کہیتی میں
 جہاں بیچڑا لے تو اوگے زندہ جہاں بیچڑا لے ہو سکتی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عَنْهُمْ مَا أَنْ يَجُودَ كَانَتْ يَقُولُ إِذَا أُنْكِتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبِّهَا وَقُبْلِهَا ثَلَاثُكُمْ حَلَلَتْ
 كَانَ وَلَكِنَّهَا أَحْوَالُ قَالَ فَأُتِيَتْ يَسَاءُ وَكَمَرُ حَبْدِهِ لَكُمْ فَأُخُوَا حَزَنُكُمْ أَتَى ثَلَاثُكُمْ
 ترجمہ: وہی ہو جو اوپر گذرا سکتی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث روایت کردہ ہے
 حَدِيثُ الثُّغَارِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ شَاخِزَةَ بِنْتُ عُبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ كَانَتْ ذَلِكَ فِي حِمَامٍ وَاجِدٍ تَرْجَمَهُ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہی مصنف مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری ہی
 مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو زندہ ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا مار کر جماع کرے ایک ہی
 سوراخ میں کرے یعنی قبل میں **ث** ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے کہیتی میں اؤ اتفاق کیا ہے اور تمام علمائے خبا کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ
 و بر میں جماع کرنا حرام ہے سو اقبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر اور بہت سی حدیثوں میں دہر
 میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت
 کے پاس جاوے اور اسکی دہر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دہر میں مطلقاً حرام ہے
 خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حال میں درست نہیں **بَابُ تَحْيِيزِ**
 امْتِنَاعِهَا مِنْ فَرْاشِ زَوْجِهَا بَابُ اس بیان میں کہ عورت کو روانہ نہیں کہ مرد کو جماع سے
 روکے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَ الْمَرْأَةُ هَا حِرَّةَ فِرَاشِ زَوْجِهَا كَعَلَتْهَا الْمَلَائِكَةُ مَحْشَى
 نُصْبِهِ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چوڑ کر انگ رہتی ہے تو فرشتے اسکو لعنت کرتے

رستمین صبح تک فائداً بیٹے بغیر غدر شرعی کے اور سکر بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر
 سے جدا رہنا ضرور نہیں سلیقہ کہ شوہر کو حالت حیض میں ہی نائٹ اور پک سبب بشارت اور مساس کرنے
 کا اختیار ہے پھر اور سکر بچپونے سے جدا رہتے کیا معنی ممکن شیخہ بھٹا اکرشاد وقال
 حتی ترجع شیخہ یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے لعنت کرتے ہیں اور سکر فرشتے یہاں تک کہ
 وہ لوٹ کر شوہر کے بچپونے پر آوے ممکن ابی ہریرۃ رضى الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ما كنت تجلب يد عورت امراته الا انما
 كتابي عليه الا ان كان الذى في الشك او ساخطا عليهما حتى رضى عنها ثم لم يجرى بها
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم جو میں نے اپنے دل میں یہ کہہ کر لی کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو
 اپنے بچپونے کی طرح بلادہ اور وہ نکار کرے مگر یہ بدکردار جو آسمان کے اوپر ہر غصہ میں تھا ہر جہنم سے
 رضی اللہ عنہ ابی ہریرۃ رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسأله إذا دعا الرجل امراته إلى الفراش فلم تأتہ فبكت غصباناً عليهما لعنتهما
 اللہ تعالیٰ حتی تمییز ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا جب مرد بلاوے اپنی عورت کو اپنے بچپونے پر اور وہ نہ آوے اور مرد منحصر رہے
 اُس پر تو فرشتے لعنت کرتے رستمین اور صبح تک کیا ہے تحریر انشاء سیر المکراة
 عورت کا پسیدہ کہونا حرام ہے ممکن ابی سعید الخدری رضى الله تعالى عنه يقول
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشرا الناس عند الله منزلة يوم القيمة
 الرجل يفضي الى امراته وتفضي اليه ثم ينسئ سرها ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب کو زیادہ برا لوگوں میں
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کو دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کو پاس جاوے اور عورت اور
 کے پاس آوے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اُس کا پسیدہ ظاہر کر دے ممکن ابی سعید
 الخدری رضى الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 من اعظم اکامات عند الله يوم القيمة الرجل يفضي الى امراته وتفضي اليه
 ثم ينسئ سرها وقال ابن عباس ان اعظم ابو سعید خدری کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی سی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تھی امت کو ان پر ہے کہ مرد
اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پردہ اسکا ہیکل لودے رہنے پہ امانت میں خیا
کی فائزگی وہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کی وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین
سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات و سکنات نازمشغول نمودار ہیں آئے ہیں اون کا افشا
کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے یا ایک محکمۃ العزل غزل کا بیان
محمّد بن محمد بن ابی نعیم قال دخلت أنا وأبو الصرمه على أبي سعيد الخدري رضي
الله تعالى عنه فسأله أبو الصرمه فقال يا أبا سعيد هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
عليه السلام يدركك العزل فقال نعم عزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم غردة
بالمصطلق نسئبتنا كرائيم العرب طالت علينا الغربة ورغبينا في الفدا لو فاررنا
ان تشمتتم ونفعل قلنا نفعل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا اخبرنا
لا نسلكه فسألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا عليكم الا تفعلوا ما كتب
الله خلق شمة من كائنة الى يوم القيمة الا تستكنون ترجمہ ابن حجر زینی نے
کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے
اون سے پوچھا کہ آپ نے کہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟
نہ نے کہا کہ مان ہم نے جہا د کیا آپ کے ساتھ نبی المصطلق کا رہنے خبر غزوہ مرسیع کہتے ہیں اور
بڑی عمدہ شرح عرف عورتوں کو عرب کی قیدی کیا اور ہم کو مدت تاک عورتوں سے جدا رہنا پڑا
اور خواہش کی تھے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کج مال لین اور ارادہ کیا ہم نے کہ
ہم ادن سے نفق ہی اٹھادین لیکن صحبت کریں اور عزل کریں پسے انزال باہر کریں حاصل
نہ ہو بہرسم نے کہا کہ ہم عزل کر تے ہیں اور جناب رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم جاری در میان موجود
ہیں اور ہم ادن سے روچپین یہ کیا بات ہے پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر
مکو تو بھی کچھ چرن نہیں (یعنی اگر کو تو بھی کچھ چرن نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس دم کا پیدا کیا ریت تک کہا جدہ تو
ضرور پیدا ہو گی حکیمان بن حکیمی بن حببان حفظہ الامام ستاد دفع مصطفیٰ حدیث ذبیحہ
غير انه قال فان الله كتب مفرجه وخالف اليمين والقيمة ترجمہ ابن حجر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ فَقَالَ أَصْبَحْنَا سَابَا كَانَتْ
 نَحْمِلُ نَحْمُ سَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَانْتُمْ لَتَفْعَلُونَ
 وَانْتُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنْ كُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْكُمْ تَكْفُورٌ كَأَنَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا
 هِيَ كَأَنَّهُ الْبُورُ حَبِيبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَبَرَنِي كَمَا كُنتُمْ خَبَرْتُمْ قَبِيضِي بَيْنَ أَوْسَمِ غَزَلِ كَرْنِي
 لَكِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيحًا تَوَابَ نِي فَرَمَايَا تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ كَرْنِي تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ
 تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ كَرْنِي تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ كَرْنِي تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ كَرْنِي تَمِيرُ كَرْنِي هِيَ رَهْ
 عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سَبِيحٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
 لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ تَسْمَعُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْهِ
 إِلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ أَبُو حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيحًا
 كَرْنِي بَيْنَ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ هُوَ نَبِيٌّ
 الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغَزَلِ عَلَيْهِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 تَرَجَمَهُ اسْكَا أَوْرُ كَرْنِي تَرَجَمَهُ اسْكَا أَوْرُ كَرْنِي تَرَجَمَهُ اسْكَا أَوْرُ كَرْنِي تَرَجَمَهُ اسْكَا
 إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 الْغَزَلِ فَقَالَ عَلَيْهِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 لَا عَلَيْهِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 نِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَتَرَدُّ الْحَدِيثُ حَتَّى يَكُونَ كَأَنَّ ابْنَ سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْعَرَلُ عِيْدَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَةً فَقَالَ وَمَاذَا كَرْنِي قَالُوا الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تَرْضَاهُ فَيُحِبُّ مِنْهَا وَكَرْنِي
 أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُحِبُّ مِنْهَا وَكَرْنِي أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ
 فَلَا عَلَيْهِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي
 الْحَسَنُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ هَذَا رَجُلٌ تَرَجَمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ الْأَنْصَارِيُّ نِي ابْنِ سَعِيدٍ

پر تم کہا نہ ہو گئے اور جو چیز اسے تھا لے پیا کیا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِلُ الْيَوْمَ سَعِيدٌ دَهِي حَدِيثٌ مَرُورٍ هُوَ **عَنْ جَابِرٍ**
تَرَجَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ سَرَّحَكَ أَنْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي
حَاكِمِيَّةً هِيَ خَادِمَةٌ مَنَاوِسَاتُ دَانَا أَطْوَفَ عَلَيْهَا وَأَكْرَهَ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ أَخْبِرْ
عَنْهَا إِنْ بَشَيْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَكَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْبَاكِرِيَّةَ
قَدْ حَبَلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا ثُمَّ جَابِرٌ رَفَعَ اسْمَهُ تَعَالَى
 عنہ نے کہا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ
 سہارے کام کاج کرتی ہے اور بانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا
 کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو غزل کرا سیلے کہ آجاوے گا جو اسکی تقدیر میں آنا
 لکھا ہے پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آجا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی آپ نے فرمایا کہ میں تجھے پہلے
 ہی خبر دی تھی کہ اسے آجاوے گا جو اسکی تقدیر میں ہو گا **عَنْ جَابِرٍ رَفَعَ اسْمَهُ تَعَالَى**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ سَكَلُ جُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي حَاكِمِيَّةَ لِي دَانَا
أَعِزَّلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا أَرَادَهُ
اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبَاكِرِيَّةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا
لَكَ حَبَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا عَبَدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مَرْجُمَةٌ
 وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کا بندہ ہوں اور تمہارا رسول **فَإِذَا** یعنی میں نے جہ
 بات کہی تھی وہی یہ اس کی بندگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہو اس کے ملام
 ہو کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اس کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور
 حسن رائے کا **عَنْ جَابِرٍ رَفَعَ اسْمَهُ تَعَالَى** **اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَيْفَ لِي وَالْقُرْآنُ**
يَنْزِلُ أَرَادَ اصْحَابُ قَالَ مُتَفَيِّانٌ لَوْ كَانَ شَيْئًا يَنْفَعُنِي عَنْهُ لَكُنَّا كَاعْنَةُ الْقُرْآنِ
 جب پر رخصتی اسے تھوڑے عرصے نے کہا کہ ہم غزل کرتے تھے اور قرآن اُترتا تھا اور حقائق کی
 روایت میں یہی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر غزل بُرا ہوتا تو قرآن میں اسکی نہی اور ترقی

عزل کو رد فرمایا اس لیے کہ وہ یہی گویا صنائع کرنا ہے اولاد کا اس لیے کہ اولاد لطف سے ہوتی ہے جس نے لطف
صنائع کیا اوس نے گویا اولاد صنائع کی جیسے کوئی کہی کہ تخم کا صنائع کرنا صیغہ **عَلَّ** جَدَّ امْرَأَتِ وَهِيَ
الْاَسَدِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذَكَرَ مِنْهُ حَدِيثَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغَيْلَةِ غَيْرَ آتَةٍ قَالَ الْغِيَالُ
وہی مضمون ہے مگر سعید کی روایت میں غیالہ کی جگہ غیال کا لفظ ہے **عَلَّ** سَعِيدِ بْنِ

أَبِي دَقَاقِصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّي أَتَمَّ عَزْلًا أَتَمُّهُ أَتَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ
الرَّجُلُ أَتَشْفِقُ عَلَيَّ وَلَدَهَا أَوْ عَلَيَّ أَوْ لَدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
كَانَ ذَلِكَ حَاكِمًا أَوْ كَارِسًا وَالزُّوْمُ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَةٍ إِنْ كَانَ لَكَ لَدَاكَ قَلَامًا
صَكَرَ ذَلِكَ كَارِسًا وَالزُّوْمُ سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنَى کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ
سلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیوں اوس نے کہا
کہ میں اوس کے بچے پر خوف کرتا ہوں آپ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو ناز و روم کو بھی ضرر ہوتا

کتاب الرِّضَاعِ

کتاب دودہ پلانے کے بیان میں

عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَانْهَارَتْ سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ
حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ
فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ لِحَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعِ
قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فَكَانَ خَيْرًا لِمَا مِنْ الرِّضَاعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْمَرُ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا حُرِّمَ الْوَلَدُ ثُمَّ رَجَعَتْ عَمْرُوَةُ
عَائِشَةَ صَدِّيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا خَبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
رَكِبَةً تَبَى كَرَجَابٍ عَائِشَةَ صَدِّيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْنَى کہ ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضی

اور متالی عنہا کے دروازے پر اندرانے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
 کوئی آپ گھر پر اجازت اندرانے کی مانگ ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص
 ہے رضاعی چچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر فلاں شخص اپنے سیر اچھا زندہ ہوتا تو
 کیا میرے گھر آنا آپ نے فرمایا کہ ہن رضاعت کی یہی رہی ہے حرمت ثابت ہوئی ہے صبر و ولادت کر
 عُنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْكُمَ
 مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْكُمُ مِنَ الْوِلَاةِ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا نَزَلَا كَرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَا مِنْهُ سَبْعُ رِجَالٍ مِنْ رِجَالِ رَضَاعَتِهِ سَبْعُ رِجَالٍ
 ہوتا ہے عُنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَهْدِيهِ اللَّهُ سَنَادٌ مِثْلُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
 وہی حدیث ہے عُنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَخِي أَخَا
 أَبِي الْقَعْقَرِيِّ جَاءَ بِسَنَادٍ عَلَيَّ كَأَدْوَعِيٍّ مِنْ الرِّضَاعَةِ يَقُولُ أَنَّ ابْنَ الْحُبَابِ
 قَالَتْ فَأَبْدَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَنَّ
 صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لِي فَقَالَ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا نَزَلَا كَرَسُولِ
 کہ اس نے ابوالقیس کا بیٹا میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندرانے کی اور وہ اُن کا
 رضاعی چچا تھا بعد اوس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا سو میں نے اسے نہ آنے دیا پھر جب جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اوسے آنے دو اپنے
 ماہر عُنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَخِي
 ابْنُ أَبِي الْقَعْقَرِيِّ فَذَكَرَ بَعْضُ حَدِيثِ مَالِكٍ ذَكَرْتُ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنِي لِلرَّكَاةِ
 وَكَذَلِكَ رَضَعَتْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ تَرَبَّيْتُ يَدًا إِلَى أَوْ يَمِينًا جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ
 کہ انہوں نے کہا میرے پاس آئے ابوالقیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس
 میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت سے دودھ پلایا
 کچھ مرد نے تھوڑے پلایا ہے تو آپ نے فرمایا میرے دونوں ہاتھ میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں ٹاک
 بہرے **ف** ہر فرمانا غصہ اور بددعا کی راہ سے نہیں مگر عوب کی بول چال ہے جیسے بیان
 نادان بے عقل کیلئے کہ میں عُنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

اَخْبَرْتُهُ اَنْهُ جَاءَ اُنْكَرُ اَخُو ابِي الْفُقَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَاذِنُ عَنْكَ مَا نَزَلَ الْحَجَابُ كَانَ أَبُو الْفُقَيْرِ ابَ عَائِشَةَ تَمَّ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ نَفَلْتُ وَ
 اللَّهُ لَا اَذِنَ لَكَ حَتَّى اسْتَاذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ أَبَا الْفُقَيْرِ لَيْسَ
 هُوَ اَرْضَعَنِي وَلَكِنْ اَرْضَعْتَنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَكَلَّمَا دَخَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا ابْنُ الْفُقَيْرِ جَاءَنِي
 يَسْتَاذِنُ عَلَيَّ فَكِرْهْتُ اَنْ اَذِنَ لَكَ حَتَّى اسْتَاذِنَكَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ رَأَيْتَنِي لَكَ قَالَ عُرْوَةُ كَيْدُنَا لَكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا
 مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا خُرِّمُوا مِنَ النَّسَبِ رَحِمَهُ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَفَرَا
 كَ اَفْلَحَ بَهَائِي ابْنُ الْقَعِيسِ كَ اَسَے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزولِ حجاب کے اور ابوالقعیس ان
 کے باپ رضاعی تھے یعنی حضرت عائشہ کی تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں منع
 کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کہ ابوالقعیس
 نے تو مجھ کو دودھ نہیں پلایا دودھ تو ان کی بیوی نے بلایا ہے ہر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابوالقعیس کے بہائی آئے تھے اور میرے
 باپس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے بُرا جانا کہ اُنکو اجازت دوں جب تک آپ سے مجھ
 نہ لوں آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دو عروہ نے کہا کہ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 فرماتی تھیں کہ حرام جانور صاعقت سے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے عَنِ النَّبِيِّ جِيْضًا
 اَلَا يَسْتَاذِرُ جَاءَ اُنْكَرُ اَخُو ابِي الْفُقَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَاذِنُ عَنْكَ مَا نَزَلَ الْحَجَابُ
 وَفِيهِ نَكَاةٌ كَعَمَلِكِ تَرُبَّتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ أَبُو الْفُقَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَوِيهِ الْمَوَا
 اَلَّتِي اَرْضَعْتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَارِہی سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں
 اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے واسطے نہ تہہ میں خاک
 بہرے اور ابوالقعیس شریعتی اسورت کو جس نے جناب عائشہ صدیقہ کو دودھ پلایا تھا
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَاذِنُ عَلَيَّ فَكَلَّمْتُ
 اَنْ اَذِنَ لَكَ حَتَّى اسْتَاذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَلَّتْ اِنْ یَعْنٰی مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَاذَنْ عَلٰی نَکَابِیْتُ اَنْ اُذَنْ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَلَیْسَ عَلَیْکَ عَمَلٌ فُلَّتْ اِنَّمَا اَرْضَعْتَنِی الْمَرْأَةُ وَلَمْ یَرْضَعْنِی الرَّحْلُ
 قَالَ اِنَّکَ عَلٰی فُلِّیْسَ عَلَیْکَ دَہٰی ضَمْنُوْنَ ہُوَ جَوَابُ رِکْبٰی بِاَرْجَحِیۃٍ ہُوَ جَوَابُ - سَعْنُ ہِشَامِ بِطَنًا
 الْاِسْنَادُ اَنْ اَخَا ابْنِ قُعْبَیْرٍ رَفَعَنِی اللہُ تَعَالٰی الْعِصْمَ اسْتَاذَنْ عَلَیْہَا فَاَنْ کَرَحُوْہُ دَہٰی
 رَوٰی ہُوَ سَعْنُ ہِشَامِ بِطَنًا الْاِسْنَادُ رَحُوْہُ غَیْرُہُ اَنَّهُ قَالَ اسْتَاذَنْ عَلَیْہَا اَبُو الْقُعْبَیْرِ
 دَہٰی رَوٰی ہُوَ سَعْنُ عَائِشَۃَ فَکَلَّتْ اسْتَاذَنْ عَلٰی عَمِّی مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُو الْحَدِیْدِ رَوٰی
 قَالَ لٰی ہِشَامُ اِنَّمَا هُوَ اَبُو الْقُعْبَیْرِ فَکَلَّمَا لَجَاءَ الشَّیْءُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَخْبَرْتَنِی ذٰلِکَ
 قَالَ فَخَلَا اِذْنُیْ لَہٗ تَرَبَّیْتُ بِمِثْلِکَ اَوْدِیْکَ تَرْجَمَہُ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہنے سے
 نے کہا اجازت مانگ میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جبکہ کنیت ابو الحدید ہی سو میں نے
 انکو اجازت دی ہشام نے کہا ابو الحدید ابو القعین ہی میں ہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لائے تو میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے انکو کیوں نہ آنے دیا تمہارے دہی ہاتھ پر
 خاک بہری یا فرمایا ہاتھ میں سَعْنُ عَائِشَۃَ اَخْبَرْتَنِی اَنْ سَعَّیْہَا مِنَ الرَّضَاعَةِ لَسِمْتُ
 اَفَلَا اسْتَاذَنْ عَلَیْہَا فَجَبَّتْہُ فَاخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ لَہَا
 لَا یَحْجِبُی مِنْہُ فَاِنَّہُ یَحْجُوْمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْجُوْمُ مِنَ النَّسَبِ جَنَابِ عَائِشَۃَ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا نے خبر دی کہ ادن کے چچا رضاعی جبکہ نام انہی تھا ادنہوں نے آنے کی اجازت چاہی اور
 میں نے ادن سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا تم ادن سے پردہ
 نہ کرو اس لیے کہ رضاعت حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے سَعْنُ عَائِشَۃَ رَفَعَنِی اللہُ
 تَعَالٰی عَمَّا فَکَلَّتْ اسْتَاذَنْ عَلٰی اَخِیْ قُعْبَیْرِ فَکَلَّتْ اَنْ اُذَنْ لَہٗ فَارْسَلْتُ اِیَّیْکَ
 اَرْضَعْتِکَ اِمْرَاۃُ اِخِیْ فَکَلَّتْ اَنْ اُذَنْ لَہٗ فَاجَاہُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَکَلَّتْ لَہٗ
 ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ فَاِنَّہُ عَلٰی دَہٰی ضَمْنُوْنَ ہُوَ ان سب احادیث کی
 نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے حیو و ولادت حرام کر دیتی ہے یعنی دودھ
 پلانے والی دودھ پینے والی کی مان ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح ابدًا حرام ہو جاتا ہے اور دودھ
 پینے والی کو دیکھنا اسکا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اور سکر ساتھ درست

ہو جاتا ہے اور اون کے سوا اور احکام مان ہونے کے جاری نہیں بنے مان کی طرح وہ لوگ کے درخت نہیں
 ہوتی نہ لڑکا اسکا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل مان کی اور نہ لڑکے
 کی گواہی اور سپرے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی مان سے قصاص سا قتل ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے
 کو مار ڈالے عرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل حبیبی کہ میں اور یہ طرح اجماع ہے کہ حرمت
 نکاح کی پیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیعہ میں اور رضیعہ اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ
 رضیعہ گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور سبط مرضعہ کا شوہر جسکی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر لکاحی
 ہو یا نکاح میں کی راہ سے وہ رضیعہ کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہر کا ذہن کا اور اسکی اولاد
 رضیعہ کی بیوا کی بہن ہو جاتی ہے اور مرضعہ کے شوہر کا بیوی رضیعہ کے چچا ہو جاتے ہیں اور اسکی بہنیں
 رضیعہ کی بہن ہیں اور اولاد رضیعہ کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے اور خاص
 اس میں اہل ظاہر اور ابن علی نے ہمارا خلاف کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے حرمت رضاع کی
 نہیں ثابت ہوتی رضیعہ اور شوہر مرضعہ کے بچہ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر
 اور جناب عائشہ صدیقہ سے اور انہوں نے استدلال کیا ہے **وَمَا مَحَلُّكُمْ إِلَّا بِنَاسٍ أَذْهَبْتُمْ كَيْدَهُ**
وَأَخَوَكُمْ مِمَّنْ رَزَقَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا بیٹی اور بیوی کا جیسے
 نسب میں ذکر کیا ہے اور جبہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہر
 کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اسکی بیٹی نے تصریح کر دی
 اور بنی اسرائیل احکام کا جیسے قرآن میں ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكَ يَكُونُ فِي قَوْمٍ كَيْدٌ وَتَدْعَانِي فَتَقَالُ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتَ نَعَمْ بَدَتْ حَنَّةٌ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا كَالْجَلِّ لِي إِنَّهَا ابْنَتْ
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کیا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ
 رخصت اور جوہر شریک تھے میں قرین کے عورتوں کی اور ہم لوگوں کو جوڑ دینے ہیں آپ نے
 فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے انہوں نے عرض کی کہ ٹان بیٹی حمزہ کی آپ نے فرمایا وہ
 مجھے حلال نہیں اسلیو کہ وہ میری بیٹی ہے رضاعی **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَتْ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنِ قُرْحَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي رَضَائُهَا
 أَحَى مِنَ الرِّمَاعَةِ وَخَيْرٌ مِمَّنْ الرِّمَاعَةُ مَا يَحْدُمُ مِثْلَ الرَّحْمَةِ حَضَرَتْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ لَهَا
 كَبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِصْمٍ كَمَا يَكُنَى كَأَبٍ لَكَاحِ كَرِينِ حَمْزَةٍ كِي صَاحِبِ زَادِي سَ عِصْمٍ فَرَمَا يَدَهُ بَحْجَ
 حَلَالٍ نَهْنٍ كَدَهُ سِيرِي تَبْجِي سَ رَضَائِي وَرَضَاعَتِي حَرَامٌ هَوْنِي سَ وَجْهِي حَرَامٌ هَوْنِي سَ نَسَبِي
 كَمَا كَمَا سَلَّمَ لِي وَرَوَايَتِي كِي سَمٍ سَ زَهْرِي نَ اَوْنِ سَ يَحْيَى نَ ظَلَانِ سَ اَوْرَ كَمَا سَلَّمَ لِي كَرَوَايَتِي
 كِي سَمٍ سَ مَحْمَدِ بْنِ تَحِيٍّ لِي اَوْنِ سَ بَشَرِي نَ اَن سَبِي رَوَايَتِي كِي شَعْبِي سَ اَوْرَ كَمَا سَلَّمَ لِي اَوْرَوَايَتِي
 كِي سَمٍ سَ اَبُو بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ لِي اَوْنِ سَ عَلِي بْنِ سَهْرِي نَ اَوْنِ سَ سَعِيدِي نَ اَن دَوْنُونِ سَ قَتَابِ
 نَ هَامِي كِي سَنَدُكَ شَعْبِي كِي حَدِيثِي دِينَكَ كَأَبٍ نَ فَرَمَا يَدَهُ سِيرِي رَضَاعِي تَبْجِي سَ اَوْر
 سَعِيدِي رَوَايَتِي سَ يَهِي سَ كَرَامِي هَوْنِي سَ رَضَاعَتِي حَرَامٌ هَوْنِي سَ اَوْرَ شَعْبِي رَوَايَتِي
 مِثْلِي سَ كَسَامِي نَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ سَ مُحَمَّدٌ اُمُّ سَكَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ذَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُنْ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَنَ
 ابْنَةَ حَمْزَةَ اَوْ قِيلَ اَلَا تَخْطُبُ يَدْتَ كَحَنَةَ فَرَعِيدِ الْمُطَلِّتِ اَلَا رَأَيْتَ حَمْزَةَ أَحَى مِنَ الرِّمَاعَةِ
 اَمَّ سَلَّمَ صَنِ السَّعَالَةِ عَنْهَا فَرَمَا نِي تَبْنِي كَدَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِصْمٍ كِي كَبْنِي كَأَبٍ
 كَوَحْمَةٍ كِي صَاحِبِ زَادِي كَا خِيَالٍ نَهْنٍ سَ يَكُنَى كَمَا كَأَبٍ كَبْنِي سَ بِنَامِي سَ حَمْزَةٍ كِي صَاحِبِ زَادِي
 كَوْتُو فَرَمَا يَدَهُ حَمْزَةٍ سِيرِي رَضَاعِي بَهَامِي مِثْلِي سَ حَقِي اُمُّ حَبِيبَةَ يَدْتَ سَفِيَانِ نَاكَتِ دَخَلَ عَكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فَاُخْبِرْنِي يَدْتَ اَبِي سَفِيَانِ قَالَ
 اَنْقَلُ مَا ذَا قُلْتُ لِي كَمَا قَالَ اَوْ خُجِرْتِي ذَالِكِ قُلْتُ لَكَ لِي خُجِرْتِي وَاحْتَبْتُ مِثْلِي كَبْنِي
 فَاُخْبِرْنِي اُخْرِي قَالَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي لِي لَكَ نَارِي اُخْبِرْتِي اَنْتَ تَخْطُبُ دُرَّةً يَدْتَ اَسْبِي
 سَكَمَةَ قَالَ اَنْتَ اُمُّ سَكَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ اَنَّهَا لَكَ فَكُنْ رِيْدَتِي فِي مَحْجَرِي مَا حَلَلْتُ لِي
 رَضَائُهَا ابْنَةُ أَحَى مِنَ الرِّمَاعَةِ اَوْ رَضَعْتَنِي دَا اَبَا هَا ثَوْبِيَّةً نَاكَتِ تَعْرِضُنْ عَلَيَّ بَنَاتِي
 دَا كَا خَوَاتِي كِي اَمَّ حَبِيبَةَ اَبُو سَفِيَانِ كِي بَنِي نَ كَمَا كَبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيرِي بِاسِ تَشْرِيفِ
 لَائِي اَوْرِي نَ عِصْمٍ كِي كَأَبٍ سِيرِي بَنِي اَبُو سَفِيَانِ كِي بَنِي كَدَهْنِي جَاهِي سَ اَبِي نَ فَرَمَا يَدَهُ بَحْجِ
 كِي كَرْدَنِي نَ كَمَا كَأَبٍ اَوْنِ سَ لَكَ لِي اَمَّ حَبِيبَةَ كَوَسْقَتِي يَدْتَ نَهْنٍ مَعْلَمِي تَهَا كَدَهُ وَهْنُونِ كَا

[illegible]

۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱

وَسَلَّمَ نَزَّاهًا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي الْحَبْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِلَيْهَا إِبْدَتْ أَخِي مِنْ الرِّضَا لَعَلَّه أَوْفَعُ
وَأَبَاهَا أَبَا سَكَّةَ شَوْيْبَةَ فَلَا تَكْتُمَنَّ عَنْ بَنَاتِكَ دَلَا أَخَوَاتِكَ وَهِيَ مَضْنُونٌ بِهَذَا مِنْ
جَبِيبِ بْنِ كَانَامٍ عَزَّ مَرُوسٍ بَاقِي وَهِيَ مَطْلَبٌ بِهَذَا مِنْ جَبِيبِ بْنِ كَانَامٍ عَزَّ مَرُوسٍ
إِنِّي جَبِيبٌ عَنْهُ خَوْفٌ يَشْهَدُ لَكُمْ قِسْمٌ أَحَدٌ قَدْ خُصَّ فِي حَدِيثٍ عَنْهُ غَيْرُ يُكْرَهُ مِنْ
إِنِّي جَبِيبٌ وَهِيَ حَرِثٌ وَادْرُغَتْ يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَبِيبٍ كِي دَارِثٍ مِنْ عَزَّةَ كَانَامٍ مَذْكُورٌ هُوَ أَدْرَسِي
مِنْ نَهْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ سُؤْيُوكَ وَدُخْرُكَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصْتَكِرَاتِ
جَنَابٌ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا سَعْدُ مَرُوسٍ هُوَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبُ فَرَمَا
حَرَمَتْ رِضَاعَتِ ثَابِتٍ نَهْنٍ هَوَتْ أَيْ جَارٍ يَدُودٍ وَدُودٍ جُوسَةٍ مِنْ عَنِّي أُمُّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ
لَعَرَأِي عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ
إِيَّامُ رَأَةٍ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أَحْمَدُ بْنُ فَزْرَةَ امْرَأَتِي الْأُولَى أَيْضًا أَرْضَعْتُ امْرَأَتِي
الْحَدِيثَ رَضَعَةً أَوْ رَضَعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْأُمْلَاجَةَ وَ
الْأُمْلَاجَتَانِ اِمْرُؤُفَضْلُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَسَبُ كَمَا كَانَتْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
سَلَّمَ كَمَا آتَا أَوْ رَأَى مِيرَ كَهْرَمِينَ تَبْرَ أَوْ عَرْضَ كِي كِي بَابِي الْمِيرِي أَيْ عَمْرَتِ تَبْرِي أَوْ مِيرِي
دُوسَرِي سَعْدُ لُحَاكِ كَمَا سَوَّيْلِي نَسَبُ كَمَا كَانَتْ مِيرِي كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
تَوَابَتْ فَرَمَا أَيْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ يَكُونُ عَامِرٌ بِرَضَعَةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ
تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ قَالَ لَا اِمْرُؤُفَضْلُ نَسَبُ كَمَا كَانَتْ مِيرِي كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
سَلَّمَ كَمَا آتَا أَوْ رَأَى مِيرَ كَهْرَمِينَ تَبْرَ أَوْ عَرْضَ كِي كِي بَابِي الْمِيرِي أَيْ عَمْرَتِ تَبْرِي أَوْ مِيرِي
دُوسَرِي سَعْدُ لُحَاكِ كَمَا سَوَّيْلِي نَسَبُ كَمَا كَانَتْ مِيرِي كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
تَوَابَتْ فَرَمَا أَيْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ يَكُونُ عَامِرٌ بِرَضَعَةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ
تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ قَالَ لَا اِمْرُؤُفَضْلُ نَسَبُ كَمَا كَانَتْ مِيرِي كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
سَلَّمَ كَمَا آتَا أَوْ رَأَى مِيرَ كَهْرَمِينَ تَبْرَ أَوْ عَرْضَ كِي كِي بَابِي الْمِيرِي أَيْ عَمْرَتِ تَبْرِي أَوْ مِيرِي
دُوسَرِي سَعْدُ لُحَاكِ كَمَا سَوَّيْلِي نَسَبُ كَمَا كَانَتْ مِيرِي كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ
تَوَابَتْ فَرَمَا أَيْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ كَاؤُنْ

کہ وہ جوان مرد ہے اور عمر کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں ہی حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی
 عمر کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عائشہ رضی اللہ عنہا**
تَعَالَى عَنْهَا اَنْ سَلِمًا مَّقُولِي اِنِّي حَذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ مَعَ ابْنِ حَذَيْفَةَ
 وَاهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَاتَتْ بِمَنْزِلَتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَلِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقْلٌ مَاعَقْلُوْا اِرَادَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ
 وَارَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَنْ يَخْرُجَ اِنْ فَرَّقْتَ اِنِّي حَذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضِعِيهِ تَحْدُمِي عَلَيْهِ وَبَيْنَ هَبِ الدُّنْيَى فِي نَفْسِ ابْنِ حَذَيْفَةَ
 فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ اَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الدُّنْيَى فِي نَفْسِ ابْنِ حَذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سالم سولی ابی حذیفہ ابی حذیفہ کے ساتھ اون کے
 گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرص کی بیوی
 اور عرص کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے
 اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس کو کراہت ہے سو فرمایا اون سے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو حذیفہ کے دل
 میں ہے جاتی رہی پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئین اور عرص کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور
 ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کراہت جاتی رہی **عائشہ رضی اللہ عنہا**
اَخْبَرْتُهُ اَنْ سُهَيْلَةَ بَدَتْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ سَلِمًا مَّقُولِي اِبْنِ حَذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ
بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَوْضِعِيهِ تَحْدُمِي عَلَيْهِ وَقَالَ تَمَكَّنْتُ سَنَةً
اَوْ سَنَتَيْنِ مِمَّا كَانَتْ اَحْدَثُ بِهِ رَهْبَتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْفَارِسَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا
مَّا حَدَّثْتُكَ بَعْدُ قَالَ مَا هُوَ فَاخْبَرْتُهُ قَالَ حَدَّثْتُكَ عَنْ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا اَخْبَرْتَنِي بِمَرَحِمَةِ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ
 سہیل بنت سہیل بن عمرو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرص کی کہ یا رسول اللہ سالم سولی
 ابی حذیفہ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ ہے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فراتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیاں الکار کرتی تھیں اس
 سے کہ کوئی ان کے گھر میں آوے اس طرح کہ دودھ پی کر اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ یہ خاص حضرت تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سالم کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور ہم
 کو کسی کے سامنے کیا **ف** علما کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ صدیقہ اور دواؤد
 ظاہری کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت
 ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انہوں نے ایسی حدیث ہے اور تمام جہان کے علما
 صحابہ کرام سے لگا کے تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور صحیح اجتہاد بھی
 کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دوسرے کے اندر دودھ پلایا جاوے مگر ابو حنیفہ نے تمام جہان
 کے علما سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ثانی برس تک جب دودھ پلایا جاوے حرمت ثابت ہو جاتی
 ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دوسرے اور کچھ دن مروی ہیں اور جبہور علما
 نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَتَّٰی
 حَمْلُکِنَّ کَامِلًا لِّکَرِّ لَبَنِ اِذَا اَنَّ یَّتِمَّ اَلْوَصَاۤءَ یعنی مائیں دودھ پلا مین اپنے بچوں کو دو
 برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اگر
 حدیث ہے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجامعت سے ہے اور تمام احادیث مشہورہ سے اور حدیث
 سہامہ کو انہوں نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ سے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ
 کا تمام ازواج مطہرات نے پس مذہب جمہور علما کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور
 مذہب حنفیہ کا مرد وہ ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کے نظر سے اور مذہب جناب عائشہ
 صدیقہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو اس میں
 قاضی نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی برتن میں دودھ دوکر پلایا ہو اور شاید حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہی مراد ہو اور اس میں چپائی کے چھوٹنے کی حاجت نہ ہوتی ہو اور سہا
 کو نودی نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھوٹا بدن کا بقدر حاجت ضرورت
 کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے مگر **عائشہ رضی اللہ عنہا**

درت رضاع کا بیان

۱۴۹
 ۱۴۹
 ۱۴۹
 ۱۴۹
 ۱۴۹

اللَّهُ تَعَالَى قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ رَجُلٍ قَاعِدٌ
 فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَدَأَيْتُ الْغَضَبُ فِي رُجْوَةٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَحْمَقُ مِنَ الْوُحَا
 قَالَتْ فَقَالَ أَنْظِرْنِ إِخْوَتِي مِنَ الرُّضَاعَةِ فَإِنَّهُ الرُّضَاعَةُ سَعِيدُ بْنُ رَجُلٍ حَبَابُ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَفَرَا بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَے پاس آئے اور میرے بیوی یا ایک شخص
 تہا تاراب کو ناگوار ہوا اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ میرا
 دودھ منہ لپکا بہائی ہے آپ نے فرمایا کہ ذرا عذر کیا کرو دودھ کو بہا بیون میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی معتبر
 ہے جو بہوک کے دھت میں ہرینے ایام رضاعت میں ہونے دو برس کے اندر تک اسْتَعْتَبَ
 ابْنُ أَبِي الشَّعَثَةِ بِأَسَادِ بْنِ الْأَخْوَصِ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْزَرٍ الْأَنْصَرِيِّ قَالَ أَوَامِنَ الْجَلْعَةِ وَهِيَ
 مَضْمُونٌ فِي صَفْحَةٍ مِنْ دَعْوَى كَافِرٍ هُوَ بَابُ حَبَابِ جَوَارِ وَطَلْعِ السَّيِّئَةِ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ
 كَانَ كَيْفَ دَخَلَ النَّخْلَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ لَعِبِ اسْتَبْرَافِ تَعْدِي عَمْرٍو سے صحبت کرنا درست
 ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بچہ تہید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان صحیح ہے ابْنُ سَعِيدٍ
 أَخْبَدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَزَقَ مَرَحَتَيْنِ بَعَثَ
 حَلِيئَةً إِلَى كُفَّاسٍ لَقَوْعُهُمْ نَفَقَاتُ وَهَمَّ وَكَهَمُ دَاعِيَهُمْ حَرَقَا مَا بَوَّالَهُمْ سَبَايَا كُفَّاسٍ
 مَا كَسَا قَرْنِ أَهْلِيكَ سُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُجُ مِنْ غَشِيَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَوْجُورِ
 مِنَ الْمُنِيرِ كَيْفَ قَالَتْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ السَّيِّئَةِ الْكَافِرَاتِ
 الْيَمَانِ كَيْفَ أَمَّا يَحْتَضِرُ لِحْصَةِ حَلَالٍ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا تَرْجَمَهُ حَضَرْتُ ابْنُ سَعِيدٍ خَذَرِي
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَفَرَا بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَے حُسن کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور
 وہ لوگ دشمن کے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے اور ان کی عورتیں قید کر لائے
 سو بعض یاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپری صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے کہ ان
 کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَالْمُحْصَنَاتُ بَيْنَ حَرَامٍ مِّنْ عَوْرَتَيْنِ
 شَوْهَرُونَ وَالْيَاثَانِ مَكْرُجٍ تَهَارِے ملک میں اگلیں یعنی قید میں کہ وہ مکمل حلال میں جب ان کی
 عورت گزر جاوے فَا یعنی ایک حصین آجاوے کہ یقین بر جاوے کہ حل نہیں ہے کہ کسی
 کا بچہ کسی کو نہ لگ جاوے عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

انہ کو دیکھ کر عہد الی انہ کہ انہ انظر الرشیدہ وقال عبد بن زعمہ ہذا الریح یارسو
 اللہ ولید علیہ ایش ابن من ولیدتہ فنظرہ سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرشیدہ
 فرأی شعباً کثیراً یمنیہ فقال ہو کک یاعبد الکوکل الی فراش ولعاً ہراً حیحی
 منہ یاسودہ بنت زعمہ قالت لکم یرسودہ فقط وکم یدک کر محمد بن زعمہ قوله
 یاعبد الرشیدہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن
 زعمہ دونوں نے جگہ کیا ایک لڑکے میں سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرے بہائی
 عتبہ بن ابی وقاص ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں
 شبہت ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زعمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا بہائی ہے کہ میرے باپ کے
 فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا
 کہ شبہہ بنیخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ اے عبد لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور
 زانی کو بے نقیبی اور مخدومی ہے یا پتھر۔ اور اسے سودہ زعمہ کی بیٹی ثم اس سے چپا کر دیا سودہ
 نے اس کو کہی نہیں دیکھا اور محمد بن زعمہ کی روایت میں یاعبد کا لفظ نہیں ہے (۱)
 فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جاوے خواہ نکاح یا ملک میں سے غرض جیسی
 عورت کو لڑکا ہو ایسی مدت میں کہ الحاق اسکا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اس کی قصور
 کیا جاوے گا اور سب احکام ولہ کے اوپر جاری ہوں گے کہ باپ بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے
 خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چہ ماہ بہین یعنی جب
 سے ان دونوں کا میل جل ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک میں سے اس کے چہ ماہ بعد جو لڑکا ہو
 وہ اسی مرد کا قصور کما جاوے جس کے پاس یہ عورت ہو اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے
 کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اسپر اجماع نقل کیا ہے مگر یہ
 شرط ہے البتہ کہ امکان دلی کا ہو وے بعد ثبوت فراش کے امکان دلی نہ ہو مثلاً ایک
 مغربین ہے اور عورت مشرق میں اور کینہ اپنا وطن نہیں چوڑا بہر چہ ماہ میں یا اس کے بعد لڑکا
 پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہو گا یعنی اسکا نہ کہلائے گا یہ قول ہے امام مالک اور شافعی
 اور تمام علما کا مگر ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے اسکا خلاف کیا ہے کہ انہوں نے امکان صحبت کو

عن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَهْلًا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ
مَكْرُورًا أَبْرَأْتُ سَارِيَّةَ وَجْهَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا نَظَرَ إِلَيْنَا الزُّبَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَ
أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَيَكُنْ بَعْضُ تَرْجَمِهِ
جَنَابَ عَائِشَةَ صَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَنْ فَرَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَے پاس خوش خوش
اے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمکتا ہوا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجھ (یہ نام ہے قیافہ شناس کا)
نے ابھی نگاہ کی زبید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیارے ہیں کہ
ایک دوسرے کی خبر میں **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا الْمَدِينَةَ
دَخَلَ عَلَيَّ رَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا أَقْبَلِيَّمَا قَطِيفَةً قَدْ عَطِيَا دُوسُغًا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا
فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مَوْجِعُ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَرَمَا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا
کہ اے عائشہ کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجھ زید مجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ
دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھ رہی تھی کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کیلے تھے تو اُس نے کہا کہ یہ
پیر خبر میں ایک دوسرے کے (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے) **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا
وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مُضْطَجِعًا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ
الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسَرَّيْنَا لَكَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَبَا مَخَافَةَ
بِهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مَضْمُونٌ **عن** الزُّهْرِيِّ يَصْنَعُ الْأَشْكَارَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ بَنِي خَضِرٍ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ يُوْنُسَ ذَكَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجھ زید قیافہ شناس ہوا **ف** باز ہی نے کہا
ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کی نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اس لیے کہ اسامہ بیت
کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابو داؤد نے احمد بن صالح سے بہر جیاسر
قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کو اور جاہلیت کے لوگ اس کو

کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ ادن لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالح کے سوا اور لوگوں نے یون کہا ہے کہ زید گورے پٹے تھے اور اسامہ کی مان ام بن تہین اور ان کا نام برکت ہوتا اور وہ حبشیہ سیہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محسن بن ثعلبہ کی والدہ اعلم اور علماء کا اختلاف ہے کہ قائف کے قول قبول کرنے میں سوا ابو حنیفہ اور ادن کے یا ردن اور ثور کی اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولدین اور شافعی اور جہا یہ علمائے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کے اولاد میں معتبر ہے آزاد و عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت بخیر قائف کی ہے اور یہ ادن کے تمام مخالفین پر حجت ہے اس لیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا صاف دلیل ہے کہ آپ نے اوس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے ادن لوگوں کا جو قائف کو قول کو معتبر جانتے ہیں اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا قائف کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قائل کافی ہے یا دو کی ضرورت صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اس پر وال ہے اور یہی قول ہے قاسم مالکی کا اور امام مالک نے لکھا کہ دو کا ہونا ضرور ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث اس پر حجت ہے اور ضرور ہے کہ قائف خبر دار اور بخیرہ کار ہو اور صورت الحاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آجائے کے مشتری نے اُس سے صحبت کی اور بائع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چہ ہمین پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہو مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے اور پھر قائف کی طرف ہمین رجوع کی اور اوس نے ایک کو ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اسیکا ہو گیا اور اگر اُس کو شک نہ اور دونوں نے اوس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چوڑ دیا جاوے حد بلوغ تک اور بعد بلوغ کے جب ہر میل کرے اسی کا سمجھا جاوے اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چوڑ دیا جاوے پھر جب ہر میل کرے اُس کا تصور کیا جاوے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا جاوے گا اور سحنون اور محمد بن مسلمہ نے کہا کہ جس کی شبہات اوس میں زیادہ

پائی جاوے اوس کا سمجھا جاوے اور جو لوگ قاف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے
 امین کہ دونوں سے طعن کیا جاوے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کیے جاویں اور یہ قول ازہر
 کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں متنازع کریں تو یہی وہ دونوں اسکی مان سمجھی جاویں اور
 ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دو مردوں سے تو طعن کیا جاوے مگر عورتیں اگر جگہ ٹا کر مین تو ایک
 ہی سے طعن کیا جاوے اور اسحق نے کہا اذن دونوں میں قرعہ ڈال دیا جاوے **باب**
 قَدْ رِمَا السَّخِيفَةُ الْبَكْرَ وَالْغَيْبُ مِنْ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَ هَاعَقِ الزَّوْجِ بَارَكَ اور شیعہ کے
 پاس زنا کے بعد شوہر کے پیہر نے کا بیان **عَنْ** اُمِّ سَكْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَكْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَقَامَ
 عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى اَهْلِكَ هَوَانٌ اِنْ شِئْتَ سَبَعْتَ لَكَ
 اِنْ سَبَعْتَ لَكَ سَبْعَتٌ لِبَنَاتِي اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب اون کو نکاح کیا تو آپ تین روز اذن کے پاس رہے اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ
 حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا
 تو سب عورتوں کے پاس اپنے ایک ہفتہ رہوں گا اور پھر اُن سب کو بعد تمہاری باری آئیگی
عَنْ اَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَسَمَ سَحِينَةَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَكْنَةَ وَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكَ عَلَى اَهْلِكَ هَوَانٌ
 اِنْ شِئْتَ سَبَعْتَ عِنْدَكَ اِنْ شِئْتَ ثَلَاثًا ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثًا ترجمہ
 ابو بکر عبد الرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
 نکاح کیا ام سلمہ کو اور اذن کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گہروالے کے پاس حقیر نہیں
 ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر چاہو تو میں روز اور پھر دورہ کروں
 او نہوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے **عَنْ** اَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحِينَةَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَكْنَةَ فَدَخَلَ
 عَلَيْهَا فَارَادَ اَنْ يَكُوجَ اخْلَاصًا يَتَوَبَّعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
 شِئْتَ ثَلَاثًا وَحَاسَبُكَ بِهِنَّ لَيْسَ بِكَ سَبْعٌ وَلِلنِّسَاءِ ثَلَاثًا ترجمہ ابو بکر سے روایت ہے

باری ایک دن کے مقرر کر دے اور اگر شبیہ ہے تو تین دن اور شبیہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو
 تین دن رکھ تو قضا نہیں اور پہر باری ایک ایک دن رہیگی اور اگر سات دن رکھے تو اسکی قضا
 ہوگی یعنی شوہر سات دن سب عورتوں کے پاس ہے گا اور یہی مذہب ہر شافعی اور اہل
 کے موافقین کا جیسے امام ہاک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے
 جمہور علماء کا انہی حدیثوں کے رد سے اور ابو حنیفہ نے اسکا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث اہل
 پر رد کرنے کو کافی ہیں **باب** الْقِسْمَ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ يَتَكُونَنَّ لِكُلِّ
 وَاحِدَةٍ لِمَا تَعْدُوهُمَا مِثْلُ مَا يَسْبِقُ لَهَا مِنَ الْبَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِسْمٌ يَتَوَقَّعُ لَكَانَ إِذَا قَسَمَ يَدْعُوْنَ لَا يَدْعُوْنَ إِلَى
 الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي شَيْءٍ لِكُلِّ نِكَاحٍ فِي بَيْتٍ لَا يَتَوَقَّعُ لَكَانَ فِي بَيْتٍ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَتَتْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَمَدَّ يَدُهَا
 إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهَا تَمَدُّ يَدُهَا تَمَدُّ لَكَانَ
 اسْتَفْتَيْتُ أَوْ قِيمَتِ الصَّلَاةِ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ عَلِمَ ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْضُ زَوْجَاكِ هَجَّتِ الْقُرَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَائِشَةُ الْأَنْ بَقِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ نَبِيِّ الْكَوْبَرِ لِيَفْعَلَ وَيَفْعَلُ
 فَمَكَاتُ قَتْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا
 وَقَالَ اتَّصَنَعَيْنِ مَرَحْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا كُنِي صَبِيحَةَ
 تَهْنِئَةٍ وَأَرْبَابِ حَرْبِ أَوَّلِينَ بَارِي كَرْتِ تَهْتِ تَوْبَعِي لِي بِي كَيْتِ بَارِ نَزِينَ دِنِ تَقْرَأُ لَاتِ
 تَهْتِ أَوْبِ بِيُونِ كَا قَاعِدِ تَهْتِ كَرْبِ كَرْبِ مَنِ آبِ تَهْتِ تَهْتِ أَوْسِ كَرْبِ جَمْعِ تَهْتِ تَهْنِئَةٍ أَيْ
 أَبِ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةِ كَرْبِ تَهْتِ أَوْبِ لِي زَيْنَبِ آتِينَ أَوْرَابِ نِي أَوْكِي طَرَفِ تَهْتِ بَرْبِ يَا أَوْر
 أَوْنَهُونِ نِي عَرْضِ كِي كَرْبِ مَنِ آبِ نِي تَهْتِ كَرْبِ لِي أَوْرَبِ لِي عَائِشَةَ أَوْرَبِ زَيْنَبِ كَرْبِ مَنِ
 تَحْوَارِ مَنِ لَكِي بِيَانِ كِي دُونِ كِي أَوْرَبِ مَنِ بَرْبِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ مَنِ آبِ بَرْبِ كَرْبِ
 أَرَبِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كِي كِي بَارِ سَلِ أَوْرَبِ مَنِ آبِ كَرْبِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ
 سَلِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ كَرْبِ أَوْرَبِ مَنِ

علیہ وسلم نماز پڑھ چکین گے تو حضرت ابو بکر آن کر مجھ ایا دیا خفا ہون گے پھر جب نماز پڑھ چکے تو
 ابو بکر اذان کے پاس آئے اور انکو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایا کرتی ہے ایسے حضرت کے
 آگے چیختی آواز بلند کرتی ہے **ف** اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول یہ کہ مستحب ہر شوہر
 کو کہ ہر ایک کی باری میں اُس بیوی کے گھر جاوے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گھر سے ایک کو
 باری باری بلا لے تو یہی رد ہے دوسری یہ کہ جبکی باری نہ ہو شوہر کورات میں اوس کے
 گھر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مگر بصورت حبس و سرکرات موت ہو یا اور اشد ضرورت
 تیسری یہ کہ نہ تہہ بڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خیال سے تھا کہ آپ نے جانا کہ بیجا بے
 امین جبکی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گہروں میں چراغ نہ تھا پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ
 یہ وہ نہیں تو نہ تہہ کھینچ لیا اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی اور بعضوں نے کھا
 ہے کہ ایسا اتفاق کبھی یہودیوں کی رضا مندی سے ہوتا تھا چوتھی یہ کہ جناب رسالت مآب صلی
 اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے اذان کے آواز بلند کرنے پر
 عتاب لفرمایا اور ابو بکر نے جو فرمایا کہ اُن کے سونہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہ تہہ میں اس
 بات پر خاک ڈالو یا بچہ پرین ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابو بکر صدیق کی اور نظر کرنا اذن کا مصداق
 اور میں چٹھی معلوم ہوا کہ روا ہے بطور مصلحت کہ کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے فضل سردار
 کو اور نو بیبیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنکو چوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں جناب
 عائشہ صدیقہ کے زیادہ فقیہ اور محبوب تہیں آپ کی اور صفیہ اور سودہ اور زینب اور سلمہ
 اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن **بَابُ حَوَازِیَّتِہَا**
حَوَازِیَّتِہَا یعنی اپنی باری سوت کو یہ کرنے کے بیان میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي سِرِّهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ
زَمْعَةَ مِمَّنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَكَلَّمَاكِ يَرُدُّ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمَئِذٍ
مِنْكَ لِعَائِشَةَ تَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْهَا يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا دِيَوْمَ سَوْدَةَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

اسرار و احوال حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سوڑ بکروہ ایک
عورت ایسی تھیں کہ انکی مزاج میں بڑی تیزی تھی بہر حال وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عاتشہ
کو دیدی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی باری عاتشہ کو دی سو حضرت جناب عاتشہ پاس
دور در ہتھو ایک اون کے دن ایک سودہ کے دن میں **ف** جناب عاتشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ اون کی
سی تیزی اور حدت میری مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا اونہوں نے سودہ کا وصف بیان فرمایا
اور صبح کی اور اس حدیث کو اپنی باری کا دیدیا اپنے سوت کو جائز تھا اور یہ بھی روا ہے کہ باری
اپنی زوجہ کو دے کہ وہ جو چاہے وہ دے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ**
عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ اَوَّلُ امْرَأَةٍ
تَزَوَّجَهَا بَعْدِي وَهِيَ مَضْنُونَةٌ اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عاتشہ صدیقہ
نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد اپنے نکاح کیا تھا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ وَكَانَ نَفْسُهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقُولُ وَقَعِيَ الْمَرْأَةُ نَفْسُهَا كَمَا أَتَزَوَّجُ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ
مِنْهُمْ وَتُؤَدِّي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتُجْعَلُ مِثْرَ عَمْرٍاءَ قَالَتْ قُلْتُ وَاشْهَدَا أَدَّى
ذَلِكَ إِلَّا لِيَسَارِعَ لَكَ فِي هَوَاكَ جناب عاتشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں
اون عورتوں پر بہت رشک کہا یا کرتی تھی جو اپنی جان کو میرے کر دیتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر میرے کرتی ہوگی بہر حال یہ آیت اور تری ترجیح سے ہے
تاکہ بغیر جسکو چاہے تو اسے نبی و در کر اپنے سے اور جسکو چاہے جگہ دے اپنے پاس دن میں سے
تو میں حضرت سو کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے
موافق جلد حکم فرماتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ تَقُولُ أَمَا**
تَسْمَعُونَ امْرَأَةً تَهْبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤَدِّي
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لِيَسَارِعَ لَكَ فِي هَوَاكَ ترجمہ وہی مضمون ہے ہر
کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ میرے کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 نَزَّحَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 هَذِهِ رُوحُ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَارَكُمْ نَفْسُهُمَا فَلَا تَزْعُرُوهُمَا وَلَا تَزَلُّوهُمَا
 وَارْتَقُوا أَوَانَهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يَقِيمُ لِقَائِهِ
 وَلَا يَتَّيْمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ الْإِنِّي لَا يَقِيمُ لَهَا صَفِيَّةَ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صرف میں
 جنازہ پر بیہونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 عنہما نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہر جب تم
 نے ان کا جنازہ مبارک اٹھانا چاہنا ڈالنا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے اٹھ کے لیے
 باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں **ف** عطاء کو دم ہوا
 حقیقت میں وہ بی بی جنکی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں حبیبہ اور پر کی رواتین میں گذر گیا
 اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہیرہ کر دی تھی جہاں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری نے کہا حضرت بیہونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں اور
 کہنے کہا ام شریک تھیں کہیں کہا زینب بنت خرمہ تھیں **ع** ابن حبان نے یہ کہہ کر اٹھنا
 قَالَ عَطَاءٌ كَذَبُوا كَذَبَتْ لَخْرُوهْنَ مَوَاتَاتٍ بِالْمَدِينَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 مروی ہے کہ عطاء نے کہا وہ سب کے آخرین متوفی ہوئیں تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات
 پائی تھی **بَابُ** اسْتِثْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ وَنِدَارِ نِكَاحِ كَرْنِ كَابِيَانِ **ع**
 ابْنُ حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلرَّأَةِ
 لَا ذِيْعَ لِمَا لَهَا وَلِحَسْبِهَا كَلْبُهَا لِدِينِهَا كَمَا ظَهَرَ بِذَاتِ الدِّينِ تَوَبَّتْ بِذَلِكَ **م** ترجمہ
 حضرت ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے
 نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے اس کے مال کے لیے اور حال کے لیے اور سب کے لیے اس حدیث سے
 دین کے لیے سو تو دیندار پر فخر حاصل کرتے رہے مگر تہہ بین خاک بہرے **ف** اس حدیث سے

مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہو کہ مال و جمال حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے
 کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اسکی صحبت نیک حاصل ہو اور اسے تعالیٰ
 اسکی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور سبب نیک کے فتنہ
 و نیرویہ اور فتنہ دینیہ سے محفوظ رہے **باب** استحبک البکر البکرہ سے
 نکاح محبت کے کا بیان **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ نَبِيًّا قَالَ كَيْفَ لَكَ بِكَ نَبِيًّا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِكَ نَبِيٌّ
أَنْ تَدْخُلَ بَنِيَّ وَبَنِيَهُنَّ قَالَ كَذَاكَ إِذَا رَأَى الْمَرْأَةَ تَزُكِّي عِلْمًا وَتُزَكِّي دِينًا
جَمَلًا لَهَا تَعْلِيكَ بِكَ آيَاتِ الدِّينِ تَرَبَّيْتُ يَدَاكَ ترجمہ عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کہا مجھے جابر بن عبد الوہاب نے کہا کہ میں نے نکاح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور میں
 آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر تیرے نکاح کیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا بکرہ سے یا
 بیوہ سے میں نے عرض کی کہ بیوہ سے آپ نے فرمایا بکرہ سے کیونکہ کیا کہ تم اس سے کہلیتے اور
 وہ تم سے کہلیتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری کسی بہن میں اسکو مجھے خیال ہو کہ
 ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ادن کی پرورش سے مانع ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر
 بہر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اسکو دین کے لیے مال کے لیے جمال کے لیے سو تو دین کو
 مقدم رکھہ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بہرے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتِ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْبَكَا أَمْ نَبِيًّا قُلْتُ نَبِيًّا قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنَ الْعَوَالِمِ
لَعَابِهَا قَالَ شَعْبَةُ ذَلِكَ كَرِهْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دُبْيَارٍ فَقَالَ قَدْ مَرَعْتُكَ مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ دَارَتَا قَالَ كَيْفَ لَكَ بِكَ نَبِيًّا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِكَ نَبِيٌّ
 اور اس میں مال و جمال وغیرہ کا ذکر نہیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَكَذَا وَتَرَكَ نِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً نَبِيًّا فَقَالَ

تَمَكِّثُ السَّيِّئَةَ وَتَسْخِطُ الْمُحْسِنَ مَا لَ وَإِذَا قَدِمْتَ نَاكِيَسَ الْكَكِيَسَ حَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں بہر حرب لڑ
کر آئے تو میں نے اپنا اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا ست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سو آیا اور
میرے اونٹ کو اپنی چٹری سے ایک کو بچا دیا جو اون کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا اچھا چلنے لگا
کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہ دیکھا اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور آپ فرمایا اے جابر تم کو کیا عہد ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری نہیں نہی
شادی ہوئی ہے آپ فرمایا کیا باکرہ یا شیعہ یا غیر کہا شیعہ آپ فرمایا باکرہ سے کیون نہی کہ تم اس
سے کہیلے اور وہ تم سے کہیلے بہر حرب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہوں آپ فرمایا کہ شہیر جاؤ یہ
کہ آجادے یعنی عشا کا وقت تاکہ سر میں لنگھی کرے پریشان بالوں والی اور ہتھوڑے لے جاؤ
شوہر باہر گیا سو بہر فرمایا آپ نے کہ جب گیا تو تو بہر جماعت سے جماعت ہے رہنے تھیں است کے
بصر لڑت کے لیے **عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ**
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ قَاتِلِ الْبَطْنِ بِجَلِ بْنِ أَقِيْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَتَيْتُكَ
جَمِيرًا وَأَعْلَيْتُ قُلْتُ نَزَلَ فَجِئْتُهُ بِمِجْنَةٍ لَمْ تَلَمْ قَالَ أَرَكِبُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ نَأْتِي
أَكْفَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَزَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
أَيْبَرَ أَمْ نَيْبًا قُلْتُ بَلْ نَيْبٌ قَالَ فَصَلِّ جَابِرِيَّةً تَلَا عِبَادَةَ بِلَاعِ عِيكَ قُلْتُ إِنْ
لَمْ أَلْزَمُوا فَمَا حَبَبْتُ أَنْ أَرَزَّجَ أَمْرًا أَهْجَمُوهُنَّ وَتَمَكِّثُوهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ
قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ نَاكِيَسَ الْكَكِيَسَ شَمَّ قَالَ أَيْبَعُ جَمَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ
فَأَشْتَرَاهُ مِثْرًا وَفِيهِ شَحْرٌ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِاللَّيْلِ
فَجِئْتُ السَّجْدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ السَّجْدِ فَقَالَ أَلَا تَحِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَدَعُ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ
فَأَمَرَ بِلَا أَنْ يَزِنَ لِي أَوْفِيَّةً تُوزَنُ لِي بِلَالٍ كَأَنَّهُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَأَخَذْتُ
فَلَمَّا وَكَلَيْتُ قَالَ ادْخُلْ فِي حَابِرِيْنَا أَتَدْعِيكَ قُلْتُ أَلَا تَحِينَ يَرُدُّ عَلَيَّ

وَكَمْ يَكُنْ شَيْءٌ كَبُغْضَ الْوَيْلَةِ فَقَالَ خُلْدَجَمَلُكَ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ تَرْجَمَهُ حضرت جابر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک جہاد میں اور میرے
 اونٹ نے دیر لگائی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر
 میں نے عرض کی کہ ان آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہو میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر
 لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا سو آپ اترے اور آپ نے اپنی ٹہیری کو نے کی
 کھڑکی سے اسکو ایک کو بچا دیا پھر فرمایا کہ سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ میرا اونٹ
 اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اسکو روکتا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھے پھر آپ
 نے فرمایا کہ سنتے نکاح کیا میں نے عرض کی کہ ان آپ نے فرمایا باکرہ یا کیہ میں نے عرض کی کہ نہیں
 آپ نے فرمایا کہ باکرہ بڑکی سے کیون نکاح کیا کہ تم اس سے کہلتے دہنم سے کہیلتی میں نے عرض کی
 کہ میری کہی بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کرو جو ان سب کو جمع رکھو (یعنی
 پریشان نہ ہونے دے) اور ان کی کنگھی کرے اور انکی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر
 جاتے دالے ہو پھر جب گھر جاؤ تو صحابہ ہی جملہ ہے پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو میں نے
 کہا کہ ان بہر آپ کے او سے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آئے اور میں دوسرے دن صبح کو ہو بچا اور مسجد پر آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا
 کہ تم ابھی آئے میں نے عرض کی کہ ان آپ نے فرمایا کہ اونٹ کو بیان چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر
 دو رکعت نماز پڑھو اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آوے تو پہلے مسجد میں جا کر دو گناہ ادا کرے یہی
 سنون ہو) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھر اور آپ نے بلال کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی
 تول دین پھر انہوں نے تول دی اور جب کتنی ڈیڑھی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا
 اور پیچھے موڑی تو پھر ملایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھ پر بہیر دینگے اور اس سے بڑھ کر
 کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ یہی ہے جاؤ اور قیمت یہی تم کو دی
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنَا عَلَى رَاحِلَةٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْرِيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَكُفِّرَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ خَشَعَهُ أَرَاهُ قَالَ يَتَمَنَّى كَانَ مَعَهُ قَالَ لَتَجْعَلَ

بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ الْمَأْسُورُ بِأَنْعِزٍ حَتَّى آتِيَ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا أَوْ كَذَا اللَّهُ يُعْفِرُكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ
 اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا أَوْ كَذَا اللَّهُ يُعْفِرُكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ وَقَالَ لِي
 أَنْزِلْ حَتَّى يَنْدَ أَيْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ نَبِيًّا أَمْ بِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيًّا قَالَ فَهَلْ أَنْزَلْتُ
 بِكَ إِنْصَاحَكَ وَنُصَاحَكَهَا وَثَلَاثَ عُمُكُهَا قَالَ أَبُو نُضْرَةَ وَكَانَتْ
 كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ إِنْ عَمِلَ كَذَا أَوْ كَذَا اللَّهُ يُعْفِرُكَ لَكَ تَرْجُمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ نَعْنِ هُمْ أَيْكَ سَفَرْمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهَتْ تَبِى اُورْمِنْ اَيْكَ يَالِي لَانِ
 دَالِى اُورْطِ بِسَوَارِ تَهَا سَبْ لَوْكَونِ كَيْ سِيْجِي سَوَاوْ سَكُوْ جَنَابِ رَسُولِ خُدا صَلى اَللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِ
 مَارِ اِيَا فَرِيَا جَلَا يَمِنْ لَمَانِ كَرْتَا هُونِ كَسِي اِيْ سِيْ جِيْرِي مَارِ اَجْوَاوْ نِ كَيْ سَاسِ تَبِي بِهَرْ تَوْدِهْ سَبْ لَوْكَونِ سَوِ
 اَكْ كَيْ جَلْ كَلَا (يَهْ عَجْزَهْ تَهَا اَبْ كَا) اُورْ مَجْهِي سِيْ كُوْ يَا لَرْتَا تَهَا اُورْمِنْ اُورْ سَكُوْ رَدْتَا تَهَا بِهَرْ فَرِيَا كَيْ تَمِ
 اُورْ مِيْرِي تَهَا تَبِيْجُوْ اَتِيْ قِيْمَتِ پَرَا تَهْ مَكْنُوْ خَشْتِ بِهَرْ فَرِيَا كَيْ تَمِ اُورْ مِيْرِي سِيْ تَهْ بِهَرْ جِيْجُوْ اَتِيْ قِيْمَتِ پَرَا تَهْ مَكْنُوْ خَشْتِ بِهَرْ فَرِيَا
 كُوْدِهْ اَبْ كَا بِهَرْ فَرِيَا تَهْ كَرِيَا نِكَا حِ كِيَا اَبْنِيْ بَابِ كَيْ سِيْجِيْ مِيْنِ نَعْنِ كَيْ سَاهْتَا اَبْنِيْ نَعْنِ اَبْ كَا كَيْ تَبِيْجُوْ يَا بَا كَرِهْ مِيْرُوْ
 نَعْنِ كَيْ سَاهْتِيْ اَبْ نَعْنِ فَرِيَا بَا كَرِهْ كِيُونِ نَكِيْ كُوْدِهْ تَمِ سِيْ كَيْ سِيْجِيْ اُورْ تَمِ اُورْ سِيْ اَبُوْ نُضْرَةَ نَعْنِ كَيْ سَاهْتِيْ
 مَسْلَمَانِ كَا تَكْمِيْ كَلَامِ هِيْ كُوْدِهْ اَبْ كَا رُوْدِهْ تَمِ كُوْجِيْ (رُغْضِ سِيْطَرِ حَضْرَتِ نَعْنِ بِهِيْ اُورْ نَعْنِ فَرِيَا)
بَابُ الْوَصِيَّةِ بِاللِّسَاءِ عَوْرَتُونَ كَيْ سَاهْتِيْ خَلْقِ كَرْنِيْ كَا حَكْمِ عَن اَبُوْ نُضْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ
 مِنْ خَلْقٍ لَنْ تَسْتَقْبَلَ لَكَ عَلَي طَرِيقٍ اِنْ اَسْتَمَعْتَ بِهَا اَمْرًا عَدُوًّا وَانْ هَبْتَ بِهَا
 كَسْرَ فُحْهَا وَكَسْرَ فُحْهَا حَلَا فُحْهَا تَرْجُمَةُ اَبُوْ هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِ كَيْ سَاهْتِيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِ فَرِيَا كُوْدِهْ عَوْرَتِ سِيْلِيْ كِيْ بِيْشِيْ سِيْ پِيْدَا سَوِيْ هِيْ اُورْ كُوْدِهْ كَيْ سَاهْتِيْ سِيْدِيْ
 جَالِ نَحْلِيْ كِيْ بِهَرْ اَكْرُوْ اُسْ سِيْ كَامِ لِيْ تُوْ لِيْ جَا اُورْ كُوْدِهْ بِيْشِيْ سِيْلِيْ كِيْ بِيْشِيْ سِيْلِيْ رَهِيْ كِيْ اُورْ اَكْرُوْ
 تُوْ اُورْ سَكُوْ سِيْدِيْ كَرْنِيْ جَلَا تُوْ رُوْ اَلِيْ كَا اُورْ تُوْ رُوْ اُورْ كَا طَلَا قَدْ نِيَا هِيْ **فَاتِدِهْ** يَنْفِيْ
 عَوْرَتُونَ كِيْ كَجَرْدِيْ اُورْ بَدْمَزَا جِيْ بِرْ صَبْرِ كَرْنَا ضَرْفِيْ اُورْ اَدَمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كِيْ يَمِيْنِ
 سِيْلِيْ سِيْ حَضْرَتِ حُوا كِيْ پِيْدَا يَشِيْ هِيْ بِهَرْ سِيْلِيْ كَا اُورْ كِيْ هِيْ **عَنْ** اَبُوْ هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

عَبْدُ اللَّهِ بِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْكُنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الْكُنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ
 مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالْمِصْلَعِ إِذَا ذَهَبَتْ نُقِمَ مَهْجَاكَ سَرَقَهَا وَإِنْ تَرَكَتْهَا
 اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِيْشٌ أَبُو سَهْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ
 اور اگر چوڑ دے تو تیرا کام نکلتے اور وہ ٹھہری کی ٹھہری ہے **عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ تَرَجَمَهُ وَهِيَ مَضْنُونَةٌ

کتاب الطلاق

کتاب طلاق کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّكَ كَلَّمَكَ رَأْسُكَ وَهِيَ حَائِضٌ وَعُمَرُ بْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا جَعَلُوا لَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ
 بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنْ تَحِيضُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النَّسَاءُ
عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالائے حیض میں تھی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو
 آپ نے فرمایا کہ اسے حکم دکر رجوع کرے اور اسکو روکنے سے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک
 ہو اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسکو
 ہاتھ لگا دے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا
 حکم کیا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ عبداللہ بن عمر نے اس پر جو کہ کیا جیسا کہ حضرت زکریاؑ دایتا مستحباً اللہ ربی یشکک
 الایماناً وغیراً کہ قال قال ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ کہما التثلیثۃ اللہ
 ملکوتہما وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا
 محمد بن عمر بن عبد اللہ تعالیٰ رحمہما کہ کلین امرأۃ وہی حاکمۃ قل کس
 ذلک عمر بن عبد اللہ تعالیٰ رحمہما لکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سؤۃ کلیدۃ جمعہ
 نحر لیلۃ کا طاهرہ او کا صلاوی مصدق اور اس میں اخیر میں یہ ہے کہ آنسو فرمایا کہ اگر دیکھو کہ جمعہ کرے
 پر طلاق دے اور کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں شک اس روایت کو وہ پر حضرت اجماع پر کہ حالت حمل میں
 طلاق دنیا حرام ہے بغیر شک عورت کے پھر اگر گنبد دیا تو گنبد کا بد اور طلاق پڑ گیا اور اس پر جو کہ کرنا حکم کر جیسا
 کہ کہہ رہا اس روایت میں اور حضرت جوہر جو کہ حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گیا اور یہ جو کہ کرنا مستحب
 شافعیہ کے نزدیک ہے جب نہیں اور یہی قول ہے ازراعی اور ابو حنیفہ اور ثمامہ کو فیہون اور امام احمد
 وغیرہ کا اور امام مالک کہ کو نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ طلاق
 میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دو سکر طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واجب
 نہ ہو اور مقصد یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس ہے تو شاید طلاق سے شرم نہ
 ہو اور پر طلاق کی نوبت نہ آوے اور اس حدیث میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدیے
 اور اس حدیث میں تفسیر کر ہے کہ طلاق ایسی طہر میں ہو دو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ سبب
 حمل کے عذر طویل نہ ہو جو دے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا ایسے طہر میں جہر
 میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کر دے اور یہ جو فرمایا کہ بھر جا ہے طلاق دے
 چاہے کہ کہ لے اس کے معلوم ہو کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور
 میں وارد ہوا ہے کہ البعض طلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عذر ہے
 جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس کے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور
 مالک نے اس پر کہ اقرار عذر کو اظہار میں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا کہ طہر میں طلاق دو
 اور پر فرمایا کہ یہی عذر ہے جس کا اللہ پاک نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا

اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونوں کا دوسرا ہو سکتی ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے وہ ظلمات کی طرح
 بِالْفَيْضِ مِنْ نَسْتِ رُوِيَ اس میں ابو حنیفہ اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے
 عمر اور علی اور ابن مسعود سے اور یہی روایت ہے امام احمد سے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد
 اس سے طہر ہے اور ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے وہ طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے
 سے اور یہ جو اخیر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے
 جائز ہو اطلاق دینا حاکم کا کہ جبنا حل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہر شافعی کا اور ابن منذر نے
 کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا جیسے طاہر اور حسن اور ابن سیرین وغیرہم میں اور بعض
 مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصری سے مروی
 ہے آیا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
فَسَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ نَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرْجِعْهَا حَتَّى
 تَطْهُرَ ثُمَّ يَخْضَعُ خُضْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَطْلُقُ بَعْدَ أَوْفَيْكَ ثُمَّ رَجَعَهَا اِسْمَاكَ
 کے تراجم کے معلوم ہو سکتا ہے **عَنْ** ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عَشْرِينَ سَنَةً
 يَحْدِثُنِي مِنْكَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَلْبًا وَهِيَ
 حَائِضٌ فَأَمَرَ ابْنَ سِيرِينَ بِجَعْلٍ لَهَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا وَلَا تَعْرِفُ لَعْنَتَكَ حَتَّى تَقْبَلِ
 أَبَا غَلَابٍ يُؤْنِسُ بْنُ جَبْرِ الْبَاهِلِيِّ وَكَانَ ذَا نَبْتٍ يُحَدِّثُنِي أَنَّ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ ابْنَ سِيرِينَ بِجَعْلٍ
 قَالَ قُلْتُ أَخْبَيْتُ عَلَيْهِ قَالَ قَمَّةً أَوْ ابْنَ عَجْدَةَ وَاسْتَحَقَّ ابْنَ سِيرِينَ لَهَا
 میں برس تک بچہ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے
 حالت حیض میں اور میں اس روایت کو مستحکم سمجھتا تھا پھر اس نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس روایت کو نہ مستحکم کرتا تھا
 اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا کہ صحیح کیا ہے (یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی
 سے ملا اور وہ بچے آدمی تھے سو انہوں نے مجھ کو بیان کیا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا تو انہوں نے
 نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دیا تھا اور وہ حاملہ تھی اور مجھ کو رحمت کا حکم یا پھر میں نے ابن عمر

ابن سیرین
 نے کہا کہ
 یہی قول ہے
 اکثر علما کا

سے پوچھا یہ قول ہے یا نہیں (کہ وہ طلاق ہی تم نے حساب میں رکھا) (یعنی اگر وہ طلاق و دو تودہ ملا کر تین
 پورے ہو جاویں) (ادھون نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا) (یعنی عبد اللہ نے اپنے آپ کو
 خود کہا) (اپنے اگر اس طلاق کو گننوں تو حاققت ہو سکتی) (عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ
 قَالَ فَسَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَمِنْهُمْ مَنْ
 عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسَدِيِّ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ فَسَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَائِمًا أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطْلَقَ لَهَا طَاهِرًا تَمْرًا غَيْرَ بَرَجٍ وَكَانَ
 يُكَلِّفُهَا فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا وَهِيَ مَضْمُونٌ اس سندی سومری ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے
 فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق سے طہرین بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق سے عادت کے شروع میں
فت احادیث میں یہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر عادت کو اظہار میں اور جب طہرین طلاق
 دیا اور عادت سے عادت شروع ہو گئی سبیر کہ طلاق حیض میں تو حرام ہے اور اگر حیض میں کسی طلاق
 دیا تو وہ حیض تو بالاجل عادت میں شمار نہ ہووے گا اور عادت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہرین طلاق
 دے پس طہرین سے شمار عادت کا ضرور ہے (عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْتَبَرٍ قَالَ قُلْتُ لَإِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ذَلَّ عَلَيَّ امْرَأَتُهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَعْرِفْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَائِمًا أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَقْبَلَ عِدَّتُهَا قَالَ فَقُلْتُ
 لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيْتَمَّنَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْجُبَ
 فَاسْتَحْمَلْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ نَعَى كَمَا كَرِهَ ابْنُ عُمَرَ سَ بَرَجًا كَمَا كَرِهَ ابْنُ عُمَرَ سَ بَرَجًا كَمَا كَرِهَ ابْنُ عُمَرَ سَ
 طلاق و یا حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے کہ اُس نے اپنی عورت
 کو حیض میں طلاق دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور
 پوچھا تو اپنے حکم دیا کہ اُس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عادت شروع کرے پھر میں نے اُن سے
 پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دیا تو وہ طلاق ہی شمار کی جاوے گی ادھون نے کہا کہ جب
 کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اُس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی) (عَنْ
 يُونُسَ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ لِيَدْرَأَ جَعَهَا فَإِذَا أَطْعَمْتُ فَإِنَّ شَأْنَهُ فَلْيَطْلُقْهَا قَالَ قُلْتُ لَا بَرَجُ مَرَأٍ فَتَنْسِبُ بِهَا فَقَالَ
 مَا يَمْنَعُكَ أَرَأَيْتَ إِنْ بَجَجْتُ دَا سَمْعُكَ وَسَيَ مَضْمُونُ سَمْعِي النَّبِيُّ سَيَدْرِي قَالَ سَأَلْتُ
 ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَكَذَّبْتُ
 ذَلِكَ لِيَمْنَعَنَّكَ اللَّهُ لَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَدْرَأَ جَعَهَا فَإِذَا أَطْعَمْتُ فَلْيَطْلُقْهَا
 لِيَطْلُقَهَا قَالَ فَرَأَيْتُمْ طَلَّقْتُهَا لِيَطْلُقَهَا فَلَمْ تَكُنْ تَعْتَدُ ذَلِكَ بِتِلْكَ التَّعْلِيلَةِ الَّتِي طَلَّقْتُ
 وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ تَعْتَدُ دَا سَمْعُكَ وَسَيَ مَضْمُونُ سَمْعِي
 وَسَيَ مَضْمُونُ رُؤْيَا سَمْعِي النَّبِيُّ سَيَدْرِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
 طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَنَّ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَتْ بَرَّةً فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَدْرَأَ جَعَهَا ثُمَّ إِذَا أَطْعَمْتُ فَلْيَطْلُقْهَا قُلْتُ لَا بَرَجُ مَرَأٍ فَتَنْسِبُ
 بِهَا التَّعْلِيلَةَ قَالَ قَدِمَ السَّيِّدُ بْنُ سَمْعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمْعُ شُعْبَةَ بِطَلَا
 الْأَسْنَاءَ وَغَيْرَ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ يَنْهَى بَرَجًا لِيَدْرَأَ جَعَهَا وَفِي حَدِيثٍ يَنْهَى بَرَجًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ اسْتَنْسِبُ بِهَا قَالَ
 قَدِمَ وَسَيَ مَضْمُونُ سَمْعِي كَمَا يَنْهَى بَرَجًا لِيَدْرَأَ جَعَهَا وَفِي حَدِيثٍ يَنْهَى بَرَجًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ اسْتَنْسِبُ بِهَا قَالَ
 تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَقْرَأُ عَبْدَ اللَّهِ بِرَجْعِ عَمْرٍو رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَكَذَّبَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ
 يَزِيدُ عَلَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ
 أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْزُوقٍ يَقُولُ لِيَسْأَلَ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَابْنَ الزُّبَيْرِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَكُونُ سَمْعُكَ وَسَيَ مَضْمُونُ سَمْعِي النَّبِيُّ سَيَدْرِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ
 عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْرَأَ جَعَهَا فَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ وَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ وَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ وَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ وَكَذَّبَ امْرَأَتَهُ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتیها النبی إذا حلحتم
 التیاسة فطیلتا اھن فی قیل عد فھین وھی منھن ہے جس ترجمہ اور کسی بار ہو جبکہ عن
 آیات زبیر بن عبد ربہ عن ابن عمر کھو ھذا القصة وہی قصہ اس سند مروی ہوا کہ اسامہ علیہ الرحمۃ
 اور روایت کی منجھ سے بحریث محمد بن رافع نے ادن سے عبد الرزاق نے ادن سے ابن جریر نے ادن سے
 ابو الزبیر نے ادن سے عبد الرحمن بن الیمین نے جو مولیٰ بن عروہ کے کہ وہ ابن عمر سے پوچھتے تھے اور ابو الزبیر
 سنتے اور آگے وہی روایت ہو جو اوپر بند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔
 مسلم نے فرمایا کہ خطابی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ بن عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ بن عروہ کے
باب طلاق الثلاث میں طلاق کا بیان **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی بکبر وکسکتین من
 خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ان الناس استجھلوا فی امرک انت لھم خیر اناءة فکلو مضینا علیہم
 فامضنا علیہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں اور ابو بکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے خلافت میں بھی دو برس تک ایسا تھا کہ
 جب کوئی ایک یا تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا یہ حضرت عمر نے کہا کہ لوگوں
 نے غلطی کرنا شروع کی اور میں جب میں ادن کو مہلت ملی تھی سو ہم اسکو اگر جاری کر دین تو مناسب
 ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا (یعنی حکم دیدیا کہ جو ایک یا تین طلاق دے تو تینوں واقعہ ہو گئے)
عن ابی الصھبہ قال لا یرجع عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اقلکم ایتا کانت
 الثلاث تجعل واحدة علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم وانی بکبر وکسکتین من خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ابن عمر رضی اللہ
 عنہما ان ابی الصھبہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک ہی
 جاتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین
 سال تک تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ان جانتا ہوں **عن** ابی الصھبہ
 قال لا یرجع عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان الثلاث علی عھد رسول اللہ

نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کو پاس نہیں کرتے اور ان کے پاس نہیں پیکارتے رسول بی عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ بیٹے اور حفصہ نے ایسا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لادیں وہ آپ کے
 عرض کرے کہ میں آپ کے پاس بدبو بخاں کی باتیں ہوں سو حضرت ایک کر پاس جب آئے تو اس نے آپ
 سے یہی کہا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے زینب کو پاس نہیں پایا ہے اور اب کہی نہ ہوں گا یہ یہ آیت اتری
 لم یحرم سے اخیر تک یعنی اسے نبی کیون حرام کرتا ہے تو اچھین کر جو اس نے تیرے لیے حلال کیا ہے
 اور فرمایا کہ اگر تو بہترین وہ دونوں تو دل دن کے جبکہ ہر مین اور مراد ان سے عائشہ اور حفصہ
 مین اور یہ جو فرمایا کہ جب تک کسی ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی بات
 ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے نہیں پایا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلَاءُ مَا دَامَ الْعَمَلُ فَكَانَ
إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَاخِلًا فِي سَائِرِهِ فَيَدْفُو مِنْهُنَّ وَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ
مِمَّا كَانَ يَحْفَظُ نَسِيتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدُكَ لَهَا أَمْرًا مِنْ قَوْمِ عَاكِفَةَ
مِنْ عَسَلٍ فَسَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَكُنْتُ لَكَ
لَهُ ذَنْبٌ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِسُوءَةِ وَفُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَدْفُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا تَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَدْعِيهِ أَنْ يُوحِدَ مِنْهُ الرَّيْحَةَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقَيْتِي حَفْصَةَ
شَرِبْتُ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ فَخَلَّاهُ الْعَرْطُ دَسَا قُولِي ذَلِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ
نَلَمَا دَخَلَ عَلَى سُوءَةٍ قَالَتْ تَقُولُ سُوءَةٌ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أُنَادِيَهُ
بِالَّذِي قُلْتُ وَإِنَّهُ لَعَلَّ الْمَائِكَةَ تَأْمِنُ لَكَ سَأَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلْتُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِرَ قَالَ لَا قَالَتْ نَمَا هَذِهِ الرَّيْحَةُ قَالَ سَقَيْتِي
حَفْصَةَ شَرِبْتُ عَسَلٍ نَالَ جَرَسَتْ فَخَلَّاهُ الْعَرْطُ نَلَمَا دَخَلَ عَلَى فَقُلْتُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلُ ذَلِكَ نَلَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سُوءَةٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَمْنَا
قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُنِي قَالِ ابْنُ اسْحَانَ رَأَيْتُكُمْ حَكَمْنَا الْحَسَنُ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ

اس کا ترجمہ
 اس کا ترجمہ
 اس کا ترجمہ

مَعْفَرَةٍ

مَعْفَرَةٍ

و مطلقاً اسوۃ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلمؐ شہر بنی اور شہد بہت پسند تھا پھر جب آپؐ عصر بڑھ چکے تو اپنی بی بیین کے پاس آتے اور ہر ایک
 سے نزدیک ہوتے سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہ دن سے زیادہ ٹھہرے سو میں نے
 اسکا سبب دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس ان کی قوم سے شہد کی ایک کہی بدیہ میں آئی
 تھی سو انہوں نے جناب رسولؐ اصلی اللہ علیہ وسلمؐ کو شہد پلا یا ہے سو میں نے کہا اللہ کی قسم میں ان
 سے ایک حلیہ کروں گی اور میں نے سودہ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس
 آویں اور تم سے نزدیک ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہؐ کیا آپ نے مغایر کہا یا ہے سودہ فرما دیں
 لگی کہ نہیں پھر تم ادن سے کہنا کہ میری بدبو کیسی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی عادت تھی
 کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ کو بدبو آوے پھر حضرت تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد
 پلا یا ہے تب تم ادن سے کہنا کہ شاید اسکی مکھی نے عوفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عوفط اسی
 درخت کا نام ہے جیسا کہ نزد مغایر ہے) اور میں ہی ادن سے ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ تم
 بھی ادن سے ایسا کہنا پھر جب آپؐ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم میں اللہ کی کوئی محبوب
 نہیں ہے سوا اسکو کہ میں قریب تھی کہ ادن سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی
 تھی (اے عائشہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ دروازہ پر پہنچے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تھا کہ
 ڈر سے تھا پھر جب نزدیک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ تو سودہ نے کہا کہ اے رسول اللہؐ کے
 کیا آپ نے مغایر کہا یا ہے آپ نے فرمایا نہیں پھر ادنوں نے کہا کہ یہ بدبو کیسی ہے تو آپؐ فرمایا کہ
 مجھے حفصہ نے تھوڑا شہد پلا یا ہے تب ادنوں نے کہا کہ مکھی نے عوفط سے شہد لیا ہے پھر جب
 میرے پاس آئے میں نے ہی آپ سے یہی کہا یہ مقول ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کا پھر صفیہ کے پاس گئے اور انہوں نے ہی ایسا ہی کہا پھر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو
 ادنوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ اوس میں سے آپ کو شہد پلاؤں تو آپ نے فرمایا مجھ اوکی
 کوئی ضرورت نہیں ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سودہ نے کہا کہ سبحان
 اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
 کہ میں نے ادن سے کہا کہ چپ رہو ابواسحاق نے جبکا نام ابراہیم ہے ادنوں نے کہا کہ روایت

نقشبی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت
 مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد ازاں کہ یہ آیت اتری
 تَرَجَّيْ سَنَ تَشَأْنُهُنَّ یَعْنِیْ اگے رکھو تو ان کو جس کو چاہے اور چاہے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم جاکر رہے تو
 معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ
 سے اجازت چاہتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں کہتی تھی کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسیکو
 مقدم نہ رکھتی **ف** یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوتی اور اُس کے پاس سے دوسری کے
 پاس جانے لگے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار
 ہوتا تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اوس میں آپ کو خست یا
 دیا ہے اور یہ فرمانا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس خیال سے نہ تھا کہ دنیا کا عیش و آرام
 چاہتی تھیں بلکہ فوائدِ آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب اور نزدیکی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کی قرب الہی تھے اور سبب نزولِ حجت اور دفور برکاتِ آخر دی اور شاہدہ الازرحی تھا اور اس
 سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کو چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدم
 ثابت ہوا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام بی بیوں پر جو حقوق موجود تھیں +
 کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھے یہی روایت حسن بن علی نے اون سے ابن مبارک نے اون سے
 عاصم نے یہی اسناد سے مائدہ کی **عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كُنَّا نَعْلَمُ كَلَامًا جَنَابَ عَائِشَةَ عَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 فرمایا کہ اختیار کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی جب آپ نے ہمارے اختیار دیا تھا) پھر ہم نے
 اس کو طلاق نہیں سمجھا **عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَكْبَرُ خَيْرَ مَنْ أَمَرَنِي وَأَجِدَّةً أَوْ مَاتَةً**
أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَهَكَذَا قَالَتْ قَدْ
خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَكُنَّ كَلَامًا مَرَّجَمَ مَسْرُوقٍ نے کہا کہ مجھے
 کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا نہر بار جب وہ مجھے پسند کرے
 اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بوجہ چکا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہو گیا (یعنی نہیں ہوا) **عَنْ**

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذِرَ لِسَاءَهُ لَمْ يَكُنْ
حَلَاكًا وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَذِرَ نَارُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ مَرَاةٍ لَمْ تَعُدْهُ حَلَاكًا وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَذِرَ نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ مَرَاةٍ
لَمْ تَعُدْهُ حَلَاكًا وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَذِرَ نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ مَرَاةٍ
مَضْمُونٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتَذَوَّنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ
جُلُوسًا يَبَايِعُهُ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ نَازِلٌ لَا يَبْكِي قَدْ خَلَّ شَرُّ أَقْبَلِ عُمَرُ بَأْسًا
فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّاسَ يَبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِ السَّحْلُ لِسَاءَهُ وَارْجَمَا سَاحِكًا
قَالَ فَقَالَ لَا تَوَلُّوْا شَيْئًا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ أَرَيْتَ رُبَّنْتَ خَارِجَةً سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَمِنْ أَيْنَ لِي بِهَا فَوَجَدْتُ عَنْقَهَا نَضْحًا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ خَوَلِي كَمَا تَرَى يَا لَئِي النَّفَقَةَ فَفَعَلَامَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ عُنُقُهَا وَقَامَ عُمَرُ
إِلَى حُفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ كَيْفَ لَهَا مَا يَقُولُ سَأَلَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَبَلَغَ اللَّهُ لَا شَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا
لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَرَفَهُنَّ شَهْرًا أَوْ سَعَةً وَعِشْرِينَ ثُمَّ تَزَلَّتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَوْ أَنَّ رِجَالَ حَتَّى يَبْلُغَ لِلْحَسَنَاتِ مِنْكُمْ لَأُعْطِيَنَّكُمْ أَكْبَارَ عِزِّكُمْ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا
أُحِبُّ أَنْ لَا تَكُنْ مِنْهُ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبُوبَكْرًا قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشِيرِي أَبُوبَكْرًا بَلْ أَتَى اللَّهُ وَرَسُولُ
وَالَّذِي أَلَاخُودَ وَاسْتَدْلِكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ لَا تَكُونِ
امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِكَ إِلَّا أَخْبَرْتَهُنَّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَلْحَزَّ بَيْنِي وَمَعْنِي وَأَمْتَعْنِي وَأَدْرِكُنِّي بِسُكُونِ
مُعَلِّمٍ مُبْتَدَأٍ تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ

اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہونے لگے اور جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکر کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اجازت چاہی اور انگوٹھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ بیٹھ ہوئے ہیں اور آپ اگر دُعا کی بی بی بیان ہیں کہ غمگین ہیں پکلی بیٹی ہیں تو حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس کی بات کھوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسائوں سو ادھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر کی بی بی ہیں) کہ اوس نے مجھ سے خرچ مانگا تو اوس کے پاس کپڑا ہو کے اور کلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمر حضرت حفصہ کا اور دونوں کہتے تھے (یعنی اپنی بیٹیوں کو) کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے اور وہ گھونٹیں کہ اس کی قسم ہم کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیز مانگیں گی جیسا کہ آپ نہیں پاتے اس پر ایک ماہ یا دس روز جاری رہا کہ آپ اور یہ آیت اتری نَأْتِيَا النَّبِيَّ فَنُلْكِ لَهُ دَارَهُمْ وَنَحْنُ بِعَبَادِهِ عَائِدُونَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کی تفسیل شروع کی اور ان کو فرمایا کہ اے عائشہ میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں طلبہ کی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لیں اور اپنے ماں باپ سے ادھوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ کے پیر آپ نے اون پر یہ آیت پڑھی تو ادھوں نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں ادھوں سے مشورہ لون بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور میں آپ کے سوال کرتی ہوں کہ آپ کی سعادت کو اپنی بیٹیوں میں سے خیر نہ دین اوس بات کی جو میں نے کہی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ادھوں سے فوراً اسے خیر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ سختی کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے **فَاَكْبَدُ** احادیث میں جواب نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ لیکر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر السن میں اور دنیا کا سحر بہ نہیں رکھتیز ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ نہ ہو جاوین مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سن میں وہ عقل و شعور

و دینداری عنایت فرمائی تھی کہ بڑے ہون کو نصیب نہیں کہ در آخرت کے پسند کرنے میں ازراہ رسول
 کے اختیار کرنے میں اور انہوں نے کہا ما باپ کو مشورہ کی کیا ضرورت ہے بقول شخصی در کار خیر حاجت
 بیج استخارہ نیست غرض اسے بڑی فضیلت جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور حضرت ابو بکر و عمر
 کی نسبت ہوئی کہ شیخین نے اپنی ٹرکین کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطر داری
 مقدم سمجھی اور انکو تنبیہ کر کے آپ کو مدہا یا اور مخطوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے جو لوگ شیخین
 پر طاعن ہیں اللہ تعالیٰ ان کا مؤذہ کالاکرے اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
 اور احمد اور جہاں ہر علمائے ہند لال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت کے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے
 میرے پاس رہے چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس کے
 فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ عمر آلود آدمی کو ہنسنا مسخ ہے
 اور اسکو خوشی پہنچانا منجملہ قزبات ہے **عَنْ** **عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
لَمَّا أَعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُرُونَ
بِالْحَصَى يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَى
بِالْحَبَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا فَقُلْتُ يَا ابْنَةَ أَبِي كَبْ أَتَدْرِي مَنْ شَاوَدَ أَنْ تُؤْذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ شَاوَدَ مَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْنِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَتَدْرِي مَنْ شَاوَدَ أَنْ تُؤْذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لِمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ الْبُكَاءِ
فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فَنَزَلَتْ فِي الْمَشْرِقَةِ فَدَخَلَتْ
فَإِذَا أَنَا بِرَبِيعٍ مُلَاحِظٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى أَسْكَفَةِ الْمَشْرِقَةِ
مُدَّةً لِرَجُلَيْهِ عَلَى نَتِيرٍ مَرَّخَتْ فَوَجَدْتُ بَيْنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَيَخْدُرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبِيعُ اسْتَاوِدْ عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرَ بِنَاحٍ إِلَى الْمَرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ ثُمَّ بَقِلَ فَمَيَّتَا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبِيعُ اسْتَاوِدْ عِنْدَكَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ بِنَاحٍ إِلَى الْمَرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ ثُمَّ بَقِلَ فَمَيَّتَا

شَمَرْتُمْ مَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَايَ اسْتَاذِنُكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنُّوا أَنِّي جِئْتُ مِنَ الْكِبْرِ حَفِصَةً وَاللَّهُ لَعَنَ
إِمْرَأَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرْعِ بْنِ عَفْفَةَ وَدَعَتْ مَوْتِي فَأَوَّلِي
أَنَّ أَرْقِيهِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْجِمٌ عَلَى حَصِيرٍ فَبَسَّسُهُ
فَأَدْنَى عَلَيَّ إِزَادَهُ وَلَكِنَّهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرَنِي جَنِبُهُ فَتَنَظَّرْتُ بِجَهْدِي فِي
خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقُبْصَةٍ مِنْ شَعِيرَةٍ مِنَ الصَّاعِ وَمِثْلَهَا
قَرِظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ فَإِذَا أَيْفُؤُكُمْ قَالَ فَايْتَدِرْتُ عَيْنَايَ فَأَمَّا يَتَكَلَّمُ يَا ابْنَ
الْخَطَابِ فُلَيْتُ يَا بَنِي اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرَنِي جَنِبِيكَ وَهَذَا خِزَانَتُكَ
لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ يَكُونُ وَكَسْرِي فِي الْفَمَاءِ وَأَنَا لَهْكَ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
وَمِثْقَلُهُ وَهَذَا خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ أَلا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ
الدُّنْيَا فَقُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَحِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ نَارِي كُنْتُ كَلْفَتُهُمْ كَانَ اللَّهُ مَعَكَ
وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَابْنُكَ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقُلْ مَا تَكَلَّمْتُ وَ
أَحْمَدُ بِكَلَامِهِ إِلَّا رَجُوبٌ أَنْ تَكُونَ اللَّهُ يُصَلِّيُ عَلَى الزَّيْنِ أَقُولُ وَتَرَأَتْ هَلِجَهُ
الْأَيُّ آيَةُ الْخَيْرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ كَلَفْتُ أَنْ يُبَيِّدَ لَهُ أَرْوَاحَ خَيْرِ أُمَّتٍ فَإِنْ
تَظَاهَرَ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ
ظَهْرُهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِدُنَى ابْنِ بَكِي تَصُفِّي اللَّهُ تَعَالَى هُمَا وَحَفِصَهُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا تَظَاهَرَا عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَطَلَقْتَهُمْ قَالَ لَا ذُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَتَكَلَّمُونَ
بِالْحَصَى يَقُولُونَ هَلْكَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِسَاءُهُ أَنَا نَزَلْتُ فَأَخْبَرَهُمْ
أَنْتَ لَمْ يَكَلِّهِمْ قَالَ تَعْمَرَانِ شَدَّتْ فَلَمْ أَزَلْ أَحَدًا ثُمَّ خَسِرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ
وَمِنْ كَثَرِ فَنَحْنُكَ كَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَمًّا ثُمَّ نَزَلَ بِي اللَّهُ صَلاَةً فَتَوَلَّى الْخَيْرَ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلاَةً كَمَا تَأْتِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَسْتُرُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَّا كُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ لِسُخَّةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے کہ میں حصہ کے لیے آیا ہوں اور اس کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں اور اس کی گردن مارنے کا تو البتہ میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمرؓ کا بیان اور خلوص کو اور اس محبت کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور ضرور ہر پہلی محبت ہر مومن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سوا دس نے اشارہ کیا کہ چڑھو اور میں داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی تہمت اپنی اور پرکری اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کو پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں چند منہ جوتے قریب ایک صاع کے اور اس کو برابر اسلام کے تھے ایک کونے میں جہرہ کے کپڑے تھے (کہ اس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور ایک کچا چڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوئی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کرائیں (اور میں رونے لگا) تو آپ نے فرمایا کہ حسن پسنے نہ مکرر دلا یا اے ابن خطاب میں نے عرض کی کہ اے بنی اللہ تعالیٰ کے میں کیونکر کروں اور حال یہ ہے کہ چٹائی آپ کے بازو سے مبارک ہیں انکر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں اور یہ قیصر اور کسر ہیں کہ پہلون اور نہروں میں زندگی کر رہی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کو برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں) سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کیا تم راضی نہیں ہوئے کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا میں نے کہا کیوں نہیں (میں نے راضی ہوں) اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منور میں غصہ با تھا ہر پہل میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو یہ بیویں میں کیا دشواری ہے اگر آپ انکو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت سے) اور آپ کو دشمن اور خیریل اور میکائیل اور میں اور ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں اور انفرجیب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس کو کمال قریب اور حسن ظن حضرت عمر کا بارگاہ الہی میں ظاہر ہوا اور جیسا انکو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ دلیا ہی ظہور میں آتا

آتا تھا اور یہ آیت تخریر اور تری عے رَبِّ اِنَّ طَلَّقْتُکُمْ وَاخِیرَکُمْ لَیْنُو قَرِیْبٌ ہر پردہ کار اُسکا یعنی
 بنی کا کہ اگر طلاق دیا ہے وہ تم کو تو بدل دیگا اور تعالیٰ اُسکو بییان تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اور پھر
 کر دو گے تو اور تعالیٰ اُسکا رفیق ہے اور جبریل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام فرشتے
 اور بعد اسکی پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہ ابوبکر کی صاحبزادی اور حفصہ اُن دونوں نے
 زور کیا تھا اور تمام بیبیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ عرص کی میں نے کہ اے رسول اللہ
 کے کیا آپ نے اُن کو طلاق دیا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جب
 میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں اور لٹ پڑ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اپنی بیبیوں کو سو میں اور دن اور اُن کو خیر دیدوں کہ آپ نے
 اُنکو طلاق نہیں دیا آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا یہاں تک
 کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا اور یہاں تک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے
 اور منہ اور آپ کے دانتوں کی مہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی بہر حال رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی اور میں اس کھجور کے ڈنڈے کو کچڑا ہوا اور تاتھا
 کہ کہیں گرنہ پڑوں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بے تکلف اور بے جھج
 زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا بہر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ چہرہ
 میں اور تیس دن رہو آپ نے فرمایا کہ مہینا اور تیس کا بھی ہوتا ہے اور میں سجد کے دروازے پر
 کھڑا ہوا اور پکار اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دیا آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت تری
 وَاِذَا جَاؤُکُمْ لَیْنُو قَرِیْبٌ ہاں ہے اُن کے پاس کوئی خیر چیر کی پاخوت کی تو اور شہر کر دیو
 ہیں اور اگر اُسکو لے جاؤ میں رسول کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان
 لین جو لوگ کہچن لینے ہیں اور میں نے عرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے
 آیت تخریر کی اور تری عے **عَبْنُ** اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَحَدِّثُ قَالَ مَكَتَتْ
 سَنَةً وَاَنَا اَرِیْدُ اَنْ اَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ اَیِّہِ فَمَا اسْتَطِیعَ اَنْ
 اسْأَلَهُ هَیْبَةً لَّہُ حَتّٰی خَرَجَ حَاتِبًا فَرَجَعْتُ مَعَهُ وَکَلَّمَا رَجَعْتُ فَکَلَّمَا یَقْصِلُ الطَّرِیْقَیْنِ حَتّٰی
 اَلَا اَدْرَاکَ لِحَاجَۃٍ لَّہُ فَوَقَفْتُ لَہُ حَتّٰی فَرَغْتُ ثُمَّ یُرَدُّ مَعًا فَقُلْتُ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

مِنَ النَّاسِ تَقَالُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْوَاجِهِمْ فَقَالَ تِلْكَ
 حَفْصَةُ وَعَالِيشَةُ بَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى الْعَتَقُ هُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ
 أَسْأَلَكَ عَنْ هَذِهِ نَامُنْدُ سَنَةٍ كَمَا اسْتَطِيعَ هَيْبَةُكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا لَمْ تَفْعَلْ أَنْ عِنْدَ
 مِرْحَمٍ فَسَلْتُ عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُ بِهِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ قَالَ عَمْرُو اللَّهِ إِنْ كُنْتُ
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لِي بِمَا قَسَمَ نَاكُ
 فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أُفْرَأُ إِذَا قَالَتْ بِي أَمْرًا فَيُكْوِصَعَتُ كَذَا أَوْ كَذَا فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكَ
 أَنْتِ وَلِمَا هُنَا وَمَا تَرَكِي هُنَا فِي أَمْرٍ أُرِيدُ فَقَالَتْ لِي حُجَّتُكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
 مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتِ وَإِنْ أَبَيْتُكَ لَتُرَاجِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
 يَبْطُلَ يَوْمَكَ غَضَبَانَا قَالَ عَمْرُو فَاخْذُرِي رَدَّ ابْنِي ثُمَّ أَخْرَجَ مَكَانِي حَتَّى أَتَى حُلَّ عَلَى
 حَفْصَةَ بَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى الْعَتَقُ هُمَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُدَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْطُلَ يَوْمَكَ غَضَبَانَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرْجِعُهُ فَقُلْتُ
 تَعْمَلِينَ أَسْأَلُ أَحَدَ رُلِّ عُقُوبَةِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ يَا بَنِيَّةُ لَا تَفْعَلِي هَذَا الْيَوْمَ
 قَدْ أَجَبْتِهَا حُسْنًا وَحُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَذَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى
 أَتَى حُلَّ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَقَرْتُ ابْنَتِي مِنْهَا فَكَذَّبَتْ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ
 الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْوَاجِهِ قَالَ فَاخْذُرِي ابْنَتِي أَخَذْتُ كَسْرُ ثَنِي عَنْ بَعْضِ مَا
 كُنْتُ أَجِدُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنْ الْأَنْصَارِ إِذَا غَلَبْتُ أَنَا فِي
 بِالْخَبَرِ إِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا ابْنَتِي بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ نَخْوَفُ مِنْكَ كَمَا مِنْ مُلُوكٍ
 عَسَانُ دُكَّ كَلَامُهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَلَأَتْ صُدُورُ نَائِمَةٍ فَكَانَتْ
 صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّةُ يَدْنِي الْبَابَ وَقَالَ لَهَا أَنْتِ إِنْ كُنْتِ حَبَابَةَ النَّسَائِي فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ
 اخْتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْوَاجِهِ قَالَ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَالِيشَةَ ثُمَّ أَخَذَ
 تَوْبِي نَاحِيَةً حَتَّى جِئْتُ نَادَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرِيقِهِ لَمْ يَكُنْ لِي بِهَا بَعْدَ مَا غَلَا لَمْ يَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّجَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا لِعَمْرُو نَادَانِي قَالَ عَمْرُو فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ نہایت غصہ ہوا کہ اے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اسے لے کر حصیر پر مائیکہ و بیٹہ شقی و شقیہ و سادہ من آدم حشوہا
 لیتے و ان سے دیکھ کر قرطاً قصیوراً و عندک راسہ اھباً معلفہ فرماتے اے رسول اللہ
 فرجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ کیا ہے؟ فقال ما یبکیک فقال یا رسول اللہ
 ان کسیری و فیکر دیمہ ما فیہ و انت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اما توخفی ان تكون کضر الدنيا وک الاخرة محمد بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات پر
 سوال کروں اور نہ کر سکا اور ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور
 میں بھی ان کے ساتھ نکلا پہرے لڑے اور کسی رستہ میں تھر کہ ایک بار یلو کے درختوں کی طرف چلا گیا
 حاجت کو اور میں ان کے لیے ٹھہر رہا تھا کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ
 چلا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پر آپ کی پیروی میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں سو میں نے ان سے عرض
 کی کہ اللہ کی قسم میں آپ کو اسکو بچا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی محبت سے بچھڑ سکتا تھا تو انہوں
 نے فرمایا کہ نہیں ایسا کہ درجبات تم کو خیال آوے کہ مجھ کو معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں
 اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں یہ
 جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اس کے
 حقوق میں اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی جتنا ایک دن ایسا ہوا کہ میں
 کسی کام میں مشورہ کرنا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے دیا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے
 کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جبکہ میں ارادہ کرنا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہوا میں
 خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دیوے حالانکہ تمہاری صاحبہ اوی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن دن بہر غصہ رہتی ہیں حضرت عمر نے کہا کہ یہ میں نے چادر
 اپنی لی اور میں گہر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چوٹی بیٹی تو جواب
 دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ وہ دن بہر غصہ میں رہتے ہیں حفصہ نے کہا کہ اللہ کی

قسم بن تو اون کو جواب دیتی ہوں سو میں نے اُس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو ڈرا ہوں اسد تعالیٰ
 کے عذاب سے اور اُس کو رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اُس بیوی کے دھوکے سمٹ رہو جو اپنے
 حسن پر اترا تی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر بہر مین وٹان سے نکلا اور داخل ہوا
 ام سلمہ پر سب بیاپنی قرابت کو جو مجھے اون کے ساتھ تھی اور میں نے اون سے بات کی اور مجھے سو اہم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ تعجب ہو تم کو اسے ابن خطاب کہ تم ہر چیز میں دخل دیتی ہو یہاں تک کہ تم
 چاہتو ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی پیرویوں کے معاملہ میں ہی دخل دو اور مجھے اون
 کی اس بات سے ایسا غم نہ کہ اس غم نے مجھے اور اس شخصیت کو باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں انکے
 پاس سے نکلا اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں ہو کہ جب مین غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ
 غائب ہوتا (یعنی محفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) تو میں اُس کو خبر دیتا اور ہم اون دنوں خوف
 رکھتے تھے ایک بادشاہ کا عسان کے بادشاہ ہوں میں سے اور ہم مین چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آئیگا
 ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینہ او سکے خیال کو بہرے ہوئے تھے کہ اس مین میرا رفیق آیا اور اوس نے
 دروازہ ٹھونکا اور کہا کہ کھدو کھدو لو میں نے کہا کیا عسانی آیا اوس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک
 پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیرویوں سے جدا ہو گئے سو میں نے کھا
 کہ خفہ اور عالتہ کی ناک مین خاک بہر وہ مین نے اپنے کپڑے پہ اور مین نکلتا تھا یہاں تک کہ مین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک چہرہ کے مین تھے کہ اوس کے اوپر ایک کچھوکی
 جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیہ فام اوس سیڑھی کے سرے پر تھا سو میں
 نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو اوس نے کہا عمر مین بہر مین نے یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے بیان کیا پھر جب مین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات پر پہونچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسکرائے اور آپ ایک حصیر پر تھے کہ اون کے اور حصیر کے بیچ مین اور کوئی بچپونا تھا اور آپ کے سر کے
 نیچے ایک نیکی تھا چڑے کا اور اُس مین کھینچ کا چہلکا بہر اور آپ کے پیر دن کی طرے کچھ پتے سلم کے
 ڈھیر تھے (جس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ کے سر نے ایک کچا چڑا لٹکا ہوا تھا اور میں
 نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو مین دیکھا اور رونے لگا آپ نے فرمایا
 کہ کس نے رو لایا تم کو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے بیشک کسری اور نصیر کیسی عیش مین مین

اور آپؐ کے رسولؐ میں تب آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ اون کے لیے دنیا ہو اور
 تمہارے لیے آخرت سکون۔ **ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال **أَقْبَلْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ حَتَّى إِذَا**
كُنَّا مَعَ الظَّهْرَانِ دَسَاقُ الْحَدِيثِ بِطَوْلِهِ كُنْزُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
كُنْتُ شَانِ الْمُرَاتِينِ قَالَ حَفْصَةُ رَأَتْهُمُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَذَادَ فِيهِ فَتَأْتِيكَ
الْحَجَرُ إِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بَكَاءٌ وَرَأَى أَيْضًا وَكَانَ الْإِسْنُ مِنْهُمْ شَعْرًا كَلْنَاكَ لَيْسَ عَادَ عَشِيرَتِ
لَوْلَ إِلَيْكَ ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی صفہ دن مروی ہے اور اس میں یوں د...
 وارد ہوا ہے اونہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم مر ظہران میں آئے
 (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور اگے لبنی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں
 ہے کہ میں نے کہا حال اون دو عورتوں کا رہنے میں آپؐ کو دریافت کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے اس سے
 نے فرمایا کہ حفصہ اور ام سلمہ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ میں حجر بن
 باس آیا اور ہم گھر میں رہنا تھا رہنے ازواجِ مطہرات (اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اون ہونہ سننے تک ایک ماہ تک تم کہا می تھی پھر جب تنہا میں ہو چکے تو آپؐ اور ترکہ اون کی نظر
 گئے **ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما** یقول **كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ**
عَنِ الْمُرَاتِينِ اللَّتَيْنِ تَطَا حَصْرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَيْسَتْ
مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى حَبَسَتْهُ إِنْ مَكَّةَ كُنَّا كَانِ بِمِثْلِ الظَّهْرَانِ يَقْفِي حَلَجَتَهُ فَقَالَ
أَدْرِكْنِي بِأَدْوَةِ مِزْبَانٍ فَتَأْتِيكَ بِهَا ذِكْرًا كُنَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَدَجَّ ذَهَبًا أَصْبَحَ عَلَيْهِ
وَدَكْرُوتٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُرَاتِينِ كَمَا تَضَيَّتْ كَلَامِي حَتَّى
قَالَ عَالِفَةً رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے
 کہ جبے ظہران پہنچے تو حضرت عمرؓ نے اس سے حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ جہاں تک وہاں کی
 بہرین جہاں لے گیا اگے وہی مضمون ہے **ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال
 کہ ازل حرمیمان اس سے کل عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنِ الْمُرَاتِينِ مِنَ الْأَزْوَاجِ النَّبِيِّ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَعَالَى إِلَهُهُ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمْ لِحَقِّ حُجَّتِهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَحُجَّتُهُ مَعَهُ فَمَا كُنَّا بَعْضُ الطَّرِيقِ عَدَلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

رَعَدَتْ مَعَهُ يَالَا إِذَا وَقَعَتْ بَرْدُ شَعْرٍ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَمَوَّضًا فَقُلْتُ يَا
 أَيُّهَا الْمُرْسَلِينَ مِنَ الْمُرَاتَانِ مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ إِنَّ تَتَوَبَّأ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاعْبَا
 لَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرِهَ
 وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُفُّهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ لَيُّوهُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعَهُمْ فَرُبُّنَا نَوْمًا تَكْلِبُ النَّبَاءَ
 فَكُنَّا تَدْمُنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا يُغْلِبُصُّمْ نِسَاءُ وَهُمْ نَطْفِقُ نِسَاءً مَا تَعْلَمُ
 مِنْ نِسَاءٍ أَفْهَمَ قَالَ وَكَانَ مَسْنَدِي فِي بَيْتِي أُمِّيَّةُ بْنُ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي
 فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى أُمِّ رَافِي نَادَاهُ تَرَجِعِي فَأَتَوْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي
 فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ أَنْ أُرَاجِعَكَ قَوَّاهُ إِنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِيُؤْخِضُنَّكَ وَتَعْبُرُ أَحَدَهُنَّ إِلَى الْيَوْمِ إِلَى اللَّيْلِ فَأَلْطَمْتُكَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
 فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَعْجَبِينَ
 أَحَدًا تَكُنُ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مِنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ
 أَفْتًا مِنْ أَحَدِكُمْ أَنْ يُغَضِبَ اللَّهَ عَلَيْهِمَا لِيُغَضِبَ سَوْفَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
 هِيَ قَدْ هَكَكْتَ لَا تَرَجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي
 مَا بَدَأَ لَكَ وَلَا يُغْزِيكَ إِنْ كُنْتَ جَارِيَةً هِيَ أَرْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ إِجَارَةً مِثْلَ
 الْأَنْصَارِ قَالَ فَكُنَّا نَتَنَادَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ
 بِكُمَا دَانِزِلُ يَوْمًا نِيَابَتِي بِحَسْبِ الْوَجْهِ وَغَيْرِهِ وَارْتِيَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَكُنَّا نَحْكُمُ أَنْ
 غَسَّانُ شُعْلُ الْخَيْلِ لِيُغْزُوا نَاكَ نَزَلَ صَاحِبِي لَحْمًا أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بِأَبِي فَخَرْنَا دَارِي
 فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ
 مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ حَالِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَاءِهِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ
 وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَأَنِّي أَخْتَرْتُ إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ سَدَدْتُ عَلَى شَيْبَانِي

ثُمَّ تَوَلَّيْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى طَيْمَةَ وَهِيَ تَحْتَ ثِيَابِي فَقُلْتُ أَهْلُكُنَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ذَا مَعْنَى فِي هَذَا وَالْمَشْرُوبَةُ فَانْتَبَهْتُ عَلَامًا لَهُ اسْوَدَّ
فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِمَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ الْفَقَالَ تَنْدُ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَأَنْطَلَقْتُ
حَتَّى انْتَصَيْتُ إِلَى الْمَسِيرِ فَبَلَغْتُ كَذَا عِنْدَهُ رَهْطًا وَبِئْسَ يَكُونُ بَعْضُهُمْ فَبَلَغْتُ ثَلَاثًا
ثُمَّ عَلَبَنِي مَا أَحَدٌ ثُمَّ اتَّيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ بِمَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ الْفَقَالَ
تَنْدُ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مَدِيرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ
فَقَدْ أُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُسَكِّمٌ
عَلَى مِلْ حَصِيرٍ قَدْ أَتَى فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَسْأَلُكَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ
إِلَيَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَهُمْ قُرْآنِي قَوْمًا
تَغْلِبُ النَّسَاءَ فَكَانَ قُرْبَنَا الْمَدِينَةَ وَجَلَّ نَاقُوا مَا تَعْلِيهِمْ رِبَاءَهُمْ فَطَفَرُوا بِنَا
يَتَمَكَّنُ مِنْ بِنَائِهِمْ فَتَضَعُكَ عَلَى أَمْرٍ أَيْ يَوْمًا كَذَا هِيَ تَرَا جُنْدِي كَمَا لَكُنْتُ
أَنْ تَرَا جُنْدِي فَقَالَتْ مَا تَرَكْتُمْ أَنْ تَرَا جُنْدِي قَوْلًا إِنَّ أَدْوَاهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَا جُنْدِي وَتَعَجُّهُ أَحَدٌ مِنْهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَافَ مَنْ
فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَافَ أَكْثَرُ مَنْ أَحَدٌ مِنْهُنَّ أَنْ يُغَضِبَ اللَّهَ عَلَيْهِمَا لِيُغْزِبَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَنْبَسِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَسُرُّكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتِي
هِيَ أَوْ سَمِ مِنْكَ وَاحْتَبَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ تَنْبَسِمُ أَحَدٌ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَفَسْتُ فَبَلَغْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ قَوْلًا اللَّهُ مَا رَأَيْتُ
فِيهَا شَيْئًا يُؤْذِي الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبَاءَ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ
أَمْتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى نَارِسٍ وَالزُّومِ وَهُمْ لَا يَعْجِدُونَ عَزَّ وَجَلَّ نَاسْتَوِي حَالِيَا
ثُمَّ قَالَ إِنِّي شَيْءٌ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ مَحْبُولَاتُ لَهُمْ حَيَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ
اللَّهُ نِيَا فَقُلْتُ اسْتَخْفِرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ
سُوءِ مَرْجِدَتِهِ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ فَقَالَ الرَّهْمِيُّ نَاخِرٌ بِي مَعْرُوءَةٌ عَنْ عَائِشَةَ

نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَى فَكَلِمَاتُ لَنَا مَصْرُوعَةٌ وَنَحْنُ لَكُمْ لِكَلِمَةٍ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَدِ الْأَيْقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَيْئًا
 وَأَنْتَ دَخَلْتَ مِنْ شَيْءٍ وَعَشِيرَتِي أَخَذُوهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْءَ لَتُسَمَّى وَعَشِيرَتِي ثُمَّ قَالَ
 يَا عَائِشَةُ إِنَّ فِي كَلِمٍ لَكَ أَمْرًا فَادْعِي عَلِيَّ أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرَ بِي أَبُو بَكْرٍ
 ثُمَّ قَرَأَ عَلِيٌّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا ذُوَا جَنَاحٍ حَتَّى يَكْفِيَ الْكِبْرَ عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ إِنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَا مُرَايَ بَعْدِي أَنِّي قَالَتْ فَقُلْتُ
 أَرَأَيْتُمْ هَذَا اسْتَأْمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّادِرَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعَهُ فَأَخْبَرَهُ
 أَبُو بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ بَيْنَنَا أَنِّي أَخْبَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَكَلَّمَ يُؤْتِي سُلْطَانًا قَالَتْ فَتَادَةُ صَنَعْتُ فُلُوبُكُمْ
 قَالَتْ مَا لَكُمْ فُلُوبُكُمْ كَمَا عَمِدَ السَّعْدُ بْنُ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَمْ يَكُنْ مِنْ بَدَتِ سَوَازِو
 رَكَشَاتِهِمَا كَهَضَرَتْ عَمْرُ سَ اَوْنِ دَوِيسِيُونَ كَا حَالِ بُوَ جَوْنِ بَنِي صَالِي السَّعْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَسِيُونَ مِينِ سَ
 جَنَكِ لِيَةِ السَّعْدِ تَعَالَى فَرَمَاتَا هَے كَ اَكْرَقَمِ تَوْبَهُ كَرَوَانَدِ تَعَالَى كِي طَرَفِ تَوْتَهَارِ سَ دَلِ جَوَكِ هُوَ مِينِ
 يَهَامَتَا كِ كِ جَوَ كِيَا اَوْنَهَوْنَ لَے اَوْرَمِينِ نَے هِي اُنْ كَے سَاقَهَ بُوَ جَبِ سَمِ اِيَكِ اِهَ مِينِ تَهِي هَضَرَتْ
 عَمْرَ اِهَ كَے كَنَارَے هُوَے اَوْرَمِينِ هِي اَوْنِ كَے سَاقَهَ كَنَارَے هُوَا پَانِ كِي جَوَاكِلِ لِيَكِرِ اَوْرَانَهَوْنَ
 نَے پَانْخَانَهَ پِيرِ اَوْرِ پِيرِ سَے پَاسِ اَے اَوْرَمِينِ نَے اَوْنِ كَے هَاتَهَوْنَ پَرِ پَانِ دَالَا اَوْرَانَهَوْنَ نَے
 وَصَوُ كِيَا اَوْرَمِينِ نَے كِيَا اَے اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ دَهْ كَوْنِ سِي دَوُورِ ثَمِينِ مِينِ بَنِي صَالِي السَّعْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَسِيُونَ
 مِينِ سَ جَنَكِ لِيَةِ السَّعْدِ تَعَالَى فَرَمَاتَا هَے كَ اَكْرَقَمِ تَوْبَهُ كَرَوَانَدِ تَعَالَى كِي طَرَفِ تَوْتَهَارِ سَ دَلِ جَوَكِ هُوَ مِينِ
 هِي هَضَرَتْ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَمْ يَكُنْ مِنْ بَدَتِ سَوَازِو رَكَشَاتِهِمَا كَهَضَرَتْ عَمْرُ سَ اَوْنِ دَوِيسِيُونَ كَا حَالِ بُوَ جَوْنِ بَنِي صَالِي السَّعْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَسِيُونَ مِينِ سَ
 اَبَا كِ تَمَ نَے يَكِيُونَ زَوْرِ يَا فَنَتِ كِيَا) زَهْرِي نَے كِيَا كَهَضَرَتْ عَمْرُ كَرَوَانَدِ اَوْنِ كَانَهَ بُوَ جَوْنِ اَتَنِ مَدَتِ
 كِتَابِ پَسَنْدِ هُوَا اَوْرِيَا پَسَنْدِ هُوَا كَ اَسْتَنَ وَنِ كِيُونَ اِسْ هَوَالِ كَرِ جَوَ پَرِ كِيَا هُوَا پَسَنْدِ هُوَا
 كَدَهْ حَفْصَهْ اَوْرِ عَائِشَهْ مِينِ پِيرِ لَكِ حَدِيثِ بَيَانِ كَرْنِے اَوْرِ كِيَا كَ سَمِ كَرَدَهْ قَرِيشِ كَے اِيَكِ اِيَسِي قَوْمِ
 تَهِي كَے عَوْرَتُونِ پَرِ غَالِبِ رَهْتَهِي تَهِي پَرِ جَبِ مَدِينَهْ مِينِ اَے تَوَا يَے كَرَدَهْ كُوَا يَا كِيَا عَوْرَتُونِ پَرِ غَالِبِ رَهْتَهِي
 سَوَاهَرِي عَوْرَتُونِ اَوْنِ كِي خَصْلَتَيْنِ سِيَكْنِے لَكِينِ اَوْرِ مِرَا مَرَكَانِ اِنِ دَنُونِ بَنِي اَمِيَهْ كَے قَبِيلَهْ مِينِ

ہتمامینہ کی بلندی پر سوا ایک دن میں اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے
 جواب دینے کو بُرا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینی کو بُرا مانتے ہو اور اس کی قسم ہے کہ بتی صلے اللہ علیہ و
 سلم کی بیبیاں اور انکو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک سا دن میں کی آپ کو چوڑ دیتی ہے کہ دن سے
 رات ہو جاتی ہے سو میں چلا اور داخل ہوا حصہ پر اور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو انہوں نے کہا کہ ہاں اور میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو چوڑ دیتی ہے دن سے
 رات تک انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے کھا کہ محروم ہو گئی، تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان
 میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور ناگہان وہ ہلاک ہو جاوے اس سے فوت ایمان حضرت عمر کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت شاذ
 ان کے سینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ سرگز جواب دے کہ تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجھ سے فرمائش کیا کہ جو تیرا چاہیے ہے اور تو ہو کا نہ
 کہا کیو اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے پھر سے مست ہو کہ تیری اور اس کی برابری
 نہیں ہو سکتی) اس میں اقرار ہے حضرت عمر کا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت اور
 محبوبیت کا مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اور کہا حضرت عمر نے کہ ہمارا ایک
 ہمسایہ تھا الفار سین کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے
 تھے سوا ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اس سے اور
 ہم میں چچا ہوتا تھا کہ عثمان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلین لگاتا ہے کہ ہم سے بڑے سوا ایک دن میں
 رفیق نیچے گیا (یعنی حضرت کے پاس) اور پرغشا کو میرے پاس آیا اور میرا وارہ ڈھونڈا اور آؤڑی
 اور میں نکلا اور اس نے کہا بڑے غضب ہوا میں نے کہا کیا ملک عثمان آیا اس نے کہا نہیں اس سے
 بھی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو میں نے کہا کہ
 لفضیب ہوئی حصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے
 والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اتر آیا اور حصہ کے
 پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ دوسری ہے پھر میں نے کہا کہ کیا طلاق دیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سوا گس نے کہا کہ میں نہیں جانتی اور وہ تو دھان کٹا رہا کیسے ہو گئے اس جبر کے میں بیٹھے ہیں سو
 میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو سیہ خام تھا اور میں نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور
 پہر نکلا اور کہا کہ میں تمہارا ذکر کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب ہو رہے ہیں چلا بہا نکلا کہ منبر مسجد تک
 پہنچا اور دھان بٹھ گیا اور منبر کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے اور ان میں چند شخص رو رہے تھے سو
 میں تھوڑا بیٹھا پہر میرے اوپر وہی خیال غالب ہوا جو میں اپنے دل میں پاتا تھا اور پہر اس غلام کے
 پاس آیا اور کہا کہ اجازت لو عمر کے وسط اور وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور
 حضرت حبیب ہو رہے ہیں میں بیٹھ کر چلا اور ناگہان غلام مجھے بلائے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارا سے لیے
 اجازت ہوئی سو میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ ایک بورے کی بناؤ
 پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اسکی بناؤ آپ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پہر میں نے عرض کی کہ کیا آپ
 نے طلاق دی اپنی پیرویوں کو اسے رسول اللہ کے سوا آپ میری طرف اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں
 پہر میں نے کہا اللہ اکبر اسے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم
 کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر پہر حبیب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ اونکی عورتیں پہر
 غالب ہیں اور ہماری عورتیں ہیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن
 سو وہ مجھے دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت بُرا مانا تو اس نے کھاکہ تم کیا بُرا مانو
 ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قسم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں انکو جواب دیتی
 ہیں اور ایک ایک ان میں کی آپ کو چوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو میں نے کہا کہ محروم ہو
 گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی
 ہے اس کو کہ اللہ تعالیٰ اوپر غصہ کرے سبب غصہ اس کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جاوے
 سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا
 حضرت جھوٹے (یعنی اللہ تعالیٰ نے عہد کیا کہ پاس اور میں نے کہا کہ تم ہو کا نہ کہانا اپنے سوت کی حالت
 دیکھو کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی سو آپ پہر دوبارہ مسکرائے اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور
 کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انہوں نے مسطورح مقدم رکھا رضامندی کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی مقتدی ہے کمال ابون کا پہرین نے عرض کی کہ کچھ جی پہلانے کی
 باتیں کر دن اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا بن سو مین بیٹھے گیا اور مین نے اپنا سر اونچا کیا کہ
 کیسے طوفان اللہ تعالیٰ کی قسم مین نے کوئی چیز و دن ایسی نہ دیکھی جسکو دیکھا کہ میری نگاہ سے بڑھ کر
 سواترین چڑھون کے سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ آپ کی
 امت کو کفر و کشت اور کشتا کی خنایت کرے (دیکھا کہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں نہ گئے
 اور امت کی کشتا دگی طلب فرمائی کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فاسخ الالبال ہوں) اسلیو کہ اُس
 تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کو شری کشتا دگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے
 ہیں (بلکہ آتش پرست اور بنی پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادب سے پیشور اور کہا کہ اے
 ابن خطاب کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ انکی طبیعت دنیا کی زندگی میں دیدیے گئے سو
 مین نے عرض کی کہ مغفرت مانگیجے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ کے اور کہینیت یہ
 تھی کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ یہ بیویں پاس نہ آئیں گے ایک مہینہ تک اور یہ قسم ادب پر نہایت غصہ
 کے سبب کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا نہ سہی نے کہا خبر دی مجھ کو وہ
 نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان کی کہ جب اونٹیں اتین گذر گئیں تو داخل ہوئے
 مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے مجھ پر آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تنبیہ
 کا) سو مین عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہم پاس ایک ماہ تک نہ آئیں
 نہ لاؤنگو اور آپ ہمارے پاس اونٹیں وین دن تشریف لے آئے اور زمین برابر دن گنتی تھی ذیہ عرض
 کرنا اون کا اس عرض سے ہٹا کہ شاید آپ بہول نہ گئے ہوں) سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انٹیر
 پر ہی آتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ مین تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اوس کے جواب دینے
 میں جلدی نہ کر دینا تک بشورہ لانو اپنے بابا پر سو تو کچھ پتہ ہار اخرج نہیں پھر آپ نے یہ آیت
 قرآنیہ یا یٰ اَیُّہا النبیٰ یٰعنہ اے بنی کہہ دو تم اپنی بیویوں سے آخر تک جناب عائشہ صدیقہ فرمائی تھیں
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے باپ کبھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہیں گے
 پھر فرمائی ہیں کہ مین نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لون میں اپنے باپ سے مین بلا شک چاہتی
 ہوں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (دیکھا کہ ایمان اور تقویٰ ہے ام المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسم نے کہا کہ مجھ کو ایسے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
 مست خیر و دو آپ اپنی اور بیویوں کو اُس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن
 سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کو تو اُدھ سے کہا صَدَقَ اللہ و کَلِمَا
 کے معنی یہ ہیں کہ جبکہ ہر مہینہ ہمارے دل **۱** اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم
 ہوا اس سے حکم ایلا کا اور ایلا المنتہ میں مطلق قسم کہانے کو کہتے ہیں اور صطلح فقہاء میں خاص
 ہے ترک جماع کی قسم کہانے کے ساتھ اور سب پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلا سے یعنی ترک
 جماع کی قسم کہانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ بکھر
 اور کی مدت میں اختلاف ہے علماء حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ کُتُوَی وہ شخص ہے جس پر
 نے چار ماہ سے زیادہ کی قسم کہا ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کہا ہے تو وہ سولی یعنی ایلا کرنے والا
 نہیں ہے اور کو فیون نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کہا ہے وہ سولی ہے اور اس میں مستحب کا
 اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہیں واقع ہوتا جب تک چار ماہ نہ گزرین اور اس میں بھی اتفاق
 ہے کہ جب اس مدت کو اندر جماع کیا تو ایلا جانا نہ اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کو فیون کے نزدیک
 طلاق پڑ گیا اور علماء حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جاوے
 کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو فاضلی طلاق دیدے اور یہی قول ہے اہل طلاق
 کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا اور
 ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ فاضلی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اور سپر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور
 اگر وہ نہ مانے تو تفریر دیا جاوے اور کو فیون میں اختلاف ہے کہ طلاق جو او سپر بیا ایلا کے پڑا
 ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہاء سب متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا فاضلی
 دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک کا قول ہے کہ اُس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کو اندر دیتا
 عیاض نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سوا مالک کے اور اگر تین قروا اُن چار مہینوں
 میں گزر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہو گئی اور جہور
 نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنی بعد چار ماہ دو سہرانا مکہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز
 ہوا اس سے پس ماں بکنا دروازے پر جس پر وہ غلام تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے

برادر کفر آپ کے یہاں پاسان نہ تھا تھا تیسرے یہ کہ واجب ہر اجازت لینا کہہ دالے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں اکیلا ہے چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار میں نہ ملے پانچویں یہ کہ منتخب ہر اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکھانا اگرچہ بعد شادی کے ہو چوتھی زہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قناعت کرنا آپ کا تہوڑی مینا یا تین کو ٹھون پڑ جس میں سٹیہ بیوں کی ضرورت ہو رہنا زہد ہے آٹھویں خزانہ اور گدگد مقرر کرنا اثاثات البیت کے لیے روا ہے نویں حرص صحابہ کرام کی طلب علم کے لیے کہ اوسیکو واسطے باری مقرر تھی کہ ہر روز ایک صحابی حضرت کی خدمت میں آویں اور علم حاصل کریں دسویں ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انصاری کی خبر مقبول کی گیا تھوین حاصل کرنا افضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تھے اوسکی باری کے دن کا بار تھوین معلوم ہوئی اس سو ادب بزرگوں کے اور کیسیت اولیٰ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہی شعار ہے سعادت مندوں کا تیر تھوین مرغیب دنیا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو۔

باب المظاہرۃ البائتۃ لا نفقۃ لہا مطلقۃ بانہ کے نفقہ ہونے کا بیان عرب
 فَاِذَا بَلَغَتِ الْمَرْءُ الْبَاطِلَ لَا نَفَقَةَ لَهَا مَطْلُوعًا اَلْبَتَّ وَهُوَ عَائِدٌ فَاَدْسَلُ الْيَمْحَا وَكَذَلِكَ
 يَتَجَدَّرُ نَفَقَتُهُ فَقَالَ وَاللّٰهُ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ كَمَا دَسَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَدَّكَ لَكَ لَكَ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْكَ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَ فَوَيْلٌ لِّهَا
 لَمَّا قَالَ يَلَاكِ امْرَاَةٌ يُعْشَاهَا اَصْحَابِي اَعْتَدْتِي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ اَجَلُ
 اَعْمَى تَصْنَعِينَ شَيْئًا لَكَ فَاِذَا اَحْلَلْتَ فَاِذَا نَبِيٌّ قَالَتْ لَمَّا اَحْلَلْتُ كَرِهْتُ اَنْ يَسْأَلَنِي ابْنُ
 فَاَبَا جَعْلٍ خَطْبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو الْيَمْحَا لَا يَسْأَلُ عَصَاهُ عَنْ عَائِقِهِ وَاَا مَعَارِيْهُ فَعَصَلُوْهُ لَا مَالَ
 لَهُ اَنْ يَكُوْنِ اسْمَاءُ بِنْتُ يَدْنِيْ كَرِهْتُ شَرَّكَ اَنْ يَكُوْنِ اسْمَاءُ مَتْرُكَةً فَجَعَلَ اللّٰهُ نَفَقَتَهُ
 خَيْرًا وَاَعْتَبْتُ شَرَّ حِمْمَةِ فَاَطْلَعْتُ فِي سَبِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ سِوِيٍّ
 بَابُ اَوَّلُهُ شَهْرٍ مِنْ نَهْجٍ يَنْتَهِيْنَ بَابُ اَوَّلِهِ شَهْرٍ مِنْ نَهْجٍ يَنْتَهِيْنَ بَابُ اَوَّلِهِ شَهْرٍ مِنْ نَهْجٍ يَنْتَهِيْنَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَإِنْ تَقَرَّرَ فَادْهَبْ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
 لَمْ يَكُنْ مِنْ عِدَّتِكَ فَإِنَّكَ رَجُلٌ أَهْمِي فَتَجِدُنِي شَاكِلًا عِنْدَهُ الْوَلِيُّ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ
 مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ بُو جَاهُ لَوْ أَنَّهُمْ لَمْ يَخْبُرُوا بِنِي خُبْرِي بَلْ هُوَ ابْنُ
 شَوْمِ خَزْمِي بَنِي طَلَّاقِ دِي وَأَرَاكَ كَمَا نَفَقَةُ دِينَ سَ بِهَرْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ
 جَاهِزِ مَوْبِئِينَ أَوْ رَأَيْتَ خُبْرِي أَتَيْتُ فَرَمَايَا لَمْ يَكُنْ لِنَفَقَةِ نَهْنِينَ أَوْ رَمَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ كَيْسَ كَبَرِ جَلِي جَاهُ
 لِيَسَّ كَمَا وَهَابِي سَ بِهَرْدِ دَانِ تَمِ ابْنِ كَبَرِ أَوْتَارِ سَكْتِي هُوَ سَوَا نَهْنِي كَيْسَ بَاسِ هُوَ حَكِيمٌ فَاطِمَةُ
 بِلَيْتِ قَلْبِي أَخْتِ التَّحَالِ بَرِي تَسِي أَخْبَرْتُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بَنِي الْمُتَيْيَةِ أَخَذَ وَجْهَ
 كَلَامِهِمَا ثَلَاثًا فَاسْتَمَعَ الْبَحْرُ فَقَالَ لَهَا أَتَمَلِكُ لِي لَكَ عَلَيْكَ نَفَقَةُ فَإِنْ تَطْلُقُ خَالَ
 ابْنِ الْوَلِيِّ وَتَقَرَّرَ فَانْزِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَيْلَتِ مَيْمُونَةَ فَقَالَ الْوَلِيُّ
 أَبَا حَفْصٍ طَلَّقُوا أَمْرًا ثَلَاثًا فَاحْضَرِ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَيْسَتْ كَمَا نَفَقَةُ وَعَلَيْهَا الْوَلِيُّ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْتَقْبِلِي بِنَفْسِكَ وَأَمْرًا أَنْ تَقْبَلِ
 إِلَيْهِ شَرِيكَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أَمَّ شَرِيكَ يَا شَيْخَا الْحَاجِرُ كَيْسَ أَكَا وَتَلَوْنَ فَاطِمَةُ إِلَيْ
 ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَجْنِي فَاتَمَلَّتْ إِذَا وَصَلَتْ حَيْثُ مَارَ لَكَ لَكَ بَرِيكَ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ وَكَانَتْ مَضَتْ
 عِدَّتُهَا أَنْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بَنِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَرْحُومَةٍ
 نِي خُبْرِي كَيْسَ ابْنِ حَفْصٍ نِي اُونِ كُو شَرِي طَلَّاقِ دِي سَ اوردِ مَيْنِ كَرِ جَلِي كَمَا أَوْ رَأَيْتَ كَيْسَ لَوْ كُونِ نِي
 فَاطِمَةَ سَ كَمَا كَيْسَ سَ بِهَرْدِ لِي سَ هَارِي اوردِ نَفَقَةِ نَهْنِينَ اوردِ خَالِدِ حَيْثُ لَوْ كُونِ كَيْسَ سَاهِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ بَاسِ آسَ كَيْسَ مَيْمُونَةَ كَيْسَ كَبَرِ مَيْنِ اوردِ عَرْضِ كَيْسَ اوردِ حَفْصٍ بَنِي مَيْنِ طَلَّاقِ دِي سَ
 اُسْكِ عِدَّتِ كَرِ نَفَقَةِ سَ بِهَرْدِ فَرَمَايَا اُسْكِ نَفَقَةِ نَهْنِينَ سَ اوردِ اوردِ عِدَّتِ وَاجِبِ اوردِ اُسْكِ كَمَا
 بِهِيَا كَيْسَ اُسْكِ نَحَاجِ مَيْنِ بَ سِيرِي مَصْلَاحِ كَيْسَ سَبِيَّتِ نَزْ كَرْنَا اوردِ حَكْمِ يَا اُسْكِ كَمَا اوردِ اُسْكِ كَمَا
 بِهَرْدِ كَمَا بِهِيَا كَيْسَ اُسْكِ شَرِيَا كَيْسَ كَبَرِ مَحَاجِرِينَ اوردِ مَيْنِ جَمْعِ هُوَنِي مَيْنِ سَوِيْعِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ نَابِيَا كَيْسَ كَبَرِ جَاهُ
 كَيْسَ اوردِ دَانِ اِينَا دُو پُتِ اوردِ اوردِ كِي لَوْ كُوِي لَمْ كُونِ دِي كَيْسَ كَا سَوِيْنِ اوسِ كَيْسَ كَبَرِ جَلِي كَيْسَ بِهَرْدِ
 بِهَرْدِ عِدَّتِ هُوَ جَلِي لَوْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْكِ اَسَامَةُ بَنِي زَيْدِ سَ بِهَرْدِ دِيَا حَكِيمٌ
 اُسْكِ كَيْسَ عِدَّتِ فَاطِمَةَ بِلَيْتِ قَلْبِي قَالَ كَيْسَ بَرِي فَاطِمَةَ كَيْسَ اِينَا فَاطِمَةَ كَيْسَ عِدَّتِ

رَحِمَ مَنْ يَنْتَحِرُهُمْ فَطَلَقْنِي الْبَيْتَ نَارَسْتُ الرَّاهِلَةَ ابْتِغَى الثَّقَفَةَ رَأَيْتُهَا الْحَالَةَ
 مَعَ حَدِيثِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
 لَا تَقُولُ بَيْنَ قَلْبِ مَرْجَمٍ وَهِيَ مَضْمُونٌ مَرُورٍ بِجَوَادٍ رَافِعٍ فَاطَمَتْ بِمَنْ قَلْبِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمْرٍو وَبَنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ
 فَطَلَقَهَا إِخْرَافًا لِقَطِيفَةٍ فَوَعَدَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَسْقِطُهُ فِي سُرُورٍ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي تَمَامٍ أَنَّ تَنْتَهَلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْنُومٍ الْأَعْلَى
 كَأَبِي مَرْوَانَ أَنْ يُصَلِّتَهُ فِي خُضْرٍ الْمُطَلَّعَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ
 أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ فَلَيْسَ شَيْءٌ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَلْبِ مَرْجَمٍ
 تَقَالَى عَنْهَا خَبَرٌ مَرُورٍ كَوْنَهُ ابْنُ عَمْرٍو وَبَنِيهَا أَدْرَأْسَ فِي تَمِيمٍ طَلَّقَ دِيَةَ بَنِيهَا كَمَا كَانَتْ فِي خَبَابِ
 رَسُولِ عَدَا مَلِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ أُمِّيٍّ أَدْرَأْسَ فِي دِيَارِهَا كَمَا كَانَتْ فِي خَبَابِ
 كَدَابْنِ أُمِّ مَكْنُومٍ كَيْسَ كَلْبٍ جَلْبُورٍ مَرُورٍ فِي الْأَمَلِ تَقْدِيرُ مَنْ كَلْبُ مَرْجَمٍ أَوْ عُرْوَةُ
 فِي كَلْبٍ كَمَا كَانَتْ فِي خَبَابِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَابِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَابِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْكَارِجَانِ مَكْنُومٍ ابْنِ شَجَابٍ بِغُلَا الْأَسَادِ مِنْ كَلْبٍ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ وَهِيَ رَوَاتُهَا ابْنُ عَمْرٍو وَبَنِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ
 خَرَجَ مَعَ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي كَلْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى الْبَيْتِ نَارَسْتُ الرَّاهِلَةَ ابْتِغَى الثَّقَفَةَ رَأَيْتُهَا الْحَالَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِطَلِيفَةٍ كَانَتْ تَقِيَّتُ مِنْ طَلِيفَةٍ أَسْرَكَهَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ
 دَعَا كَثِيرٌ ابْنُ رُبَيْعَةَ بِطَلِيفَةٍ فَكَأَلَهَا وَاللَّهُ مَالِكٌ لَقَفَهَا إِلَى أَنْ تَكُونُ حَامِلًا
 نَأَتْ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَتْ لَهُ قَوْلُهَا فَقَالَ لَا تَقَفَ لَكَ
 فَاسْتَأْذَنَتْهُ مِنْ الْأَثْقَالِ نَأَتْ لَهَا فَكَأَلَتْ ابْنُ كَلْبٍ رَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْنُومٍ
 وَكَانَ أَسْمَى تَقَفَتْ نِيَابَهَا عِنْدَهُ لَا يَرَاهَا كَلْبًا مَفْتَتَةً عِدًّا فَبُكَتْ نَكَبَتُهَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَارَسْتُ الرَّاهِلَةَ ابْتِغَى الثَّقَفَةَ رَأَيْتُهَا الْحَالَةَ
 الْحَدِيثُ مِنْ كَلْبٍ بِطَلِيفَةٍ فَكَأَلَهَا وَاللَّهُ مَالِكٌ لَقَفَهَا إِلَى أَنْ تَكُونُ حَامِلًا
 بِالْقَوْمِ التَّوَجُّدُ نَا النَّاسَ عَلَيْهِ فَكَأَلَتْ فَاطِمَةَ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ تَقِيَّتُهَا

بڑی مسجد میں اور شعبی ہی سے شعبی نے فاطمہ کی حادِ ثانیہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
 اسے گھر دلوایا نہ خرچہ اور اسود نے ایک مٹھی کنکر سے لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے
 روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے
 کتاب اللہ کی اور نہ سنتِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کو قول سوا کہ معلوم نہیں کیا
 وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور طلحہ ثلاث کو گھس دینا چاہیے اور خرچہ یہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 ہے کہ مت لکوا لکوا لکم گھروں سے مگر جب وہ کوئی کہل بیجا کی کرین رہیں نہ اس
 عمار بن رزین بقیۃ وہی قصہ اس سند مروی ہوا **عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَوْلُ ابْنِ زَوْجِهَا طَلَحًا ثَلَاثًا كَمَا تَكُونُ لِكُلِّ نِكَاحٍ لِكُلِّ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَكَنِي لَا كَفَّةَ قَالَتْ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتَ
 نَازِئِي نَازِئَتُهُ فَخُطِبَ لَهَا مَعَاوِيَةٌ وَأَبُوجَهِمٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَعَاوِيَةٌ فَدُخْلُ تَرْكِ لَمَالٍ لَهَا
 وَأَمَّا أَبُوجَهِمٌ فَدُخْلُ خَرَائِبِ الشَّيْءِ وَلَكِنْ أَمَّا اسْمُهُ فَقَالَتْ بَيْدِهَا هَكَذَا أَسَامَةُ
 اسْمُهُ فَقَالَ لَكَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ
 لَكَ قَالَتْ فَكَرَّ وَجْهَهُ فَأَعْتَبَ طُفْطُفٌ مَرْحُومَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتِي تَبِي
 کہ اُس کے شوہر نے تین طلاق دیے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس کو گھر دلوایا
 اور نہ خرچہ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھے سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عت
 پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا پھر میں نے ان کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابو جہم نے
 اور ہامہ بن زید نے سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مغلس ہے کہ
 اُس کو مال نہیں اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ سر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ خوب ہے اسامہ خوب ہے اور جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری سچے بہتر ہے پھر
 میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر شک کرنے لگیں **عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
 كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلُ ابْنِ زَوْجِهَا طَلَحًا ثَلَاثًا كَمَا تَكُونُ لِكُلِّ نِكَاحٍ لِكُلِّ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنِي لَا كَفَّةَ قَالَتْ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتَ
 نَازِئِي نَازِئَتُهُ فَخُطِبَ لَهَا مَعَاوِيَةٌ وَأَبُوجَهِمٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَعَاوِيَةٌ فَدُخْلُ تَرْكِ لَمَالٍ لَهَا
 وَأَمَّا أَبُوجَهِمٌ فَدُخْلُ خَرَائِبِ الشَّيْءِ وَلَكِنْ أَمَّا اسْمُهُ فَقَالَتْ بَيْدِهَا هَكَذَا أَسَامَةُ اسْمُهُ فَقَالَ لَكَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ
 لَكَ قَالَتْ فَكَرَّ وَجْهَهُ فَأَعْتَبَ طُفْطُفٌ مَرْحُومَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتِي تَبِي****

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِكَافٍ وَرَأْسُ مَعْرِفَتِهِ أَصَحُّ مِنْ وَحْمَتِهِ أَصَحُّ مِنْ شِعْبِهِ فُلُكٌ
 أَمَّا نَفَقَةُ الْإِسْلَامِ أَوْ كَعْتَدُ فِي مَسْأَلَتِهِ قَالَ لَا قَالَتْ فَتَشَدَّدْتُ عَلَى شَيْءٍ وَرَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ كَلَفَاتِ قُلْتُ فَلَا تَأْكُلْ قَالَ صَدَقَ لَيْسَ
 لَكَ نَفَقَةٌ أَعْتَدْتُ فِي ذِيكَتِ ابْنِ عَمَلٍ ابْنِ أُمِّهِ كُتُومٌ فَإِنَّهُ خَرِيءُ الْبَصَرِ ثَلَاثَةَ ثَوْبٍ
 عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَإِذْ يَنْبَغِي قَالَتْ فَخَطْبَنِي بِحُطَابٍ مِنْهُمْ مَعَارِيضُ رَأْيُو الْجَحِيمِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَعَارِيضَ تَرَدُّ بِخَفِيفَةٍ
 إِلَى الْحَالِ وَأَبْرَجْتُمْ مِنْهُ شِدَّةً عَلَى النَّسَاءِ أَفِيضُوا رِبَّ النَّسَاءِ أَوْ كُتُومٌ هَذَا أَوْ لَيْسَ عَلَيْكَ
 يَا سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةُ سَيِّدَتِي مَرْجُمَةٌ رَوَى أَبُو جَوْكِي بَارِ أَوْ بَرَكْدَارٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
 ابْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَكْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ تَزَوَّجَتْ قَلْبِي فِيهِ
 اللَّهُ تَعَالَى هَذَا مَا لَنَا مَا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَرْثَدٍ حَفِصُ بْنُ الْمُعَيْتَةِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَزَوَّجَتْ فِي تَزْوِجَةٍ بَنِيكَ وَنَسَأَ الْحَدِيثَ بِخَوْدِهِ ابْنُ مَرْثَدٍ
 وَذَا قَالَتْ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ اللَّهُ يَا بَنِي تَزَوَّجَتْكَ اللَّهُ يَا بَنِي تَزَوَّجَتْكَ
 أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَوَّلِ بَوَسْمَةٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْهَ بَاسٍ كَيْهَ بَاسٍ أَوْ رَوَى
 وَغَيْرُهُ كَوْرِي بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ
 مَضُونُ بَيَانُ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ
 مِينُ عَنِ ابْنِ بَكْرِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَكْمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ تَزَوَّجَتْ قَلْبِي فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ
 بِخَوْدِهِ ابْنُ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ
 قَلْبِي فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْمَةُ وَلَا تَقْفَرُ مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةَ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ
 أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ كَيْهَ بَانَتْ
 ابْنُ قَالَ تَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ
 فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ فَتَزَوَّجَتْكَ

اور یہ تیسرا ہوا جس کے بعد وہ جدا ہو میں غرض جنہوں نے طلاق البتہ ذکر کیا ادنیٰ مراد یہی یہی تیز
 طلاق ہیں اور علماء کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بانہ جبکو حمل نہ ہوا و سکو نفقہ اور
 مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہا کا قتل ہے کہ اسکو نفقہ اور
 مکان دونوں دینا ضروری حدیث تک اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمد نے کہا ہے کہ
 نہ نفقہ نہ مکان اگر امام مالک اور اشعری نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کو دلائل نووی
 میں مفصل مذکور ہیں اور انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں رہنے کا جو
 حکم دیا اس سے بعض لوگوں نے تنہا بط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بحدیث
 مرد کے کہ اسکو عورت اجنبی کی طرف نظر دینا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی
 پر نظر کرنا حرام ہے چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
 أَنْصَارُهُمْ ذُلٌّ لِّلْیَوْمِ سَاعَاتٍ یَّقْضُضْنَ مِنْ أَنْصَارِهِمْ یعنی کہہ دو تم اسے بنی مروان سے نہیں
 سے کہ روکی رکھیں اپنی انگلیں اور کہہ دو مومن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی انگلیں اور یہ
 دلالت کرتی ہے حدیث بہان کی جو مولیٰ تھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ ام سلمہ اور بیوہ بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں اور عبداللہ ام مکتوم حاضر ہوئے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اون سے فرمایا کہ چپو انہوں نے عمر من کی کہ وہ تو نابینا ہیں آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور
 یہ حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے
 غرض حدیث فاطمہ میں اسکی اجازت نہیں ہے کہ تم عبداللہ بن مکتوم کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات
 ہے کہ تم کو انکی نگاہ سے بچو کی ضرورت پیش نہ آوے گی جیسے اگر کسی بینا کے گھر میں رہنے سے سو فیئر
 آتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابوجہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ میں داخل نہیں
 اسکو کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی
 ہے غرض اس حدیث فاطمہ میں بہت فوائد ہیں اول جواز طلاق غائب نامی جواز تکمیل حقوق میں تیز
 و دفع کے ثبوت ثانی نہونا نفقہ کا بائن کے لیے اور بعضوں نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکتی رائج جواز سماع
 کلام اجنبیہ مسئلہ پوچھنے میں خامس جواز باہر زکالنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت
 کے سادہ مستحب ہونا دیارت و تصالحات کا مردون کو یہی گمراہی اس طرح

کہ حدیث محرم نہ واقع ہو غرض اسی طرح کی اور بہت فائدہ میں جو بخوف تطویل نہیں ذکر کیے جس کو منظور
 ہر نودی میں رجوع کرے **پا** جب جو از خود ریح المعنکۃ البائین والمتوفی عنہما زوجہما فی
 التھار لاجتہا معندہ باین کو اور جب کا شوہر مر گیا ہوا سکون میں نکلنا ضرورت کے دہ طور اور
 حکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول طلیقت خالائی فاددت ان
 لجن کھا فزیدہا کجل ان کھجہ کاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یلہ
 کجل فی کھک فاندل عسی ان تصد فی اوتفعلی معز ذکا ترجمہ جابر کھتو تھے کہ میری خالہ
 کو طلاق ہوا اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں سو ایک شخص نے انکو جھڑکا اور ان
 باہر نکلنے پر اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور اپنے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے
 باغ کی کھجوریں توڑ لو اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اور دن کا پہلا ہو) یا اور کوئی
 ٹیک کرو (کہ تمہارا پہلا ہو) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معندہ باین کو ضرورت کی وقت
 نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذرب ہو ماک اور فاضلی اور ثوری اور لیث اور احمد اور
 دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کو لیے نکلنا روا ہے اور سید طح سے عدت
 وفات شوہر میں ہی اون کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات میں ابر حنیفہ اون کے موافق ہیں
 نہ مطلقہ باینہ میں کہ مطلقہ باینہ میں اون کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کھجور سے بھی خوب ہر اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا نشانہ
 کرنا بھی صاحب ترک مستحب **پا** الفضا عیدۃ المتوفی عنہما زوجہما وغیرہما
 الحمل وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا حکم عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر ثمالیہ ان اباج
 کتب الاعمربن عبد اللہ بن ارقم الزھری یامرؤہ ان ینک خلد علی سبعینہ لیت
 لھا ریش الا سلیکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فیسکھا کعب بن عبد اللہ عاتق لھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحیرہ استفتتہ کلکب عمر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن
 عتبہ بن لخمیرہ ان سبعینہ احکمرہ انھا کانت تحت سعد بن حوکہ وهو فی
 بنی عامر بن لوی وکان میثن شعلہ بدرا متوفی عنہما فی حجة الوداع وھے
 حامل فکمر تشب ان وضعت حملها بعد وکانت فکما کانت متوفی عنہما فی حجة الوداع

عام ہے شامل ہے اور اس عورت کو حکم طلاق دی جاوے اور جب کاخاوند مر جاوے اور شخص سے
 اس آیت کو چوبیسین عدت وفات کی چار مہینہ دس دن تک اور پین (نودی طحطا) **کاب**
 وجوب الاخذ اور فی حدہ الوفاۃ و غیر ذلک الا کلمۃ ایام سوگ و احب اس
 عدت پر جس کاخاوند مر جاوے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرا حرام ہے **عق**
 لکین ینتہی الی سکتہ انھا اخیرتہ ھذیہ الاحادیث الثلاثۃ قال قالت
 زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دخلت علی ام حبیبہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یومئذ ابوها ابو سفيان قد عت ام حبیبہ بطیب فیہ صفرۃ مخلوق
 او غیرہ فدھنت منہ حاریرۃ ثم مشت بعاریضہا ثم قالت واللہ ما اری الطیب
 حاجب غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر لا یحل
 لامرأۃ تؤمر باللہ والیوم الاخر ان یحل علی مکت فوق ثلاث الاعل زوج
 اربعۃ اشھر وعشر اقلت زینب ثم دخلت علی زینب بنت جحش رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا حین ثوی اخوها قد عت بطیب فمسست منہ ثم قالت واللہ ما
 اری الطیب من حاجب غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی
 المنبر لا یحل لامرأۃ تؤمر باللہ والیوم الاخر ان یحل علی مکت فوق ثلاث
 الاعل زوج اربعۃ اشھر وعشر اقلت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمعت
 ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول جالسۃ امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی ثوی عنما زوجھا وقد اشتکت علیہا
 انکما لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأتین او ثلاثا کذلک
 یقول انتم قال ام کلثوم اربعۃ اشھر وعشر اقلت کانت احد اکثر في الجاهلیۃ
 تزنی بالبعۃ علی رأس الحول قال حمید بن قیس لئن ینت وما تزنی بالبعۃ
 علی رأس الحول فقالت زینب کانت امرأۃ اذا ثوی عنھا زوجھا دخلت جھنما
 و لیسست شریئنا بیھا ولم تمس طیب او لا شیئا حتی یمد یھا سکر ثم ثوی بدائتہ
 حار او شاة او طیر فتقتضی بہ فقل ما تقتضی لیس فی الاماکن ثم تخرج فتعطی بفسۃ

ہے جس میں یہ مذکور ہے رات کو لگا لے اور دن کو پونچھ ڈال اور ان دونوں حدیثوں میں یوں جمع کیا
 ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہو اور جو ضرورت ہو تو یہی دن کو لگانا درست نہیں اور
 رات کو درست ہو مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگا دے **ف** پھر آپ نے فرمایا اب تو عدت کو چار
 مہینے دس ہی دن ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس پورے مینگو پینگی جی حمید جو راوی
 ہے اس حدیث کا اوس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہو زینب نے کھانا جاہلیت
 کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلو میں گھس جاتی برے سے برا کپڑا
 پہنتی و خوشبو لگاتی نہ کچھ پیمائش کہ ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور اُس کے پاس لاتے گدھا
 یا بکری یا چر یا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اُس جانور کو اپنی کہاں پر گرگرتی یا اپنا ذبح اس پر
 پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اوس کے بدن
 پر سیلی کیلی ایک گھونسلو میں رہنے سے زہر دار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر
 نکلتی ایک مینگنی اوسکو دیتے اوسکو پینک کر ہو جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی **عَنْ زَيْنَبِ**
بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دُفِئْتُ فِي حَيْضٍ لَمْ حَيْضِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَدَعَيْتُ بِصَفْرَةٍ لَسْتُ عَنْهُ بِذَرَا عَيْنَهَا وَتَالَتِ اِنَّمَا اصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُصِّي بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ
فَوْقَ ثَلَاثِ اِأَعْلَى رَوْحِ اَرْبَعَةِ اشْهُرٍ عَشْرًا وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ اُمِّهَا رَحِمَتْ
زَيْنَبُ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ اُمِّ اَوْ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اُمّ حبیبہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی رشتہ دار مر گیا اونہوں زرد خوشبو منگائی اور مانتوں پر لگائی
 پھر فرمایا میں یہ کام سلیم کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
 تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور نبی کے دن پر اوسکو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص
 پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس تک سوگ کرے زینب نے
 ایسے ہی حدیث اپنی ان (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نقل کی اور ام المؤمنین
 زینب سے یا اور کسی لہجہ بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ**

قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَحَدَّثَتْ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ أُمْرَأَةً
 تَوَفَّى زَوْجَهَا فَخَافُوا أَنْ يَأْكُلَ عَيْنُهَا فَاتَّوَلَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنُوهُ فِي
 الْكُلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي نَهْرٍ يَنْتَبِهُنَّ
 إِحْدَاكُنَّ بِأَكْفِي شَرِّ أَهْلِكُنَّ بِأَكْفِي مَا كَوَّلُوا لَهَا مِنْ بَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَذِلَّةً أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
 وَعَشْرًا مَرَّجَمَ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ سَبَّ رَوَيْتُ هُوَ مِنْ سَنَازِينِ سَوْجَامِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا كَيْ بَشِي تَهْمِينَ أَنْهَوْنَ نَسَا أَيْ مَانٍ سَبَّ كَيْ بَشِي عَدَّتْ كَاخَا وَنَدِمَ كَلِيَا أَوْ سَكِي الْأَهْلُونَ
 كَا لَوْ كُنْ كَوْفَرٌ مَوَادَّهَ آتَى جَنَابَ رَسُولِ خُذَا صَلَّيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَشِي أَوْ رَاجَزَتْ جَابِي سَبَّ
 لَكَ نَسَا كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 حَبَّ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ بِأَكْفِي شَرِّ أَهْلِكُنَّ بِأَكْفِي مَا كَوَّلُوا لَهَا مِنْ بَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَذِلَّةً أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
 وَأَخْرَى مِنْ أَذِلَّةٍ وَاجِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ مَرَّجَمَ وَهِيَ جَوَابُ رَاجَزَاتِ عَمَلٍ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَذَكَّرَانِ أَنَّ أُمْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ
 أَنَّ ابْنَةَ لَهَا تَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا فَاسْتَكْتَفَتْ عَيْنُهَا فَخَفِيَ رُبُّهَا أَنْ تَكُلَّهَا فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَذَرِي بِالْبَعْرِ وَغِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ
 فَرَأَيْنَاهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مَرَّجَمَ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ سَبَّ رَوَيْتُ هُوَ مِنْ سَنَازِينِ سَوْجَامِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا كَيْ بَشِي تَهْمِينَ أَنْهَوْنَ نَسَا أَيْ مَانٍ سَبَّ كَيْ بَشِي عَدَّتْ كَاخَا وَنَدِمَ كَلِيَا أَوْ سَكِي الْأَهْلُونَ
 كَا لَوْ كُنْ كَوْفَرٌ مَوَادَّهَ آتَى جَنَابَ رَسُولِ خُذَا صَلَّيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَشِي أَوْ رَاجَزَتْ جَابِي سَبَّ
 لَكَ نَسَا كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 حَبَّ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ بِأَكْفِي شَرِّ أَهْلِكُنَّ بِأَكْفِي مَا كَوَّلُوا لَهَا مِنْ بَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَذِلَّةً أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
 وَأَخْرَى مِنْ أَذِلَّةٍ وَاجِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ كَيْ بَشِي نَسَا تَمَّ مِينَ
 مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ مَرَّجَمَ وَهِيَ جَوَابُ رَاجَزَاتِ عَمَلٍ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ

علیہ اربعۃ اشحہ عشرۃ ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 جب اجمہیبہ کو ادن کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انہوں نے تیسرے دن زرد خوشبو
 مشکائی اور دودنوں بانہوں اور گالوں کو لگا لی اور کہا مجھے اسکی احتیاج نہ تھی پر میں نے
 سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہیں درست ہے اور سکو جو ایمان
 لاوے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند
 پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے **عَنْ حُجْرٍ حَفْصَةَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**
اَوْ عَنْ كَلْبَةَ كَيْسِيَّةٍ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَمَّنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَوْ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ اَنْ تُحْدِثَ عَلَى مِثْلِ فَوْقِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا
عَلَى وَجْهٍ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ یا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 یا دودن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے اور سکو جو ایمان
 لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لاوے اللہ اور رسول پر سوگ کرنا کسی مرد پر تین
 دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کہتی ہے **عَنْ ثَارِفٍ بِإِسْنَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ**
مِثْلَ رِوَايَتِهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ حُفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَدَّثًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحْدِثُ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَعَشْرًا ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے
 کہ عورت اپنا خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک **عَنْ حُجْرٍ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ**
عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى
حَدِيثِهِ ترجمہ صفیہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ اَنْ تُحْدِثَ عَلَى مِثْلِ فَوْقِ ثَلَاثِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلَى وَجْهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے
 اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اور سکو حلال نہیں ہے کسی مرد کے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ ہوا

اپنے خاوند کے **عَنْ** اَمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا تُحْدِثُ امْرَأَةٌ عِلًّا مَلَيْتَ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلِيَ رُوحُهَا اَوْ بَعَثَ اَسْهُرُ عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ
 ثَوْبًا مَصْبُوعًا اِلَّا ثَوْبَ عَصِيٍّ وَلَا تَنْتَحِلَ وَلَا تَمْسُ طَلِيئًا اِلَّا اِذَا طَهَّرْتَ ثُبَّكَ مِنْ قُسْطٍ
 اَوْ اَخْفَاٍ مَرَّجَمَةٍ اَمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی عورت کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینہ دس دن تک سوگ
 کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا **ف** عصب کہتے ہیں بین کی
 چادر کو جو کاڑیوں دار (سدیگتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ
 اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت جو خار دار اور اس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے ابن
 نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کم کی رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں
 نہ اور کسی رنگ کو مگر کاسے رنگ کو درست ہیں یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا
 اور زہری نے ائمہ نبی کریم رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو
 جائز رکھا ہے اور امام مالک نے عصب کے سوٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے اصحاب کی نزدیک اسکی
 حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اُس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام
 علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے
 آرائش ہو منع کیا ہے اس طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست
 ہے جس سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونیکا پہننا درست
 نہیں ہے اس طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے
 (نووی) **ف** اور سر نہ لگاوے اور خوشبو نہ لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو ہٹوری
 قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے اور لعقد پاکی کے نہ زینت کے **سُحَرَجُ**
 اَمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْفِئُ اَنْ نُحْدِثَ عَلَيَّ مَلَيْتَ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَلَا
 عَلَيَّ رُوحٍ اَوْ بَعَثَ اَسْهُرُ عَشْرًا وَلَا تَنْتَحِلَ وَلَا تَمْسُ طَلِيئًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا وَلَا
 رَحِيصَ لِكُرْأَوْ وَطَحْرَهَا اِذَا اَغْتَسَلْتَ اِحْدَاثًا نَافِي حَيْضُهَا فِي ثُبَّكَ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَخْفَاٍ
 مَرَّجَمَةٍ اَمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَے روایت ہے کہ انہوں نے کہا منع کیے جاتے تھے ہم کسی

مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینہ دس دن تک اور نہ سرمرہ لگاتے تھے نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب عین سو پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط یا اظفار کا استعمال کرے (بدبود کرے کو) وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُحِیْتُ ۝

کتاب لعان

کتاب لعان کے بیان میں

فائدہ

لعان کہتے ہیں اون کو اسپید کو جو خاوند اور جو رو سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی جو رو کو زنا کی تہمت لگا دے اور گواہ نہ رکھتا ہو چونکہ اون میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے انکو لعان کہتے ہیں اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جو رو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور ہر اون کا ملاپ نہیں ہو سکتا نکاح سے منع ہے۔

سُئِلَ بِنْتُ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْعَجَلَانِيِّ جَاءَهُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْإِنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهَا أَيْتُ يَاعَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْتُكَ أَفْتَلَهُ تَفْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَأَلَنِي يَاعَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَاصِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ وَالْأَهْلُ حَارَّةٌ عُمَيْرُ فَقَالَ يَاعَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمُ لِعُمَيْرٍ لَمْ تَأْتِيَنِي بِخَبَرٍ تَدْكِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتُ السُّئْلَةَ أَيْتُ سَأَلَهُ عَنْهَا قَالَ عُمَيْرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَنْتَبِلَ عُمَيْرُ حَتَّى لَفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَطَ النَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاكَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَفْتَلَهُ تَفْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْنُلُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاتَّ بِهَا قَالَ سَجَلُ فَمَتَلَا عَنَّا وَانَامَ النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فَرَحًا قَالَ عُمَيْرُ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكَ كُتْمًا فَلَمَلَقَهَا ثَلَاثًا فَتَبَلَّ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شَيْبَانَ كَانَتْ سُبَّةً الْمَتَلَعَيْنِ

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے عویمیر عجلانی عاصم بن عدی الضاری پاس آیا اور
 اون کو کہا اے عاصم بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اسکو مار ڈالو
 پھر تم اسکو مار ڈالو گے یا کیا کرے تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان
 کی برائی بیان کی **فت** نووی نے کہا مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سوال ہیں جو
 بے ضرورت ہیں خاص کر جنہیں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہیں تو
 وہ بے نہیں ہیں اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ ادن کا جواب دیتے ادن کو
 ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو باجانے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا
 نہ اسکو پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی کافروں کو خوشی
 کا موقع حاصل ہوتا تھا **فت** عاصم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ ان
 کو شاق گذر احب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویمیر اون کے پاس آئے اور پوچھا اے
 عاصم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے عویمیر سے کہا تو میرے پاس اچھی
 چیز نہیں لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا عویمیر نے کہا قسم خدا کی میں تو
 باز نہ آؤں گا جب تک مسئلہ آپ سے نہ پوچھوں گا پھر عویمیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 تمام لوگوں میں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس
 غیر مرد کو دیکھو اسکو مار ڈالے پھر آپ اسکو مار ڈالیں گے (اوس کے قصاص میں) **فائدہ**
 نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھو اور
 زنا کا یقین ہو جاوے پھر وہ اسکو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے
 یا نہیں اکثر ذہن کے نزدیک اسکا بیان قبول نہ کیا جاوے گا اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا
 کے گواہ قائم ہو جاوے یا مقتول کے ورثہ اسکا اقرار کریں تو قصاص ماقط ہو جاوے گا بشرطیکہ
 مقتول محسن ہو جسکی سزا رجم ہے **فت** وہ کیا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تیرے اور تیرے جورو کے باب میں اللہ کا حکم اوترا (یعنی آیتہ لعان کی) تو جا اور اپنے جورو
 کو لیکر آسہل نے کہا پھر دونوں میان بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عومیر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس وقت
کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر عومیر نے اسکو تین طلاق دیے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسکو حکم کرنے ابن شہاب نے کہا نہ لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ تھیر گیا **ف**
یعنی بعد لعان کے وہ جدا ہو جاتے ہیں اب علما کا اختلاف یہ کہ یہ جدا کی کیونکر ہوتی ہے ماکا اور
شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدا کی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اور عورت اور مرد
لکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدا کی نہیں ہوتی اور جب غافل
اپنے تین جہلادوں سے توہر و عورت حلال ہو جاتی ہے اور ماکا اور شافعی کے نزدیک کہی حلال
نہیں ہوتی انتہی مختصر **عن** سَعْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُمَيْرَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی
عَنْهُ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ اَنَّ عَصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمَنْ
حَدَّثَ عَنْهُ قَالَ رَأَى فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِي الْقِسْطِ رَأْيًا هَا بَعْدُ سُنَّةٌ فِي الْمَثَلِ اَعْيُنُ
وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَعْلٌ اَوْ كَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ اَبُو هَايْدَةَ عَنِ الرَّاسِ ثُمَّ جَرَتْ الشُّكَّةُ
اَنَّهَا يَرْتَفَعُ وَتَرْتُ مِنْهُ مَا خَرَجَ اللهُ لَهَا ثُمَّ جَمَعَ سَعْلٌ بِنَ سَعْدٍ بَنَ عُمَيْرِ الْاَنْصَارِيَّ
جَبْنِي عَجْلَانَ مِمَّنْ سَعَى تَهَا عَصِمَ بْنَ عَدِيٍّ كَيْسَ اَيَا بِرَبَّانِ كَيْسَ حَدِيثٌ كَوَافِرٌ اَوْ سِي
اوپر گندھی اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدا کی مرد کی عورت و سنت
ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور آسان زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اسکی بیٹہ کو مان
کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہو کہ ایسا لڑکا اپنی مان کا وارث ہو گا اور وہ اسکی
وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق **ف** یعنی متلاعہ عورت کا لڑکا اپنی مان کا ترکہ باورے گا
اور وہ اسکا ترکہ باورے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پر مان کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے
اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی مان سے قائم رہے گی **عن** اَبِي جَرْدَةَ قَالَ لَخَبَرَنِي
اَبُو شَهَابٍ عَنِ الْمَدَنِيِّينَ وَغَيْرِ الشُّكَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَعْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ
بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِ بَنِي سَاعِدَةَ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِ بَنِي سَاعِدَةَ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِ بَنِي سَاعِدَةَ
اَللّٰهُ اَرَأَيْتَ رَجُلًا رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَنْ حَدَّثَ عَنْهُ وَرَأَى فِيهِ
فَتَلَا عَمَّا فِي الْمَسْجِدِ وَرَأَى شَاهِدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَكَلَّمَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَأْمُرَ بِهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَافَ فَمَا عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْقَسْرِيُّ بَيِّنَ كُلِّ مُتَلَاحِظَيْنِ تَرْجَمَهُ ابْنُ حَرِيٍّ رَوَيْتُهُ كَمَا كُنْتُ يَسْأَلُ ابْنَ شِهَابٍ
 بَيَانُ كَيْفَ تَلَاحُظَانِ كَالْحَالِ وَارَوْنِ كَالْعَرِيقَةِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كِي وَرَيْثُ سَوْجُو بَنِي سَاعِدَةَ تَمِينِ
 سَعْدِ تَهَا أَوْسُ كَمَا انْصَارَمِينَ سَعْدِ أَيْكَ شَخْصِ سَوَّلِ الصَّحَابَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمِ آيَا أَوْسُ مَرْصُ
 كَيْيَا رَسُولِ اللَّهِ أَتَى كَيْيَا سَجَّهْتُمْ مِينَ أَلَّا كَوْنِي اشْخَاصِ ابْنِي جَوْرُ وَكَيْيَا سَاهِبَهُ كَسْمُ وَكُوْ كُوْ كِي وَدِيرِيَانِ
 كَيْيَا سَارِ قَصْدِ حَدِيثِ كَا أَوْ تَمَازِيَا وَهَ كَيْيَا كَيْيَا وَنُونِ نَعْنِ لَعَانِ كَيْيَا سَجْدِ كَيْيَا أَمْرُ أَوْ مِينَ
 مَوْجُو وَتَهَا أَوْسِ رَوَايَتِ مِينَ يَهِي هِي هِي كَيْيَا أَوْسِ شَخْصِ نَعْنِ طَلَاقِ وَبَايَتِ بَارِ ابْنِي شَوْرَتِ
 كُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْيَا كَرْنِ سَعْدِ يَهِي هِي هِي وَهَ جَدَا هُوَ كَيْيَا أَوْسِ سَعْدِ كَيْيَا كَرْنِ
 أَتَى نَعْنِ فَرَمَا يَاهِي جَدَا لِي هِي دَرَمِيَانِ لَعَانِ كَرْنِ وَنُونِ نَعْنِ لَعَانِ جَدَا لِي
 هِي طَلَاقِ كَيْيَا حَاجَتِ نَعْنِ هِي أَوْسِ رَوَايَتِ مِينَ يَهِي هِي وَهَ جَدَا هُوَ كَيْيَا أَوْسِ سَعْدِ كَيْيَا كَرْنِ
 تِيرِي مَكِّي هِي بَاقِي نَعْنِ هِي تَوَطَّلَاقِ بَعْدِ مَوْقِعِ هِي سَعْدِ سَعْدِ بَنِي جَبْرِ قَالَ سَعْدِ
 عَنْ الْمُتَلَاحِظَيْنِ فِي امْرَأَةٍ مُصْغَبٍ أَيْضًا بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَنْعَتِ
 إِلَيَّ الْمَنْزِلَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِرَكَّةٍ قُلْتُ لِلْفُلَاحِ اسْتَأْذِنِ
 لِي قَالَ إِنَّكَ تَأْتِيهِمْ صَوْتِي قَالَ أَبُو جَبْرِ وَاتَّ نَعْنِ قَالَ ادْخُلِ فَوَلَّى اللَّهُ مَا جَاءَكَ
 هَذِهِ السَّاعَةَ الْإِحْلَاجُ فَدَخَلْتُ فَادَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرُزْعَةٍ مُتَوَسِّدًا أَوْ سَادَةً حَشَوَهَا
 لَيْفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاحِظَانِ أَيْضًا بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعْنِ إِنَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَشَلِ
 عَنْ ذَلِكَ فَلَا أَرَى ابْنَ مُلَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدًا نَا امْرَأَةً عَمَلًا
 نَا حَتَّى كَيْيَا يَصْنَعُهُمْ أَنْ كَيْيَا نَعْنِ كَيْيَا عَمْرٍُ مَثَلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
 يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ أَتَيْتُ بِهِ فَكَرَرْتُ اللَّهُ هُوَ لَا دَرَاكَ
 فِي سُورَةِ التَّوْرَةِ الَّذِي يَرْمِي مَوْنِ أَوْ دَاهِمٌ تَمَلَّاهُ عَلَيْهِ وَوَعْدُهُ وَدَكْرُهُ وَخَبْرُهُ أَنَّ عِلَابَ الدُّنْيَا هَوْنٌ
 مِنْ عِلَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَأَذَى الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ نَا دَعَا هَا فَوْعَطًا وَدَكْرُهُ وَخَبْرُهُ أَنَّ
 عِلَابَ الدُّنْيَا هَوْنٌ مِنْ عِلَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَأَذَى الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ قَدْ دَا بِمَا لَعَلَّ نَفْسُهُ
 أَكْبَرُ شَهَادَاتِ اللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ الصَّادِقِينَ وَالْحَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنْ

الْكَافِرِينَ ثُمَّ نَزَلَ بِالسَّكْرَةِ فَشَهِدَتْ اَنْ كَذَبُوا بِاللّٰهِ اَنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝
 الْحَاكِمَةُ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ رَجَعَ
 سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جب پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زمیر کی خلافت
 میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبداللہ بن عمر کے مکان کی طرف مکہ میں اور اون
 کے غلام سے کہا میری عرض کرو اُس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انہوں نے میری آواز سنی اور
 کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا اندر آ قسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہو گا
 اندر گیا تو وہ ایک کھل چھائے بیٹھے تھے اور ایک نکیر پڑیکا لگائے تھے جو چال سے کہو کہ
 بہرا ہوا تھا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن لعان کرنے والوں میں جدائی کی جادو سے گی انہوں نے
 کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جادو سے گی اور سب پہلے اس باب میں فلان نے پوچھا
 جو فلان کا بیٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر
 ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ نہ لکے تو بڑی بات
 لکائے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات ہو گی نہ کہ چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ
 ہو رہے اور جواب نہیں دیا پھر وہ شخص اچکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جو بات میں نے
 آپ کو پوچھی تھی میں خود اُس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اودا رہیں سورہ نور میں وَالَّذِيْنَ
 يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ خَيْرًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۚ فَيُتْرَكُوْنَ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا فِرَاقًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَرَكٰۤىنَ ۚ
 نہ ہوں اون کے پاس اے اپنی جان کے تو ایسی کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے
 نام کم مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جوٹا ہو اور
 عورت بھی ملتی ہی باریوں کہ گواہی دیو چار گواہی اللہ کے نام کی مقررہ شخص جوٹا ہے اور
 پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کہی نہ ہوتا اللہ کا فضل
 مہارے اوپر اور اوسکی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا
 (موضح القرآن) آپ نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اوسکو نصیحت کی
 اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کی عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو جوٹا طلاق بائذہا
 ہے تو اب بھی بول دوے حد قذف کو انشی کوڑے پڑ جاوین گے مگر یہ جہنم میں جلتی ہو آسان

ہے وہ بولنا نہیں تم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان جوڑا
 پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اُس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے
 عذاب سے وہ بولی نہیں تم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جوٹ بولتا ہے
 تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اُس نے چار گواہ بیان دیں اور تعالے کے نام کی مقرر وہ سچا ہے
 اور پانچویں بار میں یہ کہا خدا کی پشکار ہو اوسپر اگر وہ جوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اور سچا چار گواہ بیان
 دیں اور تعالیٰ کے نام کی مقرر مرد جوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا اللہ کا غضب اترے اوسپر
 اگر مو سچا ہو بعد اوس کے آپ نے جدا ہی کر دی ادن دونوں میں **ف** یہ دلیل ہے اور حنفیہ
 رحمۃ اللہ علیہ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دیے اُس وقت جدا ہی ہوتی ہے اور اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہ بیان دینا چاہیے اوس کے بعد عورت کو اگر عورت پہلو دیے تو لعان
 صحیح نہ ہوگا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہو جاوے گا **سُحْلٌ** سَحْلٌ سَحْلٌ
 قَالَ سَيَكُونُ عَنِ الْمَثَلِ كَعَيْنَيْنِ نَضْرُ مَضْعَبِ بْنِ الذَّبِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ كَرَمًا
 أَقُولُ فَانْتَبَهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمَثَلِ كَعَيْنَيْنِ
 أَيْسَرُ بَيْنَهُمَا شَرٌّ كَمَا مَثَلُ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَهِيَ مَضْمُونٌ سَوَّجًا وَبِكَرٍ **سُحْلٌ**
 ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ حَكِيمٌ
 حَسَابُكَ مَعَكَ اللَّهُ أَحَدُكُمْ مَا كَذِبٌ لَا يَسْتَيْلُكَ عَلَيْهِمَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي
 قَالَ لَا مَالُ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادَقْتَ عَلَيْهِمَا فَهُوَ بِنَا سَحْلٌ كَلْتَمِيزٌ فَرَجَّحَ إِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا
 فَذَلِكَ الْبَعْدُ لَكَ بَيْنَهُمَا قَالَ دُهِيرٌ وَرُوِيَ أَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
 ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عنما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب
 اللہ تعالیٰ پر ہے ہر قسم میں سو ایک جوٹا ہے آپ نے فرمایا خاوند سے اب تیرا کوئی بس عورت پر نہیں ہے
 کیونکہ وہ تجھ پر ہمیشہ کے لیے جتنا ہو گئی (مرد بولا میرا مال یا رسول اللہ جو اوس نے لیا ہے آپ
 نے فرمایا مال تجھ کو نہیں لگا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اُس کا بدلہ ہے جو اوس کی فرج تجھ پر ملال ہو گئی
 اور اگر تو جوٹا تو مال اور ویر ہو گیا بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہو جوٹ کا **سُحْلٌ**

اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ
 بَنِي الْحِمْلَانِ قَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَارِيكٌ ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی بنی حبلان کی
 جو روم و مدین اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی لوگوں کو
 سَئِدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ اللّٰحَنِ فَلَا تَكُنَا
 عَنِ السَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ ثُمَّ رَجَعَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو مُرَّضٍ عَنْ اَبُو
 لَعَانٍ كُوْبُجَا وَنَهْوَنَ فِي نَقْلِ كَيْسَابِ رَسُولِ خَدِصْلٍ اَسْلَمَ اَسْلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ اِيَا نِي جِي سَ اُو پَر
 كَذَرَا سَئِدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يَمُرَّ بِمُصْعَبٍ بَيْنَ الْمَتْلَا عَيْنَيْنِ قَالَ سَعِيدُ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَتَرَى كَيْفَ اسَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْحِمْلَانِ ثُمَّ رَجَعَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو مُصْعَبٍ
 جَدَائِي نَهْنِ كِي لَعَانٍ كَرْنِ دَالُونِ مِينَ مِينَ نَ اسَا ذَكَرَ كَيْسَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَهْوَنَ كَمَا جَابَا
 رَسُولِ خَدِصْلٍ اَسْلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ جَدَائِي كَرْمِي بَنِي حَبْلَانِ كَ سَرَا وَرَعُورَتَيْنِ سَئِدُ بْنُ
 اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلِيَّ عَجْدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَتْمِهَا وَالتَّحْقِ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ
 ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَيْتُ عَنْ اَبُو مُرَّضٍ كَيْسَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 اَسْلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ زَمَانِ مِينَ مِينَ پَر اَبُو جَدَائِي كَرْمِي دُونِ مِينَ مِينَ كَانِبِ مَانَ سَ لَكَوَا
 سَئِدُ بْنُ اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَ لَمَ سَيِّنَ رَجُلٍ مِّنْ اَكْثَمَارٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ لَعَانٍ كَرَوَا دَرَمِيَانِ اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اُو رَاو سَ كِي عَدْرَتِ كَ اُو رَجَدَائِي كَرْمِي اُو نِ دُونِ مِينَ مِينَ سَئِدُ بْنُ اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 ثُمَّ رَجَعَ وَهِيَ جَا وَرَ كَذَرَا سَئِدُ بْنُ اَبُو مُرَّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اَنَا لِكَلَّةٍ جَمْعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ
 مِّنْ اَكْثَمَارٍ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجِدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا لَاتَرَكْتُ سَ لَمَ سَ لَمَ مَوَهُ اَوْ قَتَلْتُ
 قَتَلْتُ مَوَهُ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَكَتَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّم فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْخَبَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَّالَهُ فَقَالَ لَوَ أَنَّ
 رَجُلًا رَجَدَ مَعَ أَمْرٍ أَوْ رَجُلًا لَمْ يَجِدْ مَوْتَهُ أَوْ قَتَلَ قَتْلَهُ مَوْتَهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلِيٍّ
 غَيْظًا قَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ رَجُلٌ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ الْإِنْعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُحْدَاءُ أَوْ إِكْلَافُ شُحْدَهُمْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَأَبْشُرُوا بِذَلِكَ الرَّجُلِ مِنْ
 بَيْنِ النَّاسِ نَحْبَاءُ هُوَ أَمْرٌ أَوْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا عَنَّا فَشَهِدَ
 الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ أَنَّهُ كَلِمَةُ الصِّدْقَيْنِ ثُمَّ لَعَنَ الْخَاسِئَةَ أَنَّ لَعْنَتَ اللهِ
 عَلَيْكَ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لَتَلَعَنَ فَقَالَ لَهَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ مَدْفُونٌ فَلَعْنَتُكَ فَمَا أَذِيكَ قَالَ لَهَا لَعْنَتُكَ أَنْ تَقْبَلِي بِهِ اسْوَدَّ جَعْدًا فَجَاءَتْ
 بِهِ اسْوَدَّ جَعْدًا ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْهُ مِنْ جَمْعَةٍ كِي رَأَتْ كَوْسَجِي بَيْنَ تَهَاتِيهِ
 مِنْ أَيْكٍ مَرَّةٍ ضَارِي أَيْبَا أَوْ بُولَا أَوْ كَوَيْ أَبْنِي جَوْرُكَ بَاسِ كَيْ مَرْدُوكُ يَاسِ أَوْ مَرْدُوكُ
 تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ لَكَ وَكَيْ (حَدَّثْتُكَ) أَوْ مَرْدُوكُ لَوْ تَوْقَمُ اسْكُوكُ مَرْدُوكُ (قَصَا صَنِ) أَوْ
 أَوْ كَيْ رَسِ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ رَسِ مَرْدُوكُ مَرْدُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ
 كَا اسْكُوكُ كَوْجِبُ دَوْسَرَادُنْ هُوَ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ رَسِ مَرْدُوكُ
 بُوچَا اوس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی کو پاؤں پہننے سے نکالے (تو تم کو رے لگاؤ اگر مَرْدُوكُ
 تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ تَوْقَمُ اسْكُوكُ رَسِ
 اسْمَعْلِيَّةُ وَسَلَّم لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِ اسْمَعْلِيَّةُ وَسَلَّم لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِ اسْمَعْلِيَّةُ وَسَلَّم لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِ
 اَوْ تَرَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُحْدَاءُ أَوْ إِكْلَافُ شُحْدَهُمْ هَذِهِ الْآيَاتُ
 پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اس کی جو رو دو تون رسول خدا صلی
 اسْمَعْلِيَّةُ وَسَلَّم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر
 پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو وہ سپر لعنت ہو خدا اقلے کی پھر عدوت چلی لعان
 کرنے کو آپ نے فرمایا پھر راور اگر خداوند کی بات سچ ہو تو اپنے قصور کا اقرار کر لیکن اس
 نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیچھے موڑ کر چلے تو اپنے فرمایا اس صورت کا بچہ شاید کالے رنگ
 کا کہو نگر بال والا پیدا ہو گا اس شخص کی صورت پر جب کا خداوند کو گمان تھا پھر دیا ہی

کا کہو نہ کہ بال والا پیدا ہوا **حسن** اَلْاَنْثَرِيَّةُ الْاَسْنَادُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
حسن مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دَاكَا اَرَى اَنَّ عِنْدَهُ
 مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هَذَا لَبْنُ اُمِّيَّةٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ فُتْ اَمْرَاتُهُ بِشَرِّ
 بَنِي سَحْمَاءَ وَكَانَ اَخَا اَلْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لَامِيَةً فَكَانَ اَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ
 فَكَرَعْتُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصُرُوهُمَا نَاِنْ جَاءَتْ بِهِمَا اَبْيَضُ سَبْطَا
 تَضِيئِي الْعَيْنَيْنِ كَهَوْلِ لَهْلَالِ بْنِ اُمِّيَّةٍ دَاِنْ جَاءَتْ بِهِمَا اَحْمَرُ جَعْدًا احْمَسُ السَّاقَيْنِ
 فَهَوْلِي لَشْرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ كَاَيْدَتُ اَنْفُكَا جَاءَتْ بِهِمَا اَحْمَرُ جَعْدًا احْمَسُ السَّاقَيْنِ
 ترجمہ مجھ سے روایت ہو میں نے انس بن مالک سے پوچھا یہ صحیح کہ اوں کو معلوم ہے انہوں نے
 کہا کہ ہلال بن امیہ نے نسبت کی زمانہ کی اپنی کو شریک بن سحما سے اور ہلال بن امیہ برابر بن مالک
 کا مادر می بہا می تھا اور اُس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں راوی نے کہا یہ دونوں میان
 بی بی نے لعان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اسکا بچہ سفید
 رنگ کا سید ہو بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرسی آنکھوں
 والا گوگر بال والا تیلی پٹلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے انس رضی اللہ عنہ نے
 کہا مجھ کو خبر ہو چکی کہ اُس عورت کا لڑکا سرسگین آنکھہ گوگر بال تیلی پٹلیوں والا پیدا ہوا
ف یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اسکو موافق
 لکمان ہو سکتا ہے **حسن** اَبُو عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنْتَ قَالَ ذَكَرْتُ اَلْعَلَاءَ عَنِ
 عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ اَنْصَرَفَ
 فَكَانَ هُوَ رَجُلٌ مَرِيضٌ يَشْكُو الْبَرَصَ وَحَدَّثَهُمْ اَهْلُهُ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا اَبْغَيْتُ
 بِهَذَا اِلَّا لِقَوْلِي فَنَدَّ هَبْ يَا اَبُو اَسْمَدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنْتَ قَالَ ذَكَرْتُ اَلْعَلَاءَ عَنِ
 وَحَدَّثَهُمْ اَمْرَاتُهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطُ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي
 اَدْعَى عَلَيْهِ اَنْتَ وَحَدَّثَهُ عِنْدَ اَهْلِهِ خَدَا اَدَمَ كَثِيرًا اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحُضْرَيْنِ قَوْصَتِ شَيْئًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرْتُ وَجِئَا اَنْتَ
 وَحَدَّثَهُ عِنْدَ هَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رحم کرتا تو اس عذرت کو رحم کرتا، اب سب پر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھانہ میں وہ عذرت دوسری تھی جو علانیہ بدکاری تھی **سُحُش** اَبِیْہُمْ بَرِکَہُ اَنْ
 سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَلَا نَصَارِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا سَيِّدُ الْوَحْلِ یُحِلُّ مَعَ اَمْرَاتِهِمْ رَجُلًا یَقْتُلُہُ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ لَا فَاکِ سَعْدُ بَلَاؤُ الْکَذِبِ اِذَا کَرَّمَکَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَسْمَعُوْا اِلَیَّ مَا یَقُوْلُ سَيِّدُکُمْ ثُمَّ جِئْہِمْ اَبُو سَہْرِیْہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے سعد بن ابی
 انصاری (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو
 باؤسے (رنا کرتے ہوئے) کیا اسکو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سعد نے
 کہا نہیں مار ڈالے قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عذرت دی **فَہَا** سعد کا یہ کہنا تھا
 کے طور پر تھا کیونکہ مخالفت بغیر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کو جوش سے تھا **فَہَا** رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور صحابہ سے (سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں) یعنی تعجب ہے کہ
 سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے۔
اَبِیْہُمْ بَرِکَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
 یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ اَمْرَاتِیْ رَجُلًا اَوْ مِجْلَہُ حَتّٰی اَتِیَ بِاَرْبَعَةِ شَہَدَآءٍ قَالَ نَعَمْ
 ثُمَّ جِئْہِمْ اَبُو سَہْرِیْہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اگر میں اپنی جہور
 کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اسکو مذہبت دون چار گواہ لائے تاکہ آپ نے فرمایا ہاں **سُحُش**
 اَبِیْہُمْ بَرِکَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا
 رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَّکُمُ امْسَکَ حَتّٰی اَتِیَ بِاَرْبَعَةِ شَہَدَآءٍ قَالَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ فِی بَعْثِکَ بِالْحَقِّ اَنْ کُنْتُ لَکُمْ عَآجِلَہُ
 بِالْشَّیْءِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جِئْتُ اِلَیْکُمْ لَیْسَ لَکُمْ
 اِلَّا الْغِیُوْرُ وَاَنَا اَعِیْزٌ مِّنْہُ وَاللّٰہُ اَعِیْزٌ مِّنْہُ **فَہَا** حضرت ابو سہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے
 روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو
 میں اسکو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں آپ نے فرمایا بیشک سعد نے کہا ہرگز نہیں
 میں تو قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ پہنچا جلدی اسکا علاج بتلوا سے کہ دون اس

سے پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا پسند نہ کیا اور سوار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار
 ہیں اور زمین و دن سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے
 یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو نو دوس نے کہا یہ دیر
 اس لیے کہ غیرت بندوں کے حقیقین تغیر اور حرکت ہو اور یہ حال ہو اللہ جل جلالہ کے حق میں۔
عَنْ الْأَعْبَدَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ أَمْرٍ أَتَى لَصُرْتُ بِهِ السَّيْفَ غَيْرَ مُصَفِّحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ
 ذَلِكَ السَّيْفَ صَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْعَجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللَّهِ كَأَنَّا نَعْبُدُ
 مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا خَلَا مَوَاطِنَهَا وَكَانَ نَاصِرَ
 أَغْيَرِ اللَّهِ وَلَا تَخْشَى أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ
 مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَلَا تَخْشَى أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ
 الْجَنَّةَ ثُمَّ رَجَعَهُ غَيْرُهُ بِنُغْبَةِ رَوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ نَعْنَى كَمَا أَكْرَمَ ابْنُ أَبِي بَرٍ كَيْسَ بَابِ
 كَيْسٍ مَرْدُودٍ كَيْسُ بْنُ قَتَادَةَ رَوَى عَنْهُ مَرْدُودُ ابْنِ كَيْسٍ نَحْوُ ثَلَاثِينَ رَجُلًا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُ
 پہنچے آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو تم اس کی میں آج زیادہ غیرت دار ہوں اور
 اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے حرام کیا اللہ نے مبشر می کی باتوں کو چھپی اور کہلی
 اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ
 زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا خوشی اور ڈر
 سناتے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کر لیں اور توبہ کریں) اور کسی
 شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے
 اس کی عبادت اور تعریف کے حنت حاصل کر لیں) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَلْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ غَيْرُ مُصَفِّحٍ وَكَهْ يَقُولُ عَنْهُ ثُمَّ رَجَعَهُ دُوسِ حَوَادِثُ رَا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ جَاءَ بَعْضُ مَنِي بَنِي فِرَاسَةَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا قَدْ وَكَلَدَنِي غُلَامًا اسْمُهُ قَالُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ ابْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلَاؤُنَا قَالَ حُرٌّ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عرابی آیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ابو رسول اللہ کو میری
عورت نے کا بچہ چنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو
فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں اونٹ کہا ہاں آپ فرمایا انکار نہ کیا ہو اس نے کہا سچ آپ نے
پوچھا کہ اونٹ میں کوئی کالا بھی ہے وہ بولا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رنگ کہا
سے آگیا عرابی بولا کہ اسے رسول اللہ تعالیٰ کے کسی رنگ نے کہیٹ لیا ہوگا تو
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان ہی کسی رنگ نے کہیٹ لیا ہوگا
سُئِلَ ابْنُ شُعْبَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَاكَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ كَانَ يَحْدُثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَتَضَرَّعُ تَرَجُّمَهُ اس رُوَيْتَهُ كَاوِي هُوَ ابْنُ كَنْزٍ

کتاب الغنی

برہ آزاد کرنے کی کتاب

سُئِلَ ابْنُ شُعْبَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَاكَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ كَانَ يَحْدُثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَتَضَرَّعُ تَرَجُّمَهُ اس رُوَيْتَهُ كَاوِي هُوَ ابْنُ كَنْزٍ
مَنْ احْتَقَقَ شُرْكَاءُكَ فِي عِبَادَةٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَكْفِيهِ ثَمَنُ الْعَبْدِ فَوُضِعَ عَلَيْهِ قِيَمَةُ الْعَبْدِ
فَأَعْطِيَ شُرَكَاءَ الْأُخْصَصَ صَاحِبُهُمْ دَعَوْهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَتَقَدَّرَ عَقَبُ مِثْلِهِ مَا احْتَقَقَ
محمد حنفی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اپنا حصہ آزاد کرے برہ میں سے دینے وہ برہ مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے
پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال جو برہ کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس برہ کی وجہی قیمت لگائی جاوے اور مال
مشترکوں کو ان کے حصے کی قیمت اور مال میں جو دی جاوے گی اور کل برہ اس کی طرف
سے آزاد ہو جاوے گا اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس برہ کی کا آزاد ہوا وہ اس
ہی آزاد رہے گا **ف** اور باقی کے واسطے وہ برہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے میں
آزاد کر سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس
میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کیے ہیں **وَقَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنْ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتَقُ أَحَدُهُمَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعنا ذلک فایتنا الاولیٰ الخ احدث محمد بن
 ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہوا انہوں نے ارادہ کیا ایک نوٹری کو خرید کر آزاد
 کرنے کا نوٹری کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیعتیں کہ دلا رکاح سبھا ہوگا انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر دلا ہی
 کو بیگی جو آزاد کرے **عَنْ عَمْرِوَةَ ابْنَةِ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ**
بَرِيْرَةَ حَبْلَتْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَعْبَعَهَا فِي كَيْتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ
مِنْ كَيْتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اذْجِیْ اِلَیْ اَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا
أَنْ أَتِیْنِیْ عِنْدَ كَيْتَابَتِكَ وَیَكُوْنُ ذَلَاكُ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبْرِیْرَةَ لَهَا هَلْهَا
فَأَجَبُوا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكَ فَلْتَفْعَلْ وَیَكُوْنُ لَنَا وَذَلَاكُ لَكَ فَذَكَرْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْمَانُ
فَاَعْتَقِيْ كَا تَنَا اُولَا لِمِیْ اَحْتَقَ شَمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا بَاكَ اُنَاسٍ یَبْشُرُ حَوْنٌ شَرُّ ذَاكَ لَیْسَتْ فِیْ ذَاكَ تَابَ اللَّهُ مِنْ اَشْرَاطِ شَرِّكَهَا
لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَیْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَّكَ بِأَتَّةٍ مَرَّةٍ شَرُّ حُ اللَّهُ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ
 ترجمہ عروہ سے روایت ہوا بریرہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور ان
 مرد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں کچھ اونہیں کیا تھا بلکہ سارا پر
 باقی تھا **ف** کتابت کہتو میں غلام نوٹری سے کچھ روپیہ بیہیمہ اگر اس کی آزادی ادا کر
 پر بعلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے کرے
 تو تو آزاد ہے اب وہ غلام کتاب ہو گیا اور جو روپیہ بیہیمہ ارادہ بدل کتابت ہوگا **ف**
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کو اس پر اس کا اور اگر وہ منظور کرے
 تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہوں پر دلا تیری مجھے ملے گی بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اپنے مالکوں سے بیان کیا انہوں نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہیں
 تو وہ بیہیمہ سے ساتھ سلوک کریں لیکن دلا تو ہم لین گے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 اس کا ذکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر لے اور آزاد

کر دے ولار اوسیکوئے گی جو آزاد کرے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
 اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا وہ وہ شترطین کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں
 جو شخص ایسی شترط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اسکی شترط کرے شترط وہی درست اور مضبوط
 ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگا رکھی ہے **ف** نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بُری
 حدیث ہو اور اس میں سے بہت مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھر بیان کیا دن سب کو
 بڑے طول سے **عائشۃ زویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم** اَتَتْهَا قَالَتْ جَاءَتْ
 بِرِيْدَةٍ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنَّ كَاتِبَتِي اَهْلِي عَلَى شَيْءٍ اَدَايِي فِي كُلِّ عَوَامٍ اَوْ قِيَمَةٍ
 يَوْمَئِذٍ حَلِيْلَتِ اللَّيْلُ وَزَادَتْ فَقَالَ لَا يَمْلِكُ ذَلِكَ مِنْهَا اُبْلَغْتِ دَاغِيَّتِي وَقَالَ فِي
 الْحَدِيثِ شَيْءٌ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَخَيَّدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْهِ
 ثُمَّ قَالَ أَكَا بَعْدَ شَرِّ حِمِيٍّ امَّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ رَوَايَتُ هُوَ بَرِيْرَةُ سِيرَةٍ
 پاسبانِ آئی اور کہتو لگی اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نوادقیہ پر ہر برس
 میں ایک نوادقیہ (چالیس درم) اوسط طرح جیسے اوپر گندہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا
 کہ کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز رہو خرید لے اور آزاد کر دے اور اس روایت میں
 یہ ہے کہ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ تعریف
 کی اور اُس کی ستائش کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہو لوگوں کا اخیر تک **عائشۃ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيْدَةٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِيَّ كَاتِبُوْنِي عَلَى
 شَيْءٍ اَدَايِي فِي شَيْءٍ سَيِّئٍ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ قِيَمَةٍ كَا جَنِيْدِي فَقَالَتْ لَهَا اِنْ شَاءَ اَهْلِيَّ
 اَنْ اَعْبُدَ مَا لَكُمْ عِيْنَةٌ تَاجِدُهُ وَاعْتِقَابُكَ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَتْ كَذَبْتُ
 ذَلِكَ لَا هَلِيْهَا نَاكِوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَكُمْ فَاتَّشَيْتُ فَنَدَدْتُ ذَلِكَ قَالَتْ
 فَانْتَهَبْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللَّهُ اِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَاكِئِي فَاخْبَرْتُ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَكُمْ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ
 لِمَنْ عَقَبَ فَنَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيْرَةَ

تَحْمَدُ اللّٰهَ مَا نُنِيْ عَلَيْهَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ تَاَلَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَاَلَ اَفْوَامٍ يُّسْتَرْطَوْنَ
 شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لِّیْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فَيُؤْبَاحِلُ وَارِنْ كَانَ مِائَتَةَ شَرْطٍ كِتَابِ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْكُهُ اللّٰهُ اَوْ ثَقُّ مَا بَاَلَ رِجَالٍ
 مِنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدٌ هُمْ اَعْتَقُوْا لَنَا وَالْوَلَاةُ لَنَا اِنَّمَا الْوَلَاةُ لِنَا اَعْتَقَ مَرْحُومَ
 ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ بربرہ میرے پاس آئی
 اور کہا میرے مالکوں نے مجھ کو مکتب کیا ہے تو اوقیہ پر سر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری
 مدد کرو میں نے کہا اگر تمہارے مالک اضی ہوں تو میں یہ ساری رقم بخش دے دیتی ہوں
 اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری دلا میں لون گی بربرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا
 ذکر اپنے مالکوں سے کیا اور انہوں نے نہ مانا اور پھر کہا کہ دلا ہم لین گے پھر بربرہ میرے پاس
 آئی اور یہ بیان کیا میں نے اُسکو چھڑکا اور سنے کہا تم خدا کی یہ نہ ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور مجھ سے پوچھا
 میں نے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے اور دلا کی شرط ادنیٰ سے
 لیے کر لے کیونکہ دلا اوسى کو ملے گی جو آزاد کرے میں نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ تعریف کی اور ثنا بیان کی
 جیسے اُسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد اوس کے کیا حال ہے لوگوں کا وہ دہش طین لگاتے ہیں جو اس
 کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار
 شرط کی گئی ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے کیا حال ہو تم میں
 سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں دوسرے سے آزاد تم کرو اور دلا ہم لین گے حالانکہ دلا اوسى کو
 ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ اَسَامَةَ**
عَنِ ابْنِ جَرْدِثٍ جَدِّهِ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا اخْتَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ خَتْمًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يَخْتَرْهَا وَلَكِنْ فِيْ مَخْدِئِهِ حُرٌّ اَمَّا
بَعْدُ ترجمہ دوسری روایت کا یہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بربرہ کا خاوند
 غلام تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بربرہ کو اختیار دیا جب وہ آزاد ہوئی

خواہ اس کو نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے) اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اُس کو اختیار نہ دیتے اور اس روایت میں ابا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَتَرَطَّوْا وَلَا يَمْلِكُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيَهَا وَأَعْتِقْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَحَقَّقَتْ خَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاخِئًا رَدَّتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتَهْدِي لَنَا فَدَنَّا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكَلِمَةٌ تَرْجِمُهُ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اُس کو بیچنا چاہا اور ولاری شرط اپنے لیے کرنا چاہی میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو لا لگی شرط ادنیٰ کے لیے کر لے اور آزاد کر دے ولاری ادنیٰ کر لے گی جو آزاد کرے گا دوسری یہ کہ حبیبین نے اُس کو آزاد کیا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا اپنے شوہر (نقیث) کے باب میں اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدیقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس رہے یہ سبھی میں نے اُس کا ذکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا وہ ادنیٰ صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کہہ اُس کو عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ مِنْ أَسْمَاءَ ابْنِ نَضَارٍ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّجْمَةَ وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا وَأَكْهَدْتُ لِعَائِشَةَ لِحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ كَالَّتِ عَائِشَةُ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ لَهَا وَهِيَ صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ تَرْجِمُهُ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہر ادنیوں نے بریرہ کو خریدنا انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاری شرط کر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاری اُس کی ہر نعمت کا (یعنی آزاد کرے)

کو اختیار دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اسکا خاوند
 غلام تھا اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش ہمارے لیے ہی اُس میں سے تھوڑا گوشت بنائیں عائشہ نے
 کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے) آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ
 ہے اور ہمارے لیے مدیہ ہے (تو ہم کو اُسکا کہا نا درست ہے) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهَا أَنَّهَا إِذَا دَنَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لَلْعَتْرِ شَرَطْنَا وَكَأَنَّكَ كَرِهْتَ ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَحْبَبْتِهَا فَإِنَّ الْوَكِيلَ لَمْ يَأْخُذْ
وَأَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَقَالُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ
هَذَا تَصَدَّقْ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هِدِيَّةٌ وَخُيِّرْتَ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ رَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ شِمٌّ سَمِعْتُكَ عَنْ رَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَفْهَمُ
 ترجمہ چھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اور انہوں نے قصد
 کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکوں نے ولا کی شرط لگائی اپنے
 لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر اور آزاد کر ولا بھی
 کو ملے گی جو آزاد کرے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حصہ آیا گوشت کا لوگوں
 نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اپنے فرمایا اوس کے لیے وہ صدقہ ہے
 اور ہمارے لیے مدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اوس کے خاوند کے مقدمہ میں ۔
 عبد الرحمن نے کہا اسکا خاوند آزاد تھا شعبہ نے کہا یہ میں نے عبد الرحمن سے اوس کے خاوند
 کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے
 مدیہ ہی) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا تَرَجَّهَ امُ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا **فَإِنْ لَوْ دُمِيَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ**
 کہا اجنا ہے علماء کا اسپر کہ جب لوٹدی آزاد ہو جاوے اور اسکا خاوند غلام ہو تو لوٹدی
 کو اختیار ہو گا چاہے نکاح نسخ کر دے چاہے رکھو اور جو اسکا خاوند آزاد ہو تو عبور کے
 اختیار نہ ہو گا یہی قول ہے ایک اور شافعی اور جہود علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند

آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ روایت ہے کہ مسلم کی جس میں یہ
 مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہیں اس لیے کہ شعبہ
 نے جب دوسری بار عبد الرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور و مشہور
 یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا حافظ حدیث لکھا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور
 شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کہ بر خلاف ہوا لے تھے مختصر **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَيْتِي دُرَّةٌ تَكَلِّمُ سَيِّدَتِي
خَيْدَةَ عَلَى نَوْحٍ جَاهِلٍ عَتَقَتْ وَأَهْدَى لَهَا حَكْمٌ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى السَّيْرِ فَدَخَلَ بِطَعَامٍ فَأَتَى بِخَيْدَةَ وَأَدَمَ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ
 فَقَالَ أَلَمْ أَدْرِمَكُمُ عَلَى السَّارِ فِيهِ الْحَكْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لِحَكْمِ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى
 بَوَيْرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْكَ صَدَقَ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ
 وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِي لِمَنْ أَعْتَقَ ترجمہ ام المؤمنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ
 کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی و **وَسَرِي** یہ کہ اس کو
 گوشت ملا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور نانڈی میں گوشت چڑھا
 تھا آگ پر آپ نے کھانا مانگا تو روٹی اور گہک کا کچھ پاں سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا گوشت تو
 نانڈی میں چڑھا تھا آگ پر لوگوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ پر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ
 کو ملے ہے ہم کو بڑا معلوم ہوا کہ اوس میں سو آپ کو کہلا دین آپ نے فرمایا وہ اُس کے لیے صدقہ
 ہے اور اُس کی طرف سو ہمارے لیے ہر یہ ہے **فَيَسِرِي** یہ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ دلار او سیکو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً
 يَعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِي لِمَنْ أَعْتَقَ ترجمہ امیرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی

کو خرید کر آزاد کرنے کا ادس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ وہ انگوٹھے اور ہونٹوں
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آؤ
 ولا اسیکوٹھے کی جو آزاد کرے **باب** النحر عن بیع الکوکب وھبۃ دلاؤ کا بیچنا یا ہب کرنا
 درست نہیں **عن** ابرہہ مودعی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بیع الکوکب وھبۃ مرقمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دلاؤ کے بیع اور ہب سے **فائدہ** نزدیکی
 نے کہا احمد بیع و دلاؤ کی بیع اور ہب کے حرمت نکلے اور یہ معین ہوا کہ اسکا بیع اور ہب صحیح
 نہیں ہے اور دلاؤ اپنی مستحق کی طرف سے اور کسی منتقل نہ ہوگی بلکہ دلاؤ ایک شے ہے مائے کر
 رشتہ کی طرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اسکا نقل جائز رکھا ہے اور شاید
 یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی **عن** ابرہہ مودعی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم بمثلہ غیر ان الثقیف لکین فی حدیث عن عبد اللہ اکا السبع
 ذکرہ یذکر الھبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گندا اس میں صرف بیع کا بیان ہے ہب کا ذکر
 نہیں **باب** تحذیرہم قولی العلی بن موالیہ غلام اپنے آزاد کرنے والے
 کے سوا اور کسی کو مولے نہیں بنا سکتا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 یقول کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی علی بن ابی طالب عفو لہ شمر کتب انک
 کا بیل ان کے مولیٰ مولیٰ رجل مسلم یغیر اذینہ شمر اخرجت انک لعن فی حدیث
 من فعل ذلک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہر
 قبیلہ پر اسکی دیت واجب ہوگی ہر کچھ کہ کسی مسلمان کو درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان
 کے غلام کا مولے بن بیٹھے بغیر اس کی اجازت کے اور اجازت سے بھی درست نہیں اور بعض
 کے نزدیک درست ہے (الزودی) ابہر مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے لعنت کی اور یہ جوابیہ کرے اپنی
 کتاب میں **عن** ابرہہ مودعی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم قال من کول من کول ما یغیر اذینہ موالیہ فلعنہ اللہ والملائکہ لا یقبل
 منہ حرکۃ ولا عتق ترجمہ ابہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو جو شخص کسیکو

سولی بناوے بغیر اجازت اپنے مالکوں کے اوسپر لعنت ہو اسرار اسکو فرشتوں کی نہ اسکا فرض قبول ہو گا نہ نفل **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَتَبَ قَوْلًا بِخَيْرٍ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَدْلٌ وَلَا حَرْجٌ** ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر لے بناوے کسی قوم کو اپنے مالکوں کے بے اجازت اوسپر لعنت ہو اسرار تعالیٰ اور فرشتوں کی سب کی قیامت کو دین اسکا نفل قبول ہو گا نہ فرض **عَنْ اَلْأَعْمَشِ يَهْدِي اَلْاِسْنَادُ غَيْرًا كَقَالَ وَمَنْ دَانَ غَيْرَ مَوْلَاهُ بِخَيْرٍ اِذْنِهِمْ** ترجمہ وہی جواب پر گذر **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ دَعَمَ اَنْ عِنْدَنَا شَيْدًا نَقَرَهُ اَلَا كَيْتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ الضَّعِيفَةُ قَالَ وَضَعْتُ مَعْلَقَةً فِيهِ دَابَّ سَيْفُهُ فَقَدْ كَذَّبَ فِيهَا اسْمَانُ الْوَيْلُ وَاشْيَاءُ مِنْ الْجِدِّ لَعَنَهُ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْدٍ اِلَى شَوْرِ فَمَنْ اَخَذَتْ فِيهَا حَدَنًا اَوْ اَدَى مُدُنًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَلَا ذِمَّةً الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً لَيْسَ لِي بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنْ اَدَّى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ اُمِّهِ اِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَرْفًا وَلَا عَدْلًا** ترجمہ ابراہیم تیمی نے سنا اپنے باپ سوادہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جسکو ہم (اہلبیت) پر ایمن سوا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور اس کتاب کے اور وہ اُنکی تلوار کے میان میں تھی تو وہ جھوٹ بولتا ہے اس سوادہ ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ وہ بائین بتائی تھیں جو اور کسی صحابی کو نہیں بتائیں (اور اس کتاب میں اونٹوں کی عمر دن کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اُس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے غیر سے لیکر ٹوڑنا)

رتور کو کمین سے غلطی ہے رادی کی فور کے بدلے شاید احد صحیح ہو جو شخص اوس میں نہیں باجا
 نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیوے تو اس پر لعنت ہو اس کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں
 کی قیامت کو دن اور کا فرض قبول نہ کرے گا نہ لفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے
 اوس نے مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بناوے
 یا اپنے سولے کے سوا اور کسی کو سولے بناوے اور اس پر لعنت ہو اسے تعالیٰ کی اور فرشتوں کی
 اور سب لوگوں کی قیامت کو دن نہ اور کا فرض قبول ہوگا نہ لفل ﴿نُذِی عَلِیَا اَکْرَمَ﴾
 نے کہا اس حدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں بھی ﴿بَابُ فَضْلِ الْغُتُقِ بَرْدِ اَزَادِ﴾
 کرنے کی فضیلت ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ﴾
 وَکَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللہُ بِکُلِّ اَدْبٍ مِنْهَا اَدْبًا مِّمَّنْ مِنَ النَّارِ
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان برید کو اسے تعالیٰ اُس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرے
 واسے کہ ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی﴾
 عَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ
 اللہُ بِکُلِّ عَضْوٍ مِنْہَا عَضْوًا مِّنْ اَعْضَائِہِ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرَجَ یَفْرِجُہُ ترجمہ حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص برید
 آزاد کرے اسے تعالیٰ اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے واسے گا عضو جہنم سے آزاد کرے گا
 یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ﴾ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ
 اللہُ بِکُلِّ عَضْوٍ مِنْہَا عَضْوًا مِّنْ اَعْضَائِہِ مِنَ النَّارِ حَتّٰی یَفْرِجَ یَفْرِجُہُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 آزاد کرے مسلمان برید کو اسے تعالیٰ اوس کے ہر عضو کو برید کے ہر عضو کے بدلے جہنم
 سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اوس کی شرمگاہ کو بھی برید کی شرمگاہ کے بدلے ﴿عَنْ اَبِیْ﴾
 اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا

نودی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غریزہ اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد ہو جائے
جینک انکو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جاتا ہے
اور دلیل اٹکی دوسری حدیث **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ** تَرَجُمَهُ هِيَ وَأَبُو بَكْرٍ

کتاب البیوع

کتاب خرید و فروخت کے بیان میں

بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ بَيْعِ مَلَامَةٍ أَوْ مَنَابَذَةٍ بَاطِلٌ هُوَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْ بَيْعِ
الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَرَجُمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَ فَرَأَى بَيْعَ مَلَامَةٍ أَوْ بَيْعَ مَنَابَذَةٍ فَالِدُهُ نَوْدَى لَمْ يَكُنْ
مُسْلِمًا إِنَّ كَلِمَةَ تَفْسِيرِ آتِي هِيَ بَلْ كُنْ هَارِے اصحاب سے بیع ملامہ کی تفسیر میں تین
منقول ہیں ایک یہ بیچنے والا ایک کپڑا لٹا ہوا یا اندھیرے میں لیکر آوے اور خریدار اسکو
چھوئے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چونا تیرے
دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب نو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے دوسری یہ کہ
چونا خرید بیع قرار دیا جاوے مثلاً مالک ال مشتری سے یہ کہو جب تو چوئے تو وہ تیرے ہاتھ
تک گیا تیسری یہ کہ چوئے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جاوے اور تینوں صورتوں میں
یہ بیع باطل ہے اس طرح بیع منابذہ کی بھی تین منہ میں ایک تو یہ کہ کپڑے کا پھینکا بیع قرار
دیا جاوے یہ امام شافعی کی تاویل ہے دوسری یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جاوے
تیسری یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع
الحصاة میں آوے گا (اے) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**
الْبَيْعُ مَلَامَةٍ أَوْ مَنَابَذَةٍ تَرَجُمَهُ دُوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَجُمَهُ هِيَ وَأَبُو بَكْرٍ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجُمَهُ دُوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَفِخَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمَلَأَ مَسْرَةً
وَالْمَلَأَ بَدَنَةً أَمَّا الْمَلَأَ مَسْرَةً فَانْ تَلَيْسَ كُلُّوَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبٌ صَالِحٌ يَغْتَبِرُ
كَامِلٌ وَالْمَلَأَ بَدَنَةً أَنْ يَنْبِذَكَ كُلُّوَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَةً إِلَى الْآخِرِ وَكَذَلِكَ يُنْظَرُ وَاحِدٌ
مِّنْهُمَا إِلَى الْكُوبِ صَاحِبِهِ تَرَجَّمَهُ حَضْرَتُ ابُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو دو
بیعوں کو مانفت ہوئی ہے ایک تبیع ملا مسہ اور دوسری بیع منابذہ بیع ملا مسہ یہ ہے کہ ہر
ایک دوسرے کا کپڑا چو لے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چو لے سے بیع لازم ہو جاوے) اور
بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیوے اور کوئی دوسرے کا کپڑا
نہ دیکھو **عَنْ ابُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَخَانَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ لِبَيْسَتَيْنِ نَفِخَ عَنْ مَلَأَ مَسْرَةً وَالْمَلَأَ بَدَنَةً فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلَأَ مَسْرَةً لَمْ يَسْأَلِ الرَّجُلُ ثَوْبَ الْآخِرِ يَدُهُ بِاللَّيْلِ أَتَى بِاللِّثَامِ وَلَا يَفْقِدُ
إِلَّا يَنْبِذَكَ وَالْمَلَأَ بَدَنَةً أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَنْبِذَ الْآخِرُ إِلَيْهِ
ثَوْبَهُ وَكَيُونَ ذَلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ بَيْرِ يُنْظَرُ وَلَا تَدْرِي صَاحِبُ الْبَيْعِ الْبَيْعِ خُدْرِي رَضِيَ
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منع کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے اور
دو طرح کے بیعاؤں سے ایک تو منع کیا ملا مسہ کو اور منابذہ سے بیع میں ملا مسہ یہ ہے
کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چو لے اپنے ہاتھ سوراٹ یا دن کو اور نہ اولے او سکو مگر اسی سے
نیفے بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیوے اور
دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دیوے اور یہی اذن کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی
کے **عَنْ ابُو شَيْحَابٍ يَضْلُ الْاَلِيسَادِ تَرَجَّمَهُ دُوسَرِي رُودَايْتِ كَا دُهِ جَوَادِرْ كُذْرَا -**
بَابُ بَطْلَانِ بَيْعِ الْخَصَاةِ وَالْبَيْعِ الذِّي فِيهِ عَرَّةٌ كُنْكَرِي كِي بَعْدَ اَوْ
دھوکے کی بیع باطل ہے **عَنْ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَفَى سَوْءَ**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْخَصَاةِ وَحَنْ بَيْعِ الْخَصَاةِ تَرَجَّمَهُ حَضْرَتُ ابُو بَرِيرَةَ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع کو
اور دھوکے کی بیع سے **فَاتْلَه** نووی علیہ الرحمہ نے کہا کنکری کی بیع کے تین

منہ میں ایک یہ کہ بائیں یون کہو میں نے تیرے ماتہ وہ کپڑے نیچے چنپریہ لٹکے کپڑے جھکویا
 پہنیکتا ہوں یا یہاں سے لیکر جہانک یکٹارے جادے اتنا اسباب میں نے بیجا دوسرے یہ کہ
 بائیں یہ شرط لگا دے کہ جب تک میں کنکری پہنیکون بچتے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں
 ہے دیکر یہ کہ خود کنکری پہنیکتا بیع قرار پاوے مثلاً یون کہے جب میں اُس کپڑے پر کنکری ماروں
 تو وہ اتنے کو بک جادے گا اور لیکن دوسرے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس
 میں بہت مسائل اعلیٰ میں مثلاً بیع ہماگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور جھول کی اور
 جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے اور جیسے بائیں کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مجمل کی یا نہیں
 دودہ کی تین میں سچ کی پیٹ میں برندے کی ہوا میں کسی غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری کی وغیرہ

تو یہ سب بعین باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں وہو کا ہے (لئے مختصراً) **باب**
 تَحْرِيمُ بَيْعِ حَبْلِ الْبَكَّةِ ترجمہ حبل الحبلة کی بیع کی ممانعت **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
 تَعَالَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْبَكَّةِ ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل
 الحبلة کی بیع سے **عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْبَاهِلِيَّةِ**
يَتَّبِعُونَ لَكُمُ الْبَكَّةَ وَالْحَبْلَ حَبْلَةً وَحَبْلًا الْبَكَّةُ أَنَّ لَكُمْ نَجْوَى النَّاقَةِ ثُمَّ
تَكْمِلُ الْإِثْمَ يُقْبَلُ كَتَمًا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ترجمہ حضرت
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل
 الحبلة تک اور حبل الحبلة یہ ہو کہ اونٹنی جنے پر اوسکا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنو تو جناب رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس کو **فَوَيْلٌ** نووی نے کہا حبل الحبلة کی یہی تفسیر مارا کہ اور شافعی
 نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبل الحبلة سے مراد یہ ہو کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچہ
 کو نیچے احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعین باطل
 ہیں اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول بیع کے **باب**

تَحْرِيمُ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَصَوْمِهِ عَلَى صَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ الْغَبْشِ وَتَحْرِيمِ التَّكْرِيرِ
 اپنے بہائی کے نذر پر نذر نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور لاڑ پاپن اور تین میں دودہ بہر کہ نہا

اور تین مہینے دودھ روکنے سے اور ایک مہینے سے قبل پرہیز کرنے سے سکنی آجائے
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَيْعِ بِحَبِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ الْبَيْعِ
 بَابُ حَبِيبِ بْنِ شَكْلَةَ الْجَدَلِ الْأَوَّلُ بِمَكْرِ بَنِي نَجَارُونَ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ
 يَبْتَاعَ الْبَيْعَ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقُ وَهَذَا لَقَطُ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ الْأَخْزَانِ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَيْعِ الشَّكْلِ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَدِينَةِ بِمَنْعِ الْبَيْعِ أَكْثَرُ جَاكِزَاتِ تِجَارَتٍ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ أَنَّكَ بَاذِرُ مَنَ أَوَّلِ
 الْبَيْعِ رِوَايَةُ مِنْ جَدِّكَ أَنَّكَ بَاذِرُ مَنَ أَوَّلِ الْبَيْعِ رِوَايَةُ مِنْ جَدِّكَ أَنَّكَ بَاذِرُ مَنَ أَوَّلِ
 تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِ الْبَيْعِ ابْنُ مَرْجَانٍ عَنْ عَجَلَةَ
 تَرْجَمَهُ فِي جَوَابِ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَيْعِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ رِوَايَةُ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ
 الْمَدِينَةِ بِمَنْعِ الْبَيْعِ أَكْثَرُ جَاكِزَاتِ تِجَارَتٍ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ أَنَّكَ بَاذِرُ مَنَ أَوَّلِ
 تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَيْعَ الْحَبِيبِ تَرْجَمَهُ
 حَضْرَتِ الْبُؤْرِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ الْبَيْعِ
 أَنَّكَ جَاكِزُ الْبَيْعِ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ ابْنُ مَرْجَانٍ عَنْ عَجَلَةَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ رِوَايَةُ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَقُّوا الْحَبِيبَ فَمَنْ بَيْعَ فَاشْتَرَى مِنْهُ
 فَإِذَا اتَّعَسَ سَيْدُ السُّوقِ فَخُذُوا بِالْخِيَارِ تَرْجَمَهُ حَضْرَتِ الْبُؤْرِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مِنْ رِوَايَةِ حَبِيبِ بْنِ شَكْلَةَ الْجَدَلِ الْأَوَّلُ بِمَكْرِ بَنِي نَجَارُونَ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ
 الْبَيْعِ بِمَنْعِ الْبَيْعِ أَكْثَرُ جَاكِزَاتِ تِجَارَتٍ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ أَنَّكَ بَاذِرُ مَنَ أَوَّلِ
 كُوفِي أَنَّكَ جَاكِزُ الْبَيْعِ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ ابْنُ مَرْجَانٍ عَنْ عَجَلَةَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ رِوَايَةُ مِنْ مَنَعِ الْبَيْعِ
 مَيْنَ مَعْلُومٍ هُوَ أَنَّكَ لَقَطُ ابْنِ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 أَمَامَ نَوَاسٍ فِي كِتَابِ الظَّاهِرِ أَحَادِيثُ مِنْ أَسْكَرِ حَزْبٍ مَعْلُومٍ هُوَ فِي أَوَّلِ بَيْعٍ قَوْلُ نَبِيِّ

امام شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے
 بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب
 ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہ دن مال والے ملین اور مال خرید لین تو اس میں دو قول
 ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتہی مختصر **باب** **فَحَرَّمَ بَيْعَ الْخَاضِرِ لِبَاذِ شَهْرٍ وَالْبَايِ**
وَالْهَدْيِ كَالْمَالِ نَبِيحٍ اِنَّ هَذِهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْنَا سَلِّمْ بِرَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ خَاضِرٌ لِبَاذٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَبِيعُ خَاضِرٌ لِبَاذٍ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی بستی والا باہر والے کا مال **عن ابن عباس**
 رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَخْلُقَ الْوُكُوفَ
 وَاَنْ يَبِيعَ خَاضِرٌ لِبَاذٍ قَالَ فَقُلْتُ لَا يَبِيعُ بَابٌ مَا قَوْلُهُ خَاضِرٌ لِبَاذٍ قَالَ لَا يَكُنْ
 لَكَ سِمَسَارٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
 سواروں کی (جو مال لیکر آویں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے
 کا مال بیچنے سے طائوس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے اور انہوں نے
 کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اور کا مال بکوانے میں بلکہ اسکو
 خود بیچنے سے) **سُئِلَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى**
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ خَاضِرٌ لِبَاذٍ دَعَا النَّاسَ يَرْسُوْنَ وَاللهُ يُعْضِضُهُمْ مِنْ بَعْضِ
مَرَحِمِهِ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چوڑو و لوگوں کو اللہ رومی دیتا ہے ایک کو ایک **عن**
جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلِهِ رَجَبٍ
وَهِيَ جَوَابُ رِجْزٍ اسْكُنِ النَّبِيْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَحْنُ اَنْ يَبِيعَ
خَاضِرٌ لِبَاذٍ وَاِنْ كَانَ اَحَاهُ اَوْ اَبَاهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم منع کیے کہ
 اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اسکا بہائی یا باپ ہو **عن**
النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَحْنُ اَنْ يَبِيعَ خَاضِرٌ لِبَاذٍ **ترجمہ**

ابن بن مالک سے روایت ہے کہ یہ سب باتیں سے کہ بستی والا باہر والے کا مال ہے
ف انام مذی علیہ الرحمۃ نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے
 اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے
 کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شخص سے مال لیکر آوے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس
 سے یون کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ منہنگا بیچ دوں گا تو یہ منع ہے
 اگر اس مال کے شخص والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع
 صحیح ہو جاوے گی لیکن حرام رہے گی ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع
 فسخ کر دی جاوے گی اور خطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیع درست ہے کیونکہ
 اس میں احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثوں کو انہوں نے منسوخ کہا ہے اور یہ دعویٰ
 ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان ہی ہو مال دالے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے
 ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کھاتے اور دعویٰ نسخ کا لغو ہے راہی
 مع زیادة) **بَابُ الْحَكْمِ فِي بَيْعِ الْمَصْرَاةِ** مصراۃ کی بیع کا بیان **ف** مصراۃ اسی
 جانور کو کہتے ہیں جس کو مالک نے دودھ دھونا اسکا موقوف کر دیا ہو تا کہ تہنوں میں خوب دودھ
 بہ جاوے اور لوگ دھونے کا کہا دیں اور اسکا بیان اور گزر چکا **عَلَىٰ** اپنے ہڈیرۃ مرغی
اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْتَرَىٰ شَاةً مَصْرَاةً
فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَيَكْبِرْ لَهَا فَإِنْ رَضِيَ جَلَبَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَها صَاعٌ
مِنْ تَمْرٍ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھتی بکری خریدے پھر جا کر اسکا دودھ چھوڑے اگر اسکا
 دودھ پسند آوے تو کہہ چھوڑے نہیں تو بکری نہ پر دے اور ایک صاع کھجور کا اس کے
 ساتھ دودھ کے بدلے **عَلَىٰ** اپنے ہڈیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **أَنْ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مَصْرَاةً فَجَوَّ بِهَا بِالنَّيَّارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَدَّ مَعَها صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھتی بکری

بکری خریدے اور سکو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چوڑے چاہے پیپر دیوے
 اس کے ساتھ ایک کچور کا بھی دیوے **مسئلہ** ابو ہریرہؓ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
 الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مَّصْرَاةً فَصُوْبُ الْخِيَارِ ثَلَاثًا يَوْمًا
 فَارْتَدَّهَا رَدًّا مَعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمَدًا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین میں دودھ چڑھی ہوئی
 بکری خریدے اور سکو تین دن تک اختیار ہے اگر پیپر دیوے تو ایک صاع اناج کا بھی دیوے لیکن
 گھیون دینا ضرور نہیں **ف** عرب میں گھیون گران میں اور کچور اور دوسرے اناج ازرا
 میں تو فرمایا کہ کچور کا ایک صاع دیوے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جواری مسود وغیرہ **مسئلہ**
 ابو ہریرہؓ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنِ اشْتَرٰی
 شَاةً مَّصْرَاةً فَصُوْبُ الْخِيَارِ ثَلَاثًا يَوْمًا شَاةً اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاةً رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ
 طَعَامٍ لَا سَمَدًا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے چاہے رکھ لے لے چاہے
 پیپر دیوے اور ایک صاع کچور کا بھی اس کے ساتھ دیوے نہ گھیون کا **مسئلہ** ابودبیبہؓ
 بِطَنُ الْاَسَدِ عَدِيًّا قَالَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مِنَ الْغَنَمِ فَصُوْبُ الْخِيَارِ ثَمَرِ جَمْعٍ دُوسَرِی
 رَوَايَتُهَا دُوسَرِی **مسئلہ** ہَتَامُ بْنُ مَتِيْہٍ قَالَ هَذَا امَّا خَلَّتْنَا ابُو ہریرہؓ
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَدْ كُنَّا حَدِیْثَ رَيْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا مَا احَدٌ كُنْزَ اشْتَرٰی لِحْمَةً مَّصْرَاةً اَوْ شَاةً مَّصْرَاةً فَصُوْبُ الْخِيَارِ ثَلَاثًا يَوْمًا
 وَكَانَ يَكْبَهُنَّ اِمَّا هُوَ وَاَوْ لَا فَلَیْزِدُهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرِ **ترجمہ** ہمام بن منبہؓ نے کہا یہ وہ خبر
 ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر کی تھی
 کہ کین اون میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
 سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے
 دودھ دوسرے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا پیپر دے اور ایک صاع کچور کا بھی اس کے ساتھ
 دے **ف** امام نوویؒ نے کہا اور پھر چکا کہ تصریہ یعنی جانور کا دودھ چڑھانا

لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے احرام ہے اور باوجود حرمت کو ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ
 بیچ صحیح ہو جاوے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا چاہے رکھو چاہے پہیروے اسی طرح ہر کمر اور
 فریب کی بیچ میں خریدار کو اختیار ہو مثلاً کسینو پٹری لٹڈی کے بال کالے کر دیے یا گہونگر
 بنا دیے اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہوگا علم
 کے بعد یا تین دن تک رہے گا تو بعضوں نے کہا تین دن تک ہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے
 ساتھ ہی اختیار ہوگا اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین
 دن میں ہوتا ہے کیونکہ ایک آدھ دن دودھ کم دینے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے
 لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے ہر چرب ایسا جانور پہیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے
 دودھ اسکا بہت ہو یا تھوڑا اس حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور
 یہی مذہب ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلہ اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہاء
 محدثین کا اور یہی صحیح ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا
 خوراک میں سواج ہو اسکا ایک صاع دیدیوے سے کھجور سے خاص نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پہیروے اور ایک
 صاع کھجور دینا ضرور نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شے
 کو تلف کرے تو مثل دیوے ورنہ قیمت دیوے اور دوسری جنس کا دینا قاعدہ کے خلاف ہے
 اور جہود علماء جو اب دتیرہین کہ جب حدیث صاف داروہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر اعتراض
 نہیں کرنا چاہیے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت میں کھجور تھی اور صاع
 ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے تاکہ جہگڑانہ ہو اور اکثر کا دن دیات میں قیمت
 میں اختلاف ہوتا ہے اور دنا ہوتا ہے تو شروع نے ایک منابطہ قرار دیدیا تاکہ اس قسم کے جہگڑ
 مطلق پیدا ہونے نہ پادین اور اسکی مثال شروع میں موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ
 اتنے **باب** بطلان بیع فی اللیج قبل القیض قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے
 کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاماً فلا یبیعہ لحیضتہ فیک قال ابو ہریرہ

ہے اور اس میں غوثِ ہر ربو کا **عَنْ** اَبِی عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ اَتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ تَرْجُمَہُ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو پورا نہ لے لیوے (یعنی پاپ تول نہ لیوے) اور اُس پر قبضہ نہ کر لیوے **عَنْ** اَبِی عَمْرٍو قَالَ کُنَّا وَفِیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَبَعَثَ عَلَیْنَا مَنْ یُّؤْتِنَا بِاَنْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ اَتَتْہَا فِیْہِ الْاَمَکَانِ سِوَاہٖ قَبْلَ اَنْ یَّبِیْعَ تَرْجُمَہُ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پہر ایک شخص کو ہمارے پاس پہنچتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اُس جگہ سے اُٹھائے جائے گا جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جاوے) اُسکو بعد اگر چاہتے تو اور اور کسی کے ماتبع کر کے **عَنْ** اَبِی عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ قَالَ وَکُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ مِنَ الْبُکْمَانِ جَذَا فَاَنْتَقَلَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ تَرْجُمَہُ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پہر اُسکو نہ بیچے جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لیوے اور ہم اناج کو خرید کرتے سوار دن ہو تو ہمیں لگا کر ہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا اوس ڈھیر کے بیچنے سے پہلے اوسکو ہم اور جگہ نہ لیجاوین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ اَبِی عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ وَیَقْبِضَ تَرْجُمَہُ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو پورا نہ لے لیوے اور قبضہ نہ کر لیوے (پورا لینو سو مراد یہ ہے کہ اُسکو تول پاپ لیوے) **عَنْ** اَبِی عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ اَتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُ حَتّٰی یَقْبِضَ تَرْجُمَہُ وہی جواب دہر گزرا **عَنْ** اَبِی عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

يَاخُذُ وَكَيْهًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْ الْمَاكِسِ مَرَّ حَجْمِهِ الْبُؤْسُ رِيهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَةَ رَوَايَتِهِ
 اَوْ نَهْوُنَ مَعَهُ مَرْدَانُ بْنُ الْحَكَمِ سَعَةَ كَمَا (جَوْعًا لِي تَهْمَا مَدِينَةٍ كَا) تَوْنَهُ دَرَسَتْ كَرُو بَارِكَا كِي بِيحَ كُو مَرْدَانُ
 كَمَا كِيُونِ مِينِ سَعَةَ كَمَا كِيَا الْبُؤْسُ رِيهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَعَنَهُ كَمَا تَوْنَهُ سَعَدَ (رُودَانَهُ) كِيَا بِيحَ جَانِزَ
 رَكْبِي حَالًا لَكُمُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي مَنَعَ كَمَا اِنَاجَ كِيَا بِيحَ سَعَةَ اَوْ سَعَةَ قَبْضَةٍ كَرْنَهُ سَعَةَ
 مَبْرَدَانُ نَعْنِي خَطْبَةَ سَايَا لُكُونِ كُو اَوْ رَمَنَ كَمَا اَوْ كِيَا بِيحَ سَعَةَ - سَلِيحَانُ جَوْرَاوِي سَعَةَ اسَ
 حَدِيثُ كَا حَضْرَتُ الْبُؤْسُ رِيهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَةَ اَوْ سَعَةَ كَمَا مِينِ نَعْنِي دِيكَمَا جُو كِيَا رُو
 كُو دَهْ اِنْ جَبْشِيُونِ كُو جَبْشِيُونِ رَسَمَ تَهْ لُكُونِ سَعَةَ (سَعَةَ) اَيْنَهُ اَوْ لُكُونِ سَعَةَ جَبْشِيُونِ نَعْنِي
 خَرِيدَا تَهْ اَوْ لُكُونِ كُو قَبْضَةٍ سَعَةَ سَعَةَ - يَهَانُ مَرَادُ اِنْ سَعَدُونِ سَعَةَ جَو جَبْشِيَانِ مِينِ جَو حُكُومَتِ
 مُتَمَتِي مِينِ سَالَانَهُ مَسَاشِ كِيَا اَوْ سَعَةَ مِينِ اِنَاجَ هُو تَهْ سَعَةَ اَوْ رُو دِيهَ وَغَيْرُهُ تَوْحَسَ كَعَامُ كِيَا جَبْشِيُونِ
 اَوْ سَعَةَ جَابِشِيَهَ كَعَامُ اَيْنَهُ قَبْضَةٍ مِينِ لَا كَرَبِيحَ اَبَ اَكْرَقَبْضَةٍ سَعَةَ سَعَةَ بِيحْطَا لَعَنَهُ اَوْ سَعَةَ مِينِ اَسْتَلَا فِ
 نَوْدِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ لَعَنَهُ كَمَا اَصْحَمَ يَهْ كُو دَهْ جَانِزَ سَعَةَ اَوْ اِيكُ قَوْلِ يَهْ سَعَةَ كَعَامُ نَبِيحَ بَدِيلِ قَوْلِ
 الْبُؤْسُ رِيهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَعَامُ اَوْ جَبْشِيُونِ جَانِزَ رَكْبَا اَوْ سَعَةَ الْبُؤْسُ رِيهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 كَعَامُ قَوْلِ كِيَا وَاوِيلِ كِيَا سَعَةَ اسَ طَرَحِيَهَ كُو مَرَادُ اَوْ لُكُونِ كِيَا دَهْ بِيحَ سَعَةَ جَو مَشْتَرِي نَعْنِي كِيَا تَسِيرَ مَشْتَرِي
 كَعَامُ تَهْ كِيَا هُو مَشْتَرِي كَعَامُ قَبْضَةٍ سَعَةَ سَعَةَ نَدَاوِلِ بِيحَ جَو صَاحِبِ سَعَدَ نَعْنِي مَشْتَرِي كَعَامُ تَهْ كِيَا
 تَوْبِي بِيحَ ثَانِي سَعَةَ سَعَةَ نَبِيحَ اَوَّلِ سَعَةَ اسَ لِيَهَ كَعَامُ صَاحِبِ نَدَاوِيلِ مَلَاكُ مَسْتَقْلِلِ سَعَةَ اَوْ رُو مَشْتَرِي
 نَبِيحَ سَعَةَ تَوَاوِلِ بِيحَ قَبْضَةٍ سَعَةَ سَعَةَ دَرَسَتْ اَوْ جِيَهَ كُو تَرَكَا كَا مَالِ قَبْضَةٍ سَعَةَ سَعَةَ بِيحْطَا اَوْ
 اَسْتَهْ سَعَةَ جَابِشِيُونِ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَعَنَهُ كَمَا يَقُولُ كَانُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا تَبَعْتَ لِحَا مَافَا تَبِعْتَ فَحُشِي يَكْتَفِيهِ مَرَّ حَجْمِهِ جَابِشِيُونِ
 عَبْدُ اللهِ اَنْصَارِي سَعَةَ رَوَايَتِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتِي تَهْ جَبْشِيُونِ اِنَاجَ
 خَرِيدَ سَعَةَ بِيحَ اَوْ سَعَةَ جَبْشِيُونِ اَوْ سَعَةَ قَبْضَةٍ نَعْنِي كَعَامُ كِيَا بِيحَ خَرِيدَ بِيحَ صَبْرَةِ التَّمَسِ
 الْمَجْهُولَةِ الْقَدَرِ بِيحَ كَعَامُ كُو حَسْبَا وَزَنَ مَسْلُومَ نَعْنِي كَعَامُ كُو دَرَسَتْ
 نَبِيحَ سَعَةَ جَابِشِيُونِ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَعَنَهُ كَمَا يَقُولُ كَانُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بِيحَ الصَّبْرَةِ مِينِ التَّمَسِ كَا لَعَنَهُ كَمَا مَكِيلُهُ كَا اِلْكِيلِ لَعَنَهُ

مِنَ الْمُتَّقِينَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے گرد چاروں طرف سے
 سے جہاں وزن معلوم نہ ہو اوس کعبہ کے بدلے جہاں وزن معلوم ہو۔ **ف** کیونکہ جب جنس
 ایک ہو تو برابر چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کعبہ زین یا پھر زیادہ ہوں البتہ
 اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قیامت نہیں ہے **ع** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 تَعَالَى يَقُولُ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَكُنْ
 الْقَمَرُ فِيهِ أَخُو الْحَدِيثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَاب** ثبوت خيار الجلس للفقهاء
 بالغ اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جیسا کہ اسی مقام میں پہلے جہاں بیچ ہوئی ہے **ع**
 اَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ
 كَلَا أَحَدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا إِلَّا بَيْعَ الْخَبِيرِ ترجمہ عبد اللہ بن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغ اور مشتری دونوں
 کو اختیار ہے بیچ کو فتح کرنے کا جیسے دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیچ میں جہاں اختیار کی
 شرط کی گئی ہو **ف** اُس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک
 نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث کو دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کی ثبوت پر بانگ اور اگر
 دونوں کے لیے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیچ سے جدا ہوں دینے والے سے اور کہیں غلبہ
 جادین اپنے جسم سے جدا ہو جاویں اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اس طرف کو
 ابن علی بن ابیطالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو ہریرہ سلمیٰ اور طاؤس اور
 سعید بن اسید اور عطاء اور شیرک اور حسن انصاری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذریب اور
 سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن
 راہویہ اور ابو ثور اور ابو عبیدہ اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابو حنیفہ رحمہ اور مالک نے کہا
 ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہو گیا تو بیچ لازم ہو
 گئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا ہے اور بخاری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور نووی سے ایک حدیث
 ایسی ہی ہے لیکن صحیح حدیث سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی صحیح
 جواب نہیں ہے تو جواب وہی ہے جسکو جمہور علماء نے اختیار کیا ہے **ا** **تھ** **ع**

اَبْرَحَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوُّدَ بَيْتِ مَالِكٍ عَنْ تَارِغٍ مَرَحْمَةٍ وَدُورِي
 رَوَايَتِ كَاهِي دُورِي جَوَادٍ بِكَزْرَا **عَنْ** اَبْرَحَ عَنْ مَرْضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّوَاحِدٌ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ
 يَتَفَرَّقَا وَكَأَنَّا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ
 أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ
 يَتَّفِقَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِالْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ مَرَحْمَةٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 سَ رَوَايَتِ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَجِبُ دَوَاؤِي خَرِيدًا وَفَرُوحَتِ كَرِينِ تَو
 سِرَ اِيك كِرَاخْتِيَارِ سِرَ مَعَالِمَ تَوِطُّوَا لَنَ كَا حَرَبِ تَاك دُونُونِ جَدَانَه هُونِ اَوِرَا اِيك جَلَه رَهِيَنِ يَا
 اِيك دُورِ سِرَ كُو اَخْتِيَارِ دُورِ سَ مَعَالِمَ كَنَ نَا فَاذ كَرَنَ كَا اَوِرِ بِيَعِ كَ پُورَا كَرَنَ كَا اَبَ اَكِرَا يَكُنِي
 اَخْتِيَارِ دِيَا دُورِ سِرَ كُو رَا وِر كَهَا كَه بِيَعِ كُو نَا فَاذ كَرُو سَ اِبِر دُونُونِ رَا ضِي هُونِ سَ بِيَعِ كَ نَفَاذِ پِر
 تَو بِيَعِ لَازِمِ هُو كِي اَوِرِ جَو دُونُونِ جَدَا هُو كُنِي بِيَعِ كَ بَعْدِ اَوِرَا نِ مِيَن سَ كَسِيذِرِ بِيَعِ كُو فَخِرِ نَهِيَرِ
 كِيَا تَبِ هِي بِيَعِ لَازِمِ هُو كِي **عَنْ** اَبْرَحَ عَنْ مَرْضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ
 مِنْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَاعَرَضٌ خِيَارٌ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا مَاعَرَضٌ خِيَارٌ فَقَدْ
 وَجَبَ زَادَ بِنَ اَبْرَحَ عَنْ مَرْضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَافِعٌ كَانَ إِذَا تَبَايَعَ رَجُلَانِ رَا دَانِ لَا يَتَفَرَّقَانِ
 قَامَ فُسْتَى هَذِيحَةً شُرَّجَعَ اِيك مَرَحْمَةٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَايَتِ
 هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَجِبُ دَوَاؤِي خَرِيدًا وَفَرُوحَتِ كَرِينِ اَكْسِ مِيَن تَو
 سِرَ اِيك كِرَاخْتِيَارِ رَهِيَنَ كَا جَتَاك جَدَانَه هُونِ يَا دُونِ كِي بِيَعِ بِشَرَطِ خِيَارِ هُو پِرَا كِرِ بِيَعِ كُو اَخْتِيَارِ
 كَرِينِ تَبِ بِيَعِ لَازِمِ هُو جَا وِسَ كِي اَبِنِ اَبِي عَمَرِ كِي رَوَايَتِ مِيَن اَتَا زِيَا دَه سَ كَا نَافِعِ نَ كَهَا
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَرَبِ بِيَعِ كَرَتَ كَسِي شَخْصِ سَ يَ مَنظُورِ هُو تَا كَه مَعَالِمَ فَخِرِ نَهِيَرِ تَو تَوِطُّوَا دُورِ چَلِي
 جَا تَنَ (بِيَعِ كَ بَعْدِ تَا كَه جَدَا يَ هُو جَا وِسَ) پِرَا لُوثِ اَتَنَ اَوِسْ كِرَا پَاسِ **ف** اِمَامِ نُو دِي
 عَلَيْهِ الرَحْمَةُ لَنَ كَهَا يَ رَوَايَتِ دَلِيلِ هُو اَسِ اَمِرِ كِي كَه جَدَا يَ سَ مَرَا دِ بِنُونِ كِي جَدَا يَ سَ نَه
 اِيحَا بِ اَوِرِ قَبُولِ سَ جَدَا يَ جِيَسَ بَعْضُونِ نَ تَا وِيلِ كِي سَ **عَنْ** اَبْرَحَ عَنْ مَرْضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَكُمْ بِبَيْعٍ بَيْنَكُمْ أَوْ بَيْنَكُمْ أَوْ بَيْنَكُمْ أَوْ بَيْنَكُمْ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیع
 لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیاری میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ
 کہ یہ بیع ہفتہ شتا حدیث میں منقول ہے الا بیع الخیار اسکی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ مراد وہ بیع
 ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار ہے
 کا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں ملکہ
 بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جاوے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا دوسری
 یہ کہ مراوشنی سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع
 میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروط تک باقی رہے گا تیسری یہ کہ مراد
 وہ بیع ہے جس میں نفی خیاری کی شرط ہو اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جاوے گی اور
 اختیار نہ ہوگا اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع
 کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کو نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جاوے
 گی **استہ حکم حکم بن حزام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرَقَا فَإِنْ صَدَقَا دَبَّكَ ابُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا
وَكُلُّهُمَا خِيَارٌ ترجمہ چھ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں
 اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہر چیز میں یا قیمت میں) تو انکی بیع برکت ہوگی اور جو
 جھوٹ بولیں گے اور چھپا دیں گے (عیب کو) تو انکی بیع کی برکت مٹ جاوے گی اور انکو
 تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا حقیقت میں تجارت ہو یا زرعیت یا دوسری ایمانداری اور
 دھنسے ہے جسکو بدولت ہر چیز میں دونوں رات چو گئی ترقی ہوتی ہے **حکم حکم**
بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثْلَهُ قَالَ مُثْلَهُ
الْحَيَاةِ وَلِلدَّحِكِيِّ بْنِ حَزَامٍ فِي حِكْمَةِ الْكُعْبَةِ وَهَاسٍ مِائَةً وَعَشْرِينَ سَنَةً
 ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ حکیم بن حزام

جو راوی ہیں اس حدیث کو وہ خاص کیے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک چھو
باب مَرْيُومُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي السَّيِّحِ جَوْشَنُ بِيهْمِينَ دَهْوُكَ كَهَادِ عَيْنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرْتُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ يَرْجُو دَعَا فِي
 الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَ بَيْنَهُمَا
 إِذَا بَايَعْتَ يَقُولُ لَا خِلَافَ بَيْنَهُمَا مَرْجُوهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اُسکو لوگ فریب دینے میں بیچ میں تو آپ نے فرمایا اُس شخص
 کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کہ فریب نہیں ہے (یعنی مجھ پر فریب نہ کھینچو یا اگر تو فریب کرے گا
 تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لا خلیفۃ کے بدلے اسکی زبان سے
 لا خلیفۃ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا) عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 وَلَكِنَّهُ حِينَئِذٍ مَا فَكَّكَ إِذَا بَايَعْتَ يَقُولُ لَا خِلَافَ بَيْنَهُمَا مَرْجُوهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 مروی ہے مگر اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا خلیفۃ کہتا ہے نووی نے
 کہا بعض نسخوں میں لا خلیفۃ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خلیفۃ ہے پر صحیح وہی ہے
 لا خلیفۃ اور اس شخص کا نام حبان بن متقذ بن عمرو انصاری تھا جو باب ہو چکے اور واسع
 بن حبان کا احد کے جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اسکا باب منتقد تھا اسکی عمر
 ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی اور کسی لڑائی میں اُس کے سر میں تہر کا زخم لگا تھا اس وجہ
 سے اسکی عقل اور زبان دونوں میں فتور آگیا تھا اور دارقطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا اور ایک
 روایت میں ہے جو ثابت نہیں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے یہی فرمایا تھا
 تو کہا کہ جبکو اختیار ہے تین دن تک روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب
 المعرفۃ میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دارقطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور
 تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنفین اور عبد الرزاق نے مصنفین اور
 عبد الحق نے حکام میں اب اختلاف کیا علماء نے اس حدیث میں بعضوں نے یہ اختیار خاص کہا ہے اُسی
 شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان کا نقصان ہو مگر یہ اختیار نہیں ہے
 اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک اور بغدادی

المکیہ نے کہا کہ جس کو غضب دیا جو اسے اس کا اختیار ہے اس حدیث کو دوسری بشرطیکہ وہ غضب نہائی
 قیمت تک پہنچے اور اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار
 صحیح روایت سوانت نہیں ہوا **ابن عساکر** **باب** **الَّذِي عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ بَدْءِ صَلَاتِهِ**
يَعْنِي شَرْطَ الْقَطْعِ مہوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر چننا درست نہیں جب
 کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **كَفَّ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَكُونَ صَلَاتُهُمْ كَالْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعِ** ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوہ
 کے بیچنے سے اور درختوں پر چب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بایع کو بیچنے
 سے اور خریدار کو خریدنے سے **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بِمِثْلِهِ** ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **كَفَّ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى**
تَرْكُهُ وَغَيْرِ الثَّمَنِ حَتَّى يَكُونَ بَيْعُ الثَّمَنِ وَالْمُبْتَاعِ ترجمہ عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے
 بیچنے سو جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو کیونکہ جب سرخی یا زردی او میں آجاتی ہے تو سلامتی
 کا یقین ہو جاتا ہے اسی طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا
 ڈر نہ ہو اسے اور منع کیا بایع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **لَا تَبَاْعُوا الثَّمَنَ**
حَتَّى يَكُونَ صَلَاتُهُ دِينَ هَبْ عَنْهُ الْاَفْتَةُ **قَالَ يَكُونُ صَلَاتُهُ حَتَّى يَكُونَ مَقْرُونًا**
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا است بیچو پہلے کہ درخت پر جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہو لے اور آفت کی
 جانے کا یقین ہو جاوے سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زرد
 نمود ہو جاوے **عَنْ** **يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْأَسْبَاغِ** **حَتَّى يَكُونَ صَلَاتُهُ كَالْمُبْتَاعِ**
 ترجمہ وہی ہے جواب دہ گزرا **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** **عَنِ النَّبِيِّ**

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبْدِ الْوہَّابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر **اس**
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمِثْلِ حَدِیثِ
 مَالِکٍ وَعَبْدِیْلِ اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر **اس** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَبْیَعُوا التَّمْرَ حَتَّى یَبْدُ وَصَلَاحُہُ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است بیچو پہل کو
 جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہوئے **اس** عَبْدِ اللہ بن دینار **اس** سَنَادُ وَزَادَ
 فِي حَدِیثِ شُعْبَةَ نَفِیْلٍ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مَا صَلَاحُہُ قَالَ تَدْعُہُ
 عَاہِئُہُ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذر اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں
 نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پہل کی سلامتی سے کیا راویوں نے کہا اس کی آفت جاتی
 رہے **اس** جَابِرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَهَى اَوْ تَعَا نَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتَّى یَطِیْبَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہو منع کیا یا منع کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میوؤں کے بیچنے سے
 حبیب تاکہ وہ پاک نہ ہو جاوین ریئے آفت سے **اس** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتَّى
 یَبْدُ وَصَلَاحُہُ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے پہل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت
 ظاہر ہو **اس** ابْنُ الْبَکَرِ یَقُولُ قَالَ سَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
 بَیْعِ التَّمْرِ فَقَالَ لَمْ یَسْأَلِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتَّى یَاکُلَ
 مِنْہُ اَوْ یُوْکَلَ مِنْہُ وَحَتَّى یُوْذَنَ قَالَ فَعُلْتُ مَا یُوْذَنُ فَقَالَ لَحَلَّ عِنْدَہُ
 حَتَّى یُخْرَجَ **ترجمہ** ابو الجحیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو رُآن کا نام سعید
 بن عمران تھا امین نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جوڑ کے درختوں کی بیج
 کو ریئے اون کے پہل بیچنے کو انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ جوڑ کی بیج سے حب تاکہ وہ کھانے کے لائق ہو اور جب تاک وہ کاٹ کر رکھنے کے لائق ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَبْتَاعُوا النَّارَ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُكُمْهَا مَرْحَمَةُ الْبُؤْسِ رِيَّةُ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتِ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است بیچو پہلون کو جب تک اون کی صلاحیت معلوم
 نہ ہو **ف** نروسی نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہر جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیچ
 میں لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کیجاوے پھر نہ کاٹیں تب بھی صحیح
 ہو جاوے گی اور بالکے جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لیے البتہ اگر دونوں راضی ہو جاوے
 درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بچے کہ درخت پر رہنے دیکر
 تو بیع باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ کہی پہل تلف ہو جاتا ہے تو بالکے اپنے بہائی کا مال مفت
 اوڑالے گا اور یہ منع ہے یہ طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور چہوہر علماء کے نزدیک
 بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے درست ہے **بَابُ** **ف**
 بَيْعِ النَّخْلِ بِالْقَمَرِ فِي الْعَرَايَا مَرْحَمَةُ الْبُؤْسِ رِيَّةُ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 درست ہے **ف** عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دیوے
 اور اون درختوں پر تر میوہ لگا ہو اہو پھر اوس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے
 ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچد اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا تاکہ غریبوں
 کو بیچ نہ ہو اور بعضوں نے کہا عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جب کو باس نقد روپیہ نہ ہون وہ اپنے
 اور اپنے عیال کے کھانے کے لیے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خریدے تو یہ جائز
 ہے بشرطیکہ پانچ دس سے کم ہو اور ایک دس ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک موزانہ کہتے ہیں
 جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ نے مٹھنی بھر دیا ہے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَعَ عَرِيَّةً بَيْعِ الْقَمَرِ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُكُمْهَا وَحِينَ بَيْعِ
 الْقَمَرِ بِالْقَمَرِ قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَدِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ عُثَيْمٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ نُبَا
 مَرْحَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتِ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا منع کیا پہل کے بیچنے سے جب تک اسکی صلاحیت معلوم نہ ہو اور درخت پر لگی ہوگی

کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے ابن عمر نے کہا زید بن ثابت نے ہم سے حدیث بیان کی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دمی عرایکی بیچ میں رعایا جمع ہے عریہ کی حبس میں
 اور بکڑے اس کے اپنی ہڈیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا تبتاعوا التمر خشی بیڈ و صلاحہ ولا تبتاعوا التمر بالتمر قال ابن
 شہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سألہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابيہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 عن الشیبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله سواء ثم جمیعہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راست خرید کر و درخت پر کے میوے کو جب
 ات اور سکی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور ست خرید کر و درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے
 سعید بن السیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفی عن المزابنہ والمحاقلہ
 والمزابنہ ان یباع شہد الخلل بالتمر والمحاقلہ ان یباع الذریر بالتمر والتمیر کراؤ لا یف
 بالتمر قال واخبرنی سألہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تبتاعوا التمر بالتمر وقال سألہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص
 بکذلک فی بیع الحریمۃ بالوطب او بالتمر وکذا یخص فی غیر ذلک ثم جمیعہ ابن شہاب
 نے روایت کی سعید بن السیب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور محافلہ
 سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے۔ اور محافلہ یہ ہے کہ بالی
 میں کاکھیون یعنی کہیت بیجا جاوے گیہون کے بدلے اور منع کیا آپ نے زمین کو کرایہ پر لینے
 سو گیہون کے بدلے (یعنی اون گیہون کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہون گے) ابن
 شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اسکی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور
 کو خشک کھجور کے بدلے اور سالم نے کہا مجھ کو عبد اللہ نے بیان کیا انہوں سنار زید بن ثابت
 انہوں نے سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عریہ
 رطب یا تمر کے بدلے میں اور سو اعر یہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی عن زید بن ثابت

[illegible]

اندا کر کے **عَنْ بَعْضِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ**
مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ إِحْثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالْمَكْرَ وَالْإِبَاتِلِ قَالَ ذَلِكَ الْإِبَاتِلُ الْمَذَابَةُ إِلَّا أَنْتَ نَخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَقِيَةِ
الشَّكْلَةَ وَالْعَلَمَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ يَجْرُهَا كَثَرًا يَأْكُلُونَهَا رَطْبًا مَرَّجِمَةً بِشِيرِ بْنِ
بِسَارٍ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو اون کے گہر میں رہتے تھے
 اون میں سے ایک سہل بن ابی حنمہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درخت
 پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور منہ رمایا ہی سود ہے
 یہی مزا ہنسہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عریہ کی بیع میں ایک درخت یا دو درخت
 کی کھجور کو مٹی گہر والا (اپنے بال بچوں کے کھانے کے لیے) خریدے اور اُس کے بدلے انداز
 سے خشک کھجور دیوے ترکھور کھانے کو **عَنْ بَعْضِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّهُمْ قَالُوا رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَقِيَةِ يَجْرُهَا كَثَرًا
مَرَّجِمَةً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انہوں نے کھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیع میں انداز کر کے **عَنْ بَعْضِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى كَسْرَ بَيْتِلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ جَدِّهِ غَيْرَانَ السَّاقِ وَأَبْنِ مُثَنَّى جَعَلَا
مَكَانَ الْوَبَا الزُّبَيْنِ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ عَمْرٍو الْوَبَا مَرَّجِمَةً وہی جو اوپر گذرا مگر بعضے راویوں نے
 زبہن کا لفظ کہا ہے جس کے معنی وہی ہیں جو زناہیہ کے ہیں اور بعضوں نے سود کا لفظ کہا ہے
عَنْ سَهْلِ بْنِ إِحْثَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى جَوَارِيزَ الْأَنْصَارِ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَذَابَةِ الثَّمَرِ بِالْمَكْرَ إِلَّا أَصْحَابَ
الْعَرَاكِاءِ فَاصْطَرَفَ ذَلِكَ لَهُمْ ترجمہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حنمہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زناہیہ سے یعنی درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے
 بدلے بیچنے سے مگر عرا یا دالون کو اس کی اجازت دی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**

اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضَّ فِي بَيْعِ الْعَرَا يَا بَخْرٍ صَحَابَةً فِيهَا دُونَ خَمْسَةِ
 اَوْ سِتٍّ اَوْ ثَلَاثَةٍ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٌ اَوْ دُونَ خَمْسَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیچ میں انداز
 سے بھر طیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک خشک ہو یا دون بن الحسین کو جو ہرادی سے اس
 حدیث کا **سُحَن** ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فِيهِ عَنِ الْمَذَابَنَةِ وَالْمَذَابَنَةِ بَيْعُ التَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّيْتِ كَيْلًا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو یا پھر
 درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو یا **سُحَن** عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْمَدَنِيَّ صَلَّاهُ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَلَ عَنِ الْمَذَابَنَةِ بَيْعُ التَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّيْتِ
 بِالزَّيْتِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّيْتِ كَيْلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی
 کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو یا
 سے (اٹکل اور انداز کر کے) اور کہیت گبیوں کا گبیوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محتلفہ بھی
 کہتے ہیں) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عَنْ ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ نَحَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ الْمَذَابَنَةِ وَالْمَذَابَنَةِ بَيْعُ التَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّيْتِ كَيْلًا
 وَنَحَى كُلَّ تَمْرٍ يَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور
 کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ کر کے ہر طرح ہر
 پہل کی انداز سے (اوی پہل کے بدلے) **سُحَن** ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ
 رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنِ الْمَذَابَنَةِ وَالْمَذَابَنَةِ اَنْ يُبَاعَ مَا فِي
 لَوْسِ التَّمْرِ بِكَيْلٍ مِّسْقَى اِنْ زَادَ فَاِنْ زَادَ فَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نرا بنہ سے
اور نرا بنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے یعنی خشک کھجور کے
ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت
پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہین اور جو کم نکلیں تو میرا ہی نقصان ہو گا **عَنْ**
بُطْنَانَ الْأَسْنَادِ **خُوْدَه** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبَا بِنَةِ أَنْ يَكْبِيْعَ شَمْرًا طِيْلًا إِنَّ
كَانَتْ خُلَا بَتَمَرٍ كَيْلًا دَرَانِ كَانِ كَمَا أَنْ يَكْبِيْعَ بَرْدِيْبٍ كَيْلًا دَرَانِ كَانِ زَرْعًا
أَنْ يَكْبِيْعَ كَيْلًا طَعَامٍ کھلے عربی کے لئے **كَانَ** یعنی رفاہیہ قتیبہ او کان زرعاً
ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرا بنہ
سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے بانو کا پہل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور
جو انکور ہو تو سوکھو انکور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کہیت ہو تو سوکھو اناج کے
بدلے بیچے ماپ سو آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہو کمی اور بیشی کا)۔
عَنْ **بُطْنَانَ الْأَسْنَادِ** **خُوْدَه** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ**
مَنْ بَاْعَ خُلَا وَ عَلَيْهِ تَمَرٌ فَ حَوِثْخُصْ كَهْجُورًا وَ رَحْتَ بَحْجُورًا اور اوپر کھجور لگی ہو **عَنْ**
ابْنِ عَسْوَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاْعَ
خُلَا أَوْ رَحْتَ فَمَرُّهَا لِبَائِعٍ إِلَّا أَنْ يَكْبِيْعَ تَرِطَ الْمُبْتَاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کو درخت کو بیچا گا بہا پیوند
کرنے کے بعد تو اوپر کے پہل بائع کے ہین مگر جب خریدار شرط کر لیوے **فَا** کہ پہل
مین لون گا اور بائع راضی ہو جاوے تو پہل خریدار کو ملین گے۔ ماک اور شافعی اور شافعی
اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کو موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اوس درخت کا گا بہا
پیوند نہ ہوا ہو تو پہل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لیوے کہ پہل مین لون گا او
مشتری راضی ہو جاوے تو پہل بائع کو ملین گے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک
ہر صورت میں پہل بائع کے ہونگے اور ابن ابی لیلے کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہونگے

(نودی باختصار) **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم قال ایما غنل اشتری احوولها وقد اوتت فایا شمرها للذی ابرها لا
 ان یشتريک الذی اشتراها ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اُس میں گاہا پیوند ہو
 تو پہلے اسی کے ہون گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے **ف** پہلے
 کی اپنے لیے تو اسی ملکین گے کہ جو رکاوٹ درخت ز اور مادہ ہوتا ہے کہ بالی چیر کے ز کی بالی
 اوس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پہلے ہے عربی میں اس کو تاجر کہتے ہیں اور تاجر اوس درخت
 کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ایما غنل اشتری احوولها قد اوتت فایا شمرها للذی ابرها لا
 ان یشتريک الذی اشتراها ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گاہا پیوند کرے کہ جو رکاوٹ درخت کو پیوند لے اسی کا ہوگا
 مگر جس صورت میں خریدار شرط کر لے پہلے کی **حسن** کا فہم بھٹکا الاسناد و نحوہ ترجمہ
 دوسری روایت کا وہی جواب پر گذر **حسن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشترى نخلا بعد ان توب
 ثم رخصها للذی باعها الا ان یشتريک الذی اشتراها بعد ان توب ثم رخصها للذی باعها
 الا ان یشتريک الذی اشتراها ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے ہیں جو شخص کہ جو رکاوٹ درخت کو تاجر کے
 بعد خریدے تو پہلے اس کا بائع ہوگا مگر جب مشتری شرط کرے پہلے کی اور جو شخص کوئی برہہ خرید
 اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کرے **حسن** الزہری رحمہ اللہ
 الاسناد و مثله ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواب پر گذر **حسن** ابن عمر قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشترى نخلا بعد ان توب ثم رخصها للذی باعها
 عبد اللہ بن عمر سے ایسی ہی ہے جیسو اوپر گذری **ف** نودی نے کہا اس حدیث میں ثلاث
 ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذاہب کی کہ مالک اس پر غلام کہ اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 انہوں نے کہا ہاں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْمَخْأَلَةِ وَالْمَخَابِرَةِ وَنَحْوِهَا بِحُرِّ النَّفْسِ حَتَّى تَشْفَى قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا الشَّيْءُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ وَنَحْوُهَا وَدَوَّكَلٍ مِنْهَا مَرَّجَمٌ
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مزاہنہ سے اور محاقہ سے اور مخابره سے اور بھلون کی بیچ سے جب تک وہ لال یا پیلے نہ ہوں
 اور کھانے کے قابل نہ ہو جابریں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنِ الْمَخْأَلَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَخَابِرَةِ وَالْمَخَادِمَةِ وَالْمَخَابِرَةِ قَالَ أَحَدُ هُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمَخَادِمَةُ وَنَحْوُهَا وَنَحْوُهَا فِي الْعَدَايَا مَرَّجَمٌ
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 محاقہ سے اور مزاہنہ سے اور مخادومہ سے اور مخابره سے اس حدیث کے دو راویوں میں سے ایک
 نے کہا کہ مخادومہ وہ بیچ ہے کئی برس کے لیے (اپنے درخت کو سیوہ کی) اور منع کیا آپ نے شتہ
 کرنے سے (یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یون کہے میں نے تیرے ہاتھ پہ غلہ کا
 ڈھیر بیچا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیچا مگر اس میں کے بعض درخت نہیں
 بیچے کیونکہ اس حدیث میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو شتہ معلوم ہو جیسے یون کہے یہ ڈھیر
 غلہ کا بیچا مگر جو تہائی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ
 نے عرایا کی **عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْمَخْأَلَةِ وَالْمَخَابِرَةِ وَنَحْوِهَا بِحُرِّ النَّفْسِ حَتَّى تَشْفَى قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا الشَّيْءُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ وَنَحْوُهَا وَدَوَّكَلٍ مِنْهَا مَرَّجَمٌ
 مخادومہ کا ذکر نہیں ہے **بَابُ كَيْدِ الْأَعْرَضِ فِي زَمَنِ كُرْأَ يَرُدُّنِي** کا بیان **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنِ الْمَخْأَلَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَخَابِرَةِ وَنَحْوِهَا بِحُرِّ النَّفْسِ حَتَّى تَشْفَى قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا الشَّيْءُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ وَنَحْوُهَا وَدَوَّكَلٍ مِنْهَا مَرَّجَمٌ
 جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
 کرایہ پر دینے کو **بَابُ كَيْدِ الْأَعْرَضِ فِي زَمَنِ كُرْأَ يَرُدُّنِي** اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طحاوی

حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دنیا مطلقاً درست نہیں خواہ اناج کے بدل کر ایہ دی جائے
یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصے پر اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء کو
نزدیک زمین کا کرایہ دنیا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اور اشیا کے بدل درست ہو لیکن
خود اسی زمین کے پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جسکو مخارہ کہتے
ہیں (اور ہندی میں بٹائی) اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست
ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر اناج
کے بدل درست نہیں اور امام احمد اور ابو یوسف اور امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ
کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل ہی درست ہے
اور سیکونراعت گتہ میں اور ابن شریعہ اور ابن خزمیہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب
نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث مانع کی یہ تاویل کی ہے کہ خرافۃ
بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطہ رغبت دلانے کے ہے معذت دینے میں تمام مواکلا
نودی کا فائدہ اور کسی برس کے لیے بیع کرنے سے اور پیل کے بیچنے سے وجود درست
پر لگا ہوا جب تک وہ گدہ نہ ہو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ مَرَجٍ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو
کرایہ پر دینے سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَعِّهَا فَإِنْ لَمْ يَزَعِّهَا فَلْيُزَعِّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کہیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی سے یا کسی
کو دیے (بطور عاریت کو ملا کر ایہ) وہ اس میں کہیتی کرے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ فُضُولُ الْأَرْضِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْضٌ فَلْيُزَعِّهَا وَلْيُزَعِّهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُزَعِّهَا أَخَاهُ روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے پاس میں نہیں جو خالی تہین
 بیکار رہنے اور میں کہیتی نہیں ہوتی تھی (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے
 پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کہیتی کرے یا اپنے بہائی مسلمان کو دیوے۔
 کہیتی کے لیے) اگر وہ ونہ لے تو اپنی زمین رکھ چوڑے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَكَ إِلَّا دَخَلَ كَجَرٍّ
أَوْ كَطَاكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
أَنْ يَزْرَعْهَا فَيُخْزِعْهَا فَإِنَّهَا خَاءُ السَّالِمِ وَلَا يُوَاجِرُهَا إِلَّا هُوَ ترجمہ حضرت
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کہیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس
 میں کہیتی کرنے سے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیوے اور اس سے کرایہ نہ لیوے **عَنْ**
هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ مُوسَى عَطَاءً يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ ہمام سے روایت ہو سلیمان بن
 موسیٰ نے عطاء سے پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کہیتی کرے
 یا اپنے بہائی کو کہیتی کے لیے دیوے اور اس کو کرایہ پر نہ چلاوے اور انہوں نے کہا ہاں
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْحُجَابَةِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے منع کیا منابرہ سے (منابرہ کے معنی اوپر گزرنے والے) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ
أَنْفَعٍ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا يَتَّبِعُوهَا فَقُلْتُ لِمَ لَا يَتَّبِعُوهَا يُفْنَى

اَلَّذِي قَالَ نَعَمْ مَرْحُومُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَا بَيْتَ هُوَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَاجِسَ كَے پَاسِ فَاضِلِ زَمِينِ ہر وہ اُس مین کَہیتی کرے یا اُسے بہائی
 کو کَہیتی کَے لیے دَیوے اور نہ ہجو اُسکو۔ سَکیم بن حیان نَے کَہا مین نَے سعید بن مینار سَے
 پوچھا بیچنے سَے کیا مراد ہے کیا کر اے پرجلانہ او نہون نَے کَہا اُن سَکَلُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْہُ قَالَ كُنَّا نَخَافُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَضَيَّبَ
 مِنَ الْقَوَاصِرِيِّ وَمِنْ كُنْ اَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ
 اَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَاَلَا فَاذْكُرْتُمْ مَا مَرْحُومُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَا بَيْتَ ہُوَ سَمِ مَخَابِرِ رِثَائِي کَہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کَے زمانہ مبارک مین تو حصہ لیتو تھے اوس انج مین سَے جو کوٹنے کَے بعد بالیون مین رہ جاتا ہو
 اُس مین سَے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَے فرمایا جس کَے پاس زمین ہر وہ اوس مین
 کَہیتی کرے یا اُسے بہائی کو کَہیتی کرنے دے اور نہین تو پُرا رینے دیرے (یعنی کر اے
 پرنے چلا دے) سَکَلُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُمَا يَقُولُ كُنَّا نَخَافُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَخَذُوا الْاَرْضَ بِالْثُلُثِ وَالْاُجْرُ بِالْمَاذِيَا نَاتِ فَقَامَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا اِنْ
 لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ اَوْ لِيُزْرِعْهَا مَرْحُومُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَا بَيْتَ ہُوَ اُنہون نَے کَہا سَمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَے زمانے مین نہین
 کو تہائی یا چوتہائی پیداوار پر رِثائی سَے نہرون کَے کنارون پر ہو لیا کرتے تھے تب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُٹرے ہوئے اور فرمایا جس کَے پاس زمین ہر وہ خود اوس مین
 کَہیتی کرے نہین تو اُسے بہائی کو ہفت دیرے نہین تو رینے دیرے (اور رِثائی پر نہ چلاوے)
 سَکَلُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ قَالَ مِمَّتِ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا مَرْحُومُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ سَ رَوَا بَيْتَ
 مین نَے ساجنا بارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سَے آپ فرماتے تھے جس کَے پاس زمین ہو
 وہ اُسکو بہ کر دیرے یا عاریت دیرے سَکَلُ اَلَا تَحْمِشُ بِهَذَا الْاِسْنَادِ عَمِيرًا اَنَّهُ قَالَ

عبداللہ سے روایت ہے اور انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع کرتے تھے مزانہ
اور حقول سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مزانہ تو کچھ رکی بیچے جو درخت پر لگی ہو (کچھ
کے بدلے اور حقول کھتر مین زمین کو کرایہ پر چلانے کو **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَاقِلَةِ وَالْمَزَابَةِ تَرْجُمَهُ ابُو سُرَيْهٍ ضَرْفُ
اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ خُدَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَے مَحَاقِلَہ اور مَزَانِہ
سے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ لَدُنَّ رِیِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَزَابَةِ وَالْحَاقِلَةِ اشْتَرَاءُ التَّمْرِ فِي رَوْسِ النَّخْلِ
وَالْحَاقِلَةِ كَيْدًا أَوْ كَرْنًا **حَضَرَت** ابوسعيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے منع کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ اور محاقلہ سے تو مزانہ کچھ رکا بیچنا ہے
درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا تَدْرِي بِالْخَبَرِ بِأَسَاحِقُ كَانَ عَامٌ أَوَّلُ قَدَعَمَ
رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَهُ عَنْهُ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ رُوِيَ
مِنْ نَعْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ سَوَادَہ کھتر تھے ہم مخاربه مین کوئی سرائی نہیں
سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا اوس سے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِطَلَا أَلَا يَسْتَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِہ تَرْجُمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر اس مین اتنا زیادہ
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو جوڑ دیا جسے مخاربه کہ اس حدیث کی وجہ سے
عَنْ جَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفَعَ
أَرْضَنَا تَرْجُمہ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جوڑ دیا
نے ہامی زمین کی آمدنی سے **عَنْ** نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَكُونُ مَزَاوِعَ
عَلَى عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمْ وَصَدْرًا مِثْلَ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي الْخِرَافَةِ مَعَارِيفُ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَفِعٌ فِيهَا نَهَى عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا سو جس کی خبر انکو نہ ہوئی تو انہوں نے جوڑ دیا زمین کو کراے پر دینا **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ الْقَدِّحِ الْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَحْمِلُهَا بِالنُّجَبِ وَالزُّبُجِ وَالطَّعَامِ لِنُكَلِّئَ بِجَاعِنَاتِ يَوْمِ رَجُلٍ كُنَّا مِنْهُمُومِي فَقَالَ نَحْنَا نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِكَ إِنْ لَنَا نَافِعًا وَكُلَّوْا عِيَةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا كُنَّا نَأْتِي نَحْنَا قُلُ الْأَرْضِ فَكُنَّا نَحْمِلُهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالزُّبُجِ وَالطَّعَامِ السَّمِيَّ وَأَمْرُ رَبِّ الْأَرْضِ أَنْ يَذْرِعَهَا أَوْ يَذْرِعَهَا وَكَدَّهَ كِرَاءَهَا وَمَا يَوْمِي ذَلِكَ** ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہو ہم محافلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو ثلث اور ربیع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر ایک ذرہ ہمارے پاس کوئی چچاؤن میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ اور اوسکو رسول کی خوشی میں ہمکو زیادہ فائدہ ہے منع کیا ہمکو محافلہ سے یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربیع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ زمین کا مالک خود اوس میں کہیتی کرے یا دوسرے کو کہیتی کے لیے دیوے اور برجا مانا آپ نے کرایہ پر دینا یا ادرسیطرحیہ **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ الْقَدِّحِ الْأَرْضِ نَذْرُكَ دِيحًا عَلَى الثَّلْثِ وَالزُّبُجِ ثُمَّ دَكَّرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْيَةَ** ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہو ہم محافلہ کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربیع پیداوار پر بہر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ بِطَلَا الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ لَدَارِ اسْحَقَ تَرَفِيعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ بَعْضُ عُمُوْمَتِهِ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ خَدِيجَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَنْهُ قَالَ أَتَانِي نَحِيرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كُنَّا نَحْمِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِكَ إِنْ لَنَا نَافِعًا وَكُلَّوْا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَوَّ حَقٌّ قَالَ سَكَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَا قُلْتُمْ فَقُلْتُ نَوَاجُوهَا بِأَرْسُولِ اللَّهِ عَلَى الزُّبُجِ أَوْ الْأَرْضِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَقْعَلُوا أَوْ ذَرُّوْهَا أَوْ زَرُّوْهَا أَوْ أَسْكُوْهَا**

ترجمہ رافع سے روایت از ظہیر بن رافع نے اون سے ایک سیٹ بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا
تھے رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ایسے کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا میں نے کہا وہ کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے جو فرمایا وہ حق ہے اونہوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا تم اپنے کہیتوں کو کیا کرتے ہو
ہم نے کہا یا رسول اللہ انکو کرا سے پرچلاتے ہیں اور وہ کرا یہ یہ ہے کہ نہر پر چو پیداوار ہوا اسکو
لینے ہیں یا صد و سق کھجور کے یا جب کے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم خود اون میں کہیتی
کر دو یا دوسروں کو کہیتی کے لیے دو (بلکہ کرا یہ) یا میں ہی رہنے دو محض **ترافع عن**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَلْحَةَ وَكَعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ترجمہ ہم سی جواد برکات
عَنْ حُظَيْفَةَ بْنِ يَنْبُغِيسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ خطلم بن قیس نے رافع
بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرا یہ چلانا کیسا ہے اونہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کو کرا یہ پر دینے سے میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں ہی کرا یہ
دینا منع ہے اونہوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہیں **عَنْ حُظَيْفَةَ**
ابْنِ قَبِيصٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَالذَّهَبِ وَالْوَ
رِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُوْجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَكَادِيَاتِ وَأَقْبَالَ الْحَبْدِ أَوَّلِ وَآخِرِيَاءَ مِنَ السَّرْدِ فِي حَالِ
هَذَا أَوْ يَسْلَمُ هَذَا أَوْ يَسْلَمُ هَذَا أَوْ يَحْلِكُ هَذَا أَفَكَ يَكُونُ لِلنَّاسِ كِرَاءُ الْأَرْضِ
فَلَيْلَاكَ وَحَيْدَعُهُ وَآشَاتِي مَعْلُومٌ مَعْلُومٌ کلاباس یہ ترجمہ خطلم بن قیس نے رافع
نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرا سے دینا سونے اور چاندی کے بدلے
کیسا ہے اونہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر چو پیداوار ہوا اسکو بدل
میں اور کبھی اور پیداوار پر زمین کو کرا سے پرچلاتے تو بعض وقت ایک حیرت انگیز

ہو جاتی دوسری بچ جاتی اور کہیں یہ تلف ہوئی اور وہ بچ جاتی ہر بعضوں کو کچھ کرایہ نہ ملتا مگر
 وہی جو بچ رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے لیکن اگر کرایے کے بدل کوئی معین چیز
 (جیسو روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جسکی ذمہ داری ہونے کے تھیرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں
عَنْ حُظَلَّةَ الْأُرْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا
أَكْثَرًا أَكْضَارًا حَقًّا قَالُوا كُنَّا أَكْثَرًا عَلَى الْأَرْضِ عَلَى أَنَّ كُنَّا هَاهُنَا وَكُنَّا هَاهُنَا فَرَأَى
أَخُو بَنِي هَذِهِ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذِهِ فَفَتَحْنَا نَاعْنَ ذَلِكَ دَامَا الْوَرِثُ فَنَكَمَ بَيْنَنَا مَرَحِمَهُ
 خنظلہ زرقی سے روایت ہوا انہوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں
 ہمارے یہاں محافلہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایے پر دیتے یہ کہہ کر یہاں کی پیداوار ہم
 لین گئے اور تم یہاں کی لینا پھر کہیں یہاں اوگتا وہاں نہ اوگتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا ہم کو اس سے لیکن چاندی کے بدل کرایہ دینا تو اس سے منع نہیں کیا **عَنْ حُجَّيْ**
بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْأَسَادِ حُجَّوهُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِرْ كَذَرَا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ**
قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَرَّجَ عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَفِي
رِوَايَةٍ أُخْرَى شَيْبَةَ فَهِيَ عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَكَمْ لَيْسَ عَبْدُ اللَّهِ
 ترجمہ عبد الباقی روایت ہوا میں نے عبد اللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انہوں
 نے کہا مجھ سے یہاں کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت
 سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ**
الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ رَعِمَ ثَابِتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَفَّ عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَّا بِالْمَوَاجِدَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا ترجمہ عبد الباقی
 السائب سے روایت ہوا میں نے عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزارعت (ٹہائی)
 کو انہوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت کو
 اور حکم کیا مواجہ کا یعنی روپیہ اشرفی پر کرایہ چلانے کا اور فرمایا اس میں کوئی قباحت
 نہیں ہے **عَنْ عَدِيٍّ أَنَّ عَجَاهِدًا قَالَ لِحَاوِثِ بْنِ الْأَطْلَقِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ**

فَاجْمَعُ مِنْهُ لِكُلِّ نَفْسٍ عَنْ أَبِي وَرَفَعِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَاَنْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِي
 عَنْهُ مَا فَعَلْتُ بِهِ ذَلِكَ حِكْمَتِي مِنْهُ وَأَعْلَمُ بِهِ مِنْ صُحْبَةِ يَحْيَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعِي اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنَّ الرَّجُلُ إِخَاهُ أَحَدُكُمْ
 خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَكَ عَلَيْهِ خَدَجًا مَعْلُومًا ترجمہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 مجاہد نے طاؤس کو کہا ہمارے ساتھ جلدورافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور اون سے حد
 سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باب سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تو طاؤس نے گھر کا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت کو تو کبھی نہ کرتا لیکن مجھ پر حدیث بیان کی اوس شخص
 نے جو زیادہ جانتا تھا اور دن سے صحابہ میں یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بہائی کو اپنی زمین پر کر دیوے تو بہتر ہے کہ
 اُس کو کرایہ لے **ف** اس معلوم ہوا کہ کرایہ دینا منع نہیں لیکن سنت دینا اور پھر
 بہائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے **ع** عمرو بن طاؤس عن طاؤس انہ کہ
 يُخَابِرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ كُنْتُ هَذِهِ الْمُنَابَرَةُ وَالْمُنَابَرَةُ
 يُزْعِمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ كُنْتُ هَذِهِ الْمُنَابَرَةُ وَالْمُنَابَرَةُ
 بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَفَعِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَمْ يَنْتَهَرْ أَحَدًا قَالَ يَحْيَى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَكَ
 عَلَيْهِ خَدَجٌ مَعْلُومًا ترجمہ عمرو و ابن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 ہے طاؤس رنہ مخبرہ کرتے تھے عمر نے کہا اے ابوعبدالرحمن یہ کنیت ہے طاؤس کی ہے
 ہے اگر تم چوڑو و مخبرہ کو کہو کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
 کیا مخبرہ سے طاؤس نے کہا اے عمر مجھ پر بیان کیا اوس شخص نے جو صحابہ میں جانتا
 والا تھا یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مخبرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بہائی کو موطت زمین

دیوے تو بہتر ہے کہ ایہ لکیر دینے سے **عکس** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **معر السب**
صلی اللہ علیہ وسلم بخو حکایت صحیحہ ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہی
 ہے **عکس** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **ات** النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** قال کان
 یمنع احدکم اخاه ارضه خیر لک منی ان یتأخذ علیک ما کذا وکذا لشیئ
معلوم قال وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **هو الحقل وهو بلسان الکف**
المأقل ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین سفت دیوے تو بہتر
 ہے کہ اس کو کہہ دے کہ انا اتا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ حقل ہے اور حقل
 کہتے ہیں الضار کی زبان میں محافلہ کو اور محافلہ کے معنی اور گدڑ چکے **عکس** ابن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال من کان لک ارض
 فإیکم اخاه خیر لک ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے
 بھائی کو مستعار دیوے (ملکہ کرے) تو بہتر ہے اس کو لیے۔

کتاب المساقا والمزارعة

کتاب مساقات اور مزارعہ کے بیان میں

ف مزارعت کو معنی اور گدڑ چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیوے
 اور یہ کہہ دے کہ ان میں اپنی دینا انکی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیر
 آدموں آدم یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے۔ نو دی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی
 قول ہے مالک اور ثوری اور ریش اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہاء محدثین اور اہل ظاہر
 اور جہور علماء کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نزدیک جائز نہیں ہے اب اختلاف کیا ہے علماء
 نے کہ مساقات کن درختوں میں درست ہو د اؤ دے کہہ کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست
 ہے اور شافعی نے کہا کہ کھجور اور انگوڑ میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہوا نہی

مختصر احسن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما مل اهل خيبر ليشطر
 ما يخرج منها من شجر او ذرع ثم حمله عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما في رواية
 رسول الله صلى الله عليه وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے احب خيبر فتح ہو گیا تو حضرت صل
 اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا جا ہا وہاں نے کہا ہیکور ہنے دو اور جس طرح
 آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کر لیجیے تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیدا ہو پیل یا اناج اوس میں
 سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا **ف** تو پیل میں مساقا کی اور اناج میں زراعت
 اس حدیث کو شافعی اور اون کے موافقین نے مستدل کیا ہے کہ زراعت بشمول مساقات و در
 ہے اور علیحدہ درست نہیں اور امام مالک کے نزدیک زراعت مطلقا درست نہیں مگر اُس زمین
 میں جو رختوں کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور زفر نے کہا کہ زراعت اور
 مساقات دونوں مایہ درست ہیں **عن ابن عمر** رضي الله تعالى عنهما قال اعطى رسول
 الله صلى الله عليه وسلم خيبر ليشطر ما يخرج من شجر او ذرع فكان يعطي اذواجر
 كل سنت مائة وسوق ما بين وسقا من ثمر وعشرين وسقا من شجر فكلما
 ولي عمر من خيبر خيبر اذواجر النبي صلى الله عليه وسلم ان يقطع لهن والماء او يضمن لهن الا اذا
 كل عام فاختلعت فمئنت من اختار الا ارض والماء ومنهن من اختار الا ارض كل عام
 فكانت عائشة وحفصة ومن اختار الا ارض ولله ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا خیبر والوں کے اس
 شرط پر کہ جو پیدا ہو پیل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے آدھا تمہارا تو آپ اپنی بی بیوں کو ہر سال سو
 وسق دیتے انہی وسق کجور کے اور بی بیوں کے جب حضرت عمر نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم
 کر دیا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کو اختیار دیا یا تو تم ہی زمین اور پانی کا
 حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتے رہو تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا
 منظور کیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین اور پانی لیا تھا۔
عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سلم ما مل اهل خيبر ليشطر ما يخرج منها من ذرع او شجر واقتص الحديت بنو

خَیْبَرًا لَدَا اِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ اَرْضُ حِمْيَرَ خَصَرًا عَلَيَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ الْيَهُودِ كَانَتْ اَرْضُ حِمْيَرَ خَصَرًا عَلَيَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرَهُ بِهَا عَلَيَّ اَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَكَانَتْ خَصَرًا عَلَيَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ
 فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كُنْتُمْ بِهَا عَلَيَّ ذَالِكَ مَا نَشِئْتُمْ اَقْرَبًا
 بِهَا حَتَّى اَجْلَاهُمْ عُمَرُوْا اِنِّيْ تَيْمَاءُ اَوْ اَرْحُحًا ثُمَّ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہو کر لو آپ نے جاہ یہود کو نکال دیا کیونکہ جب
 اُس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لیے آپ نے
 انکو نکال دیا لیکن انہوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجیے ہم یہاں محنت کریں گے اور آؤ گے
 لیں گے (آؤ آپ کو دین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجاب ہم تم کو رہنے دیجیے میں
 جب ہم جاؤں گے تو نکال دیں گے پھر وہ یہاں رہے حضرت عمر کی خلافت میں نکالے گئے تھے
 یا رب یا کیطرت ﴿﴾ تیار اور اسی دو لون کا ٹون ہین اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن
 حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال
 دیے جاویں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ویسا ہی کیا **باب فضائل القمرین**
 وَالْقَمَرِ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ لَكَ لَنْ كِي اَوْ كِهِي كَرْنِي كِي نَفِيْتِ سَعْدٌ جَابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَسْلَمَةٍ يَغِيْرُ عَنْ سَائِرِ الْاَكْثَرِ مَا اَكَل
 مِنْهُ لَهْ صَدَقَةٌ وَمَا سَوَّرَ مِنْهُ لَهْ صَدَقَةٌ وَمَا اَكَلَ السَّبْعُ فَهُوَ لَهْ صَدَقَةٌ وَمَا
 اَكَلَتِ الْخَيْرُ فَهُوَ لَهْ صَدَقَةٌ وَلَا يَزِدُّوْهُ اَحَدًا اِلَّا كَانَ لَهْ صَدَقَةٌ ثُمَّ جَاءَ حضرت جابر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت لگا دے
 پھر اس میں سے کوئی لکھا دے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جاوے
 گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو درخت لکھا جاوے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب
 ملے گا اور جو پتہ لکھا دے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو پتہ لکھا دے گا اس میں بھی
 صدقہ کا ثواب ملے گا ﴿﴾ امام نووی سے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثوں سے

درخت جانے کی اور کہیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کہیت قائم رہیں اور قیامت تک اس سے پیدا ہوتا رہے اور علمائے اختلاف کیا ہے کہ بالکیرہ کما فی کون سی ہے بعضوں نے کہا تجارت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے کہا زراعت اور یہی صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَلَ عَلَى أُمِّ مَيْمُونَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ فَنُخِلَ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا الْخَلَّ مُسْلِمًا أَمْ كَافِرًا فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرُسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَأَنَّهُ صَدَقَةٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مہشورہ انصاریہ کے پاس گئے اوس کے باغ کھجور کے تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس لئے لگائے مسلمان نے یا کافر نے اوس نے کہا مسلمان نے آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت جادو یا کہیتی کرے بہر اس میں سے کھائے یا چا چا پایہ یا کوئی کہا دے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرُسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ سَبْعٌ وَلَا طَائِرٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ هَكَذَا رَوَى عَنْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت بٹھاوے یا کہیت لگا دے پھر اوس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کہا دے تو اس کو اجر ملے گا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دَخَلَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَيْمُونَةَ فَقَالَ يَا أُمُّ مَيْمُونَةَ مَنْ غَرَسَ هَذَا الْخَلَّ مُسْلِمًا أَمْ كَافِرًا فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرُسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَائِرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مہشورہ انصاریہ کے پاس گئے اوس کے باغ میں کھجور لگائی اور فرمایا اے ام مہشورہ یہ درخت کھجور کے کس لئے لگائی مسلمان نے یا کافر نے وہ بولی مسلمان آپ نے فرمایا پھر مسلمان تو کوئی بدعت لگا دے

[illegible]

عَنْ ابْنِ سَعْدٍ لَمْ يَرَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي حَقْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيَّ فَتَصَدَّقِ النَّاسُ عَلَيَّ فَكَمْ يَكْلَعُ ذَلِكَ وَفَاءً
 دَيْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَا شَاءَ خُدُّوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَكِنَّ
 لَكُمْ أَكْثَرَ ذَلِكَ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سیوہ و خث پر خرید ادا سپر قرضہ بہت ہو گیا سیوہ کے قنف
 ہو جانے سے یا اور کسی نقصان کے وجہ سے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو
 صدقہ دو لوگوں نے ادا سے صدقہ دیا تب بھی ادا کا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے قرضخواہوں کو فرمایا میں اب جو ملک یا سولے لے اب کچھ نہیں ملیگا
فائدہ نووی نے لکھا ہے اس روایت کو یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا
 چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضرور ہے اور جب قرض ہو جاوے ادا کا صدقہ دینا
 درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو ادا سپر تقاضا درست نہیں نہ ادا کی گرفتاری و فقیہ
 اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اگر
 قرض کر نیکی کے لیے ہو تو ادا کرے اور البوصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے
 کہ قرضخواہ ادا کی تکرار کرے ۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال بائشیا ضرور
 کپڑوں وغیرہ کی قرضخواہوں کے سپرد کر دیا جاوے گا **عَنْ** بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ وَبُذْ
 الْأَشَجِّ وَشَكَّةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **قَابِلُ اسْتِخْبَابِ الْمَوْضِعِ مِنَ الدِّينِ**
قرض میں سے کی معاف کر دینا سب سے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو) **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَّتْ خُصُومَ بَابِهَا
 عَالِيَةً أَمْوَاتُهَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَكَثُرَ فِقْهُهُ فَرَفَعَهُ وَهُوَ يَقُولُ
 وَاللَّهِ أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ إِنَّ الْمَتَالِي عَلَى
 اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَتَايَا رَسُولُ اللَّهِ فَكَذَلِكَ أَيْ ذَلِكَ أَحَبُّ **ترجمہ** ام المومنین
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دروازے پر پہنچنے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند ہوئیں ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف
 کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر دوسرا کہتا تھا قسم اس کی میں کہیں نہیں کروں گا پھر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کہتا تھا نیکی
 نہ کرنے پر ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔
ف ایسے نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سنیہ لکھتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کہنا
 مکروہ ہے اور جو کہا دے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیدیوے جیسے دوسری
 حدیث میں ہے **عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَلَّضَ بَنُ أَبِي حَذَرٍ
 دِينَكَ أَنَّهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْدِ نَارُ تَفَعَّتْ
 أَصْوَاتُهَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَتْ بَجْفَتَيْهَا وَكَادَتْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ
 يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَمَّ الشَّكْرَ مِنْ دِينِكَ قَالَ كَعْبُ
 قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَأَقْضِ مَرَحِمِي
 كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ سَوَدَايَتِي هَذَا سَنَ تَقْضَاهَا لِي ابْنِي حَذَرُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ سَوَدَايَتِي هَذَا سَنَ تَقْضَاهَا لِي ابْنِي حَذَرُ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے اور دونوں کے پاس اور
 حجرے کا پردہ اٹھا یا اور پکارا اے کعب بن مالک وہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے
 ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آؤ مگر قرضہ معاف کر دے کعب کہہ میں نے معاف کیا یا رسول اللہ
 تب آپ نے ابن ابی حذر سے کہا اوٹھو اور اگر قرضہ اس کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ
 مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَالَصَهُ دِينَكَ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذَرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَذَرٍ وَهُوَ مَرَحِمِي
 وَهِيَ جَوَابُ رِغْدَرٍ **عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ الْأَسْجَلِ فَلَمَّا تَقَالَصَهُ فَكَلِمَةً فَتَكَلَّمَ حَتَّى أُرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
 فَمَرَّ بِجَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ
 التَّوَقُّفَ فَلَمَّا خَذَ بَصْفًا مَعَهُ عَلَيْهِ وَكَرَّ وَخَفَا مَرَحِمِي كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ سَوَدَايَتِي هَذَا سَنَ تَقْضَاهَا لِي ابْنِي حَذَرُ******

اہل بیت علیہم السلام بن ابی حذر و پروردہ راہ میں ملا تو کہنے لگا کہ بڑا بھلا بیہودہ و زن کی باتیں ہونے لگیں
 یہاں تک کہ آذانین بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے اوپر سے گذرے اور فرمایا
 اے کوہ اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آٹھ قرض چوڑوینے کا بہرہ کہنے را آپ کے ارشاد کے موافق
 آٹھ قرض لیا اور آٹھ صاف کر دیا **ف** انہو می نے کہا اس حدیث کو یہ لکھتا ہے کہ مسجد میں
 تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرنا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور
 اشارہ کرنا **ب** آپ من ادرك ما بک عند الشترى وقد اخلص فکہ الرجوع
 اگر خریدار غفلت ہو جاوے اور مال کے پاس اپنی چیز بجنہ باوے تو واپس لے سکتا ہے **ع**
 اِنَّ هَذِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْ سَمِعَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَیْنٍ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَخْلَصَ
 اَوْ اِنْ اِنْسَانَ قَدْ اَخْلَصَ فَهُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
 فرماتے جو شخص اپنا مال بجنہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس باوے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو زیادہ
 حقدار ہے اُس مال کا اور ون سے **ف** انہو می نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے
 اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خرید اہر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اوس کی قیمت ادا کرنے سے
 پہلے اور اُس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اوس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خرید اہتا
 بجنہ موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا مذہب ہے کہ بائع کو اختیار ہوگا خواہ اس
 مال کو رہنے دے اور تمام قرضخواہوں کے ساتھ سرشکن میں شریک ہو جاوے اور خواہ اپنا مال بجنہ
 پیر لپوے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بائع اور قرض خواہوں کے برابر سرشکن پر
 شریک ہوگا مال پیر لینے کا اوسکو اختیار نہیں اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت میں
 مال پیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرضخواہوں کے برابر ہوگا۔ امام شافعی
 کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابو داؤد میں مروی ہے اور ابو جریج
 ان حدیثوں کی تاویل کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل اُنکی وہ روایت ہے جو حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں

ہے اور دونوں سے تمام ہوا کلام نور میں **عَنْ** یحییٰ بن سعید فی ہذا الاِسنادِ بِمَعْنٰی
حَدَّثَنَا زُحَيْرٌ قَالَ ابْنُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَبِشَةَ فِي رَأْسِ اَيَّتِهِ اَيُّمَا مَرِيٍّ فُلِسَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ حَبَابُ
كَذَرِ **عَنْ** ابْنِ مَرْيَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فِي الرَّجُلِ
الَّذِي يَحْدُمُ اِذَا دُجِبَ عِنْدَهُ لَمَتَاعٌ وَكَثُرَتْ رَحْمَتُهُ اَنَّهُ لَصَاحِبُهُ الَّذِي بَاعَهُ تَرْجَمَهُ
الْبُحَيْرِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص
کے بایں جن نادار ہو جاوے حب اس کے پائل حبسہ میں (جو اس نے خرید لیا تھا) اور اس نے
اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بالحق کامیوگ **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ اِذَا اُفْلِسَ الرَّجُلُ لَوَجَدَ الرَّجُلَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ
فَقُوْلُوْا اَحَقُّ تَرْجَمَهُ الْبُحَيْرِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور اپنا مال بعینہ دوسرا کوئی شخص اس کے
پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکا (بہ نسبت اور قرض خواہوں کے) **عَنْ** قَتَادَةَ
بِطَنَ الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ اَحَقُّ يَوْمَ الْغَدِ مَا تَرْجَمَهُ وَهِيَ حَبَابُ كَذَرِ اس
میں یہ ہے کہ وہ نہ زیادہ حقدار ہے اسکا اور قرض خواہوں سے **عَنْ** ابْنِ مَرْيَمَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ اِذَا اُفْلِسَ الرَّجُلُ لَوَجَدَ
الرَّجُلَ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنَيْهَا فَهَوِ اَحَقُّ بِهَا تَرْجَمَهُ الْبُحَيْرِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہو جاوے بہ دوسرا شخص
اپنا اسباب اسکی پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکا **بَابُ** فَضْلِ اِنْفَاكِ الْمُعْسِرِ
وَالْتِيَادِ فِي الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ مَفْلَسٌ كَوَهْمَتٍ دِينَہِ كِي اور قرض وصول کرنے
میں آسان کرنے کی فضیلت **عَنْ** حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا
اَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرَ قَالَ كُنْتُ اُدَايُ النَّاسَ كَأَمْرِ قُتَيْبٍ
اَنْ يَنْظُرَ الْمُعْسِرَ وَيُكَاوِرُوْهُ اَعْرَبَ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُجَوِّدُوا عَنْهُ تَرْجَمَهُ
حَدَّثَنَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہو کہ

پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا نہیں فرشتوں
 نے کہا یاد کرو وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جو انون کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو
 اسکو مہلت دو اور سپر تقاضا نہ کرو اور جو شخص بالدار ہو اسکو سپر آسانی کرو (یعنی نرمی کرو یا پھر اسکو
 سے نقصان پہنچال نہ کرو مثلاً روپیہ ٹوٹا یا پھوٹا ہو تو بے لاپسختی نہ کرو) اسنے تعالیٰ کو فرمایا
 (فرشتوں سے) اتم بھی از سپر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو) **ف**
 کیونکہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا سبحان اللہ خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلاموں
 پہ ہے کہ ایک ذریعہ سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور سچ اور
 بندگی درکار ہے خدمت کر لیے تو نہ ہاروں لاہوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں
 جھکتے پھر اگر خدمت ہی ہو تو سبحان اللہ کیا کہتا پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت
 سب لغو ہے ایسی عبادت ہو جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جیسر بندہ اپنے مالک کے سامنے
 گڑگڑا دے روئے عاجزی کرے **عَنْ رِئِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَدَّثَنَا أَبُو**
أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ لَّكِيٌّ رُبَّمَا عَرَفْتُ قَالَ فَقَالَ سَأَعْلَمُكَ
قَالَ أَعْمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ نَحْبَلُ ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَكْأَلُ بِهِ النَّاسَ
فَكُنْتُ أَقْبِلُ الْمَكْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ قَالَ فَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَمِعَ
 ربی بن حراش سے روایت ہے حدیث اور ابو مسعود دونوں نے تو حدیث فرمائی اسنے تعالیٰ عنہ
 نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے وہ بولا میں
 نے کوئی نیکی نہیں کی مگر یہ کہ میں بالدار شخص تھا تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا جو بالدار ہوتا اس
 کے کہے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا یعنی جس معاملہ میں اسکو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ جانتا
 کہ معاملہ منسوخ ہو جاوے تو میں منہ پر خراشاں کرتا اپنے نفع کے لیے اسکا نقصان گوارا نہیں کرتا اور
 جو مفلس ہوتا اسکو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) اتم بھی درگزر کرو میرے
 بندے سے ابو مسعودؓ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے **عَنْ**
حَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَمِعَ

فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ لَا مَأْذَرَ لِي فِي السَّكَّةِ أَزْنِي النَّفْتِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
 النَّاسُ فَكُنْتُ أَنْظُرُ الْمُعْسِرَ وَالْمُجْبُوزَ فِي السَّكَّةِ أَزْنِي النَّفْتِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
 أَنَا مَسْحُوكٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے جناب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پہرہ و جنت میں گیا اوس سے پوچھا تو کیا عمل کرتا
 تھا سو اُس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اوس نے کہا میں (دنیا میں) مال بچیتا تھا تو مفلس کو
 مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اوس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا) اور
 وجہ جو میری بخشش پہنچی ابو مسعود نے کہا میں نے اسکو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 سَمِعْتُ حَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اُفَى بِاللَّهِ تَعَالَى بِعَبْدٍ مَرْغَبٍ بَادِهِ اِنَّهُ اللَّهُ
 مَا لَا فَتَالَ لَهُ مَا ذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اَللَّهُ حَبِيثًا قَالَ يَا رَبِّ اَنْتَ بَنِي
 مَا لَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلَفَايَ الْجَوَارِ فَكُنْتُ اَتَكْسِرُ عَلَى الْمُسِيرِ اَنْظُرُ
 الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَحْرَبُ بِنَا اَمْنَكَ كَيَاوُذُ وَاعْبُدْ عَبْدِي فَقَالَ عَقِبَةُ
 ابْنِ عَامِرٍ الْجَحَنِّيُّ اَبُو مَسْعُودٍ اَلْاَصَابِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پاس اُسکا ایک بندہ لایا گیا
 جبکو اُس نے مالدیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اور اللہ سے
 کچھ نہیں چھپا سکتے بندے نے کہا اے میرے مالک تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے
 ماتھے پچھتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا
 تھا مالداریہ اور مہلت دیتا تھا مادار کو تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہرہ میں تو زیادہ لائق ہوں
 معاف کرنے کے لیے پتھر کو درگزر کرو میرے بندے سے پھر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود
 انصاری نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سَمِعْتُ
 اَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ
 رَجُلٌ اَمْرَيْنِ كَانَ فَبِكْرُكُمْ فَكَمْ يُؤْجَدُ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْكَ كَانَ يُنَالِطُ
 النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا اَنْكَ اَيَا مَرْغَبٍ اَنْكَ اَنْ يَجَاوُذُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 خُذْ اَحَقَّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَجَاوُذُوا عَنْهُ ترجمہ حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا ہوا کہ وہ اس کو معاف کر دینے کا کہ اس نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا نتیجہ سے اور حکم دیا کہ معاف کر دو اس کے گناہوں کو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَارِيَنَّ النَّاسَ كَمَا كَانَ يَقُولُ لِفَتَاهٍ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَبَاوَعْتَهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَنْجَاوِ زَعَمًا فَلَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى فَتَبَاوَعَهُ عَنْهُ تَرْجِمُهُ ابُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَاتِی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا وہ اپنے نوکر سے کہتا جو بفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بے سکو معاف کرے بہرہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ تَرْجِمُهُ وہی جواب دہر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَلَّيْنِ مَالَهُ فَنَوَارَى عَنْهُ شَقْرًا وَجَدَهُ فَقَالَ اِنِّي مُعْسِرٌ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِنَّكَ قَاتِلٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُجْبِيَ اللَّهُ مِنْكَ دَيْنَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفُسْ عَنْ تَعْسِيرٍ اَوْ يَجْعَلْ عَنْهُ تَرْجِمُهُ عبد اللہ بن ابی قتادہ سورتا ہے روایت ہے ابوقتادہ نے اپنی ایک قرضدار کو ڈھونڈا وہ چپ گیا پھر اس کو پایا تو وہ بولا میں نادار ہوں ابوقتادہ نے کہا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم ابوقتادہ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو پہلا معلوم ہو کہ اللہ اس کو نجات دے دیے قیامت کو دن کی سختیوں سے تو وہ مہلت دیو کر نادار کہ یا معاف کر دیے اس کو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَجُلٌ مَاتَ وَهُوَ مُقْرِضٌ اَوْ مُقْرَضٌ فَهُوَ مُقْرِضٌ اَوْ مُقْرَضٌ فَهُوَ مُقْرِضٌ تَرْجِمُهُ دوسری روایت کا وہی جواب دہر گزرا **بَابُ** خَيْرِ لِمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَحُجَّتُ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابُ تَبَوُّلِهَا اِذَا أُجِيلَ عَلَى مَرِيٍّ جَوْشَنُ مَالِدَارِ ہوا اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض ادا نہ کرے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِكٍ فَلْيَتَّبِعْ تَرْجُمَهُ
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار
 ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے میں تو وہ
 ظالم ہے اور جب تم میں سے کوئی لگا دیا جاوے مالدار پر تو اُس کا پیچھا کرے **فائدہ** لگا دیا
 جاوے یعنی حوالہ دیا جاوے مثلاً ذید عمر کو کا مقروض ہے زید نے عمر کو حوالہ دیا بکر پہنچے بکر
 پر اپنا قرض ادا کر دیا اوسکی رضامندی سے اور عمر کا مقابلہ کر دیا تو عمر کو قبول کرنا چاہیے
 اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علمائے
 کہا کہ مباح ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے وجہ ظاہر حدیث کو اور یہی مذہب ہے دو اؤ وظاہری
 کا نووی **عَنْ إِبْنِ كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ الشَّيْخِ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
بِمَقْلَدِهِ تَرْجُمَهُ دُوسَرِي رَوَايَتُ كَادِي جَوَادٍ بِكَذَا بَابُ حَدِيثِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ
الَّذِي يَكُونُ بِالْمَلَاةِ وَيَكْتَسِبُ إِلَيْهِ رِغَالُ الْكَلْبِ وَتَحْدِثُ لِمَنْ مَنَعَ بَدَلَهُ وَتَحْدِثُ لِمَنْ يَبِيعُ
خَيْرَ آبِ الْفُجْلِ جَوَابِي خُبْلٍ مِّنْ ضَرُورَةٍ سَوْيَا يَدُهُ أَوْ سَكَا بِمِجْنَا حَرَامٍ هِيَ جَبَلُ لُكُونِ كَرَامٍ
 احتیاج ہو گھانس چرانے میں اور اُس کا روکنا منع ہے اور زنگدانے کی اجرت لینا منع ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ تَرْجُمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ رَوَايَتُ هُوَ مَنَعَ كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 علیہ وسلم نے اس باپنی کے بیچنے سے جو ضرورت سوزیادہ ہو **فائدہ** نووی نے کہا
 دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد باپنی کے روکنے سے تاکہ اوسکی وجہ سے زائد
 گھانس ہو کہی رہے اور ایک لایت میں کہ زائد باپنی نہ بیجا جاوے تاکہ اُسکی وجہ سے زائد گھانس
 ہی کہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اُس میں اُسکی ضرورت
 سے زیادہ پانی نکلے اور اُس جنگل میں گھانس ہی ہو لیکن باپنی سوا اس کنوے کے اور
 کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانور دن کو اس جنگل میں چرا سکیں بغیر اس کنوے
 میں سے پانی پلانے کے اب کنوے والا اور اس کا پانی پینے کو نہ دیوے یا اوسکی قیمت لیوے
 اور اس بہانے سے گویا گھانس کی چرائی کی ہی قیمت لیوے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے صحابہ

نے کہا ہے کہ ضرورت کو نہ ہو جو پانی جنگل میں ہو اور اسکو سخت دینا چاہیے کسی شرطوں سے ایک
 کو دین اور کہیں پانی نہ ہو دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیو یا جاوے نہ کہیتی کیو اسلام
 تیسری یہ کہ مالک کو اس کی احتیاج نہ ہو اور نہ ہر صبح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کھان
 یا چشمہ کیو دے تو پانی ہی اس کے ملک ہوگا اور بعضوں نے کہا پانی اسکی ملک ہوگا لیکن
 جب پانی کو اپنے برتن میں لے لیوے تو وہ ملک ہے جاتا ہے یہی صواب ہے اور بعضوں نے یہ
 اجماع نقل کیا ہے ائمہ بالاخصار رحمہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول
 نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعِ خِزَارِ الْجَبَلِ وَخَمْسِ مِائَةِ أَوَّلِ الْأَمْرِ
 يُخْرِسُ فَعَنْ ذَلِكَ فَحَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منہج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے
 لیو اور اس کی اجرت لیو سے تو دیئے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ
 اونٹ یا اور کوئی جانور نہ کی کدائی کی اجرت لینا کیا ہے تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور
 ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں
 اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک تیسرے اور
 معتبر کیو اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کہیتی
 کے لیے **فائدہ** یعنی مزاحمت کو اسکا بیان افضل اور گزر چکا عن ابی ہریرۃ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَا لِيْكُمْ
 بِهَذَا الْكَأْوَ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ ابُو بَرِیْرَةَ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نہیں روکا جاوے بیکار پانی تاکہ روکی جاوے اسکی وجہ سے کہا اس عن
 ابی ہریرۃ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا
 فَضْلَ الْمَا لِمَنْعُوا بِهَذَا الْكَأْوَ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ ابُو بَرِیْرَةَ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت کو زیادہ ہوگیا
 کو روکنے کو لیے عن ابی ہریرۃ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَا لِيْكُمْ بِهَذَا الْكَأْوَ تَرْجَمَهُ ابُو بَرِیْرَةَ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیجا جاوے وہ باہنی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس کے **باب** **بِیْعِ الْمَسْكُورِ** کتے کی قیمت اور بخومی کی مٹھائی اور نڈی کی خرچی اور ہلی کی بیج حرام ہے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ نَصْرَةَ نَصْفِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْ نَصْرِ الْكَفِّ مَكْرَ الْبَغْرِ حَلْوَانِ الْكَاهِنِ تَرْجَمَهُ الْبُسْعُودُ الفزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے **ف** اس کے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگر وہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس کی قیمت کا تاوان نہیں اور جبہ و رعلما کا جیسے ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور اوزاعی اور حکم اور حماد اور سنان اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ادن کتون کی بیع درست ہے جو جن سے منفعت ہو اور ان کے مار ڈالنے والے قیمت کا تاوان ہو اور ابن منذر نے جابر اور عطاء اور یحییٰ سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتو کا اور امام مالک سے اس میں کمی روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی ہے تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے تاوان بھی نہیں ہے جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کی بعد آئی ہیں اور وہ جو حدیث سے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمان نے ایک شخص سے کتے کا تاوان ہیں اور ثعلبہ اور عمرو بن العاص کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلا یا تو یہ سب دواہین ضعیف ہیں باقی ائمہ حدیث کر اور میں نے ان کو تفصیل سے شرح منہ میں بیان کیا ہے **ف** اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے **ف** جو وہ زنا کی اجرت میں ملتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام ترجمہ اور بخومی کی مٹھائی سے **فائدہ عجیب** کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پڈت اور مال اور جبار عجیب کی باتیں بتا دیں اولیٰ کما می سب حرام ہے نو دی نے کہا بغوی اور قاضی عیاض نے کہا

کو اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاهن کی اجرت حرام ہونے پر کیونکہ وہ عوص ہے فعل حرام کا اور
کہانا ہے لوگوں کا مال فریب اور چوٹ سے اس طرح اجرت گانے والے اور کھڑے کرنے والے کی
اور یہ جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ ٹوڈیوں کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو
زنا سے ہر دے نہ اوس کمائی سے جو سلائی یا کتوائی سے ہو خطابی نے کہا عرات کی کمائی بھی
حرام ہے اور کاهن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاهن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار رکھنے
معرفت کا دعویٰ کرتا ہے اور عراف چوری کا مال اور لگی ہوئی چیز کا بتاتا ہے یہ خطابی نے
ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کاهن وہ ہے جو غیب دانی
کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتلا دے اور عرب میں کچھ لوگ کاهن تھے
جو دعویٰ کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا بعضے دن میں سے یہ کہتے تھے کہ اون کے ساتھ جہان
میں سے کوئی ریفق ہے یا کوئی جن اونکا تابع ہے جو خبریں بتلا دیتا ہے اور بعضی یہ کہتے تھے کہ اُن
کو ایسی شہ پر جس سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں اور بعضی دن میں سے عرات کہلاتے
تھے یہ وہ لوگ تھے جو باب کو دیکھ کر مقدمات کو مطلب لگالتے تھے مثلاً کوئی چیز چوری گئی تو گناہ
والے کو پکڑ لیتے تھے اور بعضی منجم کو کاهن بولتے تھے اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور
اس حدیث سے منع ہے اُن لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا لیکن طیب تو اس کو بھی بعضے
کاهن یا عرات کہتے تھے پردہ اس نہی میں داخل نہیں ہے تمام ہوا کلام خطابی کا امام ابو الحسن
مادر دی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ کے اخیر میں لکھا ہے کہ محاسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگوں
کی کمائی سے جیسے بخوبی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینے چاہنے دینے والے اور لینے والے کو
واسہ اعلم انتہی عن الزہری رحمہ اللہ اکتاد مثلاً ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواب
گزرا عن ذائع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم یقول من کسب البخی وکسب الکلی وکسب الحجام ترجمہ رافع بن خدیج
سے روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بری کمائی ہے زہری
فاخشہ کی کمائی اور کہتے کی قیمت اور پچھنی لگانے کی نزدیکی ف نودی نے کہا اس حدیث
میں دلیل ہے اور شخص کی جو پچھنی لگانے کی اجرت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علما کا اختلاف

ہے اکثر سلف اور خلفت کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہر امام احمد
 کا اور ایک روایت میں اون سے یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کہہ اور اون کی دلیل ہے حدیث ابو
 عباس کی جبکہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ لگائی اور مرد
 دی بچہ لگانے والا کہہ اور یہ حدیث محمود بن تنزیہ پر اور اسکا مطلب یہ ہے کہ بچہ لگانے کا پیشہ
 ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ خَلَفٍ عَنْ رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
الْحِجَامِ خَبِيثٌ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی آپ نے فرمایا کہتے کی قیمت خبیث ہے اور زڈی کی خرجی خبیث ہے اور بچہ لگانے
 والی کی کمائی خبیث ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ خَلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَرَفِيعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
الْحِجَامِ خَبِيثٌ ترجمہ وہی جواد برکندہ **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ خَلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَرَفِيعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
 ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کہتے اور بنی کی قیمت کو اوہوں نے
 کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے **فَإِنَّ** نزدیکی نے کہا بنی کی قیمت سر
 اسو اٹھ منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بچہ کو گون کو مفت دیا کریں
 اسپر ہی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بچے تو بیع صحیح ہے اور زرخشن حلال ہے ہمارا مذہب
 اور اکثر علما کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابو ہریرہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر زید سے نقل کیا
 کیا ہے کہ اسکی بیع جائز نہیں ہے اور حجت انکی یہی حدیث ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ خَلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَرَفِيعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
 نقل کا حکم ہر اس حکم کا نسخ ہونا اور اس کا بیان کہ کتے کا پان حرام ہے مگر فکسار یا کہیتی یا
 جانزدون کی حفاظت کر لیے یا ایسے ہی اور کوئی کام کے واسطے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ خَلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَرَفِيعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْبَيْتِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ کتون کو مار ڈالو گا

عَنْ اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ
 الْكِلَابِ كَاذِبِ فِي افْطَاكِ الْمَدِينَةِ اَنْ تُقْتَلَ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 سَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ حَكَمَ كَيْفَ كَتُونِ كَے مَارِڈَ اَلْنِے كَا بَہرِ بَیجَا اَبِی لُؤْگُونِ
 كُو مَدِیْنَةِ كَے سَبْ طَرَفِ كَتُونِ كُو مَارِنَے كَے لِیے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كَذْبِغَتْ فِي الْمَدِينَةِ
 وَاطْرَا فِجَا فَلَا تَدْعُ كَلْبًا اِلَّا قَتَلْتُمَا هُمَا اِنَّ الْفَقْلَ كَلْبُ الْمُرْتِيَةِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ
 يَذْبَحُهَا تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ
 فَرَاغَے كَتُونِ كَے قَتْلِ كَا تَوَمِیْنِ بَیچَے لُگَا مَدِیْنَةِ كَے شَحْرِ مِیْنِ اَدْرِ اُسْ كَے چَارُونِ طَرَفِ كَتُونِ كَے
 بَہرِ كُو كِی كَتَا ہِم نَبِیْنِ چَہوڑے تَہے حَبُو مَارِڈَ اَلَا ہُو بَیَا نِ تَا كَے سَمِے نَے دُو دَہِ دَا لِی اَدْنِی كَے
 سَا تَہے جُو كَتَا رَہ تَا تَہَا دِیَا تِ دَا لُونِ مِیْنِ اُو سَكُو بَہی مَارِڈَ اَلَا **فَاتَا كَہ** نَزْدِی نَے كَہَا عِلْمَانِے
 اِتْفَا قِ كِیَا ہے كَہ كَا شُنَے دَا لَے كَتَے كُو مَارِڈَ اَلَا جَا ہِیے لَكِیْنِ اِخْتِلَافِ كِیَا ہے اُو س كَے كَتَے كَے مَارِ
 مِیْنِ جِسْ سَے كُو كِی اِنْقِصَانِ نَبِیْنِ تُو ہِمَا رَے اَصْحَابِ مِیْنِ سَے اِمَامِ الْحَرَمِیْنِ نَے یَہ كَہَا ہے كَہ رَسُوْلُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے پَہلَے سَبْ كَتُونِ كَے مَارِڈَ اَلْنِے كَا حَكَمِ كِیَا تَہَا بَہرِ دَہِ حَكَمِ مَسْنُوعِ ہُو كِیَا اَدْرِ
 اَبِی نَے مَنَعِ كِیَا كَتُونِ كَے قَتْلِ سَے مَگَرِ دَہِ كَتَا جُو كَا لَا بَجَیْگَا ہُو بَہرِ قَاعِدَہِ قَرَارِ بَا یَا كَے سَہرِ كَتَے كَا
 قَتْلِ مَنَعِ ہے خَوَاہِ وَہ كَا لَا ہُو یَا اَدْرِ كُو كِی رَنگَا ہُو جُو اِنْقِصَانِ نَے دِیوے اَدْرِ قَاضِی عِیَا ضِی نَے كَہَا
 كَہ سَہتِ عِلْمَانِے اُنْہی حَدِیثُونِ سَے مَتَا كِیَا ہے جُو كَتُونِ كَے قَتْلِ كَے بَابِ مِیْنِ اَسْیْنِ ہِیْنِ لَكِیْنِ
 مَسْنُوعِ كِیَا ہے اَدْرِ مِیْنِ سَے شَكَارِی كَتُونِ كُو اَدْرِ بَہی مَذْہَبِ ہُو اِمَامِ نَاكِ اَدْرِ اُنْ كَے اَصْحَابِ كَا
 اَتَہے مَخْصَرًا **عَنْ** اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ حَصِيدٍ اَوْ كَلْبَ عَكِرٍ اَوْ مَا شِئَتْ تَقْبِيلُ لَابِنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ اَوْ كَلْبٍ اَوْ كَلْبٍ زَرِيعُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اِنْ لَابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زَرِيعًا تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ
 عُمَرَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ حَكَمَ كَيْفَ كَتُونِ كَے مَارِڈَ اَلْنِے كَا مَگَرِ شَكَارِی كَتَا یَا
 كَبْرِیْنِ كَے مَنَدَے كَا كَتَا یَا اَدْرِ جَا نَزْدِیْنِ كِی حِفَاظَتِ كَا لُؤْگُونِ نَے عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ سَے كَہَا اَبُو ہُرَیْرَہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیت کے کتے کو بھی شقتی کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے کہا بیشک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہیت بھی ہے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس کے حضرت ابو ہریرہ کی تحقیق منظر نہیں ہے نہ اذن کی روایت میں کوئی شک تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چونکہ کہیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کہتے کا پالنا ضرور تھا اس لیے انہوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مجھے یاد نہ رہا اور حال یہ ہے کہ کہیت کا لفظ کچھ صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے تھے وہ روایت قبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہو کہ بغیر ضرورت کو کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کہیت یا روٹ کی حفاظت کے لیے درست ہو اور گھر کی حفاظت کر لیے پالنے میں اختلاف ہو صحیح قول یہ ہے کہ جائز ہے انہر قیاس کر کے اتھو غصاً عن جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْكِلَابَ حَتَّىٰ أَنْ الْمُرَاةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَ لَبِيحًا نَنْقُتُكَ ثُمَّ نَحَى السَّيْحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَعِثِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ كَشَيْطَانٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا بیان تھا کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لیکر تو ہم اُس کو بھی مار ڈالتے پھر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا مار ڈالو ایک سان سیاه کہتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید ٹیکے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے **فائدہ** یعنی شر یہ ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کہتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور بہار بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتو کا شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور شافعی اور مالک اور جہود علماء کے نزدیک اُس کا بھی شکار درست ہو اور حکم اُس کا مثل اور کتوں کے ہے **رووی** عن ابن المغفل قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب ثم قال ما بالهم وما بال الكلاب ثم رخص في كلب الصيد وكلب النعم ثم ابن مغفل سے روایت ہو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کنون کے مارنے کا بہ فرمایا کہ کیا بگاڑے ہیں ان کا بہ اجازت دی شکاری کا اور پھر کال
 پانے کی شعبۂ بھکد الا سناد وقال ابن ابی حاتم رحمہ اللہ عن عبد بن حنبلہ عن
 الفکر والصبی والذبح ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابی
 دی اپنے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی حکمت ابن عمر قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلباً الا کلب ما شیعہ او صکار یا نقص من
 اجدرہ کل یوم فقیہ احکان ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا یا لاسوا اُس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے
 لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا **فائدہ** تیرا پانچ جہ
 کا ہوتا ہے اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہوگا
 یا آئندہ اعمال کے اور ایک قیراطوں کے اعمال میں سے گھٹو گا ایک ات کو یا ایک فرض میں
 سے ایک نفل میں سو اور سہی وجہ یہ ہے کہ کتا پانے سے فرشتوں کے آنے میں ہرج ہوتا
 ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے پہنچنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پانے والے کے کچے اور
 برتن بخش ہو جانے کی وجہ سے (نوی) **حکم** سالہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال من اقتنی کلباً الا کلب صید او ما شیعہ نقص من اجدرہ کل یوم
 فقیہ احکان ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پانے بغیر شکاریہ یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو اس
 کا ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتا جاوین گے **حکم** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلباً الا کلب صکار یا ما شیعہ نقص من اجدرہ
 کل یوم فقیہ احکان ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پانے سوا شکاریہ کتے یا ریڑ کے تو اس کا عمل میں سے ہر روز
 دو قیراط کم ہوں گے **حکم** سالہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
 اقتنی کلباً الا کلب ما شیعہ او کلب صید نقص من
 اجدرہ کل یوم فقیہ احکان قال ابو ہریرۃ او کلب حرث ترجمہ

سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سو اجا نوروں کے حفاظت
 کے لیے یا فکری کے لیے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبداللہ نے کہا ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے کہیت کا کتا زیادہ کیا **عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوْ كَلْبَ صَارِي أَوْ مَاشِيَةً
نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَقُولُ أَوْ كَلْبٍ حَرْوٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْوٍ ترجمہ سالم بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا
 اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمایا جو
 شخص کتا پالے مگر وہ فکری یا اجا نوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کو عمل میں سے ہر روز
 قیراط کم ہوں گے سالم نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ کہیت کا کتا نہ ہو اور ان کا
 کہیت ہی تھا (جو کتا انہوں نے یاد رکھا اس لفظ کو) **عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَارِي أَوْ كَلْبَ حَرْوٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا ترجمہ سالم بن
 عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبداللہ بن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گہر کے لوگوں نے کتا رکھا اور وہ اجا نوروں کے حفاظت کے لیے
 یا فکری نہ ہو تو ان کے اعمال میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ كَلْبَ رَزِجٍ أَوْ حَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے مگر وہ کہیت
 کا یا بکریوں کا یا فکری کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا
فَإِنَّ ۵ نوی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط شاید یہ مطلب
 ہوگا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت
 رکھتا ہے اور شہر دن پر پس و مان ضرورت کتا رکھنا زیادہ گناہ ہے اور یا ہر پالے تو ایک

قیراط ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاط کثرت کی قسم پر ہے جو کتنا زیادہ سو فی ہوا اس میں
 قیراط نقصان ہوگا ورنہ ایک قیراط ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ
أَجْرِهِ تَبْرَأَ حَتَّى كَلْبُكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَلَا فِي تَرْجُمَةِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اور وہ کتا
نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کر لے ہو نہ زمین کے (یعنی کہیت کر) تو اس کے ثواب میں
سے دو قیراط کا سرور نقصان ہوگا۔ اور ابوالطاهر کی روایت میں ولا ارض کا لفظ نہیں
ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ اخْتَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيِّدٍ أَوْ زَيْعٍ انْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ كَلْبُكُمْ
فَيَبْرَأَ قَالَ التَّهْرِيمِيُّ فَذَكَرَ لَا يَرْجِعُ قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ يَرْجِعُ اللَّهُ أَبَاهُ يَرَى كَانَ صَاحِبَهُ ذَرَعَ تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر کتا روڑ کا یا
شکار کا یا کہیت کا اس کے ثواب میں ہر روز کا گھٹا ہوگا سب سے کہتا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے ذکر ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کا کہ وہ کہیت کے کتے کو بھی شبنی کرتے ہیں
تو انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابوبکر پر وہ کہیت والے تھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ
يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كَلْبُكُمْ فَيَبْرَأُ إِلَّا كَلْبَ حَوْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے جو شخص کتا رکھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا
جائے گا مگر کہیت کا کتا یا روڑ کا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ لَمْ يَنْتَهِ ابْنُ كَنْدَلٍ عَنْهُ إِلَّا بِسَادِمَتِكَ
تَرْجُمَةُ دُونِ رَوَايَتِيں کا وہی جواب پر گزرا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اخْتَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ وَلَا
عَنْ نَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كَلْبُكُمْ فَيَبْرَأُ تَرْجُمَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کفار کے اور وہ فحارمی یا کبرین کی حفاظت کیلئے
 نہ ہو تو اس کے عمل میں سے روز ایک قیراط نقصان ہوگا **عَنْ سَفْيَانَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
رَجُلٌ مِّنْ فَتَوَدَّةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفَ تَأَلَّفًا لَّيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَرْتُ بِبَنِي كَلْبٍ إِذَا يُعْرَفُونَ ذُرْعَاؤُهُمْ كَأَضْرَعَاءِ نَقِصَ
مِنْ عَمَلِهِ كُلِّيَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَالْأَيْ رَدِّتَ هَذَا السَّجْدَ ترجمہ سفیان بن ابی زبیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص ہے
 شنودہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا میں
 نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتا با لے اور وہ کام
 نہ آوے اور اس کے کہت کو یا تہن کے (یعنی جانور دن کی حفاظت کر لے) اور اس کے عمل میں سے
 ہر روز ایک قیراط کا گھٹا ہوگا۔ ساب بن زید نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تم نے یہ حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور انہوں نے کہا ہاں تم ہے اس سجدے کی حکایت
التَّائِبُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ وَقَدْ عَلِمْتُمْ سَفْيَانَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **بَابُ حِلِّ أَجْرَةِ الْحَاجِمَةِ**
 بچپنی لگانے کی احبت حلال ہے **عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ**
الْحَاجِمِ فَقَالَ أَحْبَبْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْمَةَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ
بِصَاعَيْنِ مِّنْ طَعَامٍ وَكَأَمَرَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنَتَهُ مِنْ خَدَّيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ
مَا قَدْ أَوْثَقْتُ بِهِ الْحَاجِمَةَ أَوْ هُوَ مِمَّنْ أَثْمَلُ دوا **عَنْ** ترجمہ حمید سے روایت ہے اس نے
 اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا بچپنی لگانے والے کی کسائی کو اور انہوں نے کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بچپنی لگائی ابو طیبہ کے ہاتھ سے ہر حکم کیا آپ نے دو صاع اناج اور سکودینو
 کا اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تر اور انہوں نے ہلکا کر دیا اور اس کے محصول کو دینے اس
 خراج کو جو اس سے لیتے تھے اور فرمایا اپنے فضل و اداؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو بچپنی لگانا ہی
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَاجِمِ نَذَرَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَّ أَوْيْتُمْ بِهِ الْحَاجِمَةَ وَالْقُسْطُ الْبَعْدِيُّ فَلَا تَعْبُدُوا

حَبِيبًا اَنْكَرَ بِالْفَرَسِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا حجام کی کمی کی کمی
 ہے بہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور پھر گزری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے فرمایا فضل اُن چیزوں میں جن سے تم دو کرتے ہو حجامت پر (یعنی پچھنی لگانا) اور قسطاً
 بحری یعنی دریائی کوٹ **فائل** ۵ جبکہ عود و ہندی کہتے ہیں گرم و خشک ہر مہرہ اور رسول
 اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریوں میں نہایت مفید ہے **ف** اور ست ایذا و
 اپنے بچوں کو خلق و باکر **ف** غدرہ یعنی درد خلق کی بیماری میں بلکہ عود و ہندی لگانا کافی
 ہے یا نہلا **ما حک** اَللّٰهُ رَضِيَ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَامًا اَلَا تَجَا مَاءَ جَمْعَةٍ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ اَوْ مِثْلٍ اَوْ مِثْلَيْنِ وَكَأَنَّهُ فَيَدُ خُفِّهِ عَنْ مَرِّ مَرِّ
 ترجمہ حمید سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنی پچھنی لگاتا تھا) پھر اس نے پچھنی لگائی
 آپ کے آپ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اور کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے
 باب میں تو گھٹا دیا گیا محصول اور **ما حک** اَبِى عَتَايَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمَ رَجُلٍ اَعْطَى الْحِجَامَ اجْرَهُ وَاسْتَعْطَى رَجُلٌ حَبِيبٌ ابْنُ سَابِرٍ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور حجام کو ایک
 مزدوری دی اور ناک مبارک میں دو اڈالی **ما حک** اَبِى عَتَايَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
 حَجَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِّسَيِّدَتِهِ فَاعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَأَنَّهُ اجْرُهُ وَكَأَنَّهُ سَيِّدُهَا خُفِّهِ عَنْهُ مِنْ مَرِّ نَبْتِهِ وَلَوْ كَانَ مِثْلًا لَمْ يُعْطِ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنی لگائی بنی مباحنہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں ہے) کے ایک
 غلام نے پہر آپ نے اسکو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اسکا ذکر کیا اس نے اسکا محصول
 کم کر دیا (چور و زائد اس سے ٹھہرا تھا) اسکو بخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی
 اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی اسکو نہ دیتے **ما حک** تَحْرِيمُ كَيْفِ الْخَمْرِ خَرَابٌ يَخْتَارُ
 ہے **ما حک** اَبِى سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَ هُنَّ عَلَى النَّاسِ لِحَرْفِ
 عَنِ التَّجَاوُزِ فِي الْخَمْرِ تَرْجُمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَرَوَاهُ ابْنُ حَبِيْبٍ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ الْاٰخِرِ
 اٰتِيْنِ اَوْ تَرِيْنَ تُوْرَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمُ اَوْ رُوْدُ اٰتِيْنِ لَوْ كُنُوْا كُوْطِرَةً كَرَسًا مِّنْ اَوْ رَمَعُ كَمَا
 اَمُوْا شَرَابُ كِيْ سُوْدَا كَرِيْ سَ قَ قَاضِيْ عِيَّاضٍ بَنِيْ كَهْمَا شَرَابُ كِيْ حُرْمَتِ تُوْرَسُوْرَةُ مَادَرُ بِيْنِ اَوْر
 وَه رِبَا كِيْ اٰتِ سَبِيْهَتِ بِيْلُوْ اَوْ تَرِيْ هَ كِيُوْنَكَ رِبَا كِيْ اٰتِ سَبَا اَخْرَمِيْنَ اَوْ تَرِيْ هَ تُوْ اَحْتَمَالِ هُوْ كِيْ
 مَانَعَتِ تَحْرِيمُ كِيْ بَعْدُ هُوْ اِخْمَرُ كِيْ تَحْرِيمُ كِيْ وَدَقْتُ اَبِيْ نَ تَجَارَتِ حَمْرُ كُوْ هُوْ حَرْمُ كُوْ هُوْ بِيْرِيَّانِ كِيْ
 وَرَابَرَةُ نَا كُوْ مَبِيْهَتِ سُوْرَةُ اَوْرَسَا يَدَاوُسُ مَحْلِسُ مِيْنِ اِيْ سَ لُوْ كُ هُوْنِ جَبُوْ تَجَارَتِ كِيْ حُرْمَتِ كِيْ
 خَبَرُهُ هُوْ كِيْ هُوْ سَكْرَةُ عَلَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتْ اٰلَا يَا تُ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ
 الْبَقَرَةِ فِيْ الرَّبَّ اَقَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَخَرَّمَ التَّجَاوُزَ
 فِي الْخَمْرِ تَرْجُمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حُرْمَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَرَوَاهُ ابْنُ حَبِيْبٍ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ الْاٰخِرِ
 اٰتِيْنِ اَوْ تَرِيْنَ سُوْدَا كَرِيْ سَ قَ قَاضِيْ عِيَّاضٍ بَنِيْ كَهْمَا شَرَابُ كِيْ حُرْمَتِ تُوْرَسُوْرَةُ مَادَرُ بِيْنِ اَوْر
 شَرَابُ كِيْ سُوْدَا كَرِيْ سَ قَ قَاضِيْ عِيَّاضٍ بَنِيْ كَهْمَا شَرَابُ كِيْ حُرْمَتِ تُوْرَسُوْرَةُ مَادَرُ بِيْنِ اَوْر
 مَرْدَارُ اَوْ سُوْرَةُ اَوْ رِبُوْنِ كِيْ بِيْعُ حَرَامُ هَ كِيُوْنُ جَابِرُ بِيْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
 اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَامَ النَّبِيِّ وَهُوَ يَبْكِيْ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
 حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَحْشَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ شَعْوَمُ الْمَيْتَةِ
 قَالَتْ يَكُلُّ مِنْهَا السُّقْنُ وَدُنَّ هُنَّ بَيْعُ الْخِلْوَةِ دُنِيَ تَصْبِيْهِ بَعَا النَّاسُ فَقَالَ لَاهُوْ حَرَامٌ
 ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا
 حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شَعْوَمَ مَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ تَرْجُمَهُ جَابِرُ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ
 رَوَاهُ ابْنُ اَوْنُسٍ نَ سَارَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ جِسْ سَالِ كَمَا فَتَحَ هُوَ اَبُوْ فَرَا تَتِيْ هَ كِيْ
 مِيْنِ كِيْ اللّٰهُ تَعَالَى اَوْ رَاوُسُ كِيْ رَسُوْلُ نَ حَرَامُ كُوْ دِيَا هَ شَرَابُ اَوْ مَرْدَارُ اَوْ سُوْرَةُ اَوْ رِبُوْنِ كِيْ
 كُوْ لُوْ كُنْ نَ عَرَضُ كِيْ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ مَرْدَارُ كِيْ جَرِيْ تُوْ كَشْتِيُوْنِ مِيْنِ الْكَا مِلِيْ جَاتِيْ هَ اَوْ كِهَالُوْنِ مِيْنِ
 مِلِيْ جَاتِيْ هَ اَوْ لُوْ كُ اُسُ سَ رُوْ شَنِيْ كَرْتِيْ مِيْنِ اَبِيْ نَ فَرَا يَانِيْنِ وَه حَرَامُ هَ پِيْرُ فَرَا يَانِيْنِ
 اَبُوْ تَعَالَى تَبَاهُ كَرِيْ هُوْ كُوْ حَبِيْبُ اللّٰهُ تَعَالَى نَ اَوْ نِيْرُ حَرْبِيْ كُوْ حَرَامُ كِيْ (يَعْنِيْ كِهَانَا اُسُ كَا) تُوْ اَوْرَسَا

نے اس کو سیکھلایا پھر پیکر اس کی قیمت کہا کہی **فائدہ** نودی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا نہیں وہ کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں درست نہیں کیونکہ اس کی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی کو منفعت ادھنا تا مرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جس کو کشتیوں میں لگانا یا چرخ روغن کرنا وغیرہ جو کہانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک اس کے کوئی منفعت لینا درست نہیں کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کے گھٹی جیسو دباغت کی ہوئی کہال۔ اب اگر قیل یا گئی نجس ہو جاوے تو اس سے روشنی کرنے میں یا اور کوئی استعمال میں سو کہانے یا بدن میں لگانے کے جیسو صابون بنانے یا جاہزدون کے کہلانے میں اختلاف ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب میں وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اس کو نقل کیا ہے امام مالک اور بہت سے صحابہ سے اور شافعی اور فوری اور ابو حنیفہ اور اون کے اصحاب اور لیث بن سعد اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علی اور ابن عمر اور ابو موسیٰ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس قیل کا بیچنا حرام اس کی نجاست بیان کر دیوے جائز رکھا ہے اور عبد الملک بن الحنفیہ اور احمد بن حنبل اور احمد بن صالح کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت ادھنا تا درست نہیں وائے علم۔ علمائے کہا ہے مردار کی بیع میں کافر کی لاش کی بیع بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جاوے اور کافر اس کو خریدنا جائز ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ نوفل بن عبد اللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تاہم پھر کافر اس کی لاش کے لیے دس ہزار درم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگو لیکن آپ نے نہ لیے اور غش اون کے حوالہ کر دی تو عدلت اون چیزوں کے بیچ کے منع ہونے کی نجاست پر پھر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بہت کر بیچنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اُس سے کوئی منفعت نہیں پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے ٹوڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اس کی بیع میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نبی کے اور بعضوں کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے انتہی **حکم** جناب ابن عبد اللہ یقول مَنِعَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْکُمْ اَنْ تَبِیْعُوْا مِثْلَ جَدِّ نَبِیِّکُمْ دوسری روایت کا وہی جواب ہے

گذرا **مسکن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بکرم عمر ان سمدۃ باع خمرًا فقال تاتل
 اللہ سمدۃ کہ یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیہود وحرمت علیہم
 الشکر ولبسوا کواکبا عوا **مرحمہ** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوادیت ہر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی کہ سمدہ نے مغرب بیچا اوہوں نے کہا اسمہ کی مائسہ پر کیا اوس کو
 خبیثہ بن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمہ نے لعنت کی یہودیوں پر ان پر جب بی کا کہا انحر
 ہوا تو جب بی کو گلایا ہر اسکو **بیچا مسکن** اصح عنہ بن دینار یہذا الا سمدۃ نادی مثکہ **مرحمہ** دوسری
 روایت کا وہی جواب گذرا **مسکن** انہ سمدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود وحرمت اللہ علیہم الشکر ولبسوا کواکبا عوا **مرحمہ**
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوادیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود
 کو تباہ کرے اسمہ تعالیٰ نے حرام کیا اوپر جب بیون کو ہر اوہوں نے اوسکو بیچ کر اوسکا بیسہ کہا **مسکن**
 ایہ سمدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود
 وحرمت علیہم الشکر ولبسوا کواکبا عوا **مرحمہ** وہی جواب گذرا **باب**
 سود کے بیان میں **فائدہ** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا سلمانوں نے ربیعینے سود کی حرمت پر اجماع کیا
 ہے اگرچہ اوسکی جزئیات میں اختلاف کیا ہے فرمایا اسمہ تعالیٰ نے واکل البیع وحرمت ان ربیعینے حلال کیا
 اسمہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا راہ کو اور حدیث میں اس باب میں بہت میں اور مشہور میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے رباعی حرمت پر چوتھے چیزوں میں سونا اور چاندی
 اور گہون اور جو اور کچھ اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اوسکی
 چیزیں رباعی ہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکتا اور باقی تمام علمائے نے یہ کہا ہے
 کہ رباعی ان چوتھے چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی عات پائی جاوے گی وہاں رباعی
 حرام ہوگا اور اختلاف کیا اوہوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت نمک اور طعم ہے اور
 مالک کے نزدیک نمک اور افخار اور ابوحنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن مسیب اور احمد اور
 امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اس صورت میں خر بوزہ یا سفر جل یا اور میوون میں جو
 مل کو نہیں کہتی رباعی نہ ہوگا اب اجماع کیا ہے علماء نے کبیر ربوی کی دوسری ربوی کے سب

[illegible]

یعنی دونوں طرف کمال نقد ہو ناجائز میں اسی مجلس میں اور اوہ رنجا بزر ہے **عن الزہری**
 ابوہریرہؓ کہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عن ابن کثیر** کہ
بالتام فی حقیقتہ فیہا مسلم بن یسار بن جاکہؓ ابو الاشعثؓ قال قالوا ابو الاشعثؓ
 نجس فقلت لہ حدثنا حدیث عبادہ بن الصامتؓ قال نعم عذرنا عنہ وہ فعلی
 الناس معاویہؓ ففعلنا عنہا ثم کثیرہ فکان فیہما غنمنا انیہ فیہما معاویہؓ فاما معاویہؓ
 رجلا ان ینبہا فی اعطیات الناس فتسارع الناس فی ذلک فبلغ عبادہ بن الصامتؓ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقام فقال انا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن
 بیع الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعبیر بالشعبیر والتمی بالتمی
 والبلد بالبلد الا سواہ یسواء علینا یعین فمن زاد او ردد اد فقد اربا فردد الناس ما
 اخذوا فبلغ ذلک معاویہؓ فقام خطیباً فقال اما بانی رجال یتعد ثلث عن رسولہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث قد کنا نشہدہ ونحسبہ فکم نسئعھا منہ فقام
 عبادہؓ فاعاد الفضلہ فقال کتبت فیہما سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان ینہی عن معاویہؓ او قال وان دیم ما ابلی ان لا اصحبہ فی جندہ لیکلہ سودۃ
 قال حماد کھذا او نحوہ **ترجمہ** حضرت ابو قتادہؓ روایت ہر میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میرے
 بیٹھا ہوا تھے میں ابو الاشعثؓ آیا لوگوں نے کہا ابو الاشعثؓ وہ بیٹھ گیا میں نے اُس سے
 کہا تم میرے بہائی سے عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان کرو اوس نے کہا اچھا میں نے ایک جہاد کیا اُس
 میں معاویہؓ سوار تھے تو بہت چیزیں لوٹ میں حاصل کیں اون میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اوس کے بیچنے کا لوگوں کی تنخواہ پر **فائدہ** یعنی جب
 صدقات میں سرحصہ ملے گا تو قیمت اوسکی لے لینگے غرض اوہ مار بیچنے کا حکم کیا **ت** اور لوگوں
 نے جلدی کی اوسکی لینے میں یہ خبر عبادہ بن صامتؓ کو پہونچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کو بدلے میں بیچنے سے اور چاندی
 کو چاندی کے بدلے اور گہیون کو گہیون کے بدلے انھیں کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے او
 نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد نقد ہر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا

یہ سکر لوگوں نے جو بلیا ہوتا پیر و یا معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کہ اے ہو کر
کیا حال تو لوگوں کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کی ہم نے
نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے **فائدہ** معاویہ کی یہ دلیل کافی
نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت کتنی سے ہر بات کا سنا ضرور نہیں اور سیو جب سے بہت سی حدیثیں
ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں **فت** یہ عبادہ کھڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا بعد ازاں
کے کہا ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کرینگے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اگرچہ معاویہ
کو برا معلوم ہوا یا لیون کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو مین بر و اہ نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ایک
شکر میں تاریک رات میں رحمان نے یہی کہا یا ایسا ہی کہا **مکن** اَبُو بَکْرٍ بَطْنُ الْاَسَدِ لَحُوْهُ
ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذر **مکن** عِبَادَةُ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَذَّهَبُ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ
وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمَكْرُ بِالْمَكْرِ وَالْاِنْلُ بِالْاِنْلِ مَثَلًا مِّثْلُ سَوَادٍ لِّسَوَادٍ اَوْ اَبْيَدًا
لِّاَبْيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ هَذِهِ الْاَحْصَانِ فَيَلْعُوْا كَيْفَ تَشْتَكُمُ اِذَا كَانَتْ يَدَا اَبِيْدٍ حَسْبُ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چوسنے کو
دبے مین سونے کے اور چاندی کو دبے مین چاندی کے اور گہیون کو دبے مین گہیون کے اور
جو کو دبے مین جو کے اور کھجور کو دبے مین کھجور کے اور نمک کو دبے مین نمک کو برابر برابر ٹھیک
ٹھیک نقد نقد پر جرب قسم بدل جاوے لفظ گہیون جو کے دبے مین (تو جس طرح چاہے بیجو کم و بیش)
پر نقد نقد ہو حاضر رہے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث کو ثابت ہوتا ہے کہ جو اور
گہیون علیہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہر شافعی اور ابوحنیفہ اور ثوری اور فقہا محدثین کا اور
مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علما سے مدینہ اور علما سے ستقد مین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک
قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر اور سعید اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ باجہ ایک قسم ہے
اور جو اور دوسری قسم ہے اور چانول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن ربیع نزدیک ریشیون ایک
قسم مین داخل ہیں **مکن** اَبُو حَنِيفَةَ الْحَدَرِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَذَّهَبُ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ

وَالْقَوْمُ بِالْخَيْرِ وَالْإِسْلَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدَا اِبْنِ كَمَنْ ذَا اَدَا مَسْتَزَاد فَقَدْ اَرَبَى الْاِخْلَادُ وَالْعِظَمُ
 فِيهِ سَوَاءٌ تَرْجِمُهُ ابُو سَعِيدٍ خَذَرِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بیچو سوئے کو بدلے تنوں کے اور چاندی کو بدلے چاندی کے اور گہیون کو بدلے مین گہیون
 کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے اور نمک کو بدلے مین نمک کے برابر برابر
 نقد نقد بہر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے
 عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلَّذْهَبُ بِالدَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ نَدْرًا بِمِثْلِهِ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ احْمَرُّ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَوْمُ بِالْخَيْرِ وَالْاِسْلَامِ
 مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدَا اِبْنِ كَمَنْ ذَا اَدَا مَسْتَزَاد فَقَدْ اَرَبَى الْاِخْلَادُ وَالْعِظَمُ
 اَرَبَى الْاِمَامَا اخْتَلَفَتْ الْاَوَائِدُ تَرْجِمُهُ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو کھجور کو بدلے کھجور کے اور گہیون کو بدلے گہیون کے اور جو کو بدلے
 جو کے اور نمک کو بدلے نمک کے برابر برابر نقد نقد بہر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو
 سود ہو گیا مگر جب تم بدلجادیوے (تو زیادہ دینی اور کمی درست ہے) احْمَرُّ فُضَيْلُ بْنُ غَزَاةٍ
 بِطَلَا اَلْاِسْنَادُ وَكَمِيزُ كَرِيْمًا اِبْنِ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ احْمَرُّ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 كَا ذِكْرِ مِثْلٍ هُوَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذْهَبُ بِالدَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ نَدْرًا بِمِثْلِهِ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ احْمَرُّ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 فَمَنْ ذَا اَدَا مَسْتَزَادَ فَهُوَ رِبَا تَرْجِمُهُ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بیچو سوئے کو سوئے کے بدل تیل کو برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تیل کو برابر برابر
 جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِي يَكْرِى بِالْذِّيَارِ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدَّيْرُ هُم بِالْذِّيْرِ هُمْ لَا
 فَضْلَ بَيْنَهُمَا تَرْجِمُهُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا دیار کو بدلے دیار کے بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دو سو کے
 عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي مَيْمُونٍ بِطَلَا اَلْاِسْنَادُ مِثْلُهُ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ احْمَرُّ ابْنِ هُرَيْرَةَ

اِلَیْهِمْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تَبْعُوْهُمُ اَوْ اِلَیْ حِجَابٍ اَوْ اِلَیْ خَبَرٍ فَعَلْتُ
 هٰذَا اَمْرًا لَا یُحِلُّ لَیَّ مَا کَانَ قَدْ بَعَثْتُ فِی السُّوْقِ فَلَکُمْ مِنْکُمْ رِذْلٌ عَلٰنٌ اَحَدُکُمْ اَتٰکَ الْبَرَاءُ
 بَرَعًا رِیْبٌ فَسَلَّیْتُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ مُبِیْعُ هٰذَا الْبَلَدِ
 فَقَالَ مَا کَانَ یَدًا اِیْدٍ فَلَا نَبَسَ بِهٖ وَمَا کَانَ لِنَبِیِّکُمْ تَقْوَرٌ بِاَدَاةٍ زَیْدٌ بَنَ اَنْتُمْ یَا اَهْلَ
 اَعْلَمُ تَجَارَةً وَتَبِعُوا نَبِیَّکُمْ فَسَلَّیْتُ فَقَالَ یُغْلِبُ ذٰلِکَ مَرْحَمَةُ اَبِی الْمُهَنْجَلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ
 روایت ہو میرے ایک شریک نے چاندی بچھڑا دی اور مارچ کے موسم تک وہ مجھ سے بچھڑا کر آیا میں نے کہا یہ تو درست
 نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں بھی اور کئی منع نہیں کیا پھر میں برابر بن عازب پاس آیا اور اس سے
 پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیچ کیا
 کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم نے
 کے پاس جاؤں گی سودا گری مجھ سے زیادہ ہے تو وہ اس مسئلہ سے بھول کر دانت ہون گئے میں
 اور ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا انہوں نے یہی ایسا ہی کہا **عَنْ اِلَیْهِمْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تَبْعُوْهُمُ اَوْ اِلَیْ حِجَابٍ اَوْ اِلَیْ خَبَرٍ فَعَلْتُ**
اَلْبَرَاءُ بَرَعًا رِیْبٌ فَقَالَ سَلْ زَیْدٌ بَنَ اَنْتُمْ یَا اَهْلَ اَعْلَمُ تَجَارَةً وَتَبِعُوا نَبِیَّکُمْ فَسَلَّیْتُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ مُبِیْعُ هٰذَا الْبَلَدِ
 سَلَّیْتُ الْبَرَاءَ فَدَاکَ اَعْلَمُ تَجَارَةً فَاسْتَفْزَعُوْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ الْوَرِثِ
 بِالذَّهَبِ دِیْنًا مَرْحَمَةُ اَبِی الْمُهَنْجَلِ سَوَدَاتِیْنِ مِیْنِ نَعْلٍ بَرَبْرَیْنِ عَازِبٍ سَوَدَاتِیْنِ صَرَفَ کُوْرَیْنِیْنِ جَانْدِی
 یا سونے کے بدلے جاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھو وہ زیادہ
 جانتے ہیں زید بن ارقم پوچھا انہوں نے کہا برابر سے پوچھو وہ زیادہ جانتے ہیں پھر انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاندی کو سودا
 بیچنے سے اور مار **قَالَ** اگر درست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا ۔
عَنْ اِلَیْهِمْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تَبْعُوْهُمُ اَوْ اِلَیْ حِجَابٍ اَوْ اِلَیْ خَبَرٍ فَعَلْتُ اَلْبَرَاءُ بَرَعًا رِیْبٌ فَقَالَ سَلْ زَیْدٌ بَنَ اَنْتُمْ یَا اَهْلَ اَعْلَمُ تَجَارَةً وَتَبِعُوا نَبِیَّکُمْ فَسَلَّیْتُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ مُبِیْعُ هٰذَا الْبَلَدِ
 سَلَّیْتُ الْبَرَاءَ فَدَاکَ اَعْلَمُ تَجَارَةً فَاسْتَفْزَعُوْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ الْوَرِثِ
 بِالذَّهَبِ دِیْنًا مَرْحَمَةُ اَبِی الْمُهَنْجَلِ سَوَدَاتِیْنِ مِیْنِ نَعْلٍ بَرَبْرَیْنِ عَازِبٍ سَوَدَاتِیْنِ صَرَفَ کُوْرَیْنِیْنِ جَانْدِی
 یا سونے کے بدلے جاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھو وہ زیادہ جانتے ہیں پھر انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاندی کو سودا
 بیچنے سے اور مار **قَالَ** اگر درست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا ۔

شخص نے اون سے پوچھا اور کہا نقد انقد اونہوں نے کہا میں نے لیا ہی سنا **عَلَنْ** اِنِ بَکْرَةَ قَالَ
 نَهَا زَارُؤُلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رِیْعَہٗ تَرْجَمَہٗ وہی جواب دے گا **عَلَنْ** فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ
 اَمَّا نَصَارِیُّ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّا یَقُوْلُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَهُوَ یُحِیُّ بَرَّ
 بِغِلَادَةٍ فِیْہَا خَدْرٌ وَذَہَبٌ وَہِیْ مِنْ الْمَغَانِمِ شَبَاحٌ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 بِالذَّہَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَةِ فَتَنْزِعْ رَحَدَہٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلذَّہَبُ
 بِالذَّہَبِ وَذُرَّ نَابِیُوْنِ تَرْجَمَہٗ فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم خیر میں تشریف رکھتا ہے آپ باس ایک مار لایا گیا اوس میں نگاں تھے اور سونا بھی تھا وہ لڑت
 کا مال تھا جو ایک لڑکھا اپنے حکم کیا اُس کا سونا جدا کیا گیا پھر اپنے فرمایا اب سونے کو سونے کے برابر
 بیچو برابر تول کر **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور
 چیز کے ساتھ لگا ہو تو اُس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جیسا کہ سونا علیحدہ نہ کیا جاوے اب
 سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے کو اختیار ہے جتنی دامن پر
 جاوے بیچے بھی حکم ہے جب کسی شے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچ جاوے اور بھی
 منقول ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت سلف سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق
 کا۔ اور ابو حنیفہ اور نووی اور حسن بن صالح کے نزدیک اُس کا علیحدہ کرنا ضرور نہیں اور اُس کی بیع
 اوس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اوس شے میں لگا ہے یا اوس چاندی سے زیادہ کے بدلے
 میں تب ہی اوس میں لگی ہو درست ہے اور اس کو کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدلے درست نہیں
 اور مالک کو نزدیک اگر سونا یا چاندی تھائی یا تھائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جاوے گا اور اوس کی
 بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف
 ہے حدیث کے (انتہی مختصراً) **عَلَنْ** فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَشْرَیْتُ
 بِکُمْ خَبْرَ فِلَادَةٍ بِاَثْنِیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْہَا ذَہَبٌ وَخَدْرٌ فَقَضَیْتُہَا فَوَجَدْتُ فِیْہَا اَکْثَرَ
 مِنْ اَثْنِیْ عَشَرَ دِیْنَارًا اَمَّا ذَکَرْتُ ذَٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ لَا یُحِلُّ لَکُمْ حَقُّ تَقْضِیِّ
 تَرْجَمَہٗ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے خیر کے روز ایک مار خریدی
 بارہ اشتر فیوں کو اوس میں سونا تھا اور نگ نہیں جب میں نے سونا جدا کیا تو اوس میں بارہ اشتر فیوں

سے زیادہ سونا نکلا میں سنتے جان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرمایا وہ مار نہ بیجا جاوے
 جب کہ اسکا سونا علیحدہ نہ کیا جاوے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدٍ بِضْعَ الْأَسْنَانِ مَخْرُجَةً مَرَّجَةً دُوسَرِي
 رَوَايَتِ كَاوَسِي جَوَادٍ رَکْزَرِ احْمَدِي **عَنْ** مُصَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ يُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوَقِيقَةَ الذَّهَبِ بِالدِّيَّارِ وَالْمَثَلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْغُوا الذَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا دَرَكًا وَدَرَيْنِ **مَرَّجَةً** فَتَسَالِبُنِ
 عبيد بن رَوَايَتِ هَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خیر کے دن اور یہودیوں سے **مَرَّجَةً**
 کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس روم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مست بھی سونا سونے کو بدلے مگر تول کر برابر برابر **عَنْ** حَكْنِ
 أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ مُصَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ تَخْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَرَدَّةٌ فَكَارَتْ لِي وَلَا أَهْكَادَ
 فَلَادَةٌ فَيُخَاذَ هَبٌ وَدَرَيْنِ كَجَوْهَرٍ فَكَارَدْتُ أَنْ أَتَرَبَّيَا نَسَلْتُ مُصَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ
 فَقَالَ أَنْزِعْ فَبُيْعًا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ نَهْبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ
 إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَرَكًا أَنْ يُؤْمِنَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ كَلَّا لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ **مَرَّجَةً** حَشَّ شَهِيدٌ رَوَايَتِ هَرَمِ مِنْ مُصَالَةَ بْنِ
 کے ساتھ تھا ایک جاہل دین تو میرے اور میرا دون کے جسے میں ایک نے آیا جس میں سونا اور چاندی اور
 جواہر سب سے میں نے اسکو خریدنا چاہا اور فضالہ سے بچا وہ دون نے کہا اسکا سونا جدا کر کے ایک
 باڑے میں رکھہ اور اپنا سونا ایک باڑے میں بہر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اسے تالے پر اور قبات
 کدوں پر وہ نہ لے لے مگر برابر برابر **عَنْ** مُعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ
 قَمْحٍ فَقَالَ بَعْهْ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَكَادَهُ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعِ
 فَكُنَّا جَاءَ مُعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مُعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ أَنْطَلِقْ فَرُدَّهِ وَلَا تَأْخُذَنَّ
 إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ فَإِنِّي كُنْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ
 بِالطَّعَامِ مِثْلًا يَمِثِلُ وَكَانَ طَعَامًا يَوْمَ مَيْدِ الشَّعِيرِ قِيلَ فَإِنَّكَ لَكَيْسٌ يَمِثِلُهُ قَالَ
 فَإِنِّي أَحَاتُ أَنْ يُفَارِعَ **مَرَّجَةً** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہوا انہوں نے

اپنے غلام کو ایک ساع گھبون کا دیکر بھیجا اور کہا اسکو بچ کر جو لیکر آوے غلام لیکر گیا اور ایک ساع
اور کچھ زیادہ جو لیے جب معمر پاس آیا اور انکو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا جاوے بہتر کر
اور مست اگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اناج بدے اناج برابر برابر بچو اور اون دنون ہمارا اناج جو تھی لوگوں نے کہا اور جو گھبون میں فرما
ہے تو کسی بیٹی جائز ہے انہوں نے کہا مجھوڑ ہے کہیں دو دنون ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں
فائدہ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مالک نے اس روایت کو دلیل لی ہے کہ گھبون اور
جو ایک جنس ہے اور جب دہ ایک دوسرے کے بدلے بچو جاوے تو ان میں کمی نا جائز ہے اور
ہمارا اور علماء کا یہ قول ہے کہ گھبون اور جو دو دنون علیحدہ علیحدہ قسمین ہیں اور ان میں کمی اور
بیشی درست ہے جیسے گھبون اور چانول میں اور دلیل ہماری یہ ہے جو گزیر چکا کہ آپ نے فرمایا
قسمین بدل جاوے تو جس طرح چاہے بچو اور ابو داؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھبون کو جو کے بدلے بیچنے میں اگر جو زیادہ ہوں
قباحت نہیں بشرطیکہ دست بابت ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کو لائق نہیں ہے کیونکہ
اس میں یہ کہاں ہے کہ گھبون اور جو ایک جنس ہو بلکہ معمر نے احتیاطاً ذکر کر اس کو برہنہ کیا
مَحَلُّ رِزْقِهِ دَرَّةٌ وَابْنُ سَعِيدٍ لَحْدِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَن رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْلَمَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بَنِي
خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَمَنْ يَكُلُ كَمَرِ خَيْبَرَ مَهْلِكًا كَمَا قَالَ
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّلَاعِينَ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعَبُوا وَلَا يَكُنْ بَيْنَكُمْ شَيْءٌ يَنْفُلُ أَوْ يَنْفَعُوا أَهْلًا وَأَشْهَ مَرُؤًا يَنْفَعُهُ مِنْ هَذَا
وَكَذَلِكَ الْمَيْزَانُ **محمد ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے**
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا حمیر کا وہ جنیب
(عمدہ تم ہے کھجور کی) کھجور لے کر آیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پوچھا کیا حمیر
میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے وہ نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب
قسم کی کھجور) کے دو صاع دیکر خریدتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مست کرو بلکہ برابر برابر بچو یا ایک کو

بیچکر اوس کی قیمت کو بدل و دوسری خرید لیا اور الیہا ہی اگر قتل کر بیچو تو بھی برابر برابر بیچو **ف**
 امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی
 کیونکہ رباعی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل
 لائی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس کو سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ
 ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ عاف طور پر سود تو
 قرض نہ لیو یہ بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن کو ملے لیو یہ سو روپیہ کو اوس کو مہاجن بیچ کر وہ سو روپیہ اپنے کام میں
 لے لے اور دو سو روپیہ مہاجن کو اپنی سیعاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی اور دیگر علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن ہاک اور احمد نے
 حرام کہا **تھر** شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیع پر وعید آئی
 ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ امہ جل جلالہ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور
 ارادے کو خوب جانتا ہے **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَأَى هَدِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْلَلَ رَضًا عَلَيَّ خَيْبَرًا فَبَايَعَنِي بِمَكْرَجَيْنِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ خَيْبَرٌ هَكَذَا اَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا
لَنَأْخُذُكَ الْمَصَاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا تَفْعَلُ بَعْ الْجَمْعَ بِالذَّكَاءِ هِجْرًا نَبْتَمَّ بِالذَّكَاءِ رَاهِرًا جَنِيْبًا مَرَحِمًا اَبُو سَعِيدٍ
 خدری اور ابو ہریرہ سوا کسی ہی روایت ہو جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اُمر
 کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ایسا کرتا جمع کر دو پیرن کے بدلے بیچ رہو چونکہ جنیب خرید کرے **عَنْ اَبِي خَلِيفَةَ**
يَقُولُ حَبَّاءُ يَلَاكُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَكْرَجَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَيْنَ هَذَا فَقَالَ يَلَاكُ تَسْرُكُ اَنْ عِنْدَ خَارِدِيٍّ كَيْفِيَّتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ
لِمَطْعَمِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
اَرَاهُ عَيْنُ الْوَبَالِ لَا تَفْعَلُ وَابْنُ اَرْ دَسْتُ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَيُعْطِيكَ بِبَيْعِ الْخَرْقَةِ اشْتَرِ
بِهِ كَهَيْئَتِكَ وَابْنُ سَعْلٍ فَخَذُوْنِي مِنْ عِنْدِ ذَلِكَ مَرَحِمًا اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کہ پورے لے کر آئے جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں کو لائے بدل کے کہا سیر پاس خناب تمہیں کی کجی تھی دو صاع کھجور
 ویکرین لڑا ایک صاع اسکا ایک کھانے کے لیے خریدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انوس
 یہ تو عین سود ہے اب اس بات کر لیکن جب تو کجور خریدنا چاہے تو اپنی کجور بیچ ڈال ہر ادس کی قیمت
 کے بدلے دوسری کجور خرید لے **عَنْ** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **قَالَ** اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرَّدُ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمَرُّدُ مِنْ تَمَرٍّ نَأْتِيكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
 تَمَرُّدُكَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مَرَّضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الرَّجُلُ كَرَّهَ
 تَمَرَّيْنِ يَخُوضُ التَّمَرَّدَ وَأَشْرَدُ التَّمَارَيْنِ هَذَا مَرَّجَمُهُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَدَايْتُ هَذَا
 اللّٰهُ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کجور اتنی آپ فرمایا کجور ہماری کجور سے بہت عمدہ ہے ایک شخص بولا
 یا رسول اللہ ہم نے اپنی کجور کے دو صاع ویکر کے ایک صاع لیے ہیں آپ فرمایا یہ تو برابر کیا اس
 کو پیر و ادھر پہل ہمارے کجور بیچو ہر ادس کی قیمت میں تو یہ کجور ہمارے لیے خرید لو **عَنْ** ابی سعید
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **قَالَ** كُنَّا نُرْزَقُ تَمَرًا لِكُلِّ مِائَةِ تَمَرٍ صَاعٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلَاطُ مِنَ التَّمَرِ كُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَ تَمَرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَ خِنْطَرٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمٍ
 مَرَّجَمُهُ حَضْرَتُ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَدَايْتُ هَذَا مَرَّجَمُهُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ادس میں سب کجورین مل رہی تھیں تو ہم دو صاع امر
 کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے یہ خبر خناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ فرمایا کجور
 کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیے سیر طرح گہیوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے
 اور ایک درم و درم کے بدلے **عَنْ** ابی نضرَةَ **قَالَ** سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدِيَّ قُلْتُ نَسِمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ مَا أَخْبَرْتُكَ ابْنُ سَعِيدٍ
 فَقُلْتُ اِنَّ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدِيَّ
 بَيْدٍ قُلْتُ لَكُمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَقَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَوْلًا لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ نَبِيَّائِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرٍ فَانْكَرَهُ
 فَقَالَ كَانَ هَذَا الْيَوْمَ مِنْ تَمَرٍ كُنَّا نَأْتِيكَ فَقَالَ كَانَ فِي تَمَرٍ كُنَّا نَأْتِيكَ فَقَالَ كَانَ

بَعْضُ الشَّيْءِ فَلَخَذْتُ هَذَا إِذْ رَدَّتْ بَعْضُ الْإِيَادَةِ فَقَالَ اصْغَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ
هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ تَحْرِيكِ شَيْءٍ فَفَعَلْهُ ثُمَّ أَشْكُرُ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّكْوِينِ وَرَحِمَهُ الْوَلَدُ
سے روایت ہو میں نے ابن عباس سے پوچھا صرف کو ایسے چاندی سونے کی بیج کو چاندی سونے
کے بدلے انہوں نے کہا کیا نقد نقد میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا نقد نقد میں کچھ قباحت
نہیں میں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا
تھا صرف کو انہوں نے کہا کیا نقد نقد میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا نقد نقد میں کچھ قباحت
نہیں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کہا ہم انہو
مکین گے وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دیگے اور کہا تم خدا کی بعض جہان آدمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کھجور لیکر آئے آپ فرما کہ کیا سچا اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی کھجور نہیں ہے انہوں
نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے بدلے میں
زیادہ کھجور دی آپ نے فرمایا تو نے زیادہ دیا سو دیا اب اس کے پاس بخا جانتا کہ اپنی کھجور میں کچھ
نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ دو پھر جو کچھ بیچ کر وہ خرید کر لو سچا ہے اِنْ نَصْرَهُ قَالَ سَلْتُ ابْنَ
عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرِ يَابِئَ سَأَلْتُ ابْنَ لُقَاعَةَ كَيْفَ جَاءَ
ابْنُ سَعِيدٍ لَخَذَ رِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ قَطْرًا
كَانَتْ رَدَّتْ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أَخَذْتُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبُ خَلْكَ بِصَاحِبٍ مِنْ تَمْرٍ كَيْفَ كَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا الْوَرْدُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَكَ هَذَا أَقَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ
ذَا شَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرُ هَذَا كَذَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَرْبَيْتَ إِذَا رَدَّتْ ذَلِكَ ذَبْعُ تَمْرِكَ بِسِلْعَةٍ
تُحْمَرُ أَشْرَ بِسِلْعَةٍ أَيْ تَمْرٍ نَيْلَتْ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا التَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رَبًّا
أَمْ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ نَأْتِيكَ ابْنُ مُجْرِبٍ كَيْفَ تَنْهَانِي دَلِمَ رَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَخَذْتُ ابْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
بِمَكَّةَ نَكَرَهُ ثُمَّ جِئَهُ الْوَلَدُ سَے روایت ہو میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے پوچھا صرف کو انہوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کسی بیٹی ہو بشرطیکہ نقداً نقد ہو) پھر میں بیٹھا بتا ابو سعید خدری کے پاس ادن سے میں نے پوچھا صرف کو انہوں نے کہا زیادہ ہو وہ رہا ہے میں نے اسکا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے انہوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سننا میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اسی قسم کی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے لایا وہ بولا میں دو صاع کھجور کے لیکر گیا اور ان کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خرید لیا کہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہو اور اسکا نرخ ایسا ہو آپ کو فرمایا حزابی ہو تیری سود دیا تو نے جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کرے ابو سعید نے کہا تو کھجور حبیب بدل کر کھجور کے دی جاوے اس میں سود ہو تو جانبدی جب بدلے جانبدی کے دی جاوے (کم زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد نقد ہو) ابو نضرہ نے کہا پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انہوں نے یہی منع کیا اس سے (شاید انکو ابو سعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) ابو ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابو الصہبار نے حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا ابو عباس سے اسکو مکہ میں تو کروہ کہا انہوں نے **فائدہ** پہلے ابن عمر اور ابن عباس کا یہ مذکر تھا کہ جب نقد نقد بیع ہو تو کسی اور بیٹی سے رہا نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز نہ کہتے تھے ایک درہم کی بیع دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینارے بدلے اور ایک صاع کھجور کے دو صاع کھجور کے بدلے اسی طرح گہیون اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو او و مار ہو تو وہ رہا ہو جاوے گا پھر ادن دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کو قائل ہو گئے **عن** ابی صخر قال سمعت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول الذی یسار بالذی یسار الذی یرحم بالذی یرحم ولا یبطل من زاد او اذاد فقد اگنی فقلت کہ ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غیر ہذا قال لقد لقیْتُ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقلت ان ایت ہذا الذی تقول اشئ سمعتہ من رسول

صرف کو باب میں کہتے ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ تعالیٰ کی کلام مجید
 میں آیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ کہوں گا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں نہیں جانتا البتہ
 عاجزی کے طور پر کہا (لیکن) یہ حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے سود اور دمار میں ہے ﴿لَا نَزْوٰی﴾ لے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت
 مسترخ ہے اور حدیثوں سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعضوں نے
 اسکی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے اور ان اموال پر جو ربوبی نہیں ہیں جیسے بیہ دین کے ساتھ دین
 کی سیوا پر اس طرح کہ ایک کپڑا معلوم نصف قرص ہو پھر اسکو بیچے ایک برس سے معلوم نصف
 کے بدلہ تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ محمول ہو اجناس مختلفہ پر کیوں کہ ان میں کمی بیشی رہا نہیں
 ہے بلکہ سود اور دمار رہا ہے۔ یا وہ مجمل ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث میں ہیں اور عمل و جبکہ
 میں پر آیت مختصر **حکم** **عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الزَّبَا دُمُوكَ لَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيَهُ قَالَ إِنَّمَا تُحَدِّثُ
بِمَا تَمَعْتَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے
 والے پر اور سود کھلانے والے پر اور میں نے کہا میں نے بوجہ سود کا حساب لکھنے والے پر اور اسکو
 گواہوں پر تو انہوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کر چکے ہیں تم نے سنی ہے **حکم**
جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الزَّبَا دُمُوكَ لَهُ
وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيَهُ دَقَالَ هُمَّ سَوَاءٌ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود لکھنے والے پر
 اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں ﴿لَا تَفْصِلُ﴾ گناہ میں یہ معاذ اللہ نزوی نے کہا
 اس حدیث کو یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر بددکرنا بھی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور مفت سود کا فیصلہ
 کرتے ہیں اور سود لاتے ہیں یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود
 میں اس حدیث سے اور انکو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی لوگ مری پر خاک ڈالنا چاہیے **باب**
اَلْحَدِّ اَلْحَدَّ اَلِیْ وَتَرٰکَ اَلْقَبْرُ مَا کَرَّ حَلَالٌ لِّیْنَا اَوْ رَشَقْتُهُ مَالٌ سَوَّیْہِہٖ کَرَّ مَا حَرَّمَ اَللّٰہُ عَلٰی بَنِیْ

بِشِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاهْوَسَ
 النَّحْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَصْبَحِيهِ إِلَى أَدْنَى عَوَاتِ الْخَلَائِكِ بَيْنَهُمَا وَأَنَّ الْحَرَامَ بَيْنَهُمَا
 بَيْنَهُمَا مَا مَسَّ جَاهُكَ لَا يَحِلُّ لَكَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ لَمَنْ لَفَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبَدَّ
 لِدِينِهِ وَخَرَجَ مِنْ دَقِيقِ الشُّبُهَاتِ وَقَفَّ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاحِي يَرَى حَوَالَهُ الْجَحْمَ يُوقِنُ
 أَنْ يَرْتَفَعَ فِيهِ أَلَدَاتٌ لِكُلِّ مِلَالٍ حَتَّى أَلَدَاتٍ حَتَّى اللَّهُ تَعَالَى كَالرَّاحِي فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً
 إِذَا حَكَمْتَ حَكْمَ الْجَسَدِ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَدَهُ الْقَلْبُ حَرَمٌ
 نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 كَمَا نَعْمَانُ بْنُ أَبِي النُّكَيْلِ مِنْ سَمْعٍ وَدُونِ كَانُونَ كَيْطَرُ (آپ فرماتے مقرر حلال کہلاتے اور حرام ہی
 کہلاتے لیکن حلال اور حرام کے درمیان جہیز بن جو دو دنوں سے ملتی ہیں بیٹے اون میں
 شبہ ہر انکو بہت لگ نہیں جلتے تو جہیز بنوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت رکھ گیا اور
 جہیز بن میں پڑا وہ آخر حرام میں ہی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رشتی بیٹے۔ وکی ہوئی زمین کے آس پاس
 چراگاہ ہے اوس کے جانور رشتی کو بھی چرا دین گئے خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک سہ ہوتا ہے خبردار رہو
 خدا تعالیٰ کا سہ اُس کے حرام کی ہو میں جہیز بن ہر جان رکھو بیشک بن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
 اگر وہ سنور گیا تو سارے بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارے بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا اول ہے
 ﴿نَوِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ﴾ کہا علمائے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اوس میں
 بہت فوائد ہیں اور یہ ادنیٰ حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جہیز بن سلام کا مدار ہے ایک جماعت
 نے کہا کہ یہ حدیث تہائی ہے اسلئے اور دو تہائی ان یہ دو حدیثیں ہیں اَلْأَعْمَالُ بِالْثَنَاتِ اور من
 حَسَنَ اسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ اور ابوداؤد و تہائی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں
 پر ہو میں بھی جو بیان ہو میں اور چوتھی یہ حدیث لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌكُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْرَ مَا يُحِبُّ
 لِنَفْسِهِ اور بعضوں نے کہا یہ حدیث ازهد فی الدنیا لیحبك الله و ازهد ما فی ایدی
 الناس لیحبك الناس علماء کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 اس پر علم نے اوس میں کہا ہے اور پیغمبر اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی
 فرمادیا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کہونکہ اس سے دین اور آبرو دو دنوں کی سلامتی ہے

اور شیہون میں پڑنے سوڑا دیا اور اسکی مثال دی رمنہ سو بھر بیان فرمایا اوچھیر کو جو انسان کے بدن
میں سب چیزوں سے بڑی ہے وہ کیا ہے ول اسکی درستی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اسکی
جگہ سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا مقرر حلال کہلا ہے اسکا مطلب یہ ہو کہ دنیا
میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور کہ کلم کہلا حلال ہیں جیسے روٹی میوہ زیتون
کاتیل شہد و وہ حلال جانور کا اٹھ حلال جانور کا اور سوا اس کے اور حلال کہلانے اسی طرح
بات کرنا دیکھنا چنا وغیرہ کہ یہ سب کہلم کہلا حلال ہیں اور ان کی حالت میں کوئی شک نہیں ہے
دوسری وہ جو صاف صاف کہلم کہلا حرام ہیں جیسے شراب اور سورمہ و پشیا بہتا ہوا خون
اسی طرح زنا اور چھوٹا وغیرہ اور چھوٹی اور جیسی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام
ہیں تیسرے وہ جو نہ کہلم کہلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں ایسا سطر بہت لوگوں کو اون
کا علم نہیں جیسے عوام کو لیکن علماء اولیٰ حالت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں پھر جب کوئی شے
ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے ہیں پھر اسکو حلال
سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہوگئی اور اگر
حالت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جہاں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ اس شے کو ترک کرے اور وہ
اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شیعہ کی چیزوں یا کاسون کو ترک کیا وہ اپنی دین و امت کو کسالت
لے گیا اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کہلو تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اس میں توقف ہوگا اس بات
میں تین نہ اس میں جب کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہی حکم ہوگا جو
اشیاء میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذہب ہیں صحیحہ یہ ہے کہ نہ اسکو حلال
کہیں گے نہ حرام نہ مساج کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سہ ماہ ہوتی ہے دوسرا
مذہب یہ ہو کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف انتہا ماقال اللہ وی عَنِ
رَکْبِیَا یُظَلُّ اَلَا یَسْکَدُ مِثْلُکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ**
الرَّشِیْدِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِرِضَا الْمَدِیْنِیِّ عَزَّوَاَلَّ حَدِیْثٌ دَکَرِیَا اَنَّہُ سَمِعَ مِنْ حَدِیْثِہِ
وَاَنَّہُ تَرْجَمَہُ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللہِ**
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ یُحْطِی النَّاسَ بِحَدِیْثِہِ وَہُوَ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم یقول الحلال باین والحرام باین فان کسر بمثل حدیث ذکر کیا عن النبی
 رآل قوله یوثق ان تقع فینه شرح محمد عثمان بن بشیر بن سعد وروایت ہو جو صحابی تھے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو محض (ایک شہر ہے شام میں) امین اور کہتے تھے
 میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کہلا سوا ہے اور حرام کہلا سوا ہے
 کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری یوثق ان تقع فینه تک **باب** بیع البعین
 واستثنایہ روئے اوٹ کا بیعنا اور سواری کی شرط کر لینا **عن** جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان لیسیر علی جمل لہ قد احیا کاد اک ان لیسیرہ قال
 فلحقنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد علی وضربہ فساد سیرا لم یسیر مثله قال بعینہ
 بوقیۃ قلت لاشم قال بعینہ فبیعہ یار قیۃ واستثنیت علیہ حملہ کذا **ال**
 فکتنا بکنت انیتہ بالجمل فنقد فی ثمنہ ثم رجعت کاد کل فی انی نئی نکال انرا فی
 ما کسنتک لاخذ جمک دد راھمک فھو ک ثم حمہ جابر بن عبد اللہ وایت وہ جابر
 کہایت پر جو تک گیا تھا انہوں نے چاہا اسکو آزاد کر دینا (یعنی چوڑ دینا جنگل میں) جابر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ان کر لے اور میرے لیے دعا کی اور اوٹ کو
 مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہاں کبھی نہیں چلا تھا (یہ آپ کا معجزہ تھا) آپ نے فرمایا اس کو میری ما تہ
 بیچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک
 روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور
 ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں
 بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کیے ہیں) میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اسکو میرے
 ما تہ بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ پر آپ کو ما تہ بیچ ڈالا اور شرط کری اوپر سواری کی اپنے گھڑ تک
 جب میں اپنے گھر پہنچا تو اوٹ آپ پاس لیکر آیا آپ نے اسکی قیمت میرے حوالے کی میں لوٹا
 پھر آپ نے مجھکو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھے قیمت کم کرتا تھا تیرا اوٹ لینے کے لیے اپنا اوٹ
 لے جا اور روپیہ ہی تیرے ہیں **ف** یہ ایک ادنیٰ عذر ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا نود
 نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث کو دلیل بکڑی ہے کہ جابنور کی بیع اس شرط

سے درست ہو کہ تھک اپنی سواری اور سپر پیر الے اور پر امام ہاگ کے نزدیک یہ شرط اور وقت جائز ہے
 حسب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابو حنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں
 خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خریدنا
 منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا **عَلَّ** جابر بن عبد اللہ **ع** مثل حدیث ابن
 عمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَلَّ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما **ع** قال
 غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا حَتَّى رَمَى وَخَيْطِي نَاخِرَةً لِي قَدْ أَغْبَا
 وَلَا يَكَادُ كَيْسِيرٌ قَالَ فَقَالَ لِي مَا الْبَعِيرُ قَالَ قُلْتُ عَرَلِي قَالَ كَفَخْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ جَرَهُ كَدَّ عَالَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيَّ الْأَبْلُ قَدْ أَهْمَا كَيْسِيرٌ قَالَ فَقَالَ
 إِنْ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَاتُكَ قَالَ أَفَتُبْدِعُنِي بِهِ
 فَاسْتَيْبَيْتُ وَلَوْ تَكُنْ لَنَا نَاحِيَةٌ غَيْرُهُ قَالَ قُلْتُ لَكُمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلِيٌّ أَنِّي سَيْفٌ فَقَادَ
 ظَهْرِي حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَرُوسَ قَوْمٍ اسْتَأْذَنَتْهُ مَا ذَرَفَتْ
 لِي تَتَقَدَّمُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى اتَّخَذْتُ لِقَائِهَا خَالَفَ نَفْسِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُ
 بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَيْكَلًا أَمْ تَبَيَّأْتُ فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ تَبَيَّأْتُ قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ
 بَكْرًا أَمْ لَا عَجَبًا أَتَزَوَّجُكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوُفِّي وَالِدِي وَإِسْمَ شَهْدٍ وَلِي لَعَنَاتُ
 حَيَّانَ فَفَكَرْتُ أَنِّي أَنْزَوَجَ إِلَيْهِ مِثْلَهُنَّ فَلَا تَأْذِئْنِ وَلَا تَقُومِ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ
 تَبَيَّأْتُ لِقَوْمٍ عَلَيْهِنَّ وَتَأْذِئْنِ قَالَ قُلْتُ قَدْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدْ دَفَعَ
 إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ نَاعُطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّاهُ عَلَيَّ **ع** ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو میں نے
 جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملو (راہ میں) اور میری سواری میں
 ایک اونٹ تھا بانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل بے دست تھا آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا
 میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے پس منکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا
 اور اُس کے لیے دعا کی بہرہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ
 کیسا ہے میں نے کہا اچھا ہے آپ کی برکت کا طفیل ہے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ پیچھے

مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا آخر میں نے کہا مان جیتا ہوں
 ہر سچے اُس اونٹ کو آپ کو ماتہ بیچ ڈالا اس شرط پر کہ میں اس پر سواری کروں گا مدینہ تک پہنچ
 نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نوسہ ہوں (یعنی ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھ پر اجازت دیجو (لوگوں
 سے پہلے مدینہ جانے کی) آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے ٹر کر مدینہ آہو بچاؤ مان میرے
 ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا میں نے سب حال بیان کیا انہوں نے مجھ کو بہت ملامت کی کہ
 ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گہوالے بہت ہیں اس کو بھی تو بے بیچ ڈالا اور اس کو یہ معلوم تھا
 کہ خداوند کریم کو جابز کا فائدہ منظور ہو (جابر نے کہا جیہ میں نے آپ پر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا
 تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے میں نے کہا نکاحی سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں
 نہ کی وہ تجھ کو کہی جاتی تو اُس کو کہیلتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا یا شہید ہو گیا میری
 کئی بہنیں چور کر چوٹی چوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے اور ایک لڑکی لاؤں
 برابر جو نہ اُن کو ادب سکھاؤ اور نہ اُن کو دباؤ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تا
 کہ اون کو دابے اور تیر سکھاؤے جابر نے کہا ہر حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف
 لائے میں اونٹ صبح ہی لیکر گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پہیر دیا **سُحُلُ**
حَابِرٍ رَفَعَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ قَالَ أَقْبَلْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَعْتَلَّ جَبَلٌ وَسَاقَ الْمَدِينَةَ بِقَصَصِهِ وَفِيهِ قَالَ لِي بَيْنِي جَمَلُكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ
لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ يَحْمِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ يَمْنِيهِ
قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْ قِيَّةً ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُكَ فَتَبَلَّغْ مُحَلِّكَ
إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ قُلْتُ فَذَمَّتْ الْمَدِينَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ
أَعْطَاهُ أَوْ قِيَّةً مِثْرَ ذَهَبٍ زِدْهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أَوْ قِيَّةً مِثْرَ ذَهَبٍ زَادَنِي فَبَدَا لَهَا قَالَ
نَفَلْتُ لَأَنْفَارِ قُبْنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ فِي رَكْبِي لِي
كَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحُدُودِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
 مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا
 حدیث کو پوری قصے کے ساتھ اور اس روایت میں یہ ہے کہ ہر آپ نے فرمایا میرے ماتہ اپنا یہ اونٹ

بیچڑال میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں بیچڑال میرے ہاتھ میں ہے کہا میں نے
 وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں بیچڑال میرے ہاتھ میں نے کہا تو ایک شخص کا سر
 اوپر ایک اوقیہ پوتا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلہ یہ اونٹ لے لیجیے آپ نے فرمایا میں نے لیا پھر
 تو پوچھ جاوے گا اسی اونٹ پر مدینہ تک جا رہے کہا جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اسکو ایک اوقیہ سونے کا دیدے اور کچھ زیادہ دے تو بلال
 نے مجھکو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا میں نے کہا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مجھکو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے) تو ایک تہیل میں وہ
 میرے پاس رہا یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحرة کو چھین لیا **ف** یوم الحرة وہ دن ہے
 جب شام والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور
 تاراج کیا تھا یہ واقعہ ۳۷ھ ہجری میں ہوا **عن** حابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفخ نفختنا ونساق
 الحلیث وقال نفختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لی اربک لیسلم
 اللہ وکذا داکضا قال فماذا الیزید فی دیکول واللہ یعرف لک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ
 پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کہ اور کہا اوس میں بہر ثبوت دایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے پھر مجھ سے فرمایا کہ سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھکو زیادہ دیتے
 جاتے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دیوے مجھکو **عن** حابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
 لما ان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد اعیان یبیری قال فنفخہ فنفختہ فنفختہ فنفختہ
 بعد ذلک احبس خطا منہم حدیثہ فمما اقد ر علیہ فلیقنی الشیء صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال یعلینہ فبعثہ منہ بنس اراق قال قلت علی ان لے ظہرہ
 الی المذینہ قال لک ظہرہ الی المذینہ قال لک اقدم المذینہ الی المذینہ فمما اقد ر علیہ فلیقنی الشیء صلی اللہ
 علیہ وسلم ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر قسم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا آپ نے اسے ٹھوندا زیادہ کدول

ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی وہی دور کعتیں پڑھنا چاہیے جس کی رات کو اور ہمارا اور
 جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا اور اس حدیث کی بہت فائدہ سے
 معلوم ہوئے ایک تو بڑا معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کشتہ اور ماندہ اونٹ کو دم بہر کر
 چاق اور چیت کر دیا دوسرے سوال کرنا بیع کا شی کے مالک کی مشیر ہی چکانے کا جواز چاہئے اور
 اس تحت لوگوں کا حال پوچھنا اور اون کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا آپ انجورین
 باکرہ سے نکاح مستحب ہونا چھوٹی بی سے کہیلنہ کا استحباب ساتین جابر کی فضیلت کہ انہوں
 نے اپنا حلقہ چوڑا اور مہنون کی تعلیم کو مقدم رکھا آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں
 جاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے تھے کا استحباب توین نیک اہ بتانے کا استحباب دسویں معاملہ میں زیادہ
 دینے کا نواب گیارہویں منن کے وزن کی اجرت بائع پر ہونا بارہویں آثار صاحبین سے برکت
 حاصل کرنا جواز تیرہویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لیکر لوٹنے کا جواز چودھویں وکالت کا
 جواز اداسے حقوق میں انتہے ماقال النودی **ع** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْقِصَّةِ عَشِيرًا كُنَّا قَالًا شَرَاهُ مِثْلِي بِشَيْءٍ قَدْ سَمِعَهُ
 وَلَكِنْ كَرِهَ الْأَوْقِيتَيْنِ وَالَّذِي هَمَّ بِهِ قَالَ أَمْرٌ يَنْفَعُهُ فَنُفِذَتْ فَمِنْهُمْ لَحْمًا
 ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو یہی قصہ جواز گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے وہ اونٹ بھجوا دیا اس منیت پر جو آپ کی مقرر کی اور نہ اوتیوں کا ذکر کیا نہ ایک دم
 نہ دو درہمن کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے شکر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا **ع**
 جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلًا
 يَأْكُلُ دَنَانِيرَ ذَلِكَ ظَهَرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَروایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا میں نے تیرا اونٹ جابر دینا رکھ لیا اور تو اس پر جرم
 جابرینہ تک **باب** جَوَازُ اقْتِرَاضِ الْكَيْوَانِ وَكَرْهُ جَابِرٍ قَبْلَ قِيَامِ خَيْرَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 جابوز کا قرض لینا درست ہو اور اس سے بہتر جابوز دینا مستحب ہو **ع** اِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْكَفَ مِنْ كَجَلٍ نَكَرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَاقَةِ
 فَأَمَرَ اَبَا رَافِعٍ وَحَنِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنْ يُخَيَّرَا الرَّجُلَ بَيْنَ جُكْدِهِ فَوَجَّعَ النَّبِيُّ اَبُو رَافِعٍ

فَقَالَ لَهُ أَحِبُّدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَابِعًا فَقَالَ اعْطِهِمْ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً
 ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچہ پیرا قرض لیا
 لینے چہ برس ہو کم کا بہر آپ پاس صدقہ کے اونٹ آکر آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اور اس کا اونٹ
 ادا کرنے کا ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (دو یا کوئی بچہ پیرا
 نہیں) اس کے بہتر پورے سات برس کے اونٹ میں آپ نے فرمایا وہی اس کو دیدیو اچھے وہ لوگ
 میں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں **عَنْ** ابْنِ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَسْتَكْفِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
 فَإِنْ خَيْرَ عِيَادِ اللَّهِ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے جو بچہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کا جو ان بچہ پیرا قرض لیا بہر بیان کیا اسی طرح اس میں
 ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں **ف** ابو رافع
 علیہ الرحمۃ نے کہا جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک تو شافعی اور مالک اور حنبلی
 علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لڑائی اور اس شخص کو قرض لینا درست
 نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت یا فتنی تو درست
 ہے اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لڑائی کا قرض لینا ہی درست ہے
 اسی طرح تمام حیوانات کا تیسرا مذہب ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست
 نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو اور ان کا دعویٰ کہ یہ حدیث نسخ
 ہے بغیر دلیل کے قبل نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس
 بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ جو
 میں شرط کی جاوے انتہی مختصراً **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَأَعْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ اصْطَبَ
 النَّبِيُّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ أَشْرَوْاكَ سَيِّئًا
 فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَحْدِلُ إِلَّا سَيِّئًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سَيِّئٍ قَالَ فَأَشْرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ
 إِيَّاهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت
 اُن کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول
 نہ کرتے اور آپ کا دام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانوں نے
 اہل فہم سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار
 اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا **باب التمسک**
باب سلم کے بیان میں **فت** سلم اور سلف اور قرص اس ہج کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی
 دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اوسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق
 کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر **عن** **الحبر** **عائیں** **رضی** **اللہ** **تعالیٰ** **عنہما** **قال** **قد** **م**
التبخی **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **المکذی** **بک** **وہم** **یصلون** **فی** **التشاکر** **السنة** **و** **السنة**
فقال **من** **اسکت** **فلا** **یسلف** **فی** **یکل** **معلوم** **ووزن** **معلوم** **الاجل** **معلوم** **رحمہ**
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف
 لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میودن میں ایک سال دو سال کے لیے تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف
 کرے کچھ ور میں تو سلف کرے مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں مقرر میعاد تک **ف** **ایم** **سلم**
 جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کیا جائے اس کا مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا
 شمار سے ماپ تول میودن اور اناج وغیرہ میں اگر کبڑے میں اور شمار جائز میں اس طرح اگر میعاد
 ٹھیکے تو وہ بھی معلوم ہو اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضرور ہے بلکہ بلا میعاد
 بھی سلم درست ہے ثانی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک میعاد کا ہونا
 ضرور ہے **رنو** **ی** **مختصر** **عن** **الحبر** **عائیں** **رضی** **اللہ** **تعالیٰ** **عنہما** **قال** **قد** **م**
اللہ **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **والناس** **یسلفون** **فقال** **لحم** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ**
وسلم **من** **اسکت** **فلا** **یسلف** **الا** **فی** **یکل** **معلوم** **ووزن** **معلوم** **رحمہ** **ابن** **عباس**
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ
 سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے معین تول میں **عن**
ابن **ابی** **یحییٰ** **بط** **الاکسندریہ** **میشل** **حدیث** **عبد** **الوارث** **کن** **الی** **یکل** **معلوم**

ترجمہ وہی جواب پر گذرا اس روایت میں سیاد معین کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
 بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَيْنَةَ يَزِيدُ كَرَفِيهِ إِلَى أَجْلِ مَعْلُومٍ ترجمہ وہی جواب پر
 گذرا اس میں سیاد معین کا ذکر ہے **بَابُ** يَحْتَكِرُ كَرَفِيهِ الْأَقْوَاتِ احْتِكَا
 انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے **ف** احتکار کے معنی غلبہ یا گھانس دانہ وغیرہ
 خریدنا ہر اس کو کہ چوڑا نامہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے اور نہ چیزوں میں جو آدمی یا
 جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرائی کے زمانہ میں خرید کیا جاوے اور تجارت کر لیے خریدے اور جو
 اپنے اور گہروالوں کے خوراک کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح اون چیزوں میں جو
 خوراک نہیں ہیں (نوسوی مختصراً) **عَنْ** يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
 يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَالِطٌ فَقِيلَ لِمَ يَحْتَكِرُ قَالَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ فَإِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي
 كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ ترجمہ یحییٰ بن سعید اور ابی ہر سبیب بن المسیب
 روایت کرتے تھے معمر حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تحکار
 کرے وہ گنہگار ہو لوگوں نے سعید بن مسیب کو کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو اور انہوں نے کہا معمر
 جنہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بھی احتکار کرتے تھے **ف** ابن عبد البر نے کہا یہ
 دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے ہیں اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے
 مثلاً حسب وقت گرائی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلایق
 کو تکلیف نہ ہو اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو مثلاً سودا اس کے
 اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً اکوا و پرے **عَنْ** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَالِطٌ ترجمہ معمر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار
عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ ابْنَيْ عَبْدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَيْتَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ترجمہ وہی جواب پر
 گذرا **بَابُ** النَّهْيُ عَنِ الْخَلْفَةِ فِي الْبَيْعِ بیع میں مٹم کہانے کی ممانعت **عَنْ**

اِنِّیْ هُرِّیْدُهُ دَعْوِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
 اَلْكَفُّ مُنْفَقَةٌ لِّلْمَلٰئِكَةِ تَصَحَّفُ لِّلنَّبِیِّیْنَ مَرَّجَمَهُ حَضَرَتْ اَبُو سَرِیْهٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَوَدَدُ
 بے مینے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی جو اسباب
 کی مٹانے والی ہے نفع کی **ف** یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار و ہو کے مین آجاتا ہے
 اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں پہنچتی اور آئندہ نفع سٹ کر نقصان لاحق
 ہوتا ہے اور وہ کان برباد ہو جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ كُضَّارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَنْهُ اَنَّكَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا كُمْ وَكَثْرَةُ الْكَلِمَاتِ
 فِی الْبَيْعِ كَانَتْ یُفْقِدُ شَيْئًا یُحِبُّ مَرَّجَمَهُ اَبُو قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ قسم بہت قسم کھانے کو بیچ مین اس لیے کہ وہ مال کی لگانے کرتی
 ہے بہرست دیتی ہے (برکت کو) **کَابُ الثُّغْفَةِ** باب شفعہ کے بیان مین **عَنْ**
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ كَانَ لَهُ شَرِیْکٌ فِی رِبْعَةٍ اَوْ فِی ثَلَاثِیْنَ لَمْ یَأْتِ بِشَیْءٍ حَتّٰی یُؤَدَّ شَرِیْکَہُ کَانَ رَضِیَ
 اَخَذَ وَاِیْ کَرِہَ تَرَکَ مَرَّجَمَهُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی شریک ہو زمین مین یا بائع مین تو اس کو اپنا حصہ بچھا درست
 نہیں اور کسی کے ماتھے جب تک ہے شریک کو اطلاع نہ دیوے پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لیرے
 اور اگر ناراض ہو تو چھوڑو لیرے **ف** نووی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا
 استحقاق ہر جب تک جائیداد کی تقسیم نہ ہو جاوے اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر منقولہ سے اور ہر
 ہے شفعہ جائیداد یا کپڑے اور مال یا متاع مین یا رضی عیاض نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ
 اسباب مین ہو اور یہی روایت ہو عطا سے اور ہر ایک شی مین یہاں تک کہ کپڑے مین یہی اور یہ
 ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے اور جائیداد قسمت شدہ مین شفعہ حواری سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں
 اس مین اختلاف ہو امام شافعی اور مالک اور احمد اور حنبلیہ علماء کا مذہب یہ ہو کہ حواری سے شفعہ
 نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن مسیب اور سلیمان بن
 یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحییٰ النضر بنی اور ابو الزناد اور زبیدہ اور مالک اور

اور انہی اور ضیہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو حنیفہ اور ثوری کو
نزدیک جو اس سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب فرما دیتے ہیں کہ شفعہ
اویسی عقار میں ہے جو قابل تمت ہو تو حکام صغیر یا کبھی میں شفعہ نہیں ہے اور اس شخص نے یہی دلیل
لی ہے جو غیر قابل تمت میں ہی شفعہ کا قائل ہوتا ہے اور شریک کا لفظ عام ہی شامل ہے مسلمان
اور کافر و زیدی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جو جیسے مسلمان کو زیدی پر یہی قول ہے شافعی
اور مالک اور ابو حنیفہ اور جہود علماء کا اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک نفی کو مسلمان پر شفعہ
نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شریک کہ یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور
احمد اور اسحق اور ابن منذر اور جہود علماء کا اور شعبی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ
نہیں ہے اور یہ جواب نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دیوے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور
بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک کی اجازت
دی رہی تو پھر شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کو اصحاب
کا اور حکم اور ثوری اور ابو عبیدہ اور ایک طائفہ اہل حدیث کی نزدیک پھر دعویٰ نہیں کر سکتا اور
امام احمد سے دو روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق واسطہ علم (ثوری) اس میں
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّفْعَةِ فِي
كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُسَمَّ رَجْعَةً أَوْ حَاطَ بِهَا لَيْحٌ لَهُ أَنْ يُلْبِغَ حَتَّى يُوْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ
شَاءَ اخْتَدَ مِنْ شَرِكَةٍ كَذَا أَبَا عٍ وَلَمْ يُوْذَنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر ایک شرک مال میں جو
بٹانہ ہو زمین ہو یا باغ ایک شرک کو درست نہیں کہ دوسرے شرک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ
بیچ دے اسے پھر دوسرے شرک کو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اب اگر بغیر اطلاع کے
بیچ دے تو وہ شرک زیادہ حقدار ہے (غیر شخص سے) اسی دام کو خود لے سکتا ہے اس میں
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّفْعَةُ فِي كُلِّ شَرِكٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ رَجْعٍ أَوْ حَاطَ بِهَا لَيْحٌ أَنْ يُلْبِغَ حَتَّى يُوْذَنَ
عَلَى شَرِيكِهِ فَيَاْخُذُ أَوْ يَكْفُوْهُ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُوْذَنَ ترجمہ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شجرہ مبارکہ
 مشترک مال میں ہے زمین اور گہر اور باغ میں ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ چھو جب تک
 دوسرے شریک کو کہہ نہ لے پہرہ لہوئے باجوڑ دیوے اگر نہ کہی تو دوسرا شریک زیادہ تر حقدار
 ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو اور وہ جو بڑ ندی ہے **باب** غنم و خشب فی جدار الحار
 سہایہ کی دیوار میں لکڑی کا ٹہن **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع احدکم حارہ ان یتخذ خشبہ فی جدار حارہ
 ثم یقول ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما لی اداکم عنہا مع حنین والہ
 لا تمین بھا یکن اکثافکم ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے سہایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی کا ٹہن سے منع
 نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر سہایہ اور دوسرے چیت والے
 تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں
 تم اس حدیث کو سننے سے دل چراتے ہو تم اس کی میں اس کی بیان کروں گا تم لوگوں میں **ف**
 اصل ترجمہ یہ ہے کہ میں ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارا سو ٹھہروں میں یا تمہارے اطراف میں اگر
 ان کا فکرم - نوں کو بڑھیں اب اختلاف کیا ہے علمائے کہ آیا یہ حکم واجب کے لیے ہے یا استحباب
 اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کو فکا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب
 حدیث کے نزدیک واجب **عن** الزہری رضی اللہ عنہما **باب** تحذیر الظلم و غصب الارض و غیرہا ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا
 حرام ہے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقہ اللہ
 ایاہ یوم القیمۃ من سبعۃ اشھاب ترجمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لے لیا
 اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا **ف** نووی نے کہا
 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبق ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور زمین

اللہ تعالیٰ نے سب نعمات و برکات الارض و سائر ملکات کی بہت بات اسکل سے خلافت ہو ظاہر کے
 اسطرح سے سات زمینوں کو سات قلعیمین مراد لینا یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت
 بہر زمین غضب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برطانات اسکو
 جب زمین کے سات طبقہ ہوں کیونکہ ایک بالشت بہر کی ہی سات طبقہ ہوں گے جو تابع ہوں گے
 اُس کے اور طوق بنانے سے بیغرض ہے کہ اسکو تکلیف و بجاوگی اوس کے اٹھانے کی اور گردن
 کے طوق کی طرح پٹائی جاوے گی اور اوسکی گردن نہیں کر دے گی و اللہ اعلم **عمر**
سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ اُرْدَى خَاصَمَتْهُ فِي بَقِصِ
 دَارِهِ فَقَالَ دَعُوها وَاَيَاها فَانِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 اخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضٍ بِغَيْرِ حَقٍّ طَوَّقَهُ فِي سَبْعِ اَرْضَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ
 اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاعْمِمْ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ كُنَّا رِثَةً عَمِيَاءَ تَلَمَّسُ
 اَيْدِيَهُمْ يَقُولُ اَصَابَتْهُمْ دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَكَيْتُمْ فِي الدَّارِ مَرَّتَ عَلَيَّ
 بِكُرٍّ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا كَانَتْ قَبْرَهَا ثُمَّ جِئْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي رَجَبِ
 ثَبَرِ صَحَابِي مِثْنِ اَوْ عَشْرَةِ مِثْرَةٍ مِنْ رَضَى سَوَاسِهُ لِقَالِ اَوْسٍ (اروی بنت اوس
 لڑی گھر کی زمین میں اوسہوں نے کہا جانے دو اور دیدو اسکو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں
 نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت برابر زمین
 ناحق لے لیو کہ اسکو ساتوں زمین کا طوق اپناویگا قیامت کر روز یا اللہ اگر اروی جبوٹی
 تو اوس کی بیٹائی کہو دے اور گھر ہی میں اوسکی قبر بناوے۔ **راوی** نے کہا پہر میں نے
 اروی کو دیکھا اندھ ہی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹوٹتی تھی اور کہتی تھی سمید کی بددعا مجھے لگ
 گئی ایک روز وہ جا رہی تھی اپنے گھر میں تو کنوے میں گر پڑی وہی اوسکی قبر ہو گئی (معاذ اللہ
 ظلم اور انیاد رسائی کی یہی سزا ہے **اَعْلَنَ** **هشام بن عروہ عن ابيہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ أَنَّ اُرْدَى بَدَتْ اُرْدَى اِذْ عَتَّ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ اخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا
 فَخَاصَمَتْهُ اِلْ مَكْرَدَاتُ بْنُ الْحَكِيمِ فَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا كُنْتُ اخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ
 الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَشْكَلَ شَيْئًا مِمَّنْ
 الْأَرْضِ فَلَهَا طُوقُهُ إِلَّا سَبْعَ أَرْضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرَّانٍ لَا أَشْكَلُكَ بَلِيَّةٌ بِكَ هَذَا
 فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْخُبَرِ إِنَّكَ كَأَنَّهُ كَذِبٌ نَحْنُ نَحْمُ بِصَحَّتِهَا وَأَقْبَلُهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ
 حَتَّى ذَهَبَ بِصَحَّتِهَا ثُمَّ بَيَّنَّا لَهَا تَمَتُّنِي فِي أَرْضِهَا إِذْ دَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَكَانَتْ مَرْجَبُ
 مَنَامِ بْنِ عَرْدٍ سَمِعَ رَوَايَتَهُ وَأَوْفَرُونَ نَسِئَهُ بَابُ سَمْعَانِ رَوَى بَنَاتُ أَوَيْسَ نَسِئَهُ دَعَا كُنَا
 سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بِرُكَّادِ وَأَوْفَرُونَ نَسِئَهُ مِيرَى زَمِينِ كُجَلِي سَمِعَ بَابُ جَبَرُوكَا جَبَرُوكَا سَمِعَ مَرَّانٍ
 بَنَ حَكَمَ كَيْ بَابُ (جَوَاحِمُ تَبَا مَدِينَةِ كَا) سَعِيدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَسِئَهُ كَمَا بَيَّنَّا مِينَ اسْمِ
 كِي زَمِينِ لَوْنِ كَا وَرَمِينِ سَمِعَ جَبَرُوكَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّانٍ بِوَجْهَانِ كَمَا
 حَكَمَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ وَأَوْفَرُونَ نَسِئَهُ كَمَا مِينَ سَمِعَ أَفَ فَرَمَاتِي تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا
 بِرِ زَمِينِ كَسِ كِي ظَلَمَ سَمِعَ أَوْفَرَانَ تَوَا سَمِعَ تَقَالِي أَسْكُورَاتِ زَمِينِ كَا كَا طَوَقِ بَنَادِيكَ مَرَّانِ نَسِئَهُ
 كَمَا أَبَا مِينَ تَمَ سَمِعَ كَا أَهْ نَهِينِ نَسِئَهُ كَا اسْمُ كِي بَعْدَ سَعِيدِ نَسِئَهُ كَمَا يَابَا سَمِعَ رَوَى جَوَاحِمُ تَبَا
 كِي أَكْمَلَهُ نَسِئَهُ كَا رَوَى كِي زَمِينِ مِينَ أَسْكُورَاتِ رَوَى نَسِئَهُ كَمَا بِرَ رَوَى نَهِينِ مِيرَى بَيَّنَّا نَسِئَهُ
 كَا نَسِئَهُ سَمِعَ كِي وَرَمِينِ زَمِينِ مِينَ جَوَاحِمُ تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا
 سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَشْكَلَ شَيْئًا مِمَّنْ
 الْأَرْضِ فَلَهَا طُوقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ مَرْجَبُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
 رَوَايَتُهُ مِنْ نَسِئَهُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أَفَ فَرَمَاتِي تَبَا جَوَاحِمُ تَبَا
 بِرِ زَمِينِ سَمِعَ ظَلَمَ سَمِعَ تَقَالِي أَسْكُورَاتِ بَنَادِيكَ كَا سَمِعَ زَمِينِ مِينَ سَمِعَ أَفَ
 هَدِيرَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدًا
 شَيْءٌ إِلَّا رَضِيَ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا حُكْمُهُ اللَّهُ إِلَّا سَبْعَ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَرْجَبُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِئَهُ فَرَمَاتِي كِي نَحْضُورَاتِ بِرِ زَمِينِ
 مَاتِ زَمِينِ نَسِئَهُ تَوَا سَمِعَ تَقَالِي أَسْكُورَاتِ بَنَادِيكَ كَا سَمِعَ زَمِينِ مِينَ تَقَالِي تَقَالِي تَقَالِي
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبَا هَيْمٍ قَالَ أَبَا سَمِعَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْتُهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِمْ حُصُونُهُمْ فِي أَرْضِ
 أُنْكَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَمِعَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ لَكَ رَفِيقٌ مِنْ الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ مِنْ سَبْعِ أَوْ حَتَّى
 ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون سے بیان کیا اون کے اور
 ان کی قوم کے بیچ میں چھکڑا تھا ایک زمین میں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور
 اون سے بیان کیا انہوں نے کہا اے ابو سلمہ بچا رہ زمین سے رہنے ناحق کسی کی زمین لینے سے
 اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بہ زمین کے برابر اللہ تعالیٰ
 اُس کو سات زمین کا طوق پہنا دے گا **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ ابْنِ أَبِي هِلْمَةَ أَنَّ ابَا سَلَمَةَ كَانَ يَتَكَلَّمُ**
اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **كَاب** قَدْر الطَّرِيقِ
 اِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ حَبِ رَاهٍ مِنْ اخْتِلَافٍ مَثَلِ رَاهٍ رَاہِی عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ
 الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فُجِّلْ عَنْ حُتْمِهِ سَبْعَ اَذْخِرِ
 ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذاتہ رکھ لو **ف** کیونکہ اس قدر
 کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے نو ذی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ اختلاف کی صورت
 میں ہے لیکن اگر زمین والے باہم متفق ہوں تو وہ بطرح جاہلین رہتے نکالیں انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا

کتاب الفرائض

کتاب فرائض یعنی ترکے کے حصوں کے بیان میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ
وَالْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا مسلمان کا فر کا اور نہ کافر مسلمان کا **ف**
 نو ذی علیہ الرحمۃ نے کہا اسپر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر
 کا وارث نہ ہوگا جمہور علما کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب جو معانی
 جن جہیل اور معاویہ اور سعد بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بھی مسلمان کا وارث
 نہ ہوگا اسپر مسلمان مرتد کا امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلہ کے نزدیک بلکہ

اور سکا مال مسلمانوں کی لٹ میں شریک کیا جاوے گا اور ابوصنیفہ اور اہل کوفہ اور انصاری اور
 اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مردی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت
 سلف و لیکن ثوری اور ابوصنیفہ کے نزدیک جتنے مال اور سنے ارتداد کی حالت میں کیا یا وہ مسلمان
 کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک بے اسکو وارثوں کا ہوگا جو مسلمان ہیں لیکن کافر اگر ہیں
 ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور محوسی یہودی
 یا نصرانی کا اور امام مالک کو نزدیک نہ ہوگا امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا
 نہ ذمی حربی کا اسبطرہ اگر دو حربی دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ
 ہوں گے حربی اور دو سلطنتوں میں جنگ ہوا تھے مختصر **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُفُؤُا الْفَرَائِضُ يَاهْلُهَا
 فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأُولَى رَجُلٍ ذَكَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حصہ والوں کو اور ان کے حصے دید و بہر جو بچے وہ اس
 مرد کا ہے جو سب سے زیادہ میت کو نزدیک ہو **ف** یعنی عصبہ کو دید و لیکن عصبہ قریب کے
 ہوتے ہر کے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصہ والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے
 حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیے جیسی بیٹی۔ مان۔ باپ۔ خاوند۔ جوڑ و بہر
 وغیرہ اب میت کا مال بعد اواسے قرض اور وصیت کو جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے اور
 وارثوں کو ملے گا اور سب کے بعد جو بچ رہے گا وہ نزدیک کو عصبہ کو دیا جاوے گا اس پر اجماع ہے
 مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہو کر دور والا وارث نہ ہوگا مثلاً کسینہ بیٹی اور بہن
 اور چچا کو چوڑا بیٹی کو اور مال ملے گا اور باقی بہن کی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُفُؤُا الْفَرَائِضُ
 يَاهْلُهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأُولَى رَجُلٍ ذَكَرَ ترجمہ دی جی جو اور گزرا **عَنْ**
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُفُؤُا
 الْفَرَائِضُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأُولَى
 رَجُلٍ ذَكَرَ ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

امیر علیہ وسلم نے فرمایا بابت دو مال کو اصحاب فرار الفتن میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بہر چہ چاہے رہے
 اور نہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہو (مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا) اور نہ بعد باپ کا اور نہ بعد بھائی
 یا دادا کا اور نہ بعد بیٹے یا بیٹے کے بیٹوں یا پوتوں کا اور نہ کے بعد چچا کا اور نہ کے بعد چچا کے
 بیٹوں کا اور نہ کے بعد باپ کو چچا کا اور نہ کے بعد اون کے بیٹوں کا اور نہ کے بعد دادا کے چچا کا
 اور نہ کے بعد اس کے بیٹوں کا اور نہ کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اور نہ کے بعد اس کے بیٹوں کا
 علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہو گا علانی پر اور علانی بہائی حقیقی ہستی پر مقدم ہو گا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِذَا مَاتَ**
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّضْتُ كَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ يُعَوِّدُنِي مَا شِئْتُ أَنْ أُعْمَى عَلَى مَقْصَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَى مَنْ وَضَعِيهِ فَأَنْقَضْتُ فَلَمْتُ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ
 أَقْضَى فِي مَالِي فَكَلِمَةُ دَعَا عَلَى شَيْءٍ نَاحَتْ ذَلِكَ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ كُلَّ
 اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر دو دن پانچ پیدل میرے پوچھنے کو آئے میں بھیہوش
 ہو گیا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے موثر
 آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا نیٹ
 تک کہ میراث کی آیت اتر سی استفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلامۃ اختیار **فائدہ**
 امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار
 پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آنا رصالحین سے
 برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بچے ہوئے کہانے یا پانی وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کہا
 اور پینے سے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث کو دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک
 ہے اور رد کیا ہے ابو یوسف کو قول کا جواب اس کی نجاست کو قائل ہیں حالانکہ یہ اعتراض ہو
 سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برقی میں وضو کے بعد پھر رٹا ہو لیکن زیادہ برکت
 تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ کے اعضا سے شریف ہو وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی

کہ برہنہ کی وصیت جائز ہے اگر یہ بعض وقت اس کی قتل جانی رہے بشرطیکہ وصیت حالت امان
 اور ہوش میں ہوا ہے مختصر اس کے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عادی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ سَلَمَانَ
 فَوَجَدَ اِیَّیْہَا اَعْقَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَتْ ثُمَّ رَسَّ عَلَیْ مِنْہَا فَافْقَتْ فَعُلْتُ کَیْفَ
 اصْنَعُ فِیْ مَا لَیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَلْکَ یُوضِیْءُ کُمْ اللّٰہُ فِیْ اَوَّلَادِ کُمْ لِذَکْرِ مِثْلِ حَضْرَ
 الْاَنْثٰی تَرَحُّمَہُ جَابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بیہوش آپ نے
 باہنی ملگایا اور وضو کیا پھر اس باہنی میں سے تھوڑا مچھر جھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنی کیوں کر بانٹوں) تب یہ آیت اتری تو میں نے
 اُیَّیْہَا اَعْقَلَ لَکَیْ تَرَسَّ عَلَیْہَا اَنْثٰی تَرَحُّمَہُ جَابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما یَقُوْلُ عَادِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَنَا مَرِیْضٌ وَمَعَّہُ اَبُو سَلَمَہُ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا شِیْئَیْنِ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اَفْقَیْ عَلَیْ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ صَبَّ عَلَیْ مِنْ وُضُوْءِہٖ فَافْقَتْ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اصْنَعُ فِیْ مَا لَیْ قَالَ فَلَمْ یَدْعُ عَلَیْ شَیْئًا حَتّٰی
 نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ تَرَحُّمَہُ جَابِر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دونوں
 پیدل آئے مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو
 کا باہنی مچھر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَنَا مَرِیْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأْتُ فَصَبَّوْا عَلَیْ مِنْ وُضُوْءِہُمْ فَقُلْتُ
 فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا یُرِیْ کَکَلَالَةٍ فَذَلْکَ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ فَقُلْتُ فَمَحَبَّ
 بِنِ الْمُنْکَدِرِ یَسْتَفْتُوْنِکَ قُلِ اللّٰہُ یَفْتِیْ کُمْ فِی الْکَلَالَةِ قَالَ فَهَکَذَا اَنْزَلَتْ

ترجمہ حضرت مہربین عبداللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور بیارہتا
 بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھ پر ہوش آ گیا میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ میرا کہ تو کلالہ کا ہوگا رکلا لاؤ جو جبکی اولاد نہ ہو نہ باپ اسکی تفسیر آگے آو گی اب
 سیراٹ کی آیت اتری ۔ شعبہ نے کہا میں نے محمد بن شکر سے کہا یستقونک قل انہ نفینکم فی
 الکلالۃ انہوں نے کہا اسی طرح اتری **سُحُ** شُعْبَةُ بِطَلَا اَلَا سُنَادٌ فِی حَدِیثٍ وَهِيَ
 ابْنُ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ اَيُّهَا الْفَرَا بِيضٌ وَفِي حَدِيثٍ التَّضَرُّدُ الْعَقْدِيُّ فَنَزَلَتْ اَيَّةُ الْفَرَضِ
 وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلٌ شُعْبَةَ بَنِي الْمُنْكَدَرِ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَابُ رِكَازِ
سُحُ مَعْدَانِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَطَبَ
 يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اَبَانَ بْنَ رَجْوَةَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ثُمَّ قَالَ اِنَّيْ لَا اَدْعِي بَعْدِي شَيْئًا اَهْتَمُّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَا جَعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَا جَعْتُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِي
 فِي شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعِنَ بِاصْبُعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ اَكَا
 نَكَفِيكَ اَيَّةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي الْخِرْسُوذَةِ النَّسَاءِ وَاِنَّ اِنْ اَعْمَشَ اقْبَضُ
 ذِيحًا بِقَضِيَّتِهِ لَيُفْضَى بِهَا مَنْ كَفَرَ الْقُرَّانَ وَمَنْ لَا كُفْرَ الْقُرَّانَ مَرَحِمَةٌ مَعْدَانِ
 بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا میں اپنے
 بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار
 نہیں پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کلالہ کو پوچھا اور آپ نے یہی اسی سختی
 کسمیات میں مجھ پر نہیں کی جیسے کلالہ میں کی یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینہ میں
 کو بچھی اور فرمایا اے عمر تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نسا
 کے اخیر میں پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر میں حیون کا تو کلالہ کے باب میں ایسا
 رصاف صاف (حکم و دن) گا کہ اوس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے
 اور جو نہیں پڑھتا **ف** حضرت عمر نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے کہ انہوں نے

نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور ان کی رائے حسب تکلف نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اُن سے سختی کی تاکہ وہ بہرہ و ساندہ کر لین اور سپرد اور ہر نفس میں اور استنباط اور عوز اور فکر چوڑی نہ
 حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم تو استنباط و اجابات ضروری میں سو ہے کیونکہ
 نفوس صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چوڑا دیا جائے تو بہت سودا فعات میں فیصلہ و شمار
 ہوگا اب کلام کے متفقین میں دو گون نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ تکلف سے نکالا گیا ہے
 جس کے معنی ایک کسار میں پڑ جانے مثلاً جی کا بیٹا وہ کلام ہے کیونکہ نسب کو خط سے ایک طرف
 پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا تکلف کے معنی گہیرنے کے ہیں اور اسی سے ہر اکیل جوسر کو گہیرتی
 ہے اور بعضوں نے کہا کل لٹے سے نکلا ہے جب وہ شروع ہو اور اختلاف کیا ہے علماء نے کلام
 سے آیت میں کیا مراد ہے کسی اقوال پر ایک یہ ہو کہ کلام سے مراد وراثت ہو جب میت کی اولاد نہ ہو
 نہ والد ہو دوسرے یہ کہ کلام اس میت کا نام ہے جس کا نہ ولد ہو نہ والد خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت
 تیسرے یہ کہ کلام اولاد وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد چوتھی یہ کہ کلام اس مال مردوت
 کو کہتے ہیں بشیہ کہتے ہیں کہ کلام وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بہائی
 کو میراث دلاتے ہیں باپ کو ساتھ قاضی عیاض نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ
 سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہیں صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع
 نقل کیا ہے اسپر کہ کلام وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو نہ باپ اگر وارثوں میں دادا ہی ہو تو وہ کلام
 ہون گے یا نہیں اس میں اختلاف ہو اور جب وارثوں میں بیٹی ہو تو وہ کلام ہون گے جہوہ علماء
 کے نزدیک کیونکہ بہائی بہن بیٹی کے ساتھ وراثت ہوتے ہیں اور ابن عباس کے نزدیک بیٹی کے
 ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس لہ ذلک و ذلک اُخت اور یہی مذہب ہے
 داؤد کا اور شیعہ نے کہا بیٹی ہوتے سے وراثت کلام نہ ہون گے کیونکہ اُن کے نزدیک
 بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے (نور منی مختصر) عن
 قتادۃ بطل الاصل و اذنی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **سُحُن** الذی اوصی اللہ تعالیٰ
 قال اخذ ایتہ ازلت من القرآن لیستفوتک فللہ فیہ فی الکلام ترجمہ
 برابر بن عازب سے روایت ہو اخیر آیت جو اترتی یہ ہے لیستفوتک فی الکلام

کی ایک بڑی دلیل جو سلاہی کے اور کبھی میں اتنی جرات نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ
 لیوے اور مال اُن کے وارثوں کو دلاوے بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قرض مسلمانوں کے مال میں سولا تے اور بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے
 کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا بعضوں نے کہا آپ تبرعاً کرتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف
 کیا ہے کہ جو کوئی قرض دار مرے اُسکا قرض بیت المال سے ادا کیا جاوے یا نہیں (نزدی مختصر)
عن الزہری **رضی اللہ عنہ** **قال** **ابن عمر** **رضی اللہ عنہما** **قَالَ** **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ** **وَالَّذِي نَفْسِي**
فِي يَدَيْهِ **إِنْ عَلَيَّ أَكْرَضٌ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِهِ فَإِيَّكُمْ مَا تَرَكَ**
دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِنَّا مَكُولَاهُ **وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ** ترجمہ حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی جس کے ہاں
 میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی مومن ایسا نہیں جس کے ساتھ سب زیادہ میں قریب ہو
 تو جو کوئی تم میں سے قرض یا مال بچے چوڑ جاوے میں اس کا مددگار ہوں یعنی اسکا قرض ادا
 کرنا اوس کے مال بچوں کی پرورش کرنا یہ ذمہ ہے، اور جو کوئی تم میں سے مال چوڑ جاوے
 تو وہ اوسکی وارث کا ہے جو کوئی ہو **عن** **عَلِيٍّ** **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **قَالَ** **هَذَا مِمَّا حَدَّثَنَا**
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَدْ كَرِهَ أَحَادِيثُ**
مِمَّا ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ**
عَزَّ وَجَلَّ فَإِيَّكُمْ مَا تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِنَّا دَعَوْنِي فَإِنَّا وَلِيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا
فَلْيُؤْتِ بِمَا لَمْ يَعْصِبْهُ مَنْ كَانَ ترجمہ ہم بن ہریرہ روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث
 بیان کی سہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان
 کیں کسی حدیث میں اُن میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نزدیک
 زیادہ ہوں مومنوں کا خود اُنکی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو موجب اس آیت **الَّذِينَ**
أَدَّوْا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْفُتُورِ بہر جو کوئی تم میں سے قرض یا مال بچے چوڑ جاوے مجھ کو ملاوے
 میں اُن کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چوڑ جاوے تو اُسکا عصبہ لیوے جو کوئی

عَنْ إِسْهَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ مِنْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَذَا فَلَيْتَا تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ الْبُورِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بُوَيْبِيحُ جَوَادُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بُحْبُحَةُ شُعْبَةَ بِيضَاءُ الْأَسْنَادِ وَغَيْرَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِ عِنْدِي فَتَرَكَ
تَرَكَ كَذَا فَلَيْتَا تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرَكْتَ بِهَا -

کتاب الحَبَابِ

کتاب ہبہ اور صدقہ کے بیان میں

بَابُ كَذَاهَةِ شَرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ جِسْمُ كَوْنِي
جیز صدقہ دینے پر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصْنَعُهُ صَاحِبَهُ فَطَلَعْتُ
أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُحْصٍ فَسَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَغُهُ
وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يُعَوِّدُ فِي قَيْئِهِ تَرْجَمَهُ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے ایک عمدہ گھوڑا خرید کر اس کی راہ میں دیا ہر جس کو دیا
ہوا اس نے اس کو تباہ کر دیا میں سمجھا کہ یہ اس کو اب ستم و دام میں بھیڑنے والے گام میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا راست خرید کر اس کو اور راست پیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ
صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قی کر کے پھر اس کو کھانے جاتا ہے **وَ** لَوْ سِی
کہ مایہ نہیں تیز بھی ہے نہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹانا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو مہیہ کرے
تو جوع کر سکتا ہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِطَرَا الْأَسْنَادِ وَذَكَرَ لَا تَبْتَغُهُ وَارْتِ
أَعْطَاكَ بِدَارِ نَحْوِ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرَكْتَ بِهَا تَارَ زَادَ هَبَ مَتَّ خَرِيدَ اس کو اگر صہ وہ تہو
ایک دم کو دیدے **عَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَكَانَ أَصْنَعُهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ كَأَدَا أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَكَانِي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيَتْهُ

بِدِرْهِمٍ كَانَ مِثْلَ الْعَالِدِ فِي صَلَاتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَلْبِهِ مَرَّجَمَةٌ
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر ادھون نے ایک گھوڑا دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہر دیکھا
 وہ جس کے پاس تھا اوسے تباہ کر دیا اسکو (کہا اس اور وہ نہ کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا
 تو حضرت عمر نے چاہا بہر خریدنا اوسکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ ذکر کیا ایک
 فرمایا ست خرید اوسکو اگرچہ ایک درم کرے کیونکہ مثال اوسکی جو لوٹتا ہے اپنے صدقہ میں مثال
 کتے کی ہے لوٹتا ہے تو کر کے بہر کہانے کو **عَنْ** تَيْدِ بْنِ اسْمٍ بِطَلِّ الْأَسْنَادِ غَيْرِ
أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوَّحَ أَتَمَّ رَأَى كَثْرَ مَرَّجَمَةٍ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذْرَا حَسَنٌ ابْنُ سُرَيْرٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَمَلَ عَلَى فَدَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَّهَهُ
مِبْلَاحٌ فَأَرَادَ أَنْ يَبْنِئَ عَنْهُ فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْنِئْهُ
وَلَا تَقْدُ فِي صَلَاتِكَ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں بہر دیکھا تو وہ گھوڑا ایک رہا تھا ادھون نے اوسکو خریدا
 چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ست خرید اوسکو اور ست لوٹا اپنے صدقہ کو
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيْنِ حَدِيثِ مَالِكٍ مَرَّجَمَةٍ وَهِيَ
أَوْرَ كَذْرَا حَسَنٌ ابْنُ سُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَدَسٍ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ شَحْرًا هَاكِيًا فَأَرَادَ أَنْ يَبْنِئَ تَرِيْعًا فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُ فِي صَلَاتِكَ يَا عُمَرُ ترجمہ وہی جو
 اور گزرا اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے ست لوٹ اپنی صدقہ میں اسے عمر **باب**
مَرَّجَمَةٍ الرَّجْمُ فِي الصَّلَاةِ صدقہ دیکر لوٹنا حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُ الْكَلْبِ يَنْجُ فِي صَلَاتِهِ
 كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَفْعُو شَحْرًا يَعُودُ فِي قَلْبِهِ نِيَاكَةً لَكَ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوسکی
 جو لوٹتا ہے اپنے صدقہ کو مثال کتے کی ہے تنے کر کے بہر جاتا ہے اوس کے کہانے کو **عَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كُرَيْبٍ الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اور گزرا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِإِثْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ قَتَادَةَ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ تَرْجُمَةٍ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مِثْلُ الذِّئْبِ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَتِهِ شَرُّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ نَفْسَهُ بِأَكْلِ تَيْبَتِهِ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتور کی سی ہے جو قی کرتا ہے پھر قی کو کھاتا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِلَةُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَائِلَةِ فِي تَيْبَتِهِ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مین لوٹنے والا مثل اس کے ہے جو قے کر کے پھر کھانے جاوے **عَنْ** قَتَادَةَ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلُهُ **ترجمہ** وہی جوادیر کذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِلَةُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقْبِضُ شَرُّ يَعُودُ فِي تَيْبَتِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کو لوٹانے والا مثل کتے کی ہے جو قے کر کے پھر اپنی قے کو کھانے جاتا ہے **بَابُ كَرَاهِيَةِ تَفْعِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الرِّجْزَةِ** بعض لڑکوں کو کم دنیا اور بعض کو زیادہ دنیا مکروہ ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ آيَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غَلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْ وَكَدِّكَ نَحَلْتُكَ مِنْهُ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْجِعْهُ **ترجمہ** نعمان بن بشیر کو اون کے باپ بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا مین نے اپنا اس لڑکے کو ایک غلام میں کیا ہے آپ نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پیارے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دیکر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ

منع نہیں ہے تو وہی نے کہا اس حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ اولاد کو دینے میں برابر کی کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں اور بعضوں نے لڑکے کے دو حصہ رکھو ہیں اور لڑکی کا ایک اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور یہ صحیح ہے اور طووس اور عروہ اور مجاہد اور نووی اور احمد اور اسحق کے نزدیک یہ حرام ہے اور یہ باطل ہے **عن النعمان بن بشیر قال قال ابن ابي**
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن تكتل ابني هذا غلاما فقال اكل بنيه
تحت قال لا قال فاردده ثم حمله وبي جوارا بغير احسن الزهر حتى يظن الا يستادر
اما يؤلس ومعه مرفق حديد شيئا اكل بنيه ذني حديث الليث وابن عيينة
اكل ذلك وروايت الليث عن محمد بن النعمان ومحمد بن عبد الرحمن انك بشيرا
جاء بالنعمان ثم حمله وبي جوارا صرف چند لفظوں کا اختلاف ہے **عن النعمان بن**
بشير قال وقد اعطاه ابيه غلاما فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما هذا
الغلام قال اعطانيه ابني قال فكل اخوته اعطيت كما اعطيت هذا قال لا
قال كرهه ثم حمله نعمان بن بشير کے باب نے انکو ایک غلام دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نعمان سے پوچھا یہ کیسا غلام ہے انہوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے آپ نے
اون کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا
ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اس سے یہی پیر لے **عن النعمان بن بشیر قال**
تصدق علي ابني ببعض ماله فقالت ائتي عمره بنت رباحة لا ارضى حتى
تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فانظركن لي الى النبي صلى الله عليه
وسلم ليشهد علي صدقتي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلت
هذا بولدك كتحريم قال لا قال اتقوا الله واعيدوا في اولاكم وكم ترجع ابني
فردت تلك الصدقة ثم حمله نعمان بن بشير سے روایت ہو میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھ
سے کیا میری ماں عمرہ بنت رباحہ بولی میں جب خوش ہوئی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے

اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے اور کبہا نہیں آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنے مال میں پہر میرے باپ نے وہ سب پہر لیا **عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَاحَةَ سَلَّكَ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ بِبَنِيهَا فَالتَوَى بِحَاسِنَةٍ شَرَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي دَانَا يَوْمَئِذٍ عَلَامُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا أَيْمَتْ رَاحَةَ أَتَعْجَبُ أَنَّ أُشْهِدَكَ عَلَى الذَّيِّ وَهَبْتَ لِابْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَا كَذَبُ سِوَى هَذَا أَفَلَا تَعْلَمُ قَالَ أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا فَاتَنِي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْدٍ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہوا کہ اون کی ماں بنت راحہ نے اون کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ میرے کر دین اور ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک مالا پرہ مستعد ہوئے میرے کرنے کو تو اون کی ماں بولی میں رضی نہیں ہونگی جب تک تم گواہ نہ کرو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میرے پر تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اور اون دونوں لڑکا ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی ماں بنت راحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہو جاوین اور اس میرے پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے آپ فرمایا اگر بشیر کیا سو اگر وہی ہے لڑکے میں بشیر نے کہا ہاں آپ فرمایا انکو یہی نو فرمایا انکو یہی نو فرمایا ایسا ہی میرے کیا ہے بشیر نے کہا نہیں نے فرمایا تو پہر مجھے گواہ مت کہ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا **عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَبْنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتَ مِثْلَ هَذَا أَتَاكَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْدٍ **ترجمہ** حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اور یہی تیرے بیٹے میں بشیر نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور بیٹوں کو یہی تو نے ایسا ہی دیا ہے بشیر نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پہر میں گواہ نہیں ہونا ظلم پر **عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيءُ وَلَا تُشْهِدُنِي عَلَى جَوْدٍ **ترجمہ** حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون کے باپ سے مت گواہ******

يُصَلِّكَ هَذَا اَرَأَيْتَ كَلَامَهُ اَلَا عَلَيَّ الْحَقُّ مُحَمَّدٌ صَحْبُهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو بغیر کی
 عورت نے اپنے خاوند کو کہا یہ غلام میرے بیٹے کو مہیہ کر دے اور گواہ کر دے اور سپر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ فلان کی بیٹی نے مجھ سے
 یہ کہا کہ میں اس کو بیٹے کو اپنا غلام مہیہ کروں اور آگے گواہ کر دوں آپ فرمایا اس کے اور بھی
 بہائی ہیں وہ بولا ہاں میں آپ لے فرمایا تو نے اُن سب کو سہی دیا جو اُس کو دیا ہے وہ بولا
 نہیں اپنے فرمایا پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بننے کا مگر حق پر **کتاب النکاح**
 باب عمر کے بیان میں **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا عمری کہتے ہیں یون کہتے ہیں کہ یہ گھر
 میں بچہ عمر بہر کے لیے دیا یا زندگی بہر کے لیے یا جب تک تو جیے یا باقی رہی۔ ہمارے اصحاب نے
 کہا کہ عمر کے کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یون کہے میں نے یہ گھر تجھے عمر بہر کے لیے دیا ہے جب
 تو مر جاوے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے یہ عمری تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہے
 کے ہے اس صورت میں ہو ہو بل کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہوگا اگر وارث نہ
 ہو تو بیت المال میں داخل ہوگا پر عمر کے کرنے والے کو بہر نہ لے گا دوسرے یہ کہ یون کہے میں نے تجھے
 عمر بہر کے لیے دیا پس صرف ہر قدر اور کچھ نہ کہے اس میں شافعی کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ یہ
 بھی صحیح ہے اور اسکا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے
 بعض اصحاب نے کہا ہے کہ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کو قبضہ میں رہے گا اور
 بعد اُس کے وفات کے عمر کے کرنے والے کو مل جاوے گا اگر وہ نہ ہو تو اس کا وارثوں کو ملے گا اور
 بعضوں نے کہا قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا جب چاہے عمر سے دینے والا اس کو سپر
 لے لے اگر وہ مر جاوے تو یحییٰ اس کے وارثوں کو حاصل ہوگا تفسیر کے یہ کہ یون کہے یہ گھر
 میں نے تجھے عمر بہر کے لیے دیا جب تو مر جاوے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اسکی صحت میں
 خلاف ہو بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اسکا حکم بھی اول
 کا سا ہے اور دلیل اسکی احادیث صحیحہ ہیں اور شرط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمر کے دیا وہ
 اس گھر کا مالک ہو جاوے گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور
 امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمر کے سے منقعت اوٹھانے کا حق ہمارے کو حاصل ہوگا

اور مک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو عبیدہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور ادون کا
 مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابو عبیدہ کا انتہی بلفظ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمُرِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لَكُنِي أُعْطِيهَا لَا تُرْجِعْهُ إِلَى الدُّنْيَا أُعْطَاهَا
لَا كُنْتُ أُعْطِي عَطَاءً وَدَقَقْتُ فِيهِ الْوَارِثِينَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور ہر گز دار ثون کے
 لیے (یعنی یون کہے کہ یہ گہر میں نے نبی عمر بہر کو دیا بہر تیرے بعد تیرے دار ثون کو) تو وہ اُسی کا ہر جا
 گا جس کو عمرے دیا گیا (یعنی عمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا اس لیے کہ اوس نے دیا اس طرح
 جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی دار ثون کا حق ہو گیا) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمُرِي لَهُ
وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقًّا فَيُحَاوِلُ ابْنُ أُمِّرٍ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنِّي لَأَجْعَلِي قَالَ فِي
أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمُرِي فَهُوَ لِي وَلِعَقِبِهِ ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
 جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور ہر گز دار ثون کے لیے تو اُس نے اپنا حق کہہ دیا اب وہ عمر لہ
 کا ہوگا اور اُس کے دار ثون کا بھیگی کی روایت میں یون ہے جو کوئی عمرے کرے تو وہ عمر لہ کا ہے
 اور اُس کے دار ثون کا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمُرِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقًّا فَيُحَاوِلُ ابْنُ أُمِّرٍ
وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنِّي لَأَجْعَلِي قَالَ فِي
أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمُرِي فَهُوَ لِي وَلِعَقِبِهِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمرے کرے دوسرے
 کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے دار ثون کو اور یون کہو یہ میں نے سچے دیا اور تیرے
 بعد تیرے دار ثون کو جب تک ادون میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اوس کا ہوگا جس کو عمری دیا جاوے
 اور عمری دینے والا کو نہ ملیگا اس لیے کہ اوس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہو گئی **عَنْ**

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ يَوْمَ لِكُمْ لِعَقِيبِكُمْ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشَيْتَ فَإِنَّهَا بَرَجِيحُ إِلَى صَلَاحِهَا
 قَالَ مَعْمُورٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهٖ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو وہ
 عمری جسکو جائز رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے یہ تیرا ہے اور تیرے
 وارثوں کا ہے اور جیون کہے یہ تیرا ہے جب تک توجیہ تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمرے دیو والے
 کے پاس چلا جاوے گا عمر نے کہا نہ ہر ایسا ہی فتوے دیتو تھے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيْمَنْ أَعْمَرَ عُمَرُؤُا لَهُ وَ
لِعَقِيبِهِ فَهِيَ لَهُ بِتَكْلَةٍ لَا يَجُوزُ لِلْعَطْرِ فِيهَا شَرْطٌ وَلَا نَيْلٌ قَالَ أَبُو سَلَةَ لَا تَكُنْ عَطَاءٌ
وَقَعْتَ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعْتَ الْمَوَارِيثَ نَكَرَكَ تَرْجِمَهُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو کوئی عمری دیوے ایک شخص کو اور اس کے
 بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی ہمعمرہ کی ملک ہو جاتا ہے اب کوئی شرط یا تشنا عمری دینے والے کا جائز
 نہ ہوگا البسملہ نے کھا اسیلے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نواسی شرط
 نہ رکھا **وَبِأَنَّ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الْعُمَرُؤُا لِمَنْ فُهِدَتْ لَهُ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اوس کو ملے گا جسکو دیا جاوے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ**
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئِنَّهَا تَرْجِمَهُ وہی جواب پر گذرا **عَنْ جَابِرِ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ
أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوا هَافَانَهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرُؤُا فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَ هَافَانًا وَمِثْلًا وَ
لِعَقِيبِهِ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو اور ان کو کیونکہ جو کوئی عمری دیوے وہ اوسکا ہوگا
 جس کو دیا جاوے زندہ ہو یا مردہ اور اگر وارثوں کو **عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَعَتْ حَدِيثَ أَبِي حَتْمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَثُوبٍ مِنَ الزَّيَادَةِ
قَالَ جَبَلُ الْأَنْصَارِ يُعْرَوْنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا

اسمہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری میراث ہو اور سبکی جبکہ عمری دیا گیا ہو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْعَمْرَى جَائِزَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے **عَنْ** قَتَادَةَ بَعَثَ
الْإِسْنَادُ وَغَيْرَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ لَأَهْلِيهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عَنْ**

کتاب الوصیۃ

کتاب وصیت کے بیان میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَنْ
أَمْرٌ مَسْلُومٌ لَهُ شَيْءٌ يُدْرِي أَنَّهُ يُوصِي فِيهِ يَدِينُ لِكَلِّ تَيْنِ الْأَوْصِيَّةِ مَكْتُوبَةٌ
عِنْدَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جبکہ ایسے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راہیں
گذارے بے وصیت کبھی نہ ہو **ف** یعنی جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور
اُسکو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنی پاس بنے دیوے ایسا نہ ہو کہ
موت آجائے اور وصیت لکھ نہ سکے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَكُلُّ شَيْءٍ يُوصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولَ يُدْرِي أَنَّهُ يُوصِي فِيهِ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ
قَالَ يُدْرِي أَنَّهُ يُوصِي فِيهِ كَرَاهِيَةً يَكْفِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَدِينُ ثَلَاثَ لَيَالٍ الْأَوْصِيَّةِ
عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا مَوْتُ عَلَى لَيْلَةٍ
مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكِ إِلَّا رَعِدَتْ نَجْوَى وَصِيَّتِي
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے آپؐ فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شہود وصیت کرنے کے قابل وہ
 تین راتیں گزارے مگر اسکی وصیت اسکی پاس بھی ہوئی ہو نا چاہیے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے
 جب یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس روز سے ایک سال پہلے میرے اوپر ایسی نہیں
 گذری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو **عن** الزُّهْرِيِّ يَرْفَعُ الْإِسْلَامَ كَذَلِكَ حَدِيثُ عَمْرِو
 ابْنِ الْحَارِثِ تَرْجُمَهُ هُوَ جَوَادٌ بِكَذَرٍ **ف** نودی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام کے کہ
 وصیت مامور ہے لیکن ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ وصیت سب پر واجب نہیں ہے
 اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو
 تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اور سپر گواہی کر دیوے اور جو امر یا ہو اسکو دج کرنا
 لیکن یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک بات کچھ بلکہ اہم امور ات کا نکلنا کافی ہے **عن** سَعْدِ بْنِ
 دَخْلَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ رَجْعِ
 أَشْفِيَتْ مِثْنَهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَكَرْتُ فِي مَا تَرَى مِنَ الرِّجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتَبِي
 إِلَّا ابْنُكَ لِي وَاحِدَةً أَفَأَقْصِدُ فِي شَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَقْصِدُ فِي شَيْءٍ نَفْسِي لَأَتْلُكَ
 وَأَتْلُكَ كَثِيرًا إِنَّكَ أَنْ تَذُرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَا خَيْرًا مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
 النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتَ بِحَاجَتِ الْفَقْرِ تَجْعَلُهَا فِي
 فِي أَمْرٍ أَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفْتُ بَعْدَ احْتِبَائِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ
 عَمَلًا تَتَّبِعِي بِهِ رِجْلَهُ إِلَّا أَرَدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَفْقَهُ بِكَ
 أَقْوَامٌ وَيُضَرِّبُكَ الْخُرُونُ الْخُصْمُ أَمِنْ لَا احْتِبَائِي هَرَبْتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْيَانِهِمْ
 لَيْكِنَ الْبَائِسِ سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ قَالَ رَوَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوَقَّيْ
 بِمَكَّةَ تَرْجُمَهُ سَعْدُ بْنُ ابْنِ دِقَاصٍ صَنِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرَّ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسی دروین مبتلا تھا کہ موت کو قریب ہو گیا تھا میں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں اور میں بالدار آدمی ہوں **ف** نودی
 نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مرلین کی سب پر اور مال جمع کرنا جائز ہے **ف** اور
 میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں آپؐ فرمایا

نہیں میں نے کہا آؤ مال خیرات کرو دن آپ نے فرمایا نہیں ایک تہائی خیرات کرو اور ایک تہائی بہن
 ہے **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک
 تہائی مال کی وصیت کرے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا
 ہے علمائے کبار جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی
 مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح
 نہ ہوگی ہمارے اور چھوڑنے والے کے نزدیک اگر ابو حنیفہ اور اسحق اور احمد کے نزدیک ایک دواست میں
 صحیح ہے **ف** اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس کے لئے تو انکو محتاج چھوڑ جاوے
 لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضا مندی کے لیے اس کا ثواب
 بچے لیگا یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تو اپنی جو روئے منہ میں ڈالے **ف** اس حدیث سے یہ
 نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور علموں کا ثواب نیت سے ہے حب خدا کی اطاعت کی
 نیت سے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کہا نما عبادت کی طاقت کر لیے اور سونا عبادت کر لیے بیدار
 ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زمانے بچنے کے لیے (نودی) **ف** میں نے کہا یا رسول
 اللہ کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا اپنے اصحاب کو **ف** میں نے کہا میں رہ جاؤں گا سعدؓ کے کہ میں
 مکہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہ دن سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہ مکہ وہ جانتے تھے مکہ میں مرجانا کس
 لیے کہ اسکو چھوڑ دیا تھا خدا تعالیٰ کو واسطے قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا
 حکم بعد فتح مکہ کے ہی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم اون لوگوں کے لیے ہے جو مکہ سے فتح کے
 پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد ہجرت کی اسکو لیے یہ حکم نہیں ہے **ف** آپ نے فرمایا اگر
 تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) بہر ایا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا
 درجہ بڑھے گا اور بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا صحیح
 نکلا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا **ف** یہاں تک کہ فائدہ
 ہو تب جس بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو **ف** ایسا ہی ہوا سعدؓ کو فائدہ ہوا
 مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئے اور مکی عمرتیز
 لوٹدیاں بنیں۔ قاضی نے کہا مہاجر اگر مکہ میں رہے تو اسکی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت

ہتھائی مال بامنا جائز ہو **سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ عَادِيْنَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَلَيْكَ وَلَمْ تَقُلْتُ اَوْحَى بِمَا لِي كَلِمَةً فَقَالَ لَا تَقُلْتُ كَالْتَقِصْتُ فَقَالَ لَا تَقُلْتُ اَبَا ثَلَاثُ
 فَقَالَ تَعْلَمُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ **ترجمہ** سعد روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں بہترین
 عرض کیا کیا میں وصیت کروں آؤ ہے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں میں عرض کیا تو تھامی کے
 لیے آپ نے فرمایا مان اور تھامی بھی بہت ہے **سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ عَادِيْنَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخَلَ عَلَى سَعْدِ يَوْمَ دُوَّةِ
 بَنِي كَعْبَةَ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قَالَ قَدْ خَشَيْتُ أَنْ أَمُوتَ بِمَا رَضِيَ ابْنِي حَاجِبُهُ
 مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خُوَلَةَ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْفُ
 سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا بَكَيتُنِي ابْنِي أَنَا وَوَحْيِي
 بِمَا لِي كَلِمَةً قَالَ لَا قَالَ فَبَا ثَلَاثِينَ قَالَ لَا قَالَ فَبَا ثَلَاثِينَ قَالَ
 الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقْتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ تَفَقَّطْتَ عَلَى عِيَالِكَ
 صَدَقَةٌ وَإِنْ مَاتَ كُلُّ أَمْرَأَتِكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ تَلَخَّى أَهْلَكَ بِجَنَبٍ
 أَوْ قَالَ يَعْشِي خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ رَتِيكَ فَفُؤُونَ النَّاسَ وَقَالَ يَبْدِي **ترجمہ** سعد کے تئیں
 بیٹوں نے کیا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف
 لائے بیمار پرسی کو وہ رونے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے سعد نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میں مرجھاؤں
 اوس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا یا سعد اچھا کر دے سعد کو تین بار پھر سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال
 ہے اور میری دارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کروں (فقرا اور مساکین کے لیے)
 آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا دو تھامی مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا
 کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تھامی کی آپ نے فرمایا مان تھامی اور تھامی بہت ہے اور
 تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے مال بچوں پر وہ بھی
 صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کہانی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں

کو پہلائی سے اور عیش سے چوڑ جاوے (غیر مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس کو کہ توجہ دے جاوے
 لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اور اشارہ کیا آپ اپنے ہاتھ مبارک سے **عَنْ**
 مَرْثِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْكَ بِمَكَّةَ نَاكَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ بِهِ
 حَيْثُ يَنْتَفِقُ ترجمہ وہی جو اور برگزرا **عَنْ** حمید بن عبد الرحمن قال حدثني ثعلبة
 بن قيس عن سعد بن مالك عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم يروي عن سعد بن
 قال مريض سعد بن مالك عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم يروي عن سعد بن
 سعيد بن حميد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم يروي عن سعد بن
 عنهم ما قال لو أن الناس غصوا من الثلث إلى الثلج فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال الثلث والثلاث كثير وفي حديث وكيع بن كيث عن ترجمہ ابن عباس سے
 اسے تعالیٰ عنہ نے کہا کاش لوگ ٹٹ سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ٹٹ بہت ہر **ف** تو ٹٹ سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی
 قول ہے جمہور علماء کا حضرت ابوبکر نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علی نے یہی اور ابن عمر اور
 اسحاق نے ربع کی اور بعضوں نے سدس کی بعضوں نے عشر کی اور حضرت علی اور ابن عباس اور
 عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جس کے وارث بہت ہوں اسکو بالکل وصیت کرنا مستحب ہے
 جب مال تھوڑا ہو **باب** وصول نواہل الصدقات إلى المييت صدقہ کا ثواب میت کو
 پہنچتا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنْ أَيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوَصِّ فَصَلَّ يَكْفِي عَنْهُ إِنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ لَمْ
 ترجمہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سے عرض کیا کہ میرا باپ سرگیا اور مال چھوڑ گیا اور اُس نے وصیت نہیں کی کیا اُس کے گناہ
 بخشہ جاویں گے اگر میں اسکی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَيْ أَتَصَدَّقَتْ نَفْسُهَا
 إِنْ أَطْعَمَهَا لَوْ تَكَلَّمَ تَصَدَّقَتْ فَلَوْ أَجْعَلَهَا إِنْ أَتَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ ام المومنین
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

کیا میری مان ناگہان مگرئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو مجھے ثواب
 ملیگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ دون آپ نے فرمایا میں **سُئِلَ عَنْ كَيْفَةِ رِزْقِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا**
أَنْ تَجْعَلَا أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُرْغَى أُفْلِسَتْ نَفْسُهَا
وَلَكِنْ قُوسٍ وَأَطْلُهَا كَوْنُكَ كَمَنْ تَصَدَّقَتْ أَفْلَحَ أَحْزَانُ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَصَرَ
 ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم باس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری مان لیکا ایک مگرئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میری
 سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر تھی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اسکو ثواب ملیگا اگر میں اوس کی طرف سے
 صدقہ دون آپ نے فرمایا میں **سُئِلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ يَهْدِي أُلَاسْنَادًا أَبَا سَامَةَ**
وَرَوَاهُ فِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعْبَةُ وَجَعَلَنِي
فِي حَدِيثِهِمَا أَفْلَحَ أَجْرُكَ وَإِنَّ ابْنَ بَشِيرٍ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَازِ ف نووی نے
 کہا ان حدیثوں سے یہ نکلنا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اسکو ثواب پہنچتا ہے
 اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو **وَأَنْ تُزِيلَ لَكَ**
إِلَّا مَا سَبَّحَ اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب
 ہے اور جو قرض ہو میت پر تو اس کے ترکے سے ادا کرنا اسکا واجب ہے خواہ میت وصیت کرنے یا
 نہ کرے اور یہ اس الہامی ہے دیا جاوے گا اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور
 حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب
بَابُ مَا يَلْقَى الْأَنْفُكَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ مَرْتَبَةِ كَيْفَ كَسَبَ نووی نے کہا کہ کس چیز
 کا ثواب پہنچتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْأَنْفُكَ انْفُطَحَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ
يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَكِيلٍ يَدْعُو لَهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل سب قوت ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا
 ثواب جاری رہتا ہے ایک تو صدقہ جاریہ کا دوسرا اس علم سے لوگ فائدہ اٹھائیں تیسرے نیکی
 بچے جو دعا کرے اس کے لیے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا ہے علیٰ صریح کا یہ ہے کہ جب

آدمی مرجانا ہے تو اسکا عمل بر وقت ہر جانا ہے اور اب نیا ثواب کسکو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں کا
 کیونکہ سبب ان کا سبب پڑنا ہے اولاد تو اسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم حکمو و نیامین جو پڑ گیا تعلیم
 یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جو وقت اور آخرت کی بڑی فضیلت نکلی اور اس نکاح کی جو دلہ
 صالح کی امید ہو کیا جاوے اور اس میں دلیل ہے صحت و قوت کی اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان
 ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہو اس کے حاصل کرنے اور پہلانے اور چھوڑ جانے کی تعلیم تصنیف
 سے یا نفع سے اور ضرور ہو کہ تمام علموں میں سودہ علم اختیار کرے جو بکے زیادہ مفید ہے ہر جو اس
 بعد بہرہ و اس کے بعد آدمی یہ بھی ثابت ہو کہ دعا کا ثواب بریت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی
 طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور حج میں اختلاف ہے اور روزہ بریت کا دلی اور کبیر
 سے کہہ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا سبب کو پہنچانا یا نماز پڑھنا تو اہم شافعی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہو کہ ان چیزوں کا ثواب سبب کو نہیں پہنچتا اور اس
 میں اختلاف ہو اور اسکا بیان ادھر گزر چکا **باب** الْوَقْفِ باب وقف کے بیان میں **عَل**
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ اَصَابَ مُحَمَّدٌ اَصَابًا خَيْرًا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَيَسْتَأْذِنُهُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ اَصْبَبْتُ اَصَابًا خَيْرًا لَكَ اَصِيبَ مَا لَكَ قَطُّ
 سَوَاءٌ اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ اَصْلَهَا وَنَصَدَقْتُهَا
 قَالَ نَصَدَقْتُ بِهَا عُمَرُو أَنَّهُ لَا يَبَاحُ اَصْلُهَا وَلَا شِبَاحُ وَلَا قُورُفٌ وَلَا نُؤْهَبُ قَالَ لَقَدْ
 عَمَّرَ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْكُفَرَاءِ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ الْاَجَلُ
 عَلَامٌ وَلَيْسَ اَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ لَقَدْ
 لَهَذَا الْحَدِيثُ مُحَمَّدًا اَفْلَحًا بَكَتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَتَّى
 يَتَأَقَّلَ مَا لَا قَالَ اَبُو عَوْنٍ سَأَلْنَا عَنْ هَذَا الْكِتَابِ اَنْ فِيهِ غَيْرُ مِثَالِ مَا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک زمین ملی
 خیبر میں تو وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اس باب میں اور نہ بنے کہا یا
 رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے ایسا عمدہ مال مجھ کو کہہی نہیں ملا ثواب کیا حکم کرتے ہیں
 اس کے باب میں آپ فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور

صدقہ و ہر اوسکو (یعنی اوسکی منفعت کو) پھر حضرت عمرؓ نے اوسکو تصدق کیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ سچی
 حادی نہ خریدی جاوے نہ وہ کسی کی میراث میں آوے نہ یہی کی جاوے اور تصدق کیا اوسکو فقیروں
 اور ناتے والوں اور بدوین میں (یعنی انکی آراوی میں بدوینے کے لیے) اور مسافروں میں
 اور ناتوان لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اوسکا انتظام کرے وہ اُس میں سے
 کہاوے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کہلاوے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے
 کی نیت سے) اوس میں تصرف نہ کرے) **حک** ابن عوفؓ بھٹک اَلَا یَسْأَلُ مِثْلَ غَیْرِ اَنْ حَدَّثَ
 ابْنُ ابْنِ زَیْدٍ وَ اَزْهَرَ اَنْتَی عِنْدَ قَوْلِهِ اَوْ یُطْعِمُ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَلِّئٍ فِیْہِ وَ
 لَکَیْنِ کَیْ مَآ لَیْکَ وَ حَدِیْثُ ابْنِ ابْنِ عَدِیٍّ فِیْہِ مَا ذَکَرَ سَکِیْمَ قَوْلِهِ فَخَلَّتْ
 بِهَذَا الْحَدِیْثِ مُحَمَّدٌ اِلَیْ اَحْمَدٍ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **حک** عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ اَصْبَحْتُ اَرْجَا مِنْ اَنْ خَیْبَرَ فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 اَصْبَحْتُ اَرْجَا لَمْ اَصْبَحْ اِلَّا اَحْبَبَ اِلَیَّ وَلَا اَنْفُسَ عِیْنِی فِیْہَا دَسَاقُ الْحَدِیْثِ یَنْفِلُ
 حَیْثُ یُخْبِرُ لَکَیْنِ کَیْ مَآ لَیْکَ مُحَمَّدٌ اَوْ مَا بَیْکَ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **ف**
 نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب
 ہے اور اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور تقابون کے وقف پر اور وقف کرنے والے
 کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا مہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے
باب تَرْکُ الْوَصِیَّةِ لِمَنْ لَکِنْ لَہُ شَیْءٌ یُّوَصِّیْ فِیْہِ حِجْرًا اَوْ شَیْءٌ قَابِلٌ وَصِیَّتِ
 نہ ہو اوسکو وصیت نہ کرنا درست ہے **حک** خَلْفَةُ بَرِّ مَصْرَفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدِ اللہِ بْنِ
 اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ هَلْ اَوْضٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
 قُلْتُ فَلِمَ کُتِبَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الْوَصِیَّةُ اَوْ فَلَیْمَا اُورِدُوا الْوَصِیَّةَ قَالَ اَوْضٰی بِکِتَابِ
 اللہ ترجمہ طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
 سے پوچھا کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی مال و خیرہ کے لیے انہوں نے کہا
 نہیں میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا اون کو کیوں وصیت کا حکم ہوا انہوں
 نے کہا آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا

یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی اسکا مطلب یہ ہے کہ نہ مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں کی اس لیے کہ آپ پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی یا اور کسی وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں اور وہ جو آپ کی زمین خیر اور فدک میں تھی تو اسکا آپ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا سفر کرنے کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی انتہی **عَنْ** مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَسْنَادَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا وَكَانَ كَيْفَ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمْرُ النَّاسِ بِالْوَصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْطَحَ لَيْشَةً ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے کہ نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے) **عَنْ** الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ ذَكَرُوا وَعِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْطَحَ إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسَيِّدَةً إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَقَدْ عَابَ بِالطَّسْبِ فَلَقَدْ اخْتَلَفْتُ فِي حِجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْطَحَ إِلَيْهِ ترجمہ اسود بن بزیع روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا آپ انکو کب وصی بنایا میں آپ کو اپنے سینہ سے لگا تھی بیٹی تھی یا آپ میری گود میں تھے انہوں نے اپنے پشت سے لگایا پھر آپ گر پڑے میری گود میں اور مجھ پر خبر نہیں ہوئی کہ آپ نے انتقال کیا پھر علی کو گویا وصیت کی **ف** شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا لیں تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیر

کی فضیلت اور بزرگی اور قرب رسول و انکار نہیں ہے مگر جو اہر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اوس کو
 کیونکر قبول کریں **حک** سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَتَايَسٍ يَوْمَ الْخُمَيْسِ وَمَا يَوْمُ
 الْخُمَيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْخَطَى فَقُلْتُ يَا اَبَا عَتَايَسٍ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ قَالَ
 اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اَتَتُونِي اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
 لَا تَعْنَلُوْا اَبَعْدِي فَقُلْنَا نَعُوْا وَمَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازَعُ وَقَالُوا مَا شَأْنُكَ اَهْبَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ
 قَالَ دَعَوْنِي فَاَلَا اِنَّمَا اَنَا فَيَدُ خَيْرٍ اَوْ صِيكُمُ بِشَلَا اِنِّ اَخْرَجُوْا الْمُتْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ
 الْعَرَبِ اَجِيْزُوْا لَوْ قَدْ يَخُوْا مَا كُنْتُ اَجِيْزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ
 اَوْ قَالَهُمَا فَانْتَبِهْتُهَا قَالَ اَبُو اَيُّهَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِطَلَا الْوَدَّيْنِ
 ترجمہ سعد بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جمہرات کا دن کیا ہے جمہرات
 کا دن ہر روز کو یہاں تک کہ اون کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس
 جمہرات کے دن سے کیا غرض ہے اونیہو نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی
 ہوئی آپ فرمایا میرے پاس لاؤ روایت اور سختی میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ
 ہو میرے بعد یہ سنکر لوگ جب گڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جگڑا نہیں چاہیے اور کہنے لگے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کیا آپ بھی لغو صادر ہو سکتا ہے پھر سمجھ لو آپ **و**
 صحیح مسلم کی روایت میں ہاجر ہے ہجرہ استقام اور یہ صحیح ہے اوس روایت میں ہاجر یا ہجر
 ہے اصل میں معنی ہجر بضم ہا کے ہذا یا ان اور فسخ کوئی کہ میں اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ
 حضرت کی نسبت ایسا کہہ نکالیں خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو معنی ہاجر کے یہ میں
 کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہذا یا ان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استقام انکا
 ہے نواچی طرح سچہ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رو کرنا تھا اون
 لوگوں پر جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ
 آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہیں اسوقت میں آپ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال
 لغو ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہذا یا ان صادر ہونا محال ہے لہذا علیہ الرحمۃ
 کہا اگر ہاجر کی روایت بغیر ہجرہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اوس نے بغیر ہاجر بوجہ ایسا

لفظ کہد یا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور سب کچھ کجالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے تو جابہیہ تھا یوں کہ نہایت بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل گیا۔ نہایت میں ہے اس حیرت سے کیا آپ کا کلام مختلف ہو گیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ مستفہام ہے نہ خیال جس کے معنی فحش اور بذیان کے ہوتے ہیں کیونکہ حضرت عمر کا قول ہے اور اون کے ساتھ بیگانہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوں بولیں اور مجمع البحار میں ہے کہ اوس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ نے چوڑ دیا تم کو نو ہجر صند ہے وصل کی اور ایک روایت میں اس حیرت ہے باب اغفال سے جبکہ معنی فحش کے ہیں بغیر غلط کہا اور خطا کی اور ایک روایت میں اس حیرت ہے امام نووی علیہ السلام نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معصوم مین کذب سے یا تغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض و دونوں میں اور معصوم مین اس کے کہ ظہر کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہوا اوس کو نہ پہنچا دین لیکن بیماری اور درد دکھ سے معصوم نہیں مین جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تھا تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکی ہیں حالانکہ اسکو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ نے خلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علمائے اختلاف کیا ہے اس میں کہ آپ کو کیا کچھ منظور تھا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تھا خلیفہ کا معین کرنا تاکہ آئندہ جگڑا اور سادہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ کہہ دین تاکہ آئندہ ان کی شدت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق ہوں مخصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جاوے تو آپ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جب کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیماری کی شدت ہو اور تمہاری پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے بھگو اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ دلیل ہے کہ حضرت عمر کے انتہائے سجدہ اور باریکی نظر کی اس واسطے کہ انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض ایسے شکل باتیں کہہ دین جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکے اور وہ کہہ گارہوں تو انہوں نے کہا کافی ہے بھگو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مینے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پرور کر دیا تو اون کو

معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ کی سیاست گمراہ نہ ہوگی اس لیے ادنیٰ ہونے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عمر ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ سمجھدار تھے امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر کی نیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرحالت دینا ہی بیماری کی حالت میں اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکھی جاوے تو آپ حضور کو دیکھو اور صحابہ کرام کے اختلاف کو حکم الہی
 کو موقوف نہ کہتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰٰلَیْہِ اَکْزَلُ الْکِیْفِیِّہِ اَیُّہِ نَامِ دین کی باتیں ہو چکا
 میں کسی مخالفت کی مخالفت باوٹشن کی دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ حکم دے
 ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب کے زکات دے وغیرہ وغیرہ بیہقی نے کہا سفیان بن عیینہ نے اہل علم
 سے نقل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لیے
 لکھو اور میں لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الہی یوں ہی ہے تو آپ نے لکھنا موقوف رکھا جیسے
 مشرک و بیمار سے میں ہی آپ نے لکھنا چاہا تھا پھر فرمایا ہاے سر اور چوڑ دیا لکھنا اور فرمایا لکھا
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر ابوبکر کو اور جب حضرت ابوبکر کو اپنی خلافت کو
 لیے انکو نماز میں امام کر کے بیٹھنے لگا اگر عرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احکام دین کو لکھنا تھا تو
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور
 فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمُ دِیْنَکُمْ۔ اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہوگا جس کے لیے صراحت یا اشارہ
 قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہو دے تو ایسے کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض
 تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جاوے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے
 حب حکم سوچ کر حکم دیے پھر ہر ایک کرے تو اسکو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور
 یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کاموں کو علمائے کی راہ پر چھوڑ دیا
 تو حضرت عمر نے بھی انکا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اسی درجہ علم کا علماء کو اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آرام حاصل ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس امر
 میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی

راس کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطابی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس امر پر مجمل
 نہ کرنا چاہیے کہ انہوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برپا اور کسب طرح کا گمان کیا
 جب آپ کے ساتھ لائن نہیں مگر جب انہوں نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہو اور وفات آپ کی
 قریب ہو تو ان کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو
 منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض کرنے کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ گفتگو
 کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور فریض
 کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی
 مجال نہ ہوتی اور اکثر علماء اس طرف ہیں کہ آپ کو ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی
 رائے سے دہین اور خدا سے لے کر طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر اجماع ہے کہ
 آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا وجہ
 سب مخلوقات کو زیادہ کیا ہے اس پر ہی آپ کو لازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ کو سہو ہوا
 پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں ہی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے دوبارہ دریافت کر لیا حکم دیا۔ خطابی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
 ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کو بہتر
 سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی جاحظ اور
 دوسرا حماقت میں مشہور یعنی اسحاق بن ابراہیم موصی اُس نے اپنی کتاب افغانی کے مثنوی میں
 الحمد للہ کی برائگی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ روایت کرتے ہیں ایسی حدیثیں جنکو خود نہیں سمجھتے
 ان دونوں آدمیوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہو گا اور اس کا
 جواب یہ ہے کہ اختلاف رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہو ماضور نہیں اور ایسے لزوم کا قائل
 وہی ہو گا جو جالب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت کیا تو کیا اس کے دن
 عذاب ہو گا۔ خطابی نے کہا اختلاف میں مضم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی
 توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری اسکی صفات اور صفات میں اور اس کا انکار
 بدعت اور عیسائی کے فروعی احکام میں جیسے کسی شے کی ظہارت یا نجاست یا حدیث یا غیر حدیث

میں اختلاف پس اسکو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں اختلاف انتہائی
 رحمت۔ مازری نے کہا اگر کوئی اختلاف کرے کہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف الیہ
 موقعہ میں کیونکر جائز ہو حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دو اوت
 کا غلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اور وہ حرام ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر واجب کو لیے نہیں ہوتا اور قرآن سے یہ بات معلوم
 ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اسکا قرینہ معلوم ہوا ہو گا کہ آپ کا حکم اختیار ہی تھا نہ وجہی بہر اوہوں نے
 اختیار کیا نہ کچھنے کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ
 سمجھو کہ یہ حکم آپ صریحا قصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ہجر سے انتہی لفظاً مقرر حکم کہتا ہے
 کہ حدیث طبری نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اسکو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
 طعن کرنے کے لیے حالانکہ اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطا ہوئی
 تو اس میں کیا استنباع ہے کیونکہ ہم حضرت عمر کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور اٹھالی خصوصاً ایسی
 پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرت کی بیماری سے صحابہ کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتے
 اکثر جرب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس ہو جاتا ہے تو دل نابور میں نہیں رہنا زبان کا ذکر کیا
 ہے پس صرف ایسی ایک مثل بات سوجھتی ہو سکتی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت کرنا انتہی کی بیدینی اور ناخدا ترسی ہے
 واللہ علی ذلک شہید **ف** اب نے فرمایا سٹ جاؤ میرے پاس سو میں جس کام میں صرف
 ہوں وہ بہتر ہے (اوس سے جس میں تم مشغول ہو چکے ہو اور بک بک میں) میں تم کو میں باتوں
 کی وصیت کرتا ہوں ایک نوبہ کہ مفر کون کو نکال دینا جزیرہ عرب **ف** نووی نے کہا صحیح
 نے کہا جزیرہ عرب انتہا سے عدن کو لیکر عراق تک ہو طول میں اور جدہ سے لیکر اطراف شام
 ملک عرب میں اور ہودی نے ملک کو نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور
 ملک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث کو دلیل لی ہے ملک اور شام
 اور اور علما نے اور انہوں نے کافروں کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافروں
 کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ

عرب کو ایک حصے سے اور وہ حجاز کا حصہ ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یامدہ داخل ہیں نہ یمن وغیرہ علمائے
کہا ہے کہ کفار کو عرب میں سافرت کرنے سے منع نہ کیا جاوے گا لیکن دھنن تین دن سے زیادہ ٹھہرنے
سے منع کیا جاوے گا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس میں سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے
دھنن کا فزود داخل ہونے کی یہی اجازت نہ دی جاوے گی اگر پوشیدہ چلا جاوے تو اسکا نکالنا فہرہ
ہے اگر دھنن ہر جاوے اور دھنن ہر جاوے تو اس کی نفش نکال دین گے جب تک اس میں تغیر نہ ہوا
یہی قول ہے جہود فقہاء کا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کافر کو حرم میں چلنے کی اجازت دی
ہے اور دلیل جہود کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا قَوْلُ التَّحْرِيمِ الْاَحْرَامُ بَعْدَ مَا جَاءَتْهُ اَنْتَه
دوسری جہود سفارتین آدمین اور ان کی خاطر اوسطی طرح کرنا جہودین کیا کرتا تھا تاکہ اور قومین خوش ہوں
اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو اور تیسری بات ابن عباس نے نہیں کہی یا سید نے کہا میں یہ ہوں
کہ علمائے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی بعضوں نے کہا کہ وہ اس امر کے لشکر
کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ تیسری بات یہ ہوگی کہ سیری قبر کو دھنن نہ بنانا
جیسے تہون کی پرستش ہوتی ہے اس طرح سیری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضوں نے کہا وہ ہر
کا زکا تھا **عن** اَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْاُخَيْرِ وَمَا يَوْمُ
الْاُخَيْرِ ثُمَّ جَعَلَ سَيِّلُ دُمُوعِهِ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَاقِدَ يَدَيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ الْوُكُوفِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُونِي بِالْكَيْفِ وَالذِّرَاعِ أَوِ الْوَجْهِ وَالذِّرَاعِ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَكُمْ أَبَدًا فَقَالُوا إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِهَذَا فَهَلْ يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے اور انہوں نے کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن ہر ان کی
آنسو بہنے لگیں دونوں گالوں پر جیسو موتی کی ٹٹسی اور انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے پاس ٹٹسی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ
ہو لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری کی شدت میں بے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں
عن اَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْاُخَيْرِ وَمَا يَوْمُ الْاُخَيْرِ ثُمَّ جَعَلَ
سَيِّلُ دُمُوعِهِ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَاقِدَ يَدَيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ الْوُكُوفِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُونِي
بِالْكَيْفِ وَالذِّرَاعِ أَوِ الْوَجْهِ وَالذِّرَاعِ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَكُمْ أَبَدًا فَقَالُوا إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِهَذَا فَهَلْ يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ تَجَنُّعٌ وَحَيْدٌ كَمَا أَنَّ حَبْنًا يَكْتَابُ لِسْتِهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ
 الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُ مَنْ يَقُولُ قَدْ بَوَّأْتُكَ لِكُلِّ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَكْتَابُ الزَّيْبَةَ ابْنُكَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَنَا أَكْثَرُ اللَّغْوِ وَالْاِخْتِلَافِ
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا ذَاكَ
 عَلَيْكَ اللَّهُ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الزَّيْبَةَ كُلَّ الزَّيْبَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّينَ أَنْ يَكْتَبَ لَهُمْ ذَلِكَ أَيْ كِتَابٌ مِنْ اِخْتِلَافِ فَحَرِّدَ لَعْنَةُ
 تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ صَنِیُّ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ رِوَايَةِ بِهِ جَبِّ سُلَاسٍ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی
 وفات کا وقت قریب پہنچا تو اوس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے اور میں حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازمین تم کو ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو
 اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری
 کی شدت ہو اور تم ہماری پاس قرآن موجود ہے بس کرتی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ﴿۱﴾
 یہ حضرت عمر کی رامتھی جو ادھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ
 کی لکھ بیٹھ گویا اور نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب تجھ میں فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
 وَاتَّقُوا اللَّهَ عَظِيمًا اُس کی کتاب ہر کو حکم کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور
 تابعداری کرنے کے لیے اور ایک حدیث میں ہے کہ نہ پاؤں میں تم میں کسی کو لکھیے ہوئے اپنی
 چپ پرست پر میرا حکم اوسے پہنچو اور وہ یہ کہو میں نہیں جانتا میں نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا
 اوسکی پیروی کی اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اوسکی اور اس میں
 کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اوس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا
 ہی ہوا اور اوس میں کچھ بہتری ہوگی ﴿۲﴾ اور گھر میں جو لوگ تھے ادھون نے اختلاف
 کیا کسی نے کہا دو است و غیرہ لاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھو اور میں گے اوس کے بعد تم
 گمراہ نہ ہو گے اور بعض ادھون نے حضرت عمر کی رائے کے موافق کہا جب اُنکی بک بک زیادہ ہوئی اور
 اختلاف بہت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اُٹھو جاؤ عرب یا اس
 نے کہا ابن عباس کتھو تھے طبری مصیبت جو بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ادین لوگوں کے اختلاف اور غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے

کتاب النذر

کتاب نذر کے بیان میں

عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فُؤُوقِيَتْ قَبْلَ أَنْ تُقَضِّيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْضِيَهُ عَنْهَا مَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ
 ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اور
 کے ادا کرنے سے پیشتر ستر گئی آپ نے فرمایا تو ادا کر کے اس کی طرف سے **ف** نودی علیہ الرحمۃ
 نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کو پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت
 ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منع نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علما کا قول ہے
 اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا اور سب کسبیر سے مالی حقد
 بالاتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے ہر مالی حقد کا ادا کرنا ہر طرح واجب
 ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے
 نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہر روز واجب نہیں ہے اور سعد کی ماں کی نذر بطلان تھی یا
 روزے کی نذر تھی یا علق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے لیکن ہر حال میں وارث پر ایسا نذر
 اسی وقت واجب ہے جب بیت مال چھوڑ جاوے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے **عَنْ**
الْزُّهْرِيِّ يَرْوِي أَنَّ سَلَامَةَ الْكَلْبِيِّ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ مَرْجُمَةً وہی جو اور بگذرا **عَنْ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَكَ كَاعِينَ
النَّذِيرَ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَكْرَهُ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَحْجَرُ بِهِ مِنَ الشَّيْءِ مَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سو اور فرماوا
 تھے نذر کسی بلا کو نہیں پہنچاتی (جو تقدیر میں آئے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے جیل کے
 مایوس ہو مال نکلتا ہے **فَاتَّكَلُ** بیٹے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضا کے

کے لیے کرے نہ اپنے طلبوں اور مردوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت تھیری اور تقدیر پر یقین رکھو یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سو تقدیر بدلت جاوے گی جب اسے تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہوگا اس سے حضرت منع کریں تو اور زیر گون کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس کو کیونکر بارود ہوگی یہ جاہلون کے خیال ہیں خدا تعالیٰ اُن کو بخاوے **عَنْ ابْنِ حُكَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدَّرُ شَيْئًا وَلَا يُؤْخَرُ وَأَرَأَيْتُمْ إِنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَجَاءَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرُ النَّاسِ مَاذَا تَقْدِرُ عَلَىَّ مِنْ نَذْرٍ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ** **عَنْ ابْنِ حُكَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدَّرُ شَيْئًا وَلَا يُؤْخَرُ وَأَرَأَيْتُمْ إِنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَجَاءَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرُ النَّاسِ مَاذَا تَقْدِرُ عَلَىَّ مِنْ نَذْرٍ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَإِنْ نَذَرْتُ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ نَذْرٌ**

قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ الشَّيْءَ رِيَا فِي الْقَدَرِ فَخُذْ بِدَلَالَةِ الْخَيْلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْخَيْلُ بِرِيَا
اَلْخَيْلُ حَرْجٌ مَرَحْمَةُ ابْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
لَمَّا كُنِيَ حَيْزُكَ أَوْ مَيَّ مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَيَّ مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَيَّ مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَيَّ مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَيَّ مِنْ زَوْجِكَ
هِيَ بِلَى تَقْدِيرُكَ تَرْتَدُّ بِهَا نَذْرُكَ وَجِبَاسُ الْخَيْلِ كَيْسَ بَاسٍ سَوْدَهُ مَالٌ حَبْكُوهُ وَهَبِينَ جَابِئَاتُهَا نَحْلًا
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْأِسْنَادِ مِثْلَهُ مَرَحْمَةُ ابْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَوَيْتُ عَنْ
أَبِي حَصِينٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفٌ مَكْنَفَاءُ لِبَنِي عَقِيلٍ فَأَسْرَبَتْ ثَقِيفٌ
رَجُلَيْنِ مِنَ أَحْكَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَأَ أَحْكَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعُضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الدُّنَا قَالَ يَا مُحَمَّدُ نَأَاهُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ بِحَرِّ أَخَذَ بِي
وَبِحَرِّ أَخَذَتْ سَابِقَةَ الْحِجَابِ قَالَ أَخْطَأَ مَا لَدُنْكَ أَخَذْتُكَ بِجَبْرِ وَحَدَّثْتُكَ ثَقِيفٌ
شُخْرَانُصَرَفَ عَنْهُ نَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ نَأَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحِيمًا رَثِيمًا رَجَعِ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتُمَا وَأَنْتَ
تَبْلُغُ أَمْرُكَ أَفَلَمْ تَكُنْ كُلَّ الْفَلَاحِ شُخْرَانُصَرَفَ نَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ نَأَاهُ فَقَالَ
فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَلَمَانٌ فَأُسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَقَدِمَ
بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأَسْرَبَتْ أَمْرًا مِنْ الْأَمْثَارِ وَأُصِيبَتْ الْعُضْبَاءُ نَكَرَتْ الْمَرْأَةُ فِي الدُّنَا
وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نِعَمَ مُحَمَّدٍ بِبَنِي إِسْرَافِيلَ فَأَنْفَلَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الدُّنَا
كَانَتْ أَلَيْلٌ تَجْعَلُكَ إِذَا دَنَيْتَ مِنَ الْبُعِيرِ وَغَافَتُ رُكْعَتُكَ حَتَّى تَلْتَحِيَّ إِلَى الْعُضْبَاءِ
فَلَمْ تَرَوْهُ قَالَ وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَفَعَدَتْ فِي عَجْزِهَا شُخْرَانُصَرَفَ نَأَاهُ فَقَالَ
نَدَرُوا بِهَا أَنْطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُ خُرٌّ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُجَاهَا اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهَا لَتُخَرَّهَا لَتَعَاقِدَ سَيِّئُ الْمَدِينَةِ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعُضْبَاءُ نَاقَةٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّمَا نَأَاهُ رَجُلَانِ يُجَاهَا اللهُ تَعَالَى عَلَيْهَا لَتُخَرَّهَا فَأَتَوْا
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرُّوا إِلَيْكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَ مَا
جَرَّئَهَا نَذَرْتُ لِلَّهِ أَنْ يُجَاهَا اللهُ لَتُخَرَّهَا لَتَعَاقِدَ لَتَذَرُ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا نِيْعًا لَا

نے دیکھا ادھون نے کہا یہ تو عصبیا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی وہ عورت
 بولی میں نے نذر کی ہے کہ اگر عصبیا پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اسکو سحر کر دین گی یہ سنکر
 صحابہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے (تجسس) فرما
 سبحان اللہ کیا برابہ دیا اس عورت نے عصبیا کو (یعنی عصبیا نے تو اسکی جان بچائی اور
 عصبیا کی جان لینا چاہتی تھی) اس موقع پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے ایک افغان نے
 کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فانی ہوا تو ایک روز چہری تیر کر کے اپنے استاد کے پاس
 تنہائی میں گیا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اُسکا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں
 کر سکتا مگر ایک بے لامین نے سوچ کر لڑکا لایا ہے استاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا میں
 اس چہری سے آپ کو شہید کرتا ہوں قیامت کو دن آپ میرے سے خربت کو سدھارنے اور میں
 دوزخ سے سچے لون گا استاد بہت گہرا لے ادھون نے سوچ کر یہ کہا تیر تو تم نے خوب لنگائی لیکن
 ذرا میں غسل کر لون اور کپڑے بدل لون اتنی مہلت دو شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر
 آیا استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یار و دوڑ دیہ مجھ مارے ڈالنا ہے بستی
 والے جمیم ہوئے اور شاگرد کو ملا مٹ کی اس نے کہا واہ عجیب اولٹا زمانہ ہے میں نے تو استاد کی
 پہلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر اون کی عقل ایسی اندھی ہے تو مجھے کیا غرض
 ہے کہ اون کو شہید کا درجہ دلاؤں اس نے نذر کی اگر اللہ تعالیٰ عصبیا کے پیٹ پر اسکو
 نجات دیوے تو وہ عصبیا وہی کی قربانی کرے گی جو نذر گناہ کے لیے کی جاوے وہ پوری نہ کی جاوے
 اور نہ وہ نذر جبکہ انسان مالک نہیں اور ابن حجر کی روایت میں ہے نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ نافرا
 میں اگرچہ جانور کا سحر کرنا گناہ نہیں پر یہ اخلاق کو بید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو
 اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آتا ہو اوسکی قربانی کرے یہ علاوہ اس عصبیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی بہرہ پر اسے جانور کی قربانی کرنا
 گناہ میں داخل ہے۔ نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ لکھا کہ جو کوئی نذر کرے گناہ کرنا
 کی جیسو شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں ہے مالک اور شافعی
 اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جہور علماء کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک اس میں کفارہ ہے

ثم قال **ابو بصير** بهذا الإسناد نحوه وفي حديث آخر نحوه كان في العصابة رجل من
 بني عوفيل وكان من سادات الخوارج وفي حديث آخر نحوه أيضا كانت عليا في ذلك الوقت
 حبيسة وفي حديث آخر نحوه في كنفه كنفه كنفه ترجمه وہی جو اوپر گدرا احماو کی رہتا
 میں ہر کہ عصابة بنی عوفیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجبون کے ساتھ جو انڈیان آگے رہتی تھیں
 اون میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک انڈیانی کے پاس آئی جو غریب تھی
 ملائم اور تقویٰ کی روایت میں ہے اور وہ انڈیانی تھی غریب **ابن رضی اللہ تعالیٰ عنہ**
 أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَى شَيْخًا يُقَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا
 قَالُوا إِنَّ رَأَى لَيْكُنْشَى قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَحَسَنَ تَعْنِي هَذَا الْفَسَدَ لَفَعْنَى وَاسْمُهُ أَنَّ
 يُدْرِكُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے
 کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا آپ نے بوجہ اس کا کیا حال جو
 لوگوں نے عرض کیا اس نے مذکر کی ہے پیدل چلنے کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس
 کو عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا **اسحق** اَبُو كَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ شَيْخًا كَيْمَشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمَا
 فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَارَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ
 نَذْرٌ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
 وَعَنْ نَذْرِكَ وَالْفَقْرُ لِقَتِيلَةٍ وَأَبْرَجُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیکھا دیکھ
 چل رہا تھا آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ اوپر نذر ہے رسید
 حج کو جانے کی احباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار ہو جاوے بوڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ
 محتاج نہیں ہے تیرا اور میری نذر کا **اسحق** عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو وَبِهذا الإسناد مثله ترجمہ
 وہی جو اوپر گدرا **اسحق** عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أُحْتَى أَنْ تَكْشَى إِلَيَّ بَيْتَ
 اللَّهِ حَافِيَةً نَا مَرَّتَيْنِ أَنْ اسْتَفْتَيْتُ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ
 فَقَالَ لَيْتَنِي وَلَقَدْ كُتِبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہر میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ

اس ننگی باؤن جادو سے گل تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا مہین نے پوچھا ہے
 نے فرمایا پیدل ہی چلے اور سوار ہو چکا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَدَاكَ الْخُفَى**
وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُثَقِّلٍ وَلَكِنْ يَدُكَ كُنْتُ لَكَ نِيَّةٌ حَافِيَةٌ وَكَانَ أَبُو الْخَسَنِ
كَافِيًا رُفْعَةً مَرَّجَمَةً وہی جو اوپر گزرا آہن ننگی باؤن کا ذکر نہیں ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِيِّ**
عَمْرٍو أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِطَرَفِ الْأَيْدِ نَادِيًا مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
مَرَّجَمَةً وہی جو اوپر گزرا **فَإِنَّ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے
 اوپر جو عاجز ہو جادو سے ظہور سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربان کرے اور عقبہ کی بہن کی حدیث
 کا مطلب یہ ہو کہ جب تک طاقت ہو تو باؤن سے چلے بہ جرب تک باؤں سے تو سوار ہو لیوے اس وقت
 میں ہی دم دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگی باؤن چلنے کی صورت میں
 جو تاہننا درست ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَدَاكَ الْخُفَى** رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم **قَالَ كَفَّارَةُ الذَّنْبِ أَنْ تَكُونَ فِي مَرَجَمَةٍ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ** سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے **فَإِنَّ** نووی
 علیہ الرحمۃ نے کہا ہماری اصحاب نے نزدیک چھوٹا ہو نذر بجا کر پر اسکی صورت یہ ہو مشکا کوئی کہے
 اگر میں زید سے بات کروں تو ایک چنگ کرنا خدا کے لیے مجھ پر لازم ہے پھر وہ بات کرے فناوس کو اختیار
 ہو گا خواہ قسم کا کفارہ دیر سے یا نذر بجالا دے اور امام احمد کے نزدیک محمول ہو نذر معصیت پر
 جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اگر کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دیوے سے مثل کفارہ قسم کے اور
 ایک جماعت فقہاء الحدیث کا مذہب یہ کہ ہر نذر میں اسکو اختیار ہو خواہ نذر پوری ہو خواہ کفارہ دیوے سے

کتاب الایمان

کتاب شہدوں کے بیان میں

بَابُ التَّحْرِيمِ عَنِ الْكُفْرِ بِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کہا کر
 کی ممانعت **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَجْعَلُكُمْ أَنْ تَخْلُفُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ

مَا حَلَفْتُ بِهَا مَنَّا مَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَضَ عَهْدًا كَرَّاءًا أَثَرًا
 ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 منع کرتا ہے مگر باپ دادا کی قسم کہاں سے سو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی میں نے
 نہیں قسم کہا کی باپ دادا کی جیسے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اپنی طرف سے
 نہ دوسرے کی طرف سے **ف** علماء کرام نے کہا ہے حکمت اس نمانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت
 نکلتی ہے اوس شخص کی جس کی قسم کہاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پیش
 مشابہ کیا جاوے گا اوس کے اور کوئی اور ابن عباس کو منقول ہو کہ اگر میں خدا کی قسم سو بار کہاؤں
 ہر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس کو کہ اگر کسی کی قسم کہاؤں اور پورا کروں اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث
 میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کہا کی جواب
 اسکا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کو زبان سے نکل گیا اور وہ ان قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو
 اپنی مخلوقات کی قسم کہاتا ہے وہ اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے پس وہ منفرد ہوتا
 ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کہا کر۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے علماء کے نزدیک
 غیر اللہ کی قسم کہنا مکروہ ہے حرام نہیں ہے **ع** الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ
 أَنَّا فِي حَدِيثِ عَقِيلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مَنَّا مَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَمْنَى عَهْدًا كَرَّاءًا كَرَّاءًا أَثَرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ع**
 سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ وَبِئْسَلِ رِوَايَةُ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ رَحِمَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ
 بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا عمر کو قسم کہاتے ہوئے اپنے باپ کی پر
 بیان کیا حدیث کو اسی طرح **ع** عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَكْعَةٍ
 عُمَرَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَىكُمْ
 أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَرِهَ أَنْ يَخْلِفَ بِاللَّهِ أَوَّلِيَّ صَمْتٍ رَحِمَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کو چند سارون میں اور وہ تم کہار ہے تھے اپنے باپ کی تور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکار لیا
اور فرمایا خبردار یہو اللہ تعالیٰ سن کر تا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کہانے سے بہر جو کوئی قسم میں سے
قسم کہانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کہاوے یا چپ رہو (یعنی قسم ہی نہ کہا و سے ضرورت کیا ہو)
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جُو
اِدْرَ كَذْرَ اسْمُهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ خَالِفًا لَكَ
يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَأَنْتَ قُرَيْشٌ تَخْلِفُ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا بَكْرٍ تَرْجُمَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم کہانا چاہے وہ قسم نہ کہا و سے مگر اللہ
کی قریش اپنے باپ دادا کی قسم کہایا کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است تم کہاو
اپنے باپ دادا کی قسم **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي خَلْفِهِ يَا لَكَ لَاتٍ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ
قَالَ لِيَصَاحِبُهُ فَقَالَ أَتَاوَرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قسم کہاو و کلات اور غری کی (یہ دونوں بہت
تھے جاہلیت کے زمانے میں جب لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہو لا الہ الا اللہ **ف** کیونکہ اس نے
وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے نووی نے کہا جب کوئی قسم کہنا و سے کلات
اور غری کی یا اور کسی بہت کی یا یون کہے اگر میں ایسا کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا
اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی
اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ
لازم ہوگا مگر مبتدع یا بری من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں۔
ف اور جو کوئی کہے دوسرے سے آئین تجسوس جو کہیلوں تو صدقہ دیوے **فائدہ** تاکہ وہ
کفارہ ہو جاوے اس گناہ کا خطابی نے کہا اتنا صدقہ دیوے جتنا ہوے وہ جو کہیلوں والا تھا مگر صحیح
یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دیوے۔ قاضی عیاض نے
کہا اس حدیث کو جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جاوے تو وہ بھی گناہ ہو
اور اس کا بایں شروع کتاب میں تفصیل سے گذرا (نووی) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْبٍ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَعْرَةٍ فِي حَدِيثِ الْأَوَّلِ
 مِنْ حَلَفَ بِالْأَلَةِ وَالْحَرْبِ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَدِيثُ يُخْبِرُ قَوْلَهُ قَالَ أَفَلَمْ
 فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الرَّهْزِيِّ قَالَ وَلِلرَّهْزِيِّ نَحْوُ مِائَتَيْنِ حَدِيثًا تَرْوِيهِ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنَارِكُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدٍ جَيِّدَةٍ مَرْجُومَةٍ هِيَ جَوْ
 ادُّرْكَرًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلُقُوا بِالطَّوْغِ وَلَا بِأَبَائِكُمْ مَرْجُومَةٍ سَبَّ الرَّحْمَنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ سَ رَوَايَتُ هِرْجَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَايَا سَ تَمَّ كَمَا وَتَمَّوْنَ كِي اَدْرَنَ بَابِ اَدْرَنَ
 كِي **بَابِ** نَذْبِ مَرْحَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ
 خَيْرٌ وَيَقْفَرُ عَنْ يَمِينِهِ جَوْشَنُ سَمَّ كَمَا وَ سَ كِي كَامِ بِرَبِّهِ اَوْ كِي خَلَاتُ كُو بَهْرٍ سَجَّهَ تَوَاسُ كُو
 رَ سَ اَوْ تَمَّ كَا كَفَارِهِ دِي رَ سَ عَ حَ حَ اِنْ سَمَوْنِي اَلَا شَعْرَتِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَنْتَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ اَلَا شَعْرَتِي سَمَّ لَسْتُمْ حَمَلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا اَحْمَلُكُمْ
 وَمَا عِنْدِي مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَيْسَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَتَى بِابِلٍ فَاَمَرَنَا بِشَلَاكِ
 ذُو دُعَى الَّذِي قُلْنَا اَنْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ حَمَلُهُ فَخَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَاَتَوْهُ فَاَخْبَرُوهُ
 فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنْ اَللَّهُ حَمَلَكُمْ اِنَّ وَاللَّهِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيَّ يَمِينِ
 ثُمَّ اَدْرَى خَيْرًا مِنْهَا اَلَا كِي فَرَمَتْ يَمِينِي وَ اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مَرْجُومَةٍ حَضَرَتْ اَبْرَمُوسِي
 اشعري رضي الله تعالى عنه سَ رَوَايَتُ هِرْجَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ بَاسِ اَيَا حِنْدَ اشعري
 كَ سَا تَهْ اَبْ سَ سَوَارِي مَانِئِنَ كُو اَبْ نَ فَرَمَايَا تَمَّ خَدَا كِي مِيْنِ تَمَّ كُو سَوَارِي نَهِيْنِ دُونِ كَا اَوْ رَمِيْرَ بَاسِ
 كُوئِي سَوَارِي نَهِيْنِ جَوْ تَمَّ كُو دُونِ بِرْ ثَمِيْرَ سَ سَ سَمَّ جَبْنَا خَدَا تَقَا سَ سَ جَبَا نَا بَعْدَ اَوْ سَ كُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاسِ اَوْ ثَ اَيُّ اَبْ بَ نَ حَمَلُ يَا كَمُو سَفِيْدُ كُو اَنْ كَ تَمِيْنِ اَوْ ثَ دِيْنِ كَا حَبِ
 سَمَّ حَلَّ تُو سَمَّ نَ كَمَا يَا بَعْضُنَا نَ سَمَّ مِيْنِ سَ كَمَا اَللَّهُ تَعَالَى بِرَكَتِ نَدَّ سَمَّ كُو سَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاسِ اَ اَ اَوْ سَوَارِي مَانِئِيْنِ تُو اَبْ نَ تَمَّ كَمَا اَيُّ سَمَّ كُو سَوَارِي نَدَّ كِي بِرْ اَبْ نَ سَمَّ كُو سَوَارِي
 دِي كُو كُوْنِ نَ اَنْ كَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ كَمَا اَبْ لَ فَرَمَايَا مِيْنِ تَمَّ كُو سَوَارِي نَهِيْنِ كَمَا كَبَرُ

اللہ تعالیٰ نے سولہ کیا اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ لہاؤں گا بہر اس بہتر و سہرا کام بخیر
 گا مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے
 اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کہانے کے بعد اگر اسکا ٹوڑنا بہتر معلوم
 ہو تو ٹوڑ دالے اور کفارہ دیوے اور اگر اتفاق ہو علم کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے
 نہ ہو گا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق
 ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں تو مالک اور اوزاعی اور
 ثوری اور شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک درست نہیں **عن**
ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اُرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَسْأَلُهُ لِهَمِّ الْحَمَلَانِ اِذَا هُمَا مَعَهُ فِي حَيْثُ الْعُسْرَةِ رَهِيَ غَنَوَةٌ تَبُوكُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
 اللّٰهِ اِنْ اُرْسَلْتَنِي اِلَيْكَ لِيَعْلِمَ هَمُّنَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ دَوَّانَةً
 وَهُوَ غَضَبِيَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ
 حَزَانَةٍ اَنْ تَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فَنَفْسُهُ عَلَى مَا جَدَتْ
 اِلَى اَحْبَابِي فَاَخْبَرَ رُحْمًا اَللّٰهُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَسْ
 اِلَّا سُوِيْعَةً اِذَا سَمِعْتُ بِمَا لَا يَنْبَغِي اَمِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَلْبِشٍ فَاَجَبْتُهُ فَقَالَ اَجِبَ رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِ فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 خُذْ هَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَجْرَةٍ اِسْمَاعِيْلَ
 حَيْثُ شِئْتَ مِنْ سَعْدٍ فَاُطْلِقْ بِهِنِ اِلَى اَحْبَابِكَ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِمْ لَا يَنْبَغِي لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْهُنَّ قَالَ اَبُو مُوْسٰى فَاُطْلِقْتُ اِلَى
 اَحْبَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هُوَادٍ
 وَبَكْرٍ وَاللّٰهُ كَاذِبٌ حَتّٰى يَطْلُقَ مَعِي بَعْضُكُمْ اِلَى مَنْ يَمِمْ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ سَلَّمْتُمْ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ اَعْطَاهُ اَيَّامٍ بَعْدَ ذَلِكَ لَا
 تَطْلُقُ اِلَّآ اِنْ اَحَدُكُمْ يَمْلِكُ لَكُمْ يَدْلُهُ فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَ تَامِ الْمَصْدَقِ وَلَنْ تَقْلَقَ
 مَا اَمْسَيْتَ فَاُطْلِقَ اَبُو مُوْسٰى بَقِيَّةَ مَتِّحْتُمْ حَتّٰى اَتَوْا الدِّينَ مِمَّ عَوَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

16/11

[illegible]

تھے سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا کسی مانگنے آئے پہریان کیا حدیث کو اس بطور میں
اور گزری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَلْحَقْتُ دَجْلَ عِنْدَ الشَّيْخِ حَتَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا نَائِكًا أَهْلُهُ يَطْعَمُوهُ
فَخَلَعَ لَهَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ أَلَهُ نَائِكًا فَالَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينِ
فَدَايَ غَيْرِهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَا تَحْضًا وَلْيَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِي ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو دیر پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہرہ اپنے
گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں اس کی عورت کہا مالا می اوس نے قسم کہا میں نے نہ کہا میں نے گاہی
بچوں کی وجہ سے پہرہ اس کو کہا مناسب معلوم ہوا اور اوس نے کہا لیا بعد اوس کے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پہرہ دوسرے
بات اوس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دیوے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينِ فَدَايَ غَيْرِهَا مِنْهَا
فَلْيَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِي وَدَلِيْفَعْلُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہا دے کسی بات کی پہرہ دوسری بات اوس سے بہتر
سمجھے تو کفارہ دیوے قسم کا اور بہتر بات کرے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينِ فَدَايَ غَيْرِهَا خَيْرًا مِنْهَا
فَلْيَا تَحْضًا وَلْيَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِي ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہا دے کسی بات کی پہرہ اوس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر
سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دیوے **عَنْ سَهْلِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينِ فَدَايَ غَيْرِهَا خَيْرًا مِنْهَا
فَلْيَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِي وَدَلِيْفَعْلُ ترجمہ اس میں ہے کہ کفارہ دیوے قسم
کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے **عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دَعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا
أَعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي نَأْكُتُ الْإِهْلِي أَنْ يَطْعُو كُهُمَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ

فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنَ الرَّحْلِ رَضِيَ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنِي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ شَرَّ رَأَى أَلْفَةً
يُشَاءُ مِنْهَا فَلْيَاكِتِ التَّقْوَى مَا حَذِثْتُ يَمِينِي ثُمَّ جَمَعَهُ تَمِيمُ بْنُ طَرَفَةَ رَوَيْتُ هُوَ أَيْكَ فُقِيرٌ لَمْ يَكُنْ
كَرَّ أَيْكَ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ بِأَسْوَاقٍ أَوْ سَوَالٍ كَمَا أَدْنَى هُوَ أَيْكَ غُلَامٌ كِي ثَمِيثٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيثٌ كَمَا
نَعْنَى كَمَا سِرَّ بِأَسْوَاقٍ كِي ثَمِيمٌ سِرَّ مَرَّ مَرَّ نَزَرَهُ أَوْ خَرَدُوهُ مَرَّ مَرَّ سِرَّ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا
كِي لِي وَهَ رَاضِيٌّ هُوَ عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا
رَاضِيٌّ هُوَ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ
تَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ
قَسَمَ تَمِيمٌ (أَوْ سِرَّ كِي ثَمِيمٌ) عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَدِ اسْتَعْدَّهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاكِتِ
الْيَدِي هُوَ خَيْرٌ لِي تَوَلَّى يَدِي تَمِيمٌ كِي ثَمِيمٌ عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنَى كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ
كُوْرَسَ أَوْ سِرَّ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ
حَلَفَ أَحَدٌ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ
خَيْرٌ كِي ثَمِيمٌ عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنَى كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ
كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ
عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ
وَسِي جَوَادٌ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ
فَقَالَ تَسْلَمُ مِائَةً دِرْهَمٍ وَأَنَا بِنُ كَا تَمِيمٌ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنَ الرَّحْلِ كَمَا قَالَ كُوْرَسَ أَوْ سِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ شَرَّ رَأَى أَلْفَةً يَشَاءُ مِنْهَا فَلْيَاكِتِ التَّقْوَى
هُوَ خَيْرٌ كِي ثَمِيمٌ عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ رَوَيْتُ هُوَ أَيْكَ فُقِيرٌ لَمْ يَكُنْ كَرَّ أَيْكَ عَدِيٌّ كِي ثَمِيمٌ
لَكَ أَوْ نَهْنَى نَعْنَى كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ
بِهِ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ كَمَا يَكُونُ حَصَّةٌ أَوْ سِ كِي ثَمِيمٌ

نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھا دے کسی کام کی بپراوس ہو بہتر دوسرا کام بھیجے تو جو
 بہتر ہے وہ کرے **عن** عیسیٰ بن طہرۃ قال سمعت علی بن حاکم عن ابن عباس
 سئل عن کس منکم کفر اذ ذلک اذ کعب مباحث فی عطاۃ ترجمہ شیم بن طرفہ سرور بہت
 ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے اس سے سوال کیا یہ بیان کیا اوس بیطیح
 اور بکذر اس میں یہ ہے کہ عدی نے کھا تو چار سو درم لے میری تنخواہ میں سے **عن** عبد اللہ
 ابن مسعود قال قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن مسعود رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ لا تسئل الا مارة فانت ان اعطیتھا عن مشکاة وکنت الیھما
 ان اعطیتھا عن غیر مشکاة اعدت علیھا واذ احکمت علی انک فرأیت غیرھا خیرا
 منھما فان کفر عن یمینک واثبت الذی ہو خیر ترجمہ عبدالرحمن بن عمرو سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن عمرو تیرے دوست کے حکومت کی
 کیوں کہ اگر درخواست پر تجھ پر حکومت ملو گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست
 سے تو خدا تعالیٰ تیرا مددگار نہ ہوگا اور جب تو کسی کام پر قسم کھا دے بپراوس کے خلاف بہتر سمجھے تو
 کفارہ دو قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر **عن** عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطأ الحذیث ولکن فی حدیث المعتمر
 عن اسیہ ذکر الا مارة ترجمہ وہی جو اور بکذر **باب** الیمین علی نیکۃ السئل
 قسم کھانے والی کی نیت کو موافق قسم ہوگی **عن** ابن ہشیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینک علما یصدقک علیک صاحبک
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 قسم تیری اوسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے **عن** ابی ہشیرۃ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیکۃ المستخلف
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا قسم کا مطلب قسم کھانے والی کی نیت کے موافق ہوگا **ف** ان حدیثوں کا مطلب
 یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دیوے اور وہ منکاری سے انہی میں گناہ

قَدْ احْدَثْتُ لَكُمْ بَشِيرًا وَنَذِيرًا لَنْفُسِكُمْ يَبْدُو لَكُمْ كَوَقَالِ انْشَاءَ اللهُ كَجَاهِدُوا
 فِي سَبِيلِ اللهِ فَذَرَسْنَا اَجْمَعُونَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا میں اس بات کو تو سے غور تو ان
 کے پاس ہو ان کا ہر ایک ہر ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرے گا اور ان کا ساتھی
 (کوئی آدمی ہو گا یا فرشتہ) ابلا کہہوا انشاء اللہ انہوں نے نہیں کہا (بہول گئے) بھجرو وہ سب عبور تو ان
 کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی قسم اس کی خبر
 کے نااہلین محمد کی جانب ہو اگر وہ انشاء اللہ تعالیٰ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑ کر منتہین
 اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ میں سب ملکر عجب اَبْرَارٌ وَاَبْرَارٌ لَاشَدَاد
 مِنْكُمْ غَيْرَ اَنْتُمْ قَالُوا كَلَّا فَخِمْ لَكُمْ مَا يَكْفِيْكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ترجمہ وہی جواب
 گزرا **باب** التَّحْرِيرُ وَالْاَمْرُ فِي الْاَيُّمِ فِي مَا يَكْفِيْكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ اَهْلُ الْاَيْمِ مِمَّا
 لَيْسَ بِفَرَاغٍ حَبِثْتُمْ كَهْرُ الْوَلَدِ كَالْفَقْصَانِ هُوَ تَوْسَمُ تَوْسَمُ مَنَعُ هُوَ بَشَرٌ طَيِّبٌ وَهُوَ كَامِ حَرَامٍ
 مَوْسَمٌ هَسَمَكُمُ بْنُ مَدْيَنَةَ قَالَ هَذَا مَا كُنْتُمْ تَسْأَلُونَ هُوَ دَرَجَةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ احَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَا اَنْ يَكُنِيَ أَحَدُكُمْ يَكُنِي فِي الْاَهْلِ الْاَهْلِيَّةِ اِنْ شَرُّ لَكَ عَيْدٌ
 اللهُ مِنْ اَنْ يَقْطَعَ كَفَارَةً اِلَيْهِ فَرَضَ اللهُ ترجمہ ہم بن منبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان کی ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور بن سہیل یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مقرر قسم
 میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حقیقین کہا کی ہو زیادہ گناہ ہے
 اور اس کے لیے خدا تعالیٰ کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے **فَاَمَّا**
 بَشَرٌ حَبِثْتُمْ كَا بَرٍ اَكْرَمَ بَشَرٌ لِّمَنْ لِّمَنْ جَبِينِ اَيْسَ گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضرور
 ہے اور جو نہ توڑ لگا وہ گناہ گار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً میں کہے
 میں بی بی کے ساتھ کہانا نہ کھاؤں گا یا اس کے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس کے لیے کوئی چیز
 نہ لاؤں گا ایسی قسموں کا توڑنا سب سے بہتر ہے اور کفارہ دیدینا اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً

اَوْ كَرِهَ فَمَا تَرَكَ اَنْ يَتَّبِعَهُ ثُمَّ حَمَّه زاذان ابی عمر سے روایت ہو میں بن عمر یا بن آیا انہوں نے ایک
 غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا ہی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا لگا دے
 تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دیے **فائدہ** یہ آزاد کرنا احتیاجاً ہے نہ وجہاً اس پر
 اجماع ہے (نودی) **سُئِلَ** زَاذَانُ اَنْ اَبَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دَعَا بِغُلَامٍ كَهَذَا
 بِطَعْنٍ فَوَافَى اَوْ اَنْفَقَ اَوْ سَتَكَ قَالَ لَا قَالَ كَانَتْ عَيْنُكَ تَالِ شَرِّكَ حَكَّ شَيْئًا مِّنْ الْاَرْضِ
 قَالَ مَا اِنْ فِيهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يَرْزُقُ هَكَذَا اِنَّ سَمِعْتُ سُرَّوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَكٌّ لَّكَ نَافِةٌ اَوْ لُكْمَةٌ كَانَتْ كَقَتَارَةٍ اَنْ يَتَّبِعَهُ ثُمَّ حَمَّه
 زاذان بعضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کے پیش
 پر نشان دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی اور میں نے کہا نہیں حضرت عبداللہ نے کہا تو آزاد ہو بہر زمین
 سے کوئی چیز اٹھاؤ اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا ہی ثواب نہیں ملا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص غلام بن کیے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگا دے تو اس
 کا کفارہ ایسے اقرار یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دیے **سُئِلَ** فِذَا اسَ بَابُكَ دَسْعَبَةً وَاَبَى عَوَاتٍ
 اَمَّا حَكَّ يَتَّبِعُ مَهْدِيٌّ مِّنْ كُنْ ذِكِّ ذِيهِ حَدَّ اَلْمَ بَابِهِ وَفِي حَدِّ يَتَّبِعُ وَكَيْفَ مِّنْ لُّكْمَةٍ عَيْنُ
 وَكَلِمَةُ اَلْحَدِّ ثُمَّ حَمَّه دہی جہاد برگذر **سُئِلَ** مُعَاوِيَةُ بْنُ مُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مُوَكَّةَ
 لَمَّا فَتَرَ بْتُ ثُمَّ جِئْتُ نَبِيْلَ الظُّفْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ اِيْنِ نَدَعَاهُ وَدَعَا نِي ثُمَّ قَالَ
 اَمْتَلِ مِنْهُ فَعَفَيْتُمْ ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلِيٍّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَيْسَ لَنَا الْاَخَاوِمُ وَاحِدَةٌ لَّكَلَّمَهَا اَحَدٌ نَّانِبُ لَمْ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 اَعْتَقُوْهَا تَا كُوْلَيْسَ اَوْ حَمَّه عَمْرُوْهَا قَالَ فَلَيْسَ لَكُمْ مُوْهَا اِذَا اسْتَخْوَا عَنْكُمْ
 فَلْيَعْلَمُوْا سَبِيْلُهَا ثُمَّ حَمَّه معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے اپنے غلام کو طمانچہ
 مارا بہر میں بہاگ کیا ظہر سے تھوڑی پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے غلام کو بلایا
 اور مجھ کو بھی بلایا بہر کہا غلام سے بدلے اس کے **فائدہ** یعنی تو بھی اس کو ایک طمانچہ لگا
 سبحان اللہ غلام لوٹدی رہتا اون لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح اون کی تعلیم

اور بیت کرتے تھے جو آپ کہا کرتے تھے وہی ان کو کہلاتے تھے جو آپ پہنچتے تھے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے
 ساتھ کہلاتے بلاتے تھے طاقات سحر زیادہ ادن سے کام نہ لیتے تھے کہی مارتے پتھر نہ تھے اگر کوئی بچہ
 ادن کا مارتا تو اس کو بھی وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لوٹدی کے ساتھ کیا۔ نووی نے کہا یہ
 غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سوید نے کہا در نہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر ہے
فتا اس نے معاف کر دیا سوید نے کہا ہم مقرر کیے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے زمانہ مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لوٹدی تھی اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ
 مارا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ فرمایا اس کو آزاد کر دو لوگوں نے کہا اون
 کے پاس اور کوئی شخص خدمت کر لیے نہیں ہے اب فرمایا اچھا اس سے خدمت لینا جب ادن
 کو اس کی ضرورت نہ رہی تو اس کو آزاد کرین **عَنْ هِلَالِ بْنِ سَيَافٍ قَالَ عَجَّلَ شَيْخٌ فَكَلَّمَهُ**
خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُؤدٌ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَّلْ عَلَيْكَ الْاُخْرُ وَجِئْتُكَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ
سَبْعَةِ مِائَتَيْنِ مُقَرِّنٍ مَالِكًا خَادِمًا لَكَ وَاحِدَةً لَطَمَهَا اَصْغَرُ نَافَا مَرَاتَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْتُلَهَا ثُمَّ رَجِمَ هِلَالُ بْنُ سَيَافٍ حُرَّ دَايِتَ سِرَّ اِيكٍ شَخْصٍ سَئِ
حَلَبِيٍّ كِي اَدْرَا بِنِي لَوْثِي كُو طمانچہ مار دیا سوید بن مقرن نے کہا تمہارا اور کوئی جگہ نہ ملی سوا اس کو
عمدہ چھری کے جھبکہ دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرن کا بیٹے ہم سات بہائی تھے اور صرف
ایک لوٹدی تھی سب کو چوڑے بہائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا **عَنْ هِلَالِ بْنِ سَيَافٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
عَلَيْكَ تَأْنِيْعُ الْبُرْقِيِّ دَارِ سُؤدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ابْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ
فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنْكُمْ اَكَلَتْ لَطَمَهَا فَغَضِبَ سُؤدٌ فَكَرَّ فَوَحْدَ بَيْتَانِ اَوْ دُرَيْ
مَرَّ حِمَّةَ هِلَالِ بْنِ سَيَافٍ حُرَّ دَايِتَ سِرَّ اِيكٍ شَخْصٍ سَئِ
مقرن کے بہائی تھے ایک لوٹدی دھان لکلی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو
اس نے لوٹدی کو ایک طمانچہ مارا سوید بن مقرن نے کہا اس کو سیرجہ اور بگڑا **عَنْ**
سُؤدِ بْنِ مُقَرِّنٍ اَنْ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا اِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُؤدٌ اَمَاعِلَتْ اَنْ الصُّوْرَةَ
فَحَرَمَتْ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَاِنَّ لَسَابِيْهُ اِيْخُوَةٌ لِّمَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا لَنَا بِكَ دِمٌّ غَيْرُ وَاحِدٍ فَمَعَدَ أَحَدٌ فَأَقْلَطَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقْتَضَىٰ تَرْجَمَهُ سَوْدِينَ مَقْرَنٍ سَوْدَايَتِ هِيَ أَنْ كِي لُونْدِي كُوَايَكِ أَوْ نَحْيَ طَانِجِي مَارِ اسُوِي
نے کہا بچہ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھہ میں سات دان بہائی تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم اور سکر اپنے بہائیوں میں سے
ایک نے طانجی ماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس کے آزاد کرنے کا حکم **عَنْ**
قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى كَذِبًا مَا اسْمُكَ فَكَذَبَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ
تَرْجَمَهُ وہی جواب پر گذرا **عَنْ** **أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَهْرَبُ غُلَامًا لِيَ بِالسُّوْدِ**
فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِي اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُودٍ فَلَمَّا اَفْتَحَ الصَّوْتُ مِنْ النَّصِيبِ قَالَ
لَمَّا كَادَنِي مِنْهُ اِنَّهُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ اَهُوَ يَقُولُ اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُودٍ
اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُودٍ قَالَ نَالَكُنِي السَّوْطُ مِنْ يَدِي فَقَالَ اَبَا مَسْعُودٍ اَنَّ اللَّهَ اَقْدَرُ
عَلَيْكَ مِنْكَ عَمَلُ هَذَا اَلْخُلَامِ قَالَ فَكُنْتُ لَا أَهْرَبُ لَوْلَا كَذَبُهُ اَبَدًا
تَرْجَمَهُ ابو مسعود بدری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو بار بار تہا کوڑے سے ایک آواز میں
پچھے سے سنی جبر کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود میں غصہ میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ
آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ فرما رہے ہیں جان لے
ابو مسعود جان لے ابو مسعود میں نے کوڑا ہاتھ سے پینک دیا آپ نے فرمایا اے ابو مسعود
جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اور اس سے جتنی تو اس غلام پر برکتا ہے میرا
نے کہا اب میں کہہی کسی غلام کو نہ ماروں گا **عَنْ** **أَكْثَمِ بْنِ يَسَادٍ عَبْدِ اللَّهِ أَحَدِ**
نَحْوِ حَدِيثِ عَيْنٍ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ
تَرْجَمَهُ وہی جواب پر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر میرے ہاتھ سے گر گیا
عَنْ **أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَهْرَبُ غُلَامًا**
لِي فَمَعَدَ مِنِّي خَلْفِي سَوْطًا اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُودٍ اللَّهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ
نَالَفْتُ كَادَ اَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ خُشَا
لَوْحِهِ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ اَمَا لَوْ كَرِهْتَ لَفَعَلْتَ النَّارَ اَوْ لَمَسْتَكَ النَّارَ **تَرْجَمَهُ**

ابو سعید الخضریٰ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز
 سنی جان ابو سعید بنیاس اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر
 رکھتا ہے میں نے ٹکر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 وہ آزاد ہے اس کے لیے آپ فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ کو لگ جاتی
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَخْبِرُ غُلَامًا فَعَلَّ يَقُولُ
 اَعُوذُ بِاللَّهِ فَإِذَا فَعَلَ يُخْرِجُهُ فَقَالَ اَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَكَّاهُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ اللَّهُ أَقْدَرَ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْكَ قَالَ
 فَأَعْتَقَهُ ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے
 غلام کہنے لگا اس کی پناہ وہ اور مارے بلکہ غلام نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے اس کو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی اس تجھ پر اتنی طاقت رکھتا
 ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کر دیا **عَنْ** شُعْبَةَ
 بْنِ الْإِسْنَادِ وَكَانَ يَقُولُ اَعُوذُ بِاللَّهِ اَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ رَجَمَهُ دُحُوبًا
 كَذَرَا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ يَكُونُ لَهُ الْإِزَاءُ
 يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْإِذَا تَكُونُ كَمَا قَالَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا نوٹھی کو زنا
 کی تمہت لگا دے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر حجب وہ سچا ہو **ف** یعنی دنیا میں
 تو غلام نوٹھی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محسن نہیں لیکن نذر دہی جادے کی پراخت
 میں اگر تمہت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی **عَنْ** فَضِيلِ بْنِ عَبْدِ رَاحَةَ بْنِ الْإِسْنَادِ وَفِي
 حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّوْبَةُ رَجَمَهُ دُحُوبًا كَذَرَا
 اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی تھے تو یہ
 کے یہ آپ کا ایک نام ہے اس لیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہو گئی اگلی امتوں پر تو یہ جتنا
 بڑی حجاب پر تین مار ڈالتے **عَنْ** الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَدُّ نَابِيٍّ دَرَسَ رَضِيَ اللَّهُ

الطَّحَامَ مَشْفُوعًا قَلِيلًا لَا خَلِيْعَ لَكُمْ فِي يَدَيْهِ مِنْهُ أَكَلَهُ أَوْ أَكَلَتْكُمْ قَالَ دَاوُدُ يَنْفَعُنِي لِقَاءُ
 أَوْ لِقَاءُكُمْ ثُمَّ جُمِعَ حَضْرَتِ ابُو بَرِّہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حَبِیْبُ مِیْنِ کُوسِی کے لیے اور کا خادم کہا نا طیار کرے ہر لیکر آئے اور وہ اُٹھا چکا ہو کہا نا لپکانے کی
 گرمی اور دہوان تو اسکو اپنے ساتھ بٹھالے اور کہا وی اور کہا نا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کے لیے
 رکھ چوڑے **سُحُف** اَبْرَحَ مَرَّ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَاحْسَنَ عِبَادَةَ اللہ فَکَلَهُ الْجَدُّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ جُمِعَ عِبَادُ اللہ
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مندرجہ خیر خواہی کے اپنے مالک کی اور اسے
 اتنا کی عبادت ہی اچھی طرح کرے تو اسکا دوسرا نواب ہوگا (بِسَبْتِ اَنُو اَوْ تَخْشَعُ) **سُحُف** اَبْرَحَ
 رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم یَنْفَعُ حَلْدَیْشَ سَالِکِ ثُمَّ جُمِعَ وہی
 اور گزرا **سُحُف** اَبْرَحَ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْلِ الْمُطِیْعِ الْجَدَانِ وَالَّذِیْ یَنْفَعُ اَبْرَحَ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ لَوْ کَانَ اَلْجِیَّادُ فِی سَبِیْلِ
 اللہ فَاَحْجَزُوْا وَیَدُوْا اَحْجَزَیْتُ اَنَّ اَمُوْتُ رَاکَا مَلُوْلُ قَالَ رَبِّ لَعَنَّا اَنْ یَّابْهَرُ کَیْرَ رَضِیَ اللہ
 تعالیٰ عنہ لَوْ کَانَ یَحْجُزُ حَتّٰی مَاتَتْ اُمَّتُهُ لَوْ کَانَ یَحْجُزُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ فِی حَدِیْثِهِ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْلِ
 ثُمَّ جُمِعَ حَضْرَتِ ابُو بَرِّہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام
 نیک ہو اسکو دوسرا نواب ہے (اَلْاَبْرَحُ) ایک تو اپنا مالک کی خیر خواہی کا دوسرے خدا تعالیٰ کی عبادت کا قسم
 اور اسکی جس کے ماتھے میں ابو بَرِّہ کی جان ہو اگر چہ اوندھ ہوتا اور حج اور مان کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ
 خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مردن اور ابو بَرِّہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ نے حج نہیں کیا اپنی مان کی خدمت
 میں سہ جب تک نہ مر نہ لیں **ف** نَوَیْ عَلِیہ الرِّجْمَ لَمْ یَمُوتْ کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر نہ حج
 سہ نہ جہاد اور ابو بَرِّہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تہا نہ فرض کیونکہ فرض حج
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری
سُحُف اَبْرَحَ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْفَعُ حَلْدَیْشَ سَالِکِ ثُمَّ جُمِعَ وہی جو ابو بَرِّہ گزرا -
سُحُف اَبْرَحَ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْفَعُ حَلْدَیْشَ سَالِکِ ثُمَّ جُمِعَ وہی جو ابو بَرِّہ گزرا -
 اَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ صَوَابِہِ کَانَ لَہُ الْجَدَانِ قَالَ فَخَلَّتْ بَیْنَهُمَا کُفْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لِّلشَّیْءِ

علیہ حساب کے لئے مؤمنین میں زہد و سچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ (یعنی غلام) اس کا حق ادا کرے اور اپنی مالکوں کا حق
 تو اسکو دہرا ثواب ملے گا اور اسی کہتا ہے یہ حدیث کعب بن ربیع کی بیان کی انہوں نے کہا اسکا حساب
 بھی نہ ہوگا کیونکہ اسکی نیکی بہت ہے اور گناہ کم اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو مشکل لاکھ
 بھٹکا اہل سنت و جمیع وہی جو ادھر گذر اسکا **وہ کام بن مذنبہ** قال هذا اما حدیثنا
 ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذا کما احادیث
 منہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم للاموال ان یتوکل علی عبادۃ اللہ و
 وصحابۃ سیدہ نبی اکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جاوے اس کی عبادت اور اپنی مالک کی خدمت اچھی
 طرح کرتا ہو کیا اچھا ہے وہ **صلی** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من اعتق شربک لک فی عبد نکاح لک مال یشبع ثمن العبد فوم علیہ
 قیمت العبد کا عطیہ شربک لک حصصہ وعتق علیہ العبد و لک افتد عتق منہ ما
 عتق جمیع عبد اس بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ سا جہی
 کے بڑے میں سے آزاد کر دیوے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہو تو ٹھیک قیمت باقی
 (حصہ) یا حصوں کی وہ اپنی صاحبیوں کو ادا کرے اور بردہ اسکی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو
 جتنا حصہ اسکا آزاد ہوا اتنا ہی سہی **ف** انودی علیہ الرحمۃ کہ ان حدیثوں کا بیان کتاب
 التعلق میں مفصل گذر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا **صلی**
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شربک
 لک من مملوک فعلمہ وعتقہ کلمۃ ان کان لک مال یشبع ثمنہ فان لم یکن لک مال
 عتق منہ ما عتق جمیع عبد اس بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 شخص اپنا حصہ سا جہی کے بڑے میں سے آزاد کر دیوے اور سہر باقی حصہ ہی آزاد کرانا واجب ہے
 اگر اسکی قیمت کو موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا **صلی** عبد اللہ
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق نصیباً لک فی عبد نکاح

آزاد کر دیوے کسی بردے کا اس کا چہرہ ناہمی اور سیکے مال میں سو ہو گا اگر مال نہ ہو تو بروے سو محنت
 مزدوری کر ادین گے مگر اوپر جبر نہ ہو گا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 کہ عیند موتہ کہ تیکن کہ مال غیرہم عمر فدعا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجددہم
 اقلانہم اقلہم فاعتقوا ثلثین داراً وکعبۃ و قال کہ فکوا شیدیداً رحمہ
 عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرنے وقت چہ غلاموں کو آزاد اپنے کر دیا اور
 اس کے پاس سو اادن کے اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اادن کو بلایا اور ان
 کی تین ٹکریاں کین بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا وہ آزاد ہوئے اور باقی
 چار غلام رہے اور آپ بیت کرحن میں سخت لفظ فرمایا **ف** نووی نے کہا دوسری روایت
 میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا جانتے تو اوپر ہمارے نہ پڑتے اور اس حدیث میں شک
 کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتوں میں قرعہ
 ڈالنے کے لیے آدراہ جیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد
 ہو گا اور یہ مذہب مروود ہے صحیح حدیث سے اور روایت ابوجنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو یہ ہو
 کہ آپ دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور بخاری اور ترمذی اور حسن نے ابوجنیفہ سے اتفاق
 کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن سیب سے انتہی مختصر **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 او طوی عیند موتہ فاعتقوا سبتہ فکلوکین **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرنے وقت وصیت کی اور چہ غلاموں کو آزاد کر دیا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 وہی جو اوپر گذر آیا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 کہ ہدیہ ہو کہ نویرے مرنے کے بعد آزاد ہے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 علما کہ عن دوبر کہ تیکن کہ مال غیرہ فیکل ذلک اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

مَرَّ بِشَرِيٍّ وَمَنْى كَانَتْ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بِمَكَّةَ دَرَّحَهُ قَدْ نَحَا إِلَيْهِ
 قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ عَبْدًا اَوْ بَطِيئًا مَا مَاتَ
 عَامَ اَوَّلٍ ثُمَّ جَمْعُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَوَايَتِ هِيَ اَكْبَرُ النُّصَارَى لِي اِبْنُ غُلَامٍ اَزَادَ
 كَمَا اِنْفِجَ مَرْنِ كَيْ بَعْدَ اِرْسَاسِ كَيْ سَوَا اَوْ كَوْنِ مَالِ دُكَّ بَاسِ نَهْنَهَا جَمْعُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ سَوَا اَوْ كَوْنِ مَالِ دُكَّ بَاسِ نَهْنَهَا جَمْعُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 دَرَمُ كَيْ بَعْدَ اِرْسَاسِ اَوْ اَتَيْنِي وَدَّ غُلَامٍ اَدْنَى كَيْ حَوَالِي كُوْنِ عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ نَعْنِي كَمَا وَدَّ غُلَامٍ قَطْلِ
 تَهَا اَوْ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي زُبَيْرِ بْنِ عَلِيٍّ كَيْ خِلَافَتِ كَيْ بِطَلْعِ سَالِ مِيْنِ مَرَاثِ نَوْدَى عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نَعْنِي كَمَا
 هِيَ بَنِي زُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ مَوْتِ سَوَا بِطَلْعِ دَرَمِ هُوَ اَوْ اَمَامُ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 زُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دَرَمِ كَيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 غَيْرُهُ قَبْلَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 قَبْلَهُ مَا مَاتَ عَامَ اَوَّلٍ فِي اِمَاكَةِ اَبْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ جَمْعُهُ حَضَرَتْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 مَالِ نَهْنَهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 تَهَا اَوْ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي زُبَيْرِ بْنِ عَلِيٍّ كَيْ خِلَافَتِ كَيْ بِطَلْعِ سَالِ مِيْنِ مَرَاثِ نَوْدَى عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نَعْنِي كَمَا
 نَخَامُ كَا بَطِيئًا اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 سَا اَوْ رَحْمَةُ اَوْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ اَمَامِ اَوْ حَنِيفِ اَوْ اَمَامِ كَيْ
 بَخَوَحِكِ بَطِيئًا حَتَّى مَرَّ بِشَرِيٍّ وَمَنْى كَانَتْ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بِمَكَّةَ دَرَّحَهُ قَدْ نَحَا إِلَيْهِ
 لَعْنَةُ اللَّهِ تَعَالَى اَعْنَهُ حَتَّى مَرَّ بِشَرِيٍّ وَمَنْى كَانَتْ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بِمَكَّةَ دَرَّحَهُ قَدْ نَحَا إِلَيْهِ
 حَدِيثُ حَمَادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ جَمْعُهُ هِيَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

كِتَابُ الْفَقْهِ وَالْحَاكِيْنَ الْقَصَا وَالْأَشْيَا

كِتَابُ نَسَمَةِ اَوْ رُثَايِ اَوْ رُقَصَا اَوْ رَوَيْتِ كَيْ

باب القسامۃ باب قسامت کر بیان میں قسامت یہ ہے کہ جب خون افزا اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والوں پر شبہ ہو تو ان کو جمع کر کے اون سے قسم لینا کہ ہم نے اسکو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اسکا بیان آگے آتا ہے **عن سہل بن اے حنمۃ قال یحییٰ وجہتہ قل** **وعن رافع بن خدیج اھما** **قالا کفر رج عبد اللہ بن سہل بن زید وحمیصہ بن مسعود بن زید حتی اذا کانا** **یحییٰ بن زید فکنا فی بعض ماھنا لک شجر اذا حمیصہ یحییٰ عبد اللہ بن سہل قتیلہ** **فدینہ نعم اقبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو وحمیصہ بن مسعود** **عبد الرحمن بن سہل وکان اصغر القوم فذہب عبد الرحمن لیتکلم سہل صاحبہ** **فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر ال کبر فی الشرین فصمتت وکنتم** **صاحباہ وکنتم معھما فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتل عبد اللہ** **بن سہل فقال لھن انھن یمینا فاستحققون صاحبکم او قال لھن** **قالوا وکیف شکلف ولکہ لشھد قال فشرعنکم یھود یمینا قالوا** **وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رای ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **اعطی عصفکۃ ثم حمیہ سہل بن ابی حنمۃ سر روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید شبہ نے رافع بن خدیج کا** **ابھی نام لیا کہ اون و دون نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور حمیصہ بن مسعود بن زید یہ دونوں نکلو** **جب شبہ میں پیچ کر لا لاک لاک ہو گئے پھر حمیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسینو مار کر ڈال دیا ہے انھوں** **نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ اور حمیصہ بن مسعود اور عبد الرحمن** **بن سہل عبد الرحمن سب میں چوڑے تھے اونہوں نے جاٹا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے** **پیلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر لینے** **اور کوبات کرنے دے حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بہائی تھے اور حمیصہ اور حمیصہ چچا کو** **پیٹے تھے پر بیان دعویٰ سے عرض نہ تھی صرف واقعات سننے سے) عبد الرحمن چپ ہو رہا** **اور حمیصہ اور حمیصہ نے بائیں کہیں عبد الرحمن بھی اون کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ** **صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپ نے فرمایا ان**

قینوں سے تم پچاس تین کہاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو یعنی قصاص یا دیت
 اور وارث تو صرف عبد الرحمن تھے لیکن آپ قینوں کی طرٹ خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبد الرحمن
 قسم کہا دین (قینوں نے کھاسم کیونکر قسم کہا دین خون کے دقت ہم نہ تھے آپ فرمایا تو پھر یہود پچاس
 تین کہ کر اس الزام سے بری ہو جاویں گے انہوں نے کہا ہم کا فروں کی قسم کیونکر قبول کریں گے
 حب جناب سول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے) (ف)
 نودی علیہ الرحمہ نے کہا قسارت کر بابین یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام
 علما نے سوا ایک جماعت جس نے قسارت کا الکار کیا ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے اس کے
 کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کوفہ مستحق قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں مالک اور ریش اور اہل
 کے نزدیک اس کو قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم ہی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس
 سے قصاص نہیں ہوگا صرف ذیت لازم آوے گی اور شافعی کا یہی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہر
 کوفہ میں کون تین کہاتے کہادے گا تو مالک اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک مقتول کے وارث
 پچاس تین کہادین گے اگر وہ نہ کہادین تو حنیفہ شہہ ہوا دین تین کہادے اور اہل کوفہ کے
 نزدیک تین کہادے انہی پر چون کی جو مدعی علیہ میں۔ اور جناب سول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
 میں انہی پاس سے دیت دی کس لیکر وارث نے خود بھی حلف کی اور نہ حلف لیغیر پر رضی ہوا اور
 حقیقہ آپ نے تبرعا دی اس خیال سے کہ عبد اللہ کا خون ضائع نہ ہو جاوے اور ایک دایست میں ہر کہ
 صدقہ کہا وٹھون میں سے آپ سوا وٹھون میں پدے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف
 کرنا درست ہوا تھے مختصراً سبیل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و در ارفع بن خلدیج ان کے حلیہ
 ابن مسعود و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما انطالفا قبل خیابا تشریف فی النخل
 فقتل عبد اللہ بن مسعود نا قتلہ و لہ و خبائذہ و عبد الرحمن بن عوف و حویصہ
 و حبیصہ و رقیہ اللہ تعالیٰ عنہم اکی الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم لما نہ تک لم عبد الرحمن
 فی امر اخیہ و هو اصغر منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الکتاب
 اذ قال لیبدی الکاک بر نکلتا فی امر صاحبہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم یقیم الخمسون منکم علی رجل منکم فیدفع برکتہ قالوا امرکم لکم شصہ لکون

خَلِيفَتُكَ نَتَّبِعُكَ يَهُودُ يَا أَيُّهَا الْخَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقُولُ كَقَوْلِكَ قَوْلَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ قَالَ سَمِعْتُ فَدَخَلْتُ فَرَأَيْتُكُمْ يَوْمَافُوكُمْ كُنْتُمْ
 نَاقَةً مِثْرَ ذَلِكَ الْإِبْرَهِيلَ رَكْعَةً بِرَحِيلِهَا قَالَ حَتَّاءُ هَذَا الْاِفْتِوَاهُ مَرْحُومُهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْشَه
 اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ انھیں بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل و نون خبیر کی طرف گئے اور
 کچھ دیر کے بعد وختون میں عبد اللہ بن سہل مار گئے لوگوں نے یہودی پرگمان کیا (یعنی یہودیوں
 نے مارا ہوگا) پھر عبد اللہ کا بہائی عبد الرحمن آیا اور اس کے چچا کی بیٹی سولہ صید اور محبسہ یہ سب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبد الرحمن اپنے بہائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ ان تینوں
 میں چھوٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری کڑبڑ کے یا ٹبرے کو کہنا چاہیے یہ چڑھیہ
 اور محبسہ نے حال بیان کیا عبد اللہ بن سہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کچھ اس
 آدمی یہود کے کسی آدمی پر شتم کہا دین رکھو قاتل ہے) وہ اپنے گھر کی سی دیدے گا (یعنی
 اپنے تئیں سپرد کر دے گا تمہارا قتل کے لیے) انہوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں بڑھا
 ہم کیونکر شتم کہا دین گئے آج فرمایا تو یہودی بچا جس تئیں کہا کہ اپنے تئیں پاک کر دین گئے انہوں نے
 کہا یا رسول اللہ وہ لوگ افریقہ میں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دین دی عبد اللہ
 بن سہل کی رہل نے کہا میں ان اوٹھوں کے بندہ ہوں کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے بچے
 لاش ماری اللہ تعالیٰ ندی نے کہا اس حدیث کی نکتہ ہے کہ قسارت و نقصان بھی ہو سکتا ہے
 حسب نافرمایا کہ وہ اپنے گھر کی سی سپرد کر دے گا اور جن کے نزدیک نقصان نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں
 کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کر دے گا دین و دین کے لیے واللہ اعلم سَمِعْتُ بِ رَحِيلِهَا
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الرَّبِّيِّ مَعْلُومٌ

اللَّهُ لَعَلَّكُمْ يَحْيُوهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ عَمَلِهِمْ وَكَانَ يُقَالُ فِي حَدِيثِهِ كَوْنَكُمْ كَوْنَكُمْ نَاقَةً مِثْرَ ذَلِكَ الْإِبْرَهِيلَ رَكْعَةً بِرَحِيلِهَا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح جیسے اور پھر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس کی دین اپنے پاس سودی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے چھوٹا
 ماری سَمِعْتُ بِ رَحِيلِهَا اپنے حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ بْنَ زَيْدٍ وَخَصِمَهُ بَنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ
 الْأَنْصَارِيِّينَ شَحْرَمِينَ بَيْنَهُمَا حَارِثَةُ الْخَثِيبِيَّةُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ يَوْمُ مَيْدِ صَلَواتِ الْأَكْهَامِ يَتَوَدُّونَ فَتَفَرَّقَا لِأَجْلِ خَبْرَةٍ مَا أَفْقَلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ فَوَجَدَ
 فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا نَدَفَتْهُ صَاحِبَةُ الْخَبْرَةِ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَشَأَى أَخُو الْمَقْتُولِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنَ سَهْلٍ وَخَصِمَتُهُ وَخَوِصَّتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ نَدَاكَ دُوَالِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَلِيشُ قَتِيلٍ فَرَعَهُمْ بُشَيْرٌ وَهُوَ يَحْمِلُ
 عَنْ يَمِينِهِ أَدْرَكَ مِنْ أَطْحَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ خُذُوا
 خَبْرَتَيْنِ يَوْمَيْنَا وَتَسْتَحْيَتُونِ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ كُنْتُمْ لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا
 وَلَا خَضَرْنَا فَرَعَهُمْ أَنَّهُ قَالَ فَتَشَبَّهْتُكُمْ يَهُودَ مُخَسَّسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
 نَقْبُلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَقَاتِلِ فَرَعَهُمْ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ
 مِثْرَ حَبْلٍ نَدَفَتْهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ زَيْدٍ أَوْ مَحْصِيَّةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ
 حَبِيبِي حَارِثَةُ بَيْنَ سَهْلٍ وَخَصِمَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ زَيْدٍ أَوْ مَحْصِيَّةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ
 دُخَانِ اسْمِ دَانِ تَهَا أَوْ يَهُودِي دُخَانِ رَحْمَتِهِ تَهْرُ بِيْرَهُ وَدُونِ جَدَاهُ سَهْلٍ كَامُونَ كَوَعْبِدِ
 بَنِ سَهْلٍ بَارِسَ كُنْ أَوْ رَاكِبَ حَصْلٍ بَيْنَ أَلْكِي نَفْسٍ بِلِي مَحْصِيَّةَ نِي أَسْكُو دُخَانِ كَبَا بِيْرَ دِينِهِ بَيْنَ أَلَا أَوْ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ مَقْتُولِ كَا بَهَائِي أَوْ مَحْصِيَّةَ أَوْ حَوْلِيَّةَ (حِجَابُ دُخَانِ) الْإِنْتِزُونَ نِي رَسُولِ
 صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدِ اسْمِ كَا حَالِ بَيَانِ كِيَا أَوْ جِهَانِ دِهَ مَا كِيَا تَهَا تَوْبِشِيرُهُ رَوَايَتِ كِيَا اذِنِ
 لَوُكُونِ سَهْلٍ حَصْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيَا صَحَابِهِ بَيْنَ سَهْلٍ أَوْ سَخِي بِأَيَا كِيَا أَفْطِي فَرَايَا اذِنِ سَهْلٍ
 بِجَا سَتَمِينَ كِهَاتِي هُوَ اذِنِ فَالِي كِيَا لِيْتِي هُوَ اذِنِ نِي كِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَهْلٍ نِي نَبِينَ دِي كِهَاتِي سَهْلٍ
 دُخَانِ مَوْجُودِي تَهِي أَفْطِي فَرَايَا تَوْبِشِيرُهُ بِيْرُهُ أَفْطِي تَمِينَ صَافِي كَرَلِينَ كِيَا تَهَارِسِي اذِنِ سَهْلٍ
 تَمِينَ كِهَا كِيَا اذِنِ نِي كِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَهْلٍ كِيَا مَكْرُوقِلِ كَرِينَ كِيَا تَمِينَ كَا فَرُونَ كِيَا اذِنِ بَشِيرِ
 كِهَا كِيَا رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي عَبْدِ اللَّهِ كِيَا دِيْتِ اذِنِ بَا سَهْلٍ سَهْلٍ كِيَا بَشِيرِ
 أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ بْنَ زَيْدٍ وَخَصِمَتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ نَدَاكَ دُوَالِ رَسُولِ
 نَدَاكَ دُوَالِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَلِيشُ قَتِيلٍ فَرَعَهُمْ بُشَيْرٌ وَهُوَ يَحْمِلُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَكْفِيكَ فَكُلْتُ نَبِيًّا كَبِيرًا قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ
 قَالَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي لِمَنْ جِئْتَنِي بِكَ مِنْ تِلْكَ الْفَرَاغَيْنِ بِالْمِيرْبَدِ ثُمَّ جِئْتَنِي بِهَذَا الرَّجُلِ
 مِنْ يَهُودٍ كَمَا مَجَّاهُ وَابِكِ أَوْ ثُنَى نِي أَنْ أَوْثَقِيَهُ مِنْ سِلَاسٍ أَرَى تَهَانٍ مِنْ عَيْنِهِ
 سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ أَحَبُّهُ أَنْ تَهْرَبُوا مِنْهُمْ أَنْ تَلْقَوْهُ
 إِلَيْهِمْ بِنَابٍ تَهْرَبُوا مِنْهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَتَسَاءَلُوا الْحَدِيثَ وَقَالَ ذِيهِ ذِكْرَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُطْبَلُ دُمُهُ كَقُدَّاهُ مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً
 سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ رَوَى عَنْ جَدِّهِ لَوْ أَنَّ أَدْنَى قَوْمٍ كَفَرُوا بِكَ لَكَ دُونَ الْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ
 أَدْنَى مِنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ رَوَى عَنْ جَدِّهِ لَوْ أَنَّ أَدْنَى قَوْمٍ كَفَرُوا بِكَ لَكَ دُونَ الْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ
 نِي أَوْ سَكَخُونِ مَنَافِعَ هَوْنًا تَوَسَّوْا فِي دِيَةِ صَدَقَةٍ كَمَا أَوْثَقِيَهُ مِنْ سِلَاسٍ أَرَى تَهَانٍ مِنْ عَيْنِهِ
 سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَنَحْوَهُ خَرَجَا
 الْخَيْبَرَ مِنْ جَدِّهِ أَصَابَهُمْ فَنَافِي عُيُتُهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ
 وَطَرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ قَتِيلٍ نَافِي يَهُودٍ فَقَالَ أَنْتُمْ وَرَأَيْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ
 ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى تَدْرِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَدْ كَرِهَتْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَآخُوهُ حَوِصَةً رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُمْ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ حَوِصَةً لَيْتَ كَلِمَةً
 وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَخْبِيَنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُيُتُهُ كَيْفَ تَكُونُ
 يُرِيدُ الشَّيْءَ فَتَكَلَّمَ حَوِصَةً ثُمَّ تَكَلَّمَ حَوِصَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا
 أَنْ يَدَا وَصَاحِبُكُمْ وَإِنَّا أَنْ يُؤْذَنُوا يَجْرِي فَكُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا رَأَا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ لِحَوِصَةٍ وَحَوِصَةٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ أَلْجُفُونَ وَتَسْتَفْهِنُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا
 لَا قَالَ تَخَلَّفْتُ لَكُمْ يَهُودِيٌّ قَالُوا الْيَهُودِيُّ يَسْلُبُ يَنْفُسَ قَوْمِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلًا نَافِي حَتَّى
 أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمْ حُرَّ الدَّارِ فَقَالَ سَهْلُ فَكَلَّمَ رَكَّضْتَنِي مِنْهُ نَافِي حَمْدًا وَهُوَ
 ثُمَّ جِئْتَنِي بِهَذَا الرَّجُلِ مِنْ يَهُودٍ كَمَا مَجَّاهُ وَابِكِ أَوْ ثُنَى نِي أَنْ أَوْثَقِيَهُ مِنْ سِلَاسٍ أَرَى تَهَانٍ مِنْ عَيْنِهِ

خیر کی طرف گئی کیفیت کی وجہ سے جو اون پر اسی نوعیت کے کہیں کہا عبد اللہ بن سہل مار گئے اور
 اون کی نعش چپڑے یا کنڈے میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا تم خدا کی قسم
 نے ادا کرو مارا ہے یہودیوں نے کہا قسم خدا کی جتنے نہیں مارا یہود اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کے
 بیان کیا یہ شخصہ اور اس کا بہائی حوصلہ جو دوسرے سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل قنین آئے
 (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) شخصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیر گیا تھا عبد اللہ کے
 ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شخصہ کو بڑے کی ٹہائی کر اور ٹہسے کو کہہ دو مجھ
 حوصلہ نے بات کی بعد اوس کے شخصہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہود تمہاری ساختی
 کی دیت دین یا جنگ کریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیور کو کہا اس بار تو میں انہوں سے
 جواب میں کہا قسم خدا کی جتنے نہیں مارا ادا کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوصلہ اور شخصہ
 اور عبد الرحمن کو فرمایا تم کہتے ہو ادا اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو انہوں نے کہا نہیں اپنے
 فرمایا تو یہود قسم کہا دین گے تمہارے لیے انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (اون کی قسم کا
 کیا اعتبار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی دیت انہو پاس ہو دی اور سوا دس اون کے
 پاس بھیج دیا تاکہ ان کو کہہ میں گئے سہل نے کہا اون میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھ کو لات ماری
سُحُلٌ مِّنْ حَبْلِ تَنَزَّاهُ بِسُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْثَارِ رِثَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ الْقَسَامَةِ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْيَاهِلِيَّةِ ترجمہ ایک صحابی
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر پائی رکھا جیسے جاہلیت
 زمانے میں تھی **۱۷** لڑوی علیہ الرحمۃ نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک
 تو یہ کہ مقتول مرنے وقت کہہ جاوے مجھ کو فلان نے مارا ہے یا زخمی کیا ہے اگرچہ ادھر نشان نہ ہو
 اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شہید ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں
 کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں
 کہ فلان نے ناحق کیا ہے پھر چند روز زخم کے بعد جبکہ مر جاوے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو مالک اور لیث
 کے نزدیک اور شافعی اور ابن حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہو چو شہیدی بہ کہ مقتول شہید
 کے پاس لے یا اُس سے قریب یا ستم اور دوسرے آئے ہو اور اس کے پاس آدھ قتل ہو یا اوس پر نشان

ہون و غیرہ کا اور دندہ کا دمان گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کو پاس و جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو
 اس صورت میں مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی پانچویں یہ کہ دو گروہ ٹرین سپردین ہوں
 ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور مالک سے
 ایک دایت یہ ہو کہ وہ جس گروہ کا ہو اوس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا
 نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی چھٹی یہ کہ از دحام اور ہجوم میں کوئی مرا ہوا ملے شافعی
 کے نزدیک اور مالک کے نزدیک وہ بدر ہے اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اوس کی دیت بیت المال
 سے دیا جائے گی **ساتھویں** یہ کہ مقتول کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلہ والوں کی ملی
 تو امام مالک اور یث اور شافعی اور احمد اور داؤد کے نزدیک صرف اتنی بات قسامت نہ ہوگی بلکہ
 خون پھر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے
 تاکہ وہ پکڑے جاوے مگر شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب نعل اوس کے دشمنوں کے محلہ میں ملے جیسے و شبیر
 کا قصہ ہو کہ الضار اور یسودین عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد سے بھی ایسا ہی منقول
 ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف تاسی صورت میں ہو
 کہ نعل کسی محلہ یا گاؤں میں ملے اور اوس پر بار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں اگر نعل مسجد میں
 ملے تو اہل محلہ کو حلف دین گے اور دیت بیت المال میں سے دیا جائے گی یہ جب ہو کہ محلہ والوں پر دعو
 کیا جاوے اور اوزاعی نے کہا کہ جب محلہ میں نعل ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اوس پر بار کا نشان نہ
 ہوا **انتہی مختصر حکم ابن شہاب** بیضاؤا کہ اسناد مثکہ و زاد فقیہ یحییٰ بن یحییٰ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یکن کاس ثمن ان الضار فی قتیل ادعوه علی الیقوت **ترجمہ** ابن شہاب
 سے ایسی ہی روایت، اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کا حکم کیا و ربیان
 الضار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا یسودین **ترجمہ** یکن کاس ثمن ان الضار
 عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یبدل حدیث ابن جریج **ترجمہ** دسی جو اوپر گذرا **حکم**
حکم الحارثیین و المرتدیین ٹرنے والوں کا اور اسلام سوہر جانے والوں کا حکم **حکم**
النزین مالک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من عریت قد مواعا لرسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم المدینۃ فاجتودھا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

سے منع کیا تھا قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم آوے وہ
 بانی مانگے قرآن کو بانی دیا جاوے اور اسکو دو طرح کی عذاب ندین گے ایک پیاس لگا اور دوسرے
 گردن مارنے کا مین کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہو کہ انہوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اسلام
 سے پہر گئے ابادنکی کوئی خاطر نہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسبیات کی اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے
 کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہیوے جو پیاس سے مر رہا ہو البتہ اگر ذی کافر
 یا جانور ہو تو اس کو بانی پانا واجب ہو اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں (نوروی عسکری)
 اِنْ فِیْ لَآئِبَةٍ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عَبْدِ الْغَزِيِّ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِی
 الْقِسْمَةِ فَقَالَ عَنبَسَةُ قَدْ نَا النَّسَبُ بْنُ مَلَكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا اَنْقَلَبْتُ
 اِذَا یَا حَدَّثَ النَّسَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ مَعَلَ النَّسَبُ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقِ
 الْحَدِیْثُ یَحْكُو حَدِیْثَ اَیُّوبَ وَحُجَّارٍ قَالَ اَبُو فُلَاةٍ لَبَنًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَنبَسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 قَالَ اَبُو فُلَاةٍ فَقُلْتُ اَسْمَعُ مِنْیَا عَنبَسَةُ قَالَ لَا هُنَاكَ اَحَدٌ ثَنَا النَّسَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ لَوْ اَنَّیْثَیْنِیَا اَهْلَ النَّسَبِ مَا دَامَ فِیْكُمْ هَذَا اَوْ مِثْلُ هَذَا اَنْتُمْ جَمِیعُ حضرت ابو قتادہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں عمر بن عبد الغزی کے پیچھے بیٹھا تھا انہوں نے لوگوں سے کہا میں
 میں کیا کہتے ہو عنبسہ نے کہا ہم سانس بن الکنی حدیث بیان کی ایسی ایسی میں نے کہا مجھے یہ سانس نے
 حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اس
 طرح جیسے اور گزری۔ ابو قتادہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے بیان کیا میں نے کہا کیا میری تہمت
 کرتے ہو جو حدیث کی عنبسہ نے کہا نہیں ہم سب ہی سننے ایسی حدیث بیان کی او شام کرنا کہ انہوں نے یہ بھی کہتے تھے
 ابی انھیں سب سے پہلے ابو قتادہ کو حفظ اور یاد کی تو یہ کہ عسکری
 قَالَ قَدِمَ عَلَیْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَارِیْةٌ كُفَرَتْ بِنِیْ عَصْكَیْ یَحْكُو حَدِیْثَنَا وَذَا دَفِی
 الْحَدِیْثِ وَكَذَلِكَ یَحْكُو حَدِیْثَهُ ثُمَّ جَمِیعُ دس جواور گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اون کو
 داغ نہیں دیا رکھو کہ داغ نہ بن کر نے کے لیے دیتے ہیں اور وہ ان اوس کی ضرورت نہ تھی
 عَسْكَرِی النَّسَبُ بْنُ مَلَكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ
 مِرْعَسَیْنِیْہِ فَاسْلَمَی رِبَا یَعُوْہُ وَقَدْ وَقَعَ بِالنَّدِیْنِیَّةِ الْكُؤْمُ وَهَوَ الْبِرْسَامُ لَمْ تَكُنْ وَكَذَلِكَ یَحْكُو حَدِیْثَنَا

دَرَاكَ وَخِزْنَةُ شَيْبَانٍ الْاَنْصَارِ فَرِيْقَتَيْنِ فَاَرْسَلَ الْكُفْرَ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَانِقَةَ قَيْصَرَ
 الْوَحْشِ ثُمَّ حَمَّهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِرُوَايَةِ رَسُوْلِ اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَسْأَلُ عَنْ نَبِيِّهِ لَوْ كُنَّ
 وَهٖ سَلَامَانٌ هُوَ كُنَّ اَنْهَوْنَ نَبِيَّتِ كِي اَبَّكَ مَدِيْنَتَيْنِ اَوْسَ وَدُوْتِ سَوْمٍ يَلْبَسُ بِرَسَامٍ كِي بِمَارِي بِسَلِي
 رَنُوْدِي نَلَّ كِهَارِ بِرَسَامٍ غُفْلٍ كَا فَتُوْرَ بِهٖ يَاوَرَمَ سَرَكَا يَاوَرَمَ سَيْنَهٗ كَا بَجَرِ الْخَوْبَرِ مِيْنِ بِهٖ بِرَسَامٍ وَرَمَ بِهٖ
 اَوْسَ بِرَدِي كَا وَجَلَدَ اَوْرَ مَعْدَسَ كَيْ بِسُجَّ مِيْنِ بِهٖ اِبْرِيَا كِي مَدِيْنَتِ كُو اِسِي طَرَحَ اَتَا ذَا يَادَهٗ كُنِيَا كِي اَبَّ
 پَاسَ اَنْصَارِ كَيْ بِسُجَّ اَنُوْنِ كَيْ قَرِيْبَ اِبْرِيَا نَلَّ اُنْ كُو اُنْ كَيْ بِسُجَّ وَطَرَا يَاوَرَمَ اِبْرِيَا بِهٖ نَلَّ
 كُو بِهٖ سَابَقَهٗ كِيَا وَجَاوْنِ كَيْ تَدْمُوْنِ كَيْ نَفَا نِ بِهٖ نَلَّ اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي
 حَدِيْثِ قَتَايَمَ قَدِيْمَ عَلَی السَّيِّئِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَهْطَ مِيْنِ عَزِيْزَتِهٖ بِنُحُوْدِ حَدِيْثِ مِ رَحْمِهٖ
 وَهٖ جَاوَرِ كُنْزِ اسْمٰوِيْنَ اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَمِعَ السَّيِّئَ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لَا تَمُوتُ اَلَا اَعْيُنَ الْاَعْيَانِ ثُمَّ حَمَّهٖ اَنَسُ مَنِ اَمِّهِ تَعَالٰی عَنْهُ سَلَّمَ كِي رَسُوْلُ
 اَمِّهِ صَلَّی اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلَّ اَوْنِ كِي اَنْهَوْنَ مِيْنِ سَلَايَا نِ بِسُجَّ مِيْنِ اَسِيْرَ كِي اَوْنَهٗوْنِ نَلَّ بِهٖ جُزْءِ مَوْنِ كِي
 اَنْهَوْنَ مِيْنِ سَلَايَا نِ بِسُجَّ مِيْنِ اَسِيْرَ ثُمَّ بِهٖ سُرَا سَخْتِيْ اَوْرَ بِهٖ صَحِيْ نَهِيْنِ مَلِكِهٖ عِيْنِ عَدَلٍ اَوْرَ
 اَلْاَضَافِ اِذَا اَرَادَ مَعَا شُوْنِ اَوْرَ دَاكُوْنِ بِرُكُوْلِيْ حَمَّ كَيْ تُوْرَهٗ بِهٖ رَحْمِيْ بِهٖ اَوْرَ خَلَقَ اَمِّهِ بِهٖ
 اَبُوْلِيْ بَا بَدَا نِ كَرْدَنِ جِيَا نِ سَتِ ۞ كِهٖ بِدَكْرَدَنِ بِجَا بِهٖ نِيَا مَزْدَا نِ قِيَا بِهٖ ثَبُوْتِ
 الْفَصَاحِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجْرِ وَغَيْرِهٖ مِّنَ الْحَدِّ دَاوِدَ دَاوُدَ اَلَا تَدْرِيْكَ وَتَقْبَلِ الرَّجُلُ بِالْمَكْرَةِ
 بِهٖ وَغَيْرِهٖ بِهٖ جَزِيْرَهٗ قَتْلِ كَرْنِ مِيْنِ مَقَاصِ لَا زَمَ هُوَ كَا اِسِي طَرَحَ مَرُوْدِ عُدُوْتِ كُو بِهٖ قَتْلِ كَرِيْزِ
 كَيْ بِهٖ اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ يَحُوْدِيَا قَتْلَ جَارِيَةٍ عَلٰی اَوْصَا جِ
 لَهَا فَنَتَلَمَّحُ بِهٖ خَبْرٌ قَالَ بَحِيْثٌ اِلَی السَّيِّئِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَا مَقُوْلَ فَقَالَ لَهَا اَقْتُلَا
 فَاَنْشَارَتْ بِرَاسِهَا اَنْ لَا تُشَمَّرَ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةُ فَاَنْشَارَتْ بِرَاسِهَا اَنْ لَا تُشَمَّرَ
 سَلَكَا الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَنْشَارَتْ بِرَاسِهَا فَقَتَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ بِیْنَ حَجَرَيْنِ ثُمَّ حَمَّهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِرُوَايَةِ اِبْرِيَا بِهٖ اِسْمِ يُوْدِيْ نَلَّ اَبَّ لُكِي كُو مَارَ اَحْزَنَ قَانِقَةَ
 كَيْ مَكْرُوْنِ كَيْ بِهٖ تُوْرَهٗ مَرَّ اَوْ سَكُوْمَارَ اَوْهٗ لَامِيْ كُنِيْ - رَسُوْلُ اَمِّهِ صَلَّی اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پَاسَ اُسَ مِيْنِ كِي
 حَا نِ بَا قِيْ تَهٗ اَبَّ اُسَ سَ بِهٖ بِهٖ مَكْرُوْدَا نِ نَلَّ مَارَ اَبَّ اُسَ نَلَّ اَشَارَ كِيَا مَرَّ نَهِيْنِ بِهٖ فَرَمَا يَاوَرَمَ

فلان نے مارا ہے اوس نے اشارہ کیا سر نہین پیر تیسری بار پوچھا تو اوس نے کہا فلان اور اشارہ
 کیا اپنے سر سے (آپ نے اوس یہودی کو بلوایا اوس نے اقرار کیا) اب آپ نے اسکو قتل کیا دو پتھر دن کے
 کچل کر **عَنْ شَجَبَةَ بَطْنِ الْأَسْتَدِ حَتَّى دَفِنِي خَدِيثَ ابْنِ إِذْرِيسَ فَرَحَنِي وَأَسْكَ بَيْنَ**
حَجَرَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آپ نے اسکا سر کچلا دو پتھر دن کے پتھر میں
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَلِيَهُمُودٌ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنْ الْأَنْصَارِ عَلَى
حِلْيَةٍ لَّهَا ثَمٌّ الْفَاهَا فِي الْقَبْرِ دَخَنَتْ رَأْسَهَا بِالْحِجَابِ وَفَاحِدًا نَّائِيَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُدْجِمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ ترجمہ جس نے انصاریہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی ایک چوکر کی کو قتل کیا کچر پور کے لیے جو
 وہ پہنچ رہی تھی پھر اسکو کتوتے میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا بعد اوس کے وہ پکڑا گیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپ نے حکم کیا اوس کو پتھر مارنے کا سر سے تک وہ پتھر دن کے
 مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا **عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَسْتَدِ مِثْلَهُ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ الْأَنْبِيَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةً دُجِمَتْ رَأْسُهَا قَدْ رَضِيَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
فَسَلَّوْهَا مِنْ حَتْمِ هَذَا إِلَيْهِ فَلَاكَ كُنْ لَكَ حَتَّى دَخَلَ إِلَيْهِمُودِي فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا بِالْحِجَابِ
إِلَيْهِمُودِي فَأَمَرَ بِهَا مَرْيَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْجِمَ رَأْسَهَا بِالْحِجَابِ ترجمہ
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک نوٹدی کا سر کچلا ہوا ملا دو پتھر دن میں اوس
 پوچھا کہ نے بچے کچلا فلان نے یا فلان نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ کیا
 اپنے سر سے وہ یہودی پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا
 سر کچلنے کے لیے پتھر سے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا احمد پٹنوی کوئی فائدہ سے نکلے
 ایک نوید کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جاوے گا اور ہر اجماع ہے دوسری ایک حدیث
 قتل کرے اسکو اسی طرح مار نیگے جس طرح اوس نے مارا ہے اگر تدار سے مارا ہو تو تدار سے مارا
 اور جو بکڑی یا پتھر سے مارا ہے نوکڑی یا پتھر سے مار نیگا اس میں ابر حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف ہے
 وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تدار سے لیا جاوے گا پتھر سے مارا ہی نہیں قتل عہد
 جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے شافعی اور احمد اور مالک اور جہور علیہا کا

یہی قول جواد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فصاحت اور سورت میں ہر جیب ہمارے
 لڑا ہوا پتھر یا لکڑی یا اوس آگ سے جو قتل کے لیے بنائے جیسے گدگدین وغیرہ یا انگارے میں ڈالنے سے
 اور اگر اُس آگ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بننا ہے جیسے چھائی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غیل
 وغیرہ سے لیکن عمدہ ہمارے تو وہ بھی قتل عمدہ ہے اور مالک اور لریث کو نزدیک اس میں فصاحت
 ہوگا اور شافعی اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کے نزدیک
 اُس میں فصاحت نہ ہوگا چھوٹی ہے کہ مسلمان کو جوار سے اوس پر فصاحت ہو یا پتھر میں یا کوڑے
 کا بیان سننا اور اوس سے بوجھنا تاکہ قاتل کا پتہ معلوم ہو اور اوس کی گرفتاری کی جاوے پھر اگر
 وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہوگا اور جو انکار کرے تو اسکو قسم کہا نا چاہیے اگر قسم کہا تو توبہ
 ہو جاوے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اوس پر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور
 مالک کے نزدیک ثابت ہوگا لیکن اس حدیث کی دلیل سے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی حدیث میں
 دوسری روایت میں ہے کہ اوس یہودی نے اقرار کیا تھا (انتہی مقال النودی) **کتاب**

الضَّالِّ عَلَى نَفْسِهِ اَلْاِنْسَانُ اَوْ عَصُوهُ اِذَا دَفَعَهُ الْمُصَوِّلُ عَلَيْهِ مَا تَلَفَ لَنْفْسِهِ اَوْ عَصُوهُ لَكَفَّةً
 عَلَيْهِ جَبَّ كَرِهِي دُوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اوسکو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ
 کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اوس پر کچھ تاراں نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری
 جرم نہیں ہے) **عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَجَلَا لَفَعَضَ اَحَدُهَا صَاحِبَةً فَاَنْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهَا فَتَزَعَتْ نَفْسُهُ وَقَالَ ابْنُ مَرْثُ
 نَبِيَّتَيْهِ وَكَتَبَ مَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفَعَضُ اَحَدُكُمْ كَمَا
 يَفْعَضُ الْفَحْلُ لَوَدِيَتْ لَكَ مَرَحِمَةُ عَمْرَانِ بْنِ حَصِينٍ** روایت ابو یعلیٰ بن منیہ یا یعلیٰ بن امیہ ایک
 شخص کے گے پھر ایک دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبا یا اوس نے اپنا ہاتھ کہنچا اوس کے منہ سے
 اُس کے دہت نکل پڑے پھر دونوں ٹپٹے جھگڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ فرمایا تم
 اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کا تاج ہے ویت نہیں ملے گی **ف** جس کے دہت نکل پڑے وہ یعلیٰ تھا
 یا اسکا نوکر بہر حال اوس نے دیت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے
 شخص نے اپنا ہاتھ بچا یا اور ہاتھ بچانے کا حق از رو حفاظت خود اختیاری اوسکو حاصل تھا پھر اگر

کے حاصل ہوئے دوسرے کو نقصان کا تاوان لازم نہ اوسے کا حکم **عَنْ** يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **مَرْحُومَهُ** دوسری روایت کا وہی جواب پر گزرا **عَنْ** عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ ذِرَاعٍ رَجُلٍ فَنَجَّاهُ بِهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَفَرَّجَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ فَاقُكَ لِحِمَّةٍ **مَرْحُومَهُ** عمران بن حصین سے
 روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے ہاتھ کہہ بیٹھا دوسرے کے دانت نکل پڑے پھر یہ
 مقدّمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ ارادہ کو لغو کر دیا اور فرمایا تو جا رہا تھا کہ اس کا
 گوشت کھالے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ يَثْرِبَ بْنِ أَبِي الْأَحْنَثِ لِيَكُنْ بَيْنَ مَدْيَنَ فَحَصَنَ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ
 فَخَذَّهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَفَرَّجَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتُ
 أَنْ تَقْتَضِيَ مَا يَقْضِي الْفُلُ **مَرْحُومَهُ** صفوان بن یثرب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے ہاتھ سے ایک
 نوکرنے (جگر) کا ایک شخص سے دوسرے ارادہ دانت سے کاٹا اوس نے ہاتھ کہہ بیٹھا تو دوسرے
 کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدّمہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ارادہ کو لغو کر دیا
 اور فرمایا تو جا رہا تھا کہ اس کا ہاتھ جباڑا لے بیٹھا اور ٹچا لیتا ہے **عَنْ** عُمَرََانَ بْنِ حُصَيْنٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ يَدٍ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنِيَّتُهُ فَاسْتَأْذَنَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي بِأَمْرٍ
 أَنْ أَصْرَهُ أَوْ يَدُكَ فِي فَنِيكَ تَقْضِي مَا يَقْضِي الْفُلُ أَوْ فَمَكَ يَدُكَ حَتَّى يَعْصِيَهَا
 فَخَرَّ النَّبِيُّ عَمَّا **مَرْحُومَهُ** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ
 کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کہہ بیٹھا اوس کے دانت نکل پڑے جس کے دانت نکل گئے تھے اوس نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ نے فرمایا تو کیا جا رہا ہے کیا یہ جا رہا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا
 ہاتھ میرے مونہ میں نہی دوں پھر تو اس کو جباڑا لے اس طرح جیسو اور نہ جا رہا ہے اچھا تو یہی اپنا
 ہاتھ اوس کے مونہ میں دے پھر کہہ بیٹھا (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص میں سے کہتا ہے کہ تو
 یہی اپنا ہاتھ اوس کے مونہ میں دے پھر کہہ بیٹھا یا تو اوس کے دانت بھی ٹوٹ جاویں گے یا نہ تو اوس
 رضی اللہ عنہما **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُدْيَنَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَسَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَخَذَّ عَصَا يَدٍ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ يُعْنِي الذَّنْبِي عَصَاهُ

قَالَ فَاَبْلَغَكَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْدَيْتُ اَنْ تَقْضِمَهُ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ حَرْمَهُ
 دہی جو اوپر گزرا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ
 الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرُودَةً يَبُولُ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ يَلِكُ الْغُرُودَةُ اَوْ تَنُ
 عَمِلُ عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي اَجِيرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَخَضَعَ
 اَعْدَاهُ مَا يَدُ الْاَخْيَرِ قَالَ لَقَدْ اَخْبَرَنِي صَفْوَانُ اَيْضًا مَعَ اَخِي الْاَخْرَدِ كَمَا تَنَزَّعَ
 الْعَصُوفُ يَدَاهُ مِنْ فِي الْعَاوِنِ فَانْتَزَعَ اِحْذَى ثِيَابَيْهِ فَاتَيَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَاهْتَدَرَتْ ثِيَابُهُ مَرَحْمَةُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَرَوَيْتُ هُوَ مِنْ لُجْجَاهُ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِبَةٍ جَنَابُ تَبَوَّكَ مِنْ اَوْرِهِ سَبَّحُوهُ يَدُهُ بَهْرُوحٍ كَمَا تَمَلَّحُ سِرُّهُ اَنْوَمِيرُ الْاَيْكُ ذَكَرْتُهَا وَهَ اَيْكُ
 شَخْصٍ لَهَا اَوْرُودُونَ مِنْ سَيِّدَةٍ دُرِّ مَرَّعٍ كَاهُتَهُ دَانَتْ سِرُّهُ كَمَا عَطَانِي كَمَا مَجَّ سَيِّدَتِي
 بَنُ يَعْلَى لَمْ يَبَيَّنْ كَيْتَاهُ كَيْسَ لَمْ يَكُنْ كَاهُتَهُ كَاهُتَهُ جَسَّ كَاهُتَهُ كَاهُتَهُ اَوْسَ لَمْ يَبَيَّنْ كَيْتَاهُ كَيْسَ
 دَالِي كَيْ سَيِّدَتِي اَوْرُكَ اَيْكُ اَنْتَ كَرُّ اَوْرِهِ دُرِّ مَرَّعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَبَّحَ اَنْ
 اَبْنِي اَوْسَ كَيْ دَانَتْ كَوْنُكَ دِيَا (يَعْنِي اَوْسَ كَيْ دِيَّتِ نَهْنِي دِلَانِي) **عَنْ** اَبْنِ جَدِّجٍ يَهْطَدَا
 اَلْاِسْتِغْنَاءُ خَوْفُهُ مَرَحْمَةُ دِهِي جَوَادُ بَرَكْدَرِ **بَابُ** اِنْبَاءِ الْقِصَاصِ فِي الْاَسْتِغْنَاءِ
 وَمَا فِي مَعْنَاهُ دَانُونَ مِنْ قِصَاصٍ كَابِيَانِ **عَنْ** اَبْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ اُخْتَهُ
 السَّيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ خَرَجَتْ اِنْسَانًا فَانْتَحَمُوا اِلَيْهِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ اُمُّ السَّيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 اَيَقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةٍ وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ
 اللَّهِ يَا اُمُّ السَّيِّعِ الْقِصَاصُ كَيْتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا اَنْتَ بَا قَالَ
 فَمَا زِلْتُ حَتَّى قِيلَ اَللَّيْثَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
 مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ مَرَحْمَةُ هَضْرَتِ اَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَيِّدَتِي رَوَيْتُ هِيَ اُمُّ
 حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَيِّعِ كَيْسَ لَمْ يَبَيَّنْ (جَو) هَضْرَتِ اَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْسَ
 تَهْنِي) اَيْكُ اَدَمِي كَوْنُ خَمِي كَيْ (اَسْ كَا دَانَتْ تَوْرُ ذَالَا) پھر اُنہوں نے
 جگر کا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قصاص لیا جاوے گا قصاص لیا جاوے گا ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ کیا فلا نے سے قصاص لیا جاوے
 گا (یعنی ام حارثہ سے) قسم خدا کی اوس سو قصاص نہ لیا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے ہر قصاص کا ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس
 سے کہی قصاص نہیں لیا جاوے گا پھر ام ربیع بھی کہتی تھی یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے گنہ
 والے دین لینے پر راضی ہو گئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالیٰ
 کے لیے مہینے کا اگر اس کے پھر دوسرے قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اُن کو سچا کرے گا **ف** بخاری کی روایت
 میں ہے کہ رضی کرنے والی خود ربیع رضی اور قسم اللہ بن النضر نے کہا کی تھی اور ام ربیع نے جو قسم
 کہا کی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ سفارش
 کریں مجروح کے کنبہ والوں سے اور اُن کو دیت پر راضی کر دیں اور قسم کہا لی اللہ تعالیٰ کے پھر دوسرے
 پر اللہ تعالیٰ نے اُن کو سچا کر دیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جاوے گا
 نفس اور مادون النفس دونوں میں اور جہود کا بھی قول ہے اور البخاری نے نزدیک نفس میں قصاص
 ہوگا اور مادون النفس میں نہ ہوگا اور بعضیوں کے نزدیک ستم قصاص نہ ہوگا (نور مبین مختصر)
باب مَا يَكْفُرُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ مِمَّا قُتِلَ بِهِ **درست ہو کہ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِدَمِّ أَحَدٍ أَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 اللَّهُ وَآلُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ التَّيْبِ الْإِزَانِ وَالنَّفْسُ بِالْقَتْلِ التَّارِكُ لِذِيْنِهِ
 الْمَفَارِقُ وَاجْتِمَاعُهُ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي مَا يَكْفُرُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ أَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ
 ثَلَاثُ التَّيْبِ الْإِزَانِ وَالنَّفْسُ بِالْقَتْلِ التَّارِكُ لِذِيْنِهِ الْمَفَارِقُ وَاجْتِمَاعُهُ مَرَّةً مَرَّةً
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكْفُرُ
 بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ أَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ التَّيْبِ
 الْإِزَانِ وَالنَّفْسُ بِالْقَتْلِ التَّارِكُ لِذِيْنِهِ الْمَفَارِقُ وَاجْتِمَاعُهُ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكْفُرُ بِهِ دَمُ
 الْمُسْلِمِ أَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ التَّيْبِ الْإِزَانِ
 وَالنَّفْسُ بِالْقَتْلِ التَّارِكُ لِذِيْنِهِ الْمَفَارِقُ وَاجْتِمَاعُهُ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكْفُرُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

کی جماعت سوا کل جادے صبر و خراج وغیرہ واسطہ علم **عَنْ** الْأَعْمَشِ بْنِ الْأَسَدِ مِثْلَهُ
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيمَا رَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَا لَيْلَى لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمٌ يَحِلُّ مُسْلِمٍ كَيْفَ جَدَانِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا شَكَاةُ نَفْسِ النَّارِ لِإِسْلَامِ الْمَفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ
 أَوِ الْجَمَاعَةِ مِثْلَ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيْلِيُّ الرَّائِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عبد اللہ بن
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوا اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ سنائے کہ کہڑے ہو گئے تو
 فرمایا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے سداں کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دینا
 ہو اس امر کی سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا بیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا
 ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دیوے اور جماعت سوا اس کے جو جادے دوسری یہ کہ جس کا
 نکاح ہو چکا ہو اور وہ نہ کرے تیسری جان بدل جان کے **بَابُ** بَيَانِ إِفْتِرَافِ مَنْ
 سَنَّ الْقَتْلَ جِسْمِ سَلَمَةِ خُونِ كَيْفَ بَاوَالِي اَوْسَ كَيْفَ كُنَادَا بَيَانِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا ظَلَمًا إِلَّا كَأَنَّكَ تَقْتُلُ أَدَمَ الْأَوَّلَ كَيْفَ مَنَ دَمَ حَاكَاةُ كَانَتْ أَوَّلًا
 مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبد اللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوا روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے میٹر (قابل) پر ایک حصہ اوس کے خون کا پڑتا
 ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اوس نے اول قتل کی راہ نکالی **ف** اور ٹھیل اپنے بہائی کو
 ناحق مارا تو وہی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہو اسلام کے تو اچھڑے پچھڑے جو کوئی برسی بات نہ کہ لے لے
 قیامت تک گناہ ہو جاوے گا اور جو اوس کی پیروی کرے گا اوس کا گناہ کا ایک حصہ نہ لے لے والے
 پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اوس کو قیامت تک ثواب ہو تا رہے گا اور جو اوس کی پیروی
 کرے گا نیکی نہ لے لے کو بھی ثواب ملے گا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح موجود ہے اسی
عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ الْأَسَدِ مِثْلَهُ فِي حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ لَا تَقْتُلْ
 كَلْبًا كَبَّ أَوَّلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْبُكَارَةِ بِالْأَمْرِ فِي الْأَخْذِ وَ
 أَنْهَا أَوَّلَ مَا يَقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قِيَامَتُ كَرُونِ سَبْعُ يَوْمِ خُونِ كَانِ فَيُفْصَلُ
 ہر گز **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ مَا يُفَضِّلُ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاكِ ثُمَّ حَمِيْدُ عَبْدِ اَسَدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعْدٍ
 رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ يَقِيْلُ مَا يَسْتَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ خَوْنٍ كَانِ فِيهِ كِبَرٌ
 جَدِيْدٌ كَاَنَّ كِبَرَهُ خَوْنٌ كَمَا تَقْدِمُهُ نَهَائِي تَنَكُّبِيْنَ هُوَ اَوْ رِيْضَاتٍ نَهِيْنِ هُوَ اَسْمَدِيْنَ كَمَا
 كَرِهِيْ بَلَدِيْ نَزَاكَ حَسَابِيْ كَمَا كَبَرُهُ نَزَاكَ حَقُوْقِ اَسَدٍ مِنْ سَبِّ سَوِيْلَةٍ رِيْغِيْ اَوْ رِيْغِيْنَ حَقُوْقِ الْعِبَادِيْنَ
 عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَرَبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِثِّلُهُ غَيْرَ اَنْ
 بَعَثَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُفَضِّلُ وَكَبَضَهُمْ قَالَ لِحَكْمِ بْنِ النَّاسِ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِيْكَ رِيْضَاتِيْ
 تَغْلِيْظُ تَحْرِيمِ الدِّمَاكِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْوَالِ خَوْنٌ اَوْ رِيْغِيْنَ اَوْ رِيْغِيْنَ كَمَا سَخَتْ اَوْ رِيْغِيْنَ
 اَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِي سَعْدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهُ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ
 اُسْتَدَارَ كَمَا يَتِيْنُ يَوْمَ يَخْلُقُ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ مِنَ السَّنَةِ اِنَّمَا عَشْرٌ مُمْتَصِرٌ اَمِنْهَا اَرْبَعَةٌ
 حَرَمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْحَرَمُ وَرَجَبٌ بَيْنَهُمَا مُضَرٌّ اَلَيْ يَتِيْنُ مُجَادِيْ
 وَشَعْبَانٌ ثُمَّ قَالَ اَمْسَى شَجَرٌ هَذَا اَقْلَنَّا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَقَالَ فَسَكَّتْ حَتَّى ظَنَنَّا
 اَنْهُ سَيَسْقِيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ فُلْنَا كَيْلَ قَالَ قَائِلٌ بَلَدِيْ هَذَا اَشْكَلُ
 اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَقَالَ فَسَكَّتْ حَتَّى ظَنَنَّا اَنْهُ سَيَسْقِيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ اَلْبَلَدُ
 فُلْنَا بَلِيْ قَالَ قَائِلٌ يَوْمَ هَذَا اَقْلَنَّا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَقَالَ فَسَكَّتْ حَتَّى ظَنَنَّا اَنْهُ سَيَسْقِيْهِ
 بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّفْسِ فُلْنَا كَيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ رَامُوا اَكْمَرُ
 قَالَ فَحَدَّثَكُمْ اَحْسِبُهُ قَالَ دَاخِرًا صَبْرَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُمَمَةٍ يَوْمَ كُمْ بَعْدَ اِنِّيْ سَيَدِيْكُمْ
 هَذَا اِنْ شَجَرَكُمْ هَذَا اَسْتَكْفُونُ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُ عَنْكُمْ عَنْ مَا لَكُمْ فَلَاحَ تَرْجِيْصِيْ
 بَعْدَ نِيْ كَلَاكَ اَيُضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِيْقَابَ بَعْضٍ اَلَا اَيْلُ بُلُغِ الشَّاهِدِ الْعَائِيْبِ فَكُلُّهُ بَعْضٌ
 مِنْ بُلُغِ نَكْبَتِيْ اَوْحِيْ لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ اَكْهَلُ بَلَكْتُ قَالَ اَبُو سَعْدٍ رَوَيْتُمْ
 وَرَجِيْصِيْ مَضْرُوْبِيْ رَوَايَاتِيْ بَكِيْ فَاَلَا تَرَوْنَ اَبُو بَكْرَةَ رَوَيْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدٍ
 صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ يَقِيْلُ مَا يَسْتَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ خَوْنٍ كَانِ فِيهِ كِبَرٌ
 تَقَالِيْ نِيْ زَمِيْنَ اَسْمَانِ بَنَا كَيْلَ بَرَسِ بَارَهُ مِهْنِيْ كَاَنَّ اَدْنِ مِنْ جَارِ مِهْنِيْ حَرَامِ مِيْنِ (يَسْتَكْرَهُ اَنْ
 مِيْنِ لَرْنَا بَرْنَا دَرَسْتِ مِيْنِ) اَمِيْنِ مِيْنِ تَوْبَا بَرَكِيْ هَرَكِيْ مِيْنِ ذَلِيْقِيْهِ اَوْ ذَلِيْقِيْهِ اَوْ مَحْرَمِ اَوْ

اور چوتھا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے **ف** ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے جلی آتی تھی سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب انکو ٹھکانا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح ادن کی سختیوں نے مہینوں کو گول مال کر دیا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا جس سال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ دو دن حساب سے برابر بڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن نہارون آدمیوں کے رو برو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کہا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ لگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب یعنی مضر ایک قوم ہے عرب جن ادن کا رجب بھی تھا جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے ادن کے مقابل دوسری قوم تھی یہی وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب ہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں اور بعضوں کا مضر رجبیت اور قریون کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب ادن کی طرف منسوب ہو گیا و اللہ اعلم **ف** بعد اوس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں ہر آپ رجب ہو رہی بہانہ کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھینگے اور آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہے عرصہ کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ بہر رجب ہو رہے بہانہ کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے یعنی مکہ کا شہر ہمارے عرصہ کیا مان آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ بہر ہر بہانہ کہ ہم سمجھیں کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم الآخر نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ٹھیک یہ یوم الآخر ہے آپ نے فرمایا تو تمہاری جانبین اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو یکن (عزیزین) حرام ہیں تمہارے یہ دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینہ میں رجب کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت و دولت بھی حرام ہے اُس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں اور فریب غم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ بوجھ کا تمہارا رسول خدا کو ہرمت ہو جانا میرے بعد گمراہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو دینے آسپین لڑو اور ایک

عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ اخَذَ بِرِثْمِهِ أَوْ قَالَ بِسِطَامِهِ فَنَذَرَ كَرْنًا حَدِيثَ يَزِيدُ
 ابْنَ زُرَّيْعٍ رَحِمَهُمُوهُ جَوَادٌ بِكَذَرِ اسْحَبْ إِلَى مَكَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خُطْبَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُرُ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَاقْوِ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ
 ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَدْرِي كَيْفَ وَاعْمُرْ حَنْكُمُ وَلَا يَدْرِي كَيْفَ ثُمَّ أَتَى الْكِنَشِيْنَ
 وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحَرْمَةٍ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ
 هَذَا إِلَى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ الْأَهْلُ بَلَّغَتْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْجَلْ رَحِمَهُمُوهُ
 سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا یوم الخرو کو تو فرمایا یہ کون سا دن ہے اور یہاں
 کیا اسی حدیث کو جیسے اوپر گذر اے مگر اس میں غزوان کا ذکر نہیں ہے دو روایتیں ہوں گے کاٹنے کا
 اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہی جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس میں اس
 شہر میں اس دن تک جب ملے گے تم اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا صحابہ نے کہا ہاں آپ
 پہنچا دیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو، آپ نے فرمایا اے اللہ تو کو رہو **بَابُ صِحَّةِ الْإِثْرَارِ**
بِالْقَتْلِ وَفَدَاكَ يَدَايَ الْقَدِيلِ مِنَ الْقَتْلِ دایہ تختہ بالکلیب العفو مینہ قتل
 کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالہ کر دین گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا صحیح
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ دَرَّاجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا قَالَ إِنَّ كَنَاعَةَ مَعَ الرَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُولُ أَخَذَ بِنِيعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَقْتُلُ أَخِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَقْتُلْتُ عَلَيْهِ
الْبَيْتَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتَهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ يَخْتِطُّ فِي بَيْعَةٍ فَمَضَى
فَأَعْضَيْتُ فَنَزَرْتُهُ بِالْهَامِ عَلَى قَرْنِهِ قَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَالِي مَا لِي إِلَّا كِسَافِي وَنَاسِي قَالَ كَثُرَى
قَوْمَكَ يَسْتُرُونَكَ قَالَ أَهْوَنَ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَزَهَى إِلَيْهِ بِنِيعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ
صَاحِبِكَ فَأَنْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَكَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَكَ
فَضْوَمَتْلَهُ فَرَجَعَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَّغْنِي أَنَّكَ قُتِلْتَ إِنَّ قَتْلَكَ فَهُوَ مِثْلُهُ وَآخِذٌ
بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِأَنْتَ وَأَنْتَ صَاحِبُ

فَقَالَ لَهُ مَقَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْعَلُ عَنِّي قَالَ إِنْ مَنَعَنِي بَنُ سَالِحٍ
فَلَا كُنْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ إِنِّي أَتَيْتُ فَقَالَ حَدِّثْنِي يَا بَنُ إِسْمَاعِيلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَهُ أَنْ يَفْعُو عَنْهُ كَأَنِّي عَلِمْتُهُ بَنُ دَاوُدَ بْنِ
ہے اور سننا اپنے باپ سے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لا گیا جس نے مار ڈالا تھا
ایک شخص کو آپؐ اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اُس کے گلے میں ایک تہہ
ہنا جبکو وہ پہنچ رہا تھا جب بیٹھ سوڑ کر چلا تو آپؐ نے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جاویں گے
ف مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں بنیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتھیار لیکر ایک دوسرے
کو مارنے کے لیے اڑھیں اور اس موقع پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے
تئیں بھی اس میں دخل بھجو اور سعادت کر دینے پر رضی ہو جاوے جس پر پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قاتل
کرے گا تو وہ اُس کی مثل ہو گا جس کی ایک معنی یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ وہ اس کی طرح جہنم میں جاوے گا
حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپؐ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارتا تھا عربی میں ایسی کلام کو تغیر
کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے
کہا ہے کہ مصلحت کو لحاظ سے تعریف مستحب ہو مثلاً ایک شخص خون کرنے والا ہو اور یہ سلسلہ پوچھے کہ
خون کی توبہ درست ہے وہ اُس کے جواب میں یوں کہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحبت منتقل
ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول صحیح نہ
ہو (نودی مختصراً) **ف** ایک شخص اُس سے جا کر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا
وہ بیان کیا اور اُس نے قاتل کو چھوڑ دیا یہ اسمعیل بن سالم نے کہا میں نے حبیب بن ابی ثابت سے بیان کیا
انہوں نے کہا مجھ سے ابن اسود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا مسلمان
کر لیں اور اسے نکال کر کیا **بَابُ دِيَةِ الْيَتِيمِ وَدِيَةِ الدَّيْتِ فِي قَتْلِ الْخَطَا**
شَبِيهِ الْعَدِ عَلَى عَاقِلِهِ الْبَايَ فِي مِثْ كُوجِي دِيَتِ اور قتل خطا اور شیعہ عہد کی دیت کا بیان **بَابُ**
إِذْ كَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَمْرًا بَيْنَ مِزْنِهِ ذَيْلِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى
فَطَرَحَتْ جَنْبَيْهَا فَفَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ترجمہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہر ذیل کی دو صورتیں لڑیں اور ایک سے دوسری کہ

مارا اس کا بچہ گر پڑا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا **ف** خواد
 بچہ ہو یا بچی لونڈی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مردہ کے تو اس
 میں پوری ویت واجب ہوگی یعنی سوانٹ مرد کے لیے اور بچا پس عورت کے لیے اور یہ ویت عاقلہ پر ہوگی
 نہ مجرم کی ذات پر یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم
 کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک مجرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ
 نہ ہوگا **س** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ قَضَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 سَلَّمَ فِیْ جَنَّتِیْنِ امْرَاۃً مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مِیْتَکَ یَحْضُہُ عَبْدٌ اَوْ اَمْتٌ تَحْرَانِ الْمَرْاۃُ
 اَلَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا بِالْغَرِّ وَتَوَفَّیْتُ فَقَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَانَ مِیْدَانِہَا
 لِبَنَیْنِہَا وَفِیْجَہَا اَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِہَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی عورت کے پیٹ کے سبجے میں ایک غلام یا ایک
 لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کو بچے مردہ دینے کا حکم ہوا وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس
 کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور ویت مارنے والے کے گنہگاروں پر ہے **س** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّهُ تَعَالٰی عَنَّا قَالَ اَفْتَلَلْتُ امْرَاۃً تَانِ مِنْہُ تَدِیْلُ فَرَمَتْ بِحَدَّیْہُمَا الْاُخْرٰی رَجَعَتْ فَقَضٰی
 وَمَا وَبَطْنِہَا نَاخَتَہُمَا اِلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَقَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَنَّ رِبَّیْہُ جَنَّتِیْنِہَا عَمْرٌ عَبْدٌ اَوْ رَاۡیِدٌ وَقَضٰی بِدِیْرَةِ الْمَرْاۃِ عَلٰی عَاقِلَتِہَا رَوَّیْہَا
 وَلَکَہَا وَمِنْ مَعَصِرَہُ فَقَالَ حَمَلْتُ بِنَ النَّابِغَةِ الْهَتْرٰی یَا رَسُولَ اللّٰهِ کَیْفَ اَعْمَمَ مِنْ لَآ
 شَرِبَ لَکَ اَکَلْ لَکَ اَطْلَقَ لَکَ اَسْتَعْلَیْ لَکَ اَلِکَ یَطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا کَانَ مِنْ اِخْوَانِ اَلْحِکْمَانِ مِنْ اَجْلِ سَبْعِہُ الَّذِیْ یَسْتَعْمِلُ **ترجمہ** ابوہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں بنی لحيان کی ایک قبیلہ ہوا کی لڑکی میں نے دوسری کو پیتر
 سے مارا اور دوسری مرگئی اس کا بچہ بھی مر گیا **ف** یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسری
 کی لکڑی سے مارا لونڈی علیہ الرحمۃ نے کہا مارا جو پیتر ہوا پیتر اور جو پیٹ لکڑی سے جس سے اکثر آدمی پیتر
 کرتا وہی سٹپہ عمدہ ہے اس میں کنبے والوں پر ویت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس
 کی ذات پر ویت ہوتی ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوسکے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا یہ دینی اور عورت کی دیت مارنے والوں
 کے کہنے والے دین اور اس عورت کا وارث اسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھ ہوں رحیل بن
 نابغہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر تاوان دین اوسکا جس نے نہ پایا نہ کہا یا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا یعنی
 لغو ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں کا بہانی ہے ایسے قافیہ دار عبارت بولنے
 کی وجہ سے **ف** علمائے کہا آپ اوسکی برائی کی دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اوس نے حکم شرع
 کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا
 سچ مذموم ہے وہ صحیح جو احادیث میں بھی وارد ہوا ہے اور خلافت شرع نہ ہو **ع** حضرت
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَقْتَلْتُ اَمْرَاً تَارَیْنِیْ وَ سَاوِیَ الْحَدِیْثَ بِقَصْدِہٖ وَ لَمْ یَنْ کُ
 وَ دَرَّحَہَا وَ لَدَہَا وَ مَرَّحَہَا فَقَالَ قَاتِلْ کَیْفَ نَقُولُ وَ لَمْ یَسْمَعْ حَمَلُ بْنُ مَالِکٍ
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دوسری حدیث ہو ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہو اور اس عورت کا
 وارث اسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا ملک یہ
 ہے کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دینا ایسے کی جس نے نہ پایا نہ کہا یا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا **ع**
 الْمُخِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ خَرَبْتُ اَمْرَاً خَرَقَتْہَا بِعُمُوْدٍ فُسْطَاطٍ وَ هِیَ حَبْلٌ نَقَطَتْہَا کَاکَ
 وَ اِحْدَاہُمَا اِلَیَّ نِیْۃً قَالَ یَحْجِلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِیۃً الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰی
 عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ عَمْرَۃً لِّمَا فِیْ بَطْنِہَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنْتُمْ دِیۃٌ مِّنْ
 لَاْ اَکَلْ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَحْلَ فِیْمُنْکُمْ ذٰلِکَ یُطْلَقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسْتَحْلَ کَمِیۃٍ الْاَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَیْہِ حُرُّ الدِّیۃِ ترجمہ بن شعبہ سے روایت ہو
 ایک عورت نے اپنے سوت کو ڈیرے کی ٹکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی سرگئی اُن میں سے ایک بنی
 لیجان کی عورت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کہنے والوں سے
 دلای اور پیٹ کو بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر
 تاوان دین اسکا جس نے نہ پایا نہ کہا یا نہ چلایا ایسا تو گیا آیا آپ نے فرمایا بدوین کی طرح قافیہ دار
 عبارت بولنا ہے اور وجہ کیا اور نہ دیت کو **ع** الْمُخِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ اَمْرَاً
 نَقَطَتْ خَرَقَتْہَا بِعُمُوْدٍ فُسْطَاطٍ فَاِنِّیْ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَضٰی

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رکنا تہہ پاؤں
دینار یا زیادہ کے مال میں کاٹتے **ف** زوی نے کہا جو رکنا تہہ بالا جماع کا نا جاوے گا
لیکن چوری کے نصاب میں علما کا اختلاف ہے اہل ظاہر کے نزدیک نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل کثیر ہر
چیز کی چوری میں نا تہہ کا نا جاوے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن
بصری اور خواجہ سے اور جمہور علما کے نزدیک نصاب شرط ہے اختلاف ہے اور اس کے مقدار میں
تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اسقدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور
احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرہ اور ابن ابی لیلے کے نزدیک پانچ
درم اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی
اقوال مردود ہیں اور مخالفت ابن حریث صریح کے (انتہی مختصراً) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ عَمَّا سَمِعَهُ فِي
هَذِهِ الْأَسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَعَزَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي دُعْبٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ**
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کا نا تہہ نہ کا نا جاوے گا مگر جو بتائی دینار یا زیادہ کی چوری میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ يَدُ الْإِنْسَانِ إِلَّا فِي دُعْبٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اوہوں نے سنا جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو رکنا تہہ نہ کا نا جاوے گا مگر جو بتائی دینار یا زیادہ کی
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي دُعْبٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَادِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تَقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِينَ لِحْيَةٍ حَجَفَةٍ أَوْ ثَلَاثِينَ وَكَلَاهُمَا دُونَيْنِ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ نے
کہا جو رکنا تہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں کٹاؤں گے کم قیمت میں حنفہ ہو یا
تیس یا دونوں قیمت دار میں حنفہ تبعا یم کے مہاجر مفتوحہ ہر جیم مفتوحہ اور تیس دونوں کھتر

میں اسی طرح جن کو کہتے ہیں جس سے اڑکی جادے **عَنْ** ہذا یہذا الا سناؤ نحو حدیث
 ابن مسعود عن حمید الزدجلی وقت حلیہ عبد التحمید وَاِنْ اُسَامَةُ دُهِوْكَ مِثْلُ دُنْ
 قَمِيْنٍ مَرْجَمَةٍ دُهِوْ جَوَادِرْ كَذَرَا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَادَ قَانِي مِصْرَ قِيَمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ مَرْجَمَةٍ عَبْدِ الْمَدِيْنِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا ہے کہ اسے کی چوری میں جس کی قیمت تین
 درم تھی **ف** یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اس کی تاویل یہ
 کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہون گئے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتِثِلُ حَدِيْثُ يَحْيَى عَنْ يَمَالِكٍ غَيْرَ اَنْ يَنْتِثِلُ
 قَالَ قِيَمَتُهُ دُهِوْكَمُ قَالَ فَتَنَ تَخْلَاخَةً دَرَاهِمٍ مَرْجَمَةٍ دُهِوْ جَوَادِرْ كَذَرَا **عَنْ** ابْنِ مَرْجَمَةٍ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ
 يَكْرِوْهُ الْبَيْضَةُ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَكْرِوْهُ الْحَبْلُ فَتَقْطَعُ يَدُهُ مَرْجَمَةٍ دُهِوْ جَوَادِرْ كَذَرَا
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چور اسے اندر
 کو پہر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چور اسے رسی کو پہر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا **ف** اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہو لعنت ہو ظالم پر یا کاذب پر یا
 بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لیرے اور غضبوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک
 اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جاوے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے **عَنْ** ابْنِ
 يَهْدَى الْاَوْسَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَاِنْ سَرَقَ بَيْضَةً مَرْجَمَةٍ دُهِوْ جَوَادِرْ كَذَرَا
 اور پھر **بَابُ** قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَعَدِيْدٍ وَالتَّحْرِجُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْخُذُوْدِ
 چور اگرچہ شریف ہو اسکا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ فَرَسًا
 اَهْمَهُمْ شَانُ الْمَرْأَةِ الْخُذُوْدِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يَكْلَمُ فَيُخَارِ سُوْلُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَكْلَمُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَبِ
 رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْلَمُهُ اُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَقَطُ فِي حُلٍّ مِنْ خُذُوْدِ اللهِ لَمْ يَقَامْ كَاخْطَبَ فَقَالَ اَيْضًا

نَزَّلَهُ الْوَحْيَ سِرًّا فِي سَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّامِيُّ بَعْدَ بَعْدٍ عَلَيْهِ إِلَّا اسْمَهُ بَنُ زَيْدٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَكْرَةً فَمِنْهَا اسْمُهُ بَنُ زَيْدٍ فَتَكُونُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشْفَعُ فِي
 خَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ فَقَالَ اسْمُهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ
 الْغَيْثُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْخَبَطَ دَانُشُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى سَامُوهَا هَلَا
 لَمْ تَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَأَمَّا أَهْلُكَ الَّذِينَ مَرَّقَ بَيْدُكُمْ أَهْلُكُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ
 تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ السَّكْرَةَ وَإِنِّي وَالَّذِي كُنْتُ بِيَدِهِ لَوَأْتُ
 قَاطِبَةً نَعْيِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ سَرَقَتْ لِقَطْعَتِ يَدِهَا ثُمَّ أَمَرْتُ بِكَ الْوَحْيَ
 الْوَحْيَ سَرَقَتْ لِقَطْعَتِ يَدِهَا قَالُوا لَوْ لَوْ قَالَ ابْنُ شَوَّابٍ قَالَ عُرُوْدَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ تَكُنْ تَوْبِيحًا بَعْدَ وَتَرْجِيحًا وَكَانَتْ نَائِيًا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهُ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَحِمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 سَ رَوَايَتُ هِيَ قَرِيشُ كَوْنُكَ بِيَدِهَا هِيَ أَسْ عَدَّتْ كِي جَسَّ نَسْ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَے زَمَانِے مَیْنِ
 كَمُفْتَحِ ہوا چوری كی لوگوں نے کہا كون كہے گا اس بابی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوں ہوں
 كہا اتنی جرات كون كر سكتا ہے آپ كے سامنے سو اسامہ بن زید كے جو چہیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 كا اخروہ عورت امی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس اور اسامہ نے سفارش كی آپ كے چہرے كا
 رنگ بدل گيا (غصہ سے) اور فرمایا تو اللہ تعالی كی حدین سفارش كر تا ہے اسامہ نے كہا یا رسول اللہ
 میرے لیے دعا كیجیے معافی كی جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كپڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا
 پہلے اللہ تعالی كی تفریق كی جسیر اور سكر شایان ہر بہر فرمایا بعد اُس كے تم سے پہلے لوگوں كو تباہ كیا اسی
 بات نے جب ادن مین عزت دار آدمی چوری كر تا تو اُس كو چوڑو دیو اور جب عرب نا توان كر تا تو ادبیر
 حد قائم كرتے اور مین قسم اُس كی جس كے ہاتھ مین میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم كی بیٹی ہر چوری كرے تو اُس كا ہاتھ كاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمائی
 كہا ہاتھ كاٹنے كے بعد اوہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اُس نے نکاح كر لیا وہ میرے پاس آئی

میں اس کے مطالب کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی تھی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** قَالَتْ كَانَتْ أُمُّهُ وَتَحْذَرُ مِنْهُ تَشْتَعِلُ الْمَتَاعَ وَتَحْذَرُ فَأَمَّا الرَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَتْ يَدَهَا فَكَانَتْ أَهْلُهَا اسْمَاءَ فَكَانُوا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهَا
 لِحَذَرِ ذِكْرِ تَحْذَرُ حَدِيثُ اللَّيْثِ وَجَبُولُسَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ حَضَرَتْ عَائِشَةَ صَدِيقَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 سے روایت ہے کہ ایک عورت مخزومی باب مانگ کر لیتی یہ بکر جاتی تھی یعنی یہ بھی اوسکی عادت تھی نہ
 یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لیکر بکر جانا سقو نہیں ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے اور احمد اور
 اسحاق کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا **قَالَ** تَوْجِبُ ابْنُ رَجَبٍ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ
 حکم کیا اسکا ہاتھ کاٹنے کے لیے اس کے لوگوں نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا یہ اس طرح بیان کیا جیسے اور پگنڈا **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** أَنَّ أُمَّهُ مَرَّتْ مِنْ بَنِي
 تَحْذَرُ وَمَرَّتْ نَأَى رَحِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَتْ يَدَهَا رَفَعَتْ يَدَهَا رَفَعَتْ يَدَهَا رَفَعَتْ يَدَهَا رَفَعَتْ يَدَهَا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ لَوْ كَانَتْ فَارِحَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 لَفُطِّعَتْ يَدُهَا فَفُطِّعَتْ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ امُ الْمُؤْمِنِينَ
 اس کا بیان حد کا بیان **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ وَاعِظِي خُذْ وَاعِظِي خُذْ وَاعِظِي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ
 لِعَنْ سَبِيلًا أَلْبَسَ بِأَلْبِسَ جِلْدُ مِائَةِ دَفْعٍ سَنَةٍ وَالْثِيَابُ جِلْدُ مِائَةِ وَالْثِيَابُ جِلْدُ مِائَةِ وَالْثِيَابُ جِلْدُ مِائَةِ
 ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ کر سیکھ کر
 بوجہ سے (شرح کی باتیں) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک اذکار لکالی جب بکر بکر سے سیکھ کر سیکھ کر
 لگاؤ اور ایک سال کے لیے ہاگے باہر کر دو اور شیب ٹیب کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پھر دن سو مار ڈالو
 نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بکر جب نہا کرے بکر سے یا شیب سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑنیگا اور ایک سال کے
 لیے جلاوطن ہوگا اور شیبہ کو رجم کریں گے اسی طرح شیب اگر نہا کرے بکر سے تو شیبہ کو رجم کریں گے اور
 بکر کو سو کوڑے لگاویں گے اور ایک برس کے لیے جلاوطن کریں گے اور بکر سے مراد وہ عورت ہے جس نے
 بکر کا صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علما نے اجماع کیا ہے کہ بکر
 نہا کرے تو سو کوڑے لگاویں گے اور شیبہ کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں البتہ خوارج اور

بعض مستزاد و مستقل ہو کر ادنیٰ ہونے پر جم کا انکار کیا ہے اور غیب کو پہلے کوڑھ لگائے جاوے گئے پھر رحم
 کرین گئے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جہود علماء کے نزدیک صرف رحم
 کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلا وطن کرین گئے مردہ ہوا عورت نام شافعی اور جہود علماء کا یہی
 قول ہے اور حرج کے نزدیک نفی وجہ نہیں ہے اور بکر اور داؤد اسی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے اور انہیں
 مختصراً **عَلَيْهِمْ قِتَادَةٌ بِطَلَا الْاَلْسِنَا وَمِثْلُهُ** ترجمہ وہی جواب دہ گندرا **عَلَيْهِمْ قِتَادَةٌ**
ابْنِ الصَّامِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ كَرِهَ لِذَلِكَ وَتَرْتَبَكَ لَهُ وَحْمَةٌ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَكُنِيَ كَذَلِكَ تَلَكَّاتَا
مُرَرَّتَيْنِ حَتَّى قَالَ خُذْ دَاعِيَتِي فَكَلَّ اللَّهُ لَعْنَتُكَ سَيِّدَاكَ الْغَيْبُ بِالْبَيْتِ الْبَيْتِ يَا بَكْرُ
الْقَيْبُ جَلَدٌ مِائَةً لَمْ يَرْجَمْ بِالْحَجَّارَةِ وَالْيَاكُورُ جَلَدٌ مِائَةً لَمْ تَنْفُسْ سَنَةً ترجمہ عبادہ بن
 صامت سورت ایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اور تری نوا آپ کو سختی معلوم ہوتی اور جہود
 مبارک پریشی کا رنگ آجاتا ایک دن آپ پر وحی اور تری آپ کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی ہوتی
 ہو گئی تو آپ نے فرمایا سیکہہ لوجہ سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے رستہ کر دیا اگر غیب غیب ہوتا کرے
 اور بکر سے تو غیب کو سو کوڑے لگا کر رنگار کرین گئے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دین گئے
 ایک سال کے لیے **عَلَيْهِمْ قِتَادَةٌ بِطَلَا الْاَلْسِنَا وَغَيْرَاتٍ فِي حَالِهِمْ نَبِيَّا الرَّحْمَنِ جَلَدٌ وَنُفَعِي**
وَالْقَيْبُ جَلَدٌ وَبِرَّجْمٍ لَا يَدُكُنْ سَنَةً وَلَا مِائَةً ترجمہ وہی جواب دہ گندرا اس میں ایک
 سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے **عَلَيْهِمْ قِتَادَةٌ بِطَلَا الْاَلْسِنَا وَغَيْرَاتٍ فِي حَالِهِمْ نَبِيَّا الرَّحْمَنِ جَلَدٌ وَنُفَعِي**
يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَفَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هُوَ حَالُ الرَّحْمَنِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ حَمَامًا
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّحْمَنِ تَرَاهَا دُرِّيًّا هَا وَعَقْلًا هَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا بِلَا نَاسِي
أَنَّ طَالَ يَالْتَمَسُ دَمَانٌ أَنْ يَفِيكَ قَاتِلُ مَا حَيْدُ الرَّحْمَنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَفِيكَوْا بِمَنْزِلِ فَرِيضَةٍ
أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَأَنَّ الرَّحْمَنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَادَ إِذَا أَحْصَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ لَا عِيْدَاتُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سورت ایت ہر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھتے تھے ادنیٰ ہونے کہا اللہ جل شانہ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رحیم کی آیت
 تھی **لَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ دُنْيَا كَانُ رَجُومًا** لیکن اس کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے (ہم نے اس
 آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رحیم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رحیم کیا
 میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزری تو کوئی یہ نہ کہہ کر گئے ہم کو تو اللہ کی کتاب میں رحیم نہیں بتا پر گمراہ
 ہو جاوے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اذنا را (یہ کہنا حضرت عمر کا صحیح ہوا اور خواجہ نے
 یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بیشک جہم حق سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محض ہو کر زنا کرے مرد
 ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل ہو یا خود اقرار کرے **ف** تو ہی نے کہا یہ حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا
 کی حد لگا دیں گے اور مالک بھی یہی قول ہے بشرطیکہ حیر جماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پر دیسی نہ ہو
 جو یہ کہ حمل خاوند سے ہو یا مولیٰ سے ہے اور شامی اور ابو حنیفہ اور جہود علماء کے نزدیک صرف حمل کے
 نمود ہونے سے حد نہیں پڑے گی جب تک نہ گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے **سُحِّلَ لِلْعَجْرَةِ**
بُطْنُ الْاِسْتَاذِ ترجمہ وہی حوا و پر گمراہ **مُحَمَّدٌ آيَةُ رَبِّهِ رُخْفُ** **اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **قَالَ**
اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّجْدِ فَتَدَاہُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ نَكَرْتَن عَنْهُ فَتَسْتَنْتِلُنَا رَجُلًا **فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْ زَنَيْتُ نَكَرْتَن**
عَنْهُ حَقِّيْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَرْبَع مَرَّاتٍ فَلَا تَشْهَدْ عَلٰی نَفْسِيْ اَرْبَع شَعَادَاتٍ دَعَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيَّاكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَّ اَحْصَدِيْتُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذْهَبُوْا بِہٖ فَاَجْمُوْہُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَمِیْعٍ حَابِزٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ فَكُنْتُ فِیْمِنْ رَجُلٍ فَرَجَمَہُ بِالْمِصْلِ فَكَلَّمَا اَذْلَقَتْہُ
الرَّجْمَ اَسْرَہُ هَرَبَ نَادَرْتُمَاہُ بِالْحُوْدَةِ فَرَجَمَہُ قَالَ مَسْرُوْرٌ وَرَدَّہُ الْکَلْبُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بِرَحْلِ الدِّبْنِ مَسْرُوْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِطْنُ الْاِسْتَاذِ مِثْلُہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں اور
 پکارا آپ کو کہتے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا آپ اوس کی طرٹ سو منہ پیر لیا وہ در سطرٹ سو آیا اوس کو
 لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا تو اوس کی طرٹ سو منہ پیر کیا پھر اٹھا کہ چاہیہ اوس کو اٹھا لیا **ابو حنیفہ** اور اہل کوفہ اور اہل

ہے کہ زمانہ ثابت نہیں ہوتی جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار
 کافی ہو بدیل دوسری حدیث کو اور ابن ابی لیلیہ کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے
و جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ نے اُسکو بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے **ش** اس لیے
 کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جاوے اور مسلمان کی جان سلامت رہے اگر یہ امت مسلمہ کے آپ اقرار
 کی قوم والوں سے اُسکا حال پوچھا تو انہوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس سے یہ لکھا کہ مجنون کا اقرار
 صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہے اور سب پر اجماع ہے (نودی) **ف** وہ بولا نہیں آپ (پوچھا)
 تو محسن ہے ایسے ثریب ہے اس کے معنی اور پگڈرے (وہ بولا مان تیا آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو
 لے جاؤ اور سنگسار کرو) اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہو نا ضرور نہیں (جابر نے کہا ہمارے اُسکو
 رجم کیا عید گاہ میں (ماہجنا نے کامصلی نودی نے کہا اس سے یہ لکھا کہ عید اور جہانم کی نماز کے لیے جو
 سپاہیان ہوں اُسکا حکم صحابہ کا نہیں ہے) جب پتھروں کی تیزی اور سکو چور کیوں نہ تو بھاگتا پھر ہم نے اسکو حرمین
 پایادمان پتھروں کے مار ڈالا **ف** نودی نے کہا شافعی اسکا حکم نزدیک جس نے زمانہ کا اقرار
 کیا ہوا اور وہ پتھر مارے وقت پہاگڑا اور سکو چور دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جاوے تو اسکو چور
 گئے ورنہ رجم کریں گے اور مالک کے نزدیک اسکا پوچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ
 علیہ کی دلیل یہ ہے جو ابو داؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تم نے اسکو چور کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرے
 اور اسد ثقیل اسکی توبہ قبول کرتا **انتہ مختصر احسن** **الرَّحْمَةُ بَظَلِّ الْاِسْتِغَاثَةِ اَيْضًا وَفِي حَدِيثٍ**
جَمِيعًا كَالْاَبْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ سَمْعَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرْتُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ رَجْمِهِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِذَا
عَقِيلُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجْمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَكْتَارِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ مَا عَرَبُ مَلَاكَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى
عَنْهُ حِينَ يَخْرُجُ إِلَيْهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ تَمِيمٌ اعْتَصَلَ لَبْسَ عَلَيْهِ رِدَائِهِ
فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكُكَ قَالَ
لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ ذَنَّبَ الْاَخِيرَ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَلَعَ فَقَالَ اَلَا كَيْفَ نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اعْتَصَلَ لَهُمُ لَهُ تَبْيِيكُ الْكَلْبِ الْكَلْبِ يَسْتَحْبُّ أَحَدُهُمُ الْكَلْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ تَبْيِيكِي مِنْ أَحَدِهِ

کہ کثرت سے حجہ جابر بن سمرہ روایت فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ ربیع الاول کو مکہ حریفہ لائے گئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ ایک شخص تھے ٹہکنے ٹانھے اور یہ چادر نہ تھی ریشے اور وقت اُن کا بہن نکلتا تھا انہوں نے جابر بارزنا کا اقرار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تو نے ٹہکنے کا بوسہ لیا ہو گا یا ساس کیا ہو گا مفسد حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ اپنا اقرار سب پر جابوین اور ادن کی جان کچھ جاوے اس حدیث کو یہ لکھا جازنا کا اقرار کرے امام اوس کو اس طرح سے تعلیم دیوے اور اگر وہ پہر جاوے تو اس کو مواخذہ نہ کرے اور تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پہر نہ ادن میں صحیح ہے **فتا** ما غزولانہین تم خدا کی اس لائق نے دنیا کی جب آپ نے ادن کو رجیم کیا پہر فرمایا جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی کسی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت جلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تہڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے دودھ سورا دیتی ہے) تم خدا کی اگر امہ مجھ کو قدرت دے گا الیہ کسی یہ تو میں اوس کو سزا دوں گا (تا کہ دوسروں کو عبرت ہو) **صحیح** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعث ذی عضلات علیہ راناک و قد ذی فدودہ موتین شکر امیر فرجیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کنتم ناعلاً فی سبیل اللہ فخلت احدکم ینبئ نیک النیس ینبئ الخ الا ان احدکم من الکثبة ان اللہ لا یمکن من احد منهم الا جعلتہ نکالاً او نکلتہ قال فحدثتہ سید ابن جبیر فقال انہ ذکاء اذ کبع مکررات **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹہکنے ٹانھے مضبوط ازار باندھی ہوئے آیا اوس نے زنا کی تھی آپ نے دوبار اوس کی بات کو ٹالا بہر حکم کیا وہ سنسنا کر کیا گیا بعد اوس کے آپ نے فرمایا جب ہم نکلتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تہڑا دودھ دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب میرے تابعین الیہ شخص کو دیکھا میں اوس کو ایسی سزا دوں گا جو بضعیت ہو دوسروں کے لیے۔ راوی نے کہا سیر یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انہوں نے کہا آپ جابر بار اوس کی بات کو ٹالا **صحیح** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث

ابن جعفر ذواتہ شبابہ علی قولہ فدوہ مرتکبہ وفي حدیثی عنہ عنہ
 وثلاثا ترجمہ وہی جواب پر گذرا سہل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لما عزمین مالک بنی النبی اللہ تعالیٰ عنہما ان یلغی عنک قال وما
 بکفک عتی قال بکفی اذک وقعت بجا ربه الی فلان قال نعم فشیءک اذ بع شیءک اذ
 شہد امریہ فترجمہ عبدالمعین بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے معاویہ بن مالک سے پوچھا جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے یا غلط ہے کہ وہ کیا خبر ہے آپ فرمایا
 تو نے جماع کیا فلان لوگوں کی لڑائی سے معاویہ نے کہا مان سچ ہے میرا اس نے چار بار اقرار کیا آپ نے حکم کیا
 بہرہ میں سے مارا گیا سہل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان یلغی عنک قال نعم فشیءک اذ بع شیءک اذ
 الی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اصبت فاحیثہ فاکفہ علی
 فدوہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا قال فشرک قال قومہ فقالوا اما نلکدیمہ بائنا الی
 انہ اصاب شیئا یدی انہ لا یخیرجہ منہ الا ان یقام فیہ والحمد لله رب العالمین رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فامرنا ان نرجسہ قال فانطلق کتابیہ الی یخیر العرفی قال نعم او نقتاہ
 لاخیرنا کہ قدمیناہ یا لوظام والمرد الخوف قال فاشتد واشتدنا خلفہ حتی
 عزم الخوف فانتصب لنا قدمیناہ یجلا منہ الحدة یخیر الخافۃ حتی سکت قال ثم
 قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فی العشیق قال اوکم انطلقنا غرا
 فی سبیل یخلف رجل فی غیا انالہ یدیک کندیب التئیس علی ان لا اوتی یدخل فذلک
 الا نکلت یہ قال نعم استخضر لہ ولکسیہ ترجمہ ابو سعید روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا
 جس کا نام معاویہ بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ سے گناہ ہوا ہے تو
 سزا دیجیو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بار اس کی بات کو ٹال دیا یا ہر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا
 اور کہا حال کہیں محبوب تو نہیں ہے (اور وہوں نے کہا اس کو کوئی بیگاری نہیں مگر اس سے ایسا کام ہو
 گیا ہے وہ سچتا ہے اور اس کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے حکم کیا کہ اس کو رجم کرنے کا حکم اس کو لیکر چلے بقیع الغرقہ (مدینہ کا قبرستان
 ہے یا امیر ماضی بقیع کو کہہ سکتے) کی طرف نہ گئے اور اس کو باز نہ دیا اس کے لیے گواہ کو دیا

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَلَّ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ نِزَارُ الرَّابِعَةِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ
 أَطْعَمْتَنِي فَقَالَ مِنَ الْبُرْطَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَهُ جُنُونٌ فَأَخْبَرَ
 أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشْرَبْتَنِي فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَحَهَا فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ لِيْهِ خَصِيْرًا
 قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْدَيْتَنِي فَقَالَ نَعَمْ فَأَمْرِي بِهِ فَدَجَّجِمَ كَمَا كَانَ
 النَّاسُ فِيْهِ فِيْ قَتْلَيْنِ قَاتِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَكَمْتُ لَقَدْ أَحَاكَمْتُ بِهِ خَطِيئَتُهُ رَفَايِلُ
 يَقُولُ مَا تَوْبَةُ أَفْعَلُ مِنْ تَوْبَةٍ مَا عَزَى رَحْمَتِي اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ بَيْدِهِ ثُمَّ قَالَ أَفْتَلَيْتَنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَيْتُوا بَيْنَ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ
 أَوْ ثَلَاثَةَ شُحْرٍ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُلُوسٌ سَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ
 اسْتَغْفِرُ الْمَاءَ غَرِبَ مَا لَكَ رَحْمَتِي اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَا عَزَبَ مِنْ مَالِهِ
 وَرَحْمَتِي اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ قَوْمٌ لَوْ قُضِمَتْ
 بَيْنَهُمْ لَوْ سَعَتْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ جَاءَتْهُ أَمْرَةٌ مِنْ غَا مِلْ مِنْ أَلَدٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 طَعِمْتُ فِي فَقَالَ وَيْلَكَ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَدَّدْتُ
 كَمَا رَدَدْتِ مَا عَزَبَ مِنْ مَالِي قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنَّهَا حَبْلٌ مِنَ الْبُرْطَانَا فَقَالَ أَنْتِ تَأْتِيْتَنِي
 فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَقْضِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ فَكَقَلْتُمَا رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ كَانَ
 الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ الْعَانِدِيَّةُ فَقَالَ إِذَا لَا تَرَجُّهُ وَأَنْدَحْ وَلَكُمَا
 صَغِيرًا لَيْسَ مِنْهُ يُؤْزِنَعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الرَّبِّ بِكَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَوَجَّهَهَا
 ثُمَّ جَمَعَ بَرِيدَهُ سَوَدَايْتِ هُوَ مَعْرُوبٌ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْأَمَايَا أَوْ كُنْهِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَاكٍ
 كَيْفَ جَمَعْتُكَ أَبِى نَفَرَايَا ارْجِعِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى سَخِشَ بَاكٍ أَوْ تَوْبَةٍ كَرْتُوْرِي دَوْرُوهُ لَوْ كَرْتُوْرِي
 آيَا أَوْ كُنْهِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَاكٍ كَيْفَ جَمَعْتُكَ أَبِى إِيْسَاهِي فَرَايَا هُوَ نَزَمِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ كَمَا اسْر
 حَدِيثُ سَوِيْدُ نَكَلَايَا كَيْفَ كُنَا هُوَ رُثَّ جَاتَايَا أَوْ رِيْهِ صِرَاحًا مَوْجُوْدِيْهِ عِبَادَةٍ مِنْ صَارَتْ كِيْ رُوَيْتَا
 كَيْفَ جَمَعْتُكَ أَبِى كُنَا هُوَ كَيْفَ بَرُونِيَا مِنْ أَوْسَكِي سُرَاطِي تُوُوْهِى كَفَارُهُ هُوَ كِيَا أَوْ رِيْهِ نَهِيْنِ جَانَتْ كِيْ كَا
 خِلَافَاتِ اسْمِيْنِ أَوْ رِيْهِ هِيْ ثَابِتُ هُوَا كَيْفَ كُنَا هُوَ هِيْ تُوْرِيْهِ سَعَا فَرُوْجَاتَايَا أَوْ رَا سِيْرَ اِجْمَاعِ هِيْ
 سَلْمَانُونَ كَا أَوْ رَقْلُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا خِلَافَاتِ هُوَا تُوُوْهِى هُوَا جَمَعْتُكَ

مرتب ہوا تو آپؐ فرمایا میں کہ ہے سہ ہاں کروں تجھ کو ماعتز نے کہا زنا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
 سے بچ چکا کیا اس کو جنوں سے معلوم ہوا وہ مجنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا اُس نے شراب پیاتے ایک شخص
 کھڑا ہوا اور اُس کا منہ سونگھا تو شراب کی دہنیں باقی بہر آئے فرمایا (ماعتز سے) کیا تو نے زنا کی وہ بولا
 ہاں آپؐ نے حکم کیا وہ پتھر دن ہوا مارا گیا اب اس کو باب میں لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعتز
 ہوا گناہ نے اُس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعتز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر ایمان اور اپنا ماتہ آپؐ کے ماتہ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پتھر دن سے مار ڈالیے دو تین دن تک
 لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ بیٹھتے تھے آپؐ سلام کیا پھر
 بیٹھ فرمایا دعا مانگو ماعتز کے لیے صحابہ نے کہا اے خلیفہ ماحون ملک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ماعتز نے یہی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک است کر لوگوں میں باہمی جاوے تو سب کو کافی ہو جاوے بعد
 اس کے آپؐ کے پاس ایک عورت آئی غامدی (جو ایک شاخ ہے) انڈو کی (انڈا ایک قبیلہ ہے مشہور)
 اور کہنے لگی یا رسول اللہ پاک کر دیجیے مجھ کو آپؐ فرمایا ارے چل اور دعا مانگ اے سونچش کی اور توبہ کر
 اس کی درگاہ میں عورت نے کہا آپؐ مجھ کو ٹوٹا یا چاہتے ہیں جیسے ماعتز کو ٹوٹا یا تھا آپؐ نے فرمایا تجھے
 کیا ہوا وہ بولی میں پیٹ سے ہوں زنا سے آپؐ نے فرمایا تو خدا دوس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا اچھا ٹھہر جب
 تک تو جھنے (کیونکہ حاملہ کا رحم نہیں ہو سکتا اور آپؐ پر اصحاب ہر سیر طرح کوڑے لگاتا یہاں تک کہ وہ جنور)
 پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جہن تو انصاری جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس آیا اور عرض کیا غامدیہ جن چکی آپؐ نے فرمایا یہی تو ہم اس کو رحم نہیں کریں گے اور اس کے بچے
 کو لے دو وہ کے زچہ دین گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ میں بچے کو دودھ پلوان گات آپؐ نے
 اس کو رحم کیا **ف** سبحان اللہ یہ غامدیہ عورت بہت اور جرات میں مردوں سے زیادہ تھی اللہ سے
 اس کو بچنے **عَنْ** بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَا عِزِينَ مَالِكِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ذَرْزَنَةً
 وَإِنَّ أُرِيدَ أَنْ تُطَهَّرَ فَرَدُّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَدْ زَنَيْتُ
 فَرَدُّهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ تَعْلَمُونَ بِعَقْلِ بَشَرٍ
 تُنْكِنُونَ مِنْهُ فَيَتَنَاقَلُوا مَا تَكْمَلُ الْإِنْفَاذُ فِي الْعَقْلِ مِنْ صَلَاحِ الْخَيْنِ فَيَمْلَأُونِي فَأَنَابَ الثَّالِثَةَ

فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا نَسَاكَ عَنْهُ نَاخِبٌ رَوَاهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِمَقْلَمِهِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسَاءُ حَضَرَ
 لَهُ حَقِيرَةٌ ثُمَّ أَمْرِيهِ ثُمَّ جَمَعَ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَمَنْ
 زَانِيَةٌ رَدَّهَا لَنَا كَانَ الْفُلُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدُّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَا عِزًّا
 فَوَاشِعِي إِنِّي لَجَبَلٌ قَالَتْ إِنَّمَا نَاذِرٌ حَتَّى تَلِدِي قَالَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَمْسَتْ بِالصَّبِيِّ فِي بَيْتِهَا قَالَتْ
 حَتَّى أَفُتِّ وَلَدْتُ لَنَا الْوَحْشَ فَأَصْبَحْتُ وَفُطِطُ قَالَتْ فَلَمَّا فَطِطَتْ أَمْسَتْ بِالصَّبِيِّ فِي بَيْتِهَا كَمَا نَذَرْتُ قَالَتْ هَذَا يَكُونُ
 اللَّهُ وَلَدْتُ لَنَا وَقَدْ أَهْلُ الطَّعَامِ قَدْ نَفَعَ الصَّبِيَّ الرَّجُلُ مِنَ الْعِلْمِ ثُمَّ أَمْرِيهَا كَحَقِيرَةٍ لَهَا إِنْ صَدَرَ هَذَا مَرَّةً
 النَّاسُ كَرِهُوا هَذَا فَيُقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَجْعَلُ فِي رَأْسِهَا تَلْفِظَةً لَدُمَّ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ نَسَاكُ كَيْفَ النَّاسُ يَمْلِكُ
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ سَيِّئَةً أَيُّهَا أَتَقَالُ مَعَكُمْ لَا يَخَالِدُ قَوْلَ الَّذِي نَحْنُ بِيَدِهِ لَهْفًا نَابِتٌ تَوْبَةً لَوْ كُنَّا بِهَا صَالِحِينَ
 مَكِينٍ لَفَعَرْنَا لَهُ ثُمَّ أَمْرِيهَا فَصَلَّ عَلَيْهِمَا وَدَفَنْتُ **ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ**
 سے روایت ہے ماعز بن مالک سلمیٰ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے ظلم کیا
 اپنی جان پر اور زنا کی میں چاہتا ہوں آپ مجھ کو پاک کر میں آپ نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ کچھ
 آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے ان کو پھیر دیا بعد اس کے اون کی قوم کے پاس گیا
 بھیجا اور دریافت کرایا اون کی عقل میں کچھ فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی اونہوں کو کھاسم تو کچھ فتور نہیں
 چاہتے اور اون کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں پھر تیسری بار ماعز آئے آپ نے ان کی قوم کے پاس
 پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا اونہوں نے کہا انکو کوئی بیماری نہیں نہ ان کے عقل میں کچھ فتور ہے
 جب چوتھی بار وہ آئے اور انہوں نے یہی کہا میں نے زنا کی مجھ کو پاک کیجیو حالانکہ توبہ سے یہی پاکی ہو سکتی
 نہیں مگر ماعز کو یہ شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو تو آپ نے ایک گدھا اون کے لیے کہہ دیا یا پھر حکم دیا وہ
 کیسے گئے اُس کے بعد غامدی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے زنا کی مجھ کو پاک کیجیو آپ نے
 اُس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اُس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ایسے بھیجنا
 چاہتے ہیں مجھ پر ماعز کو بھیجا تاہم قسم خدا کی میں تو حاملہ ہوں (تو اب زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا اگر
 تو نہیں لوٹتی (اور توبہ کر کے پاک ہو نا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا جتنے کے بعد جب
 وہ جہنمی تو کچھ کو ایک کپڑی میں لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جتنا جا دس کو دودھ پلا حباس کا
 دودھ چھڑ تو آ رہا نفعی اور احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جنہوں کے بعد جہنم

دودھ کا بندوبست نہ ہو ورنہ دودھ چھین کر ایک انتظار کریں گے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک جتنی بھی
حکم کریں گے (جب اسکا دودھ چٹا تو وہ بچہ کو لیکر آئی اوس کے ہاتھ میں بروٹی کا ایک ٹکڑا تبا اور عرض کرنے
لگی اے بنی اسرائیل کے مین نے اسکا دودھ چھین کر دیا اور یہ کہا نا کہانے لگا ہے آپ وہ بچہ ایک سلمان
کو دید یاد پر درش کے لیے) پھر حکم دیا اور ایک گدہ کہو واگیا اوس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اوس کے
ٹنگسار کرنے کا۔ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر بار تو خون اور کرفلا
کے منہ پر گر اخلالہ نے اسکو مڑا کہا یہ بڑا کہنا اسکا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ فرمایا
خبردار اے خالد (ایسا مت کہو) قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو اس شخص ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز
محصول لینی والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی
توبہ کرے تو اسکا گناہ بھی بخش دیا جاوے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص حیات میں نہ جاوے گا)
پھر حکم کیا آپ نے اوس پر نماز پڑھی گئی اور توفیق ہوئی ﴿نودی علیہ الرحمۃ﴾ اس حدیث میں یہ ثابت ہوا
کہ زانی کی توبہ حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی جبر اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہے کہ
مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ حد ساقط نہ ہو جاوے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب
کے نزدیک حد ساقط نہ ہو جاوے گی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نزدیک قتل نہ ہوگی۔ دوسری روایت
میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اوس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول
اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علمائے اسباب میں مالک نے اس حد کے
نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرحوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک سب لوگ پڑھیں اور نہ ہی کے نزدیک کوئی نہ پڑھے اور قتادہ کے نزدیک لدا لانا پر نماز نہ پڑھیں
لیکن جب ہر کا قتل یہ ہے کہ سب پر نماز پڑھیں یہاں تک کہ ساقی اور خیار اور اہل حدود وغیرہ پر یہی اٹھتے
اور ہر عورت نے تو ایسا کام کیا کہ مردوں سے بھی دشوار ہو اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طفیل سے اس زمانہ کے اولیاء اور صلحا سے بھی بڑھ کر ہے واللہ اعلم بالصواب
عن عثمان بن حنین عن علی بن ابی طالب عن عائشہ عن ابن عمر عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ علیہ وسلم دھو حوضا من الزنا ففعلت بانیہ اللہ اصابت حدًا فایذہ علیہ وقد عا
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیم ما فعل احسن الذی اذا اذ صغت ثانیہ ینما ففعل فامر بہا

اللہ علیہ وسلم یہودی محمدؐ کا جولو کا فد عاھد فقال ھا کنا ائجدون حد الی فی
کتابکم قالوا نعم فدعا جلاوس ھما یھضر فقال الشدک باللو الی انزل التوراة علی
موسى علیہ الصلوٰۃ والسلام اھکذا ائجدون حد الزانی فی کتابکم قال لا کولہ انک الشدک
یھذا الہ ائجدک فی حدہ الرجم ویکتہ کتھ فی اشرافنا کتھا اذا اخذنا الشریف نرکما رادا
اخذنا الضعیف ائتنا علیہ الحد قلنا نعالوا فلجئیم علی شہ فیقیمہ علی الشریف الوضیع
فجعلنا الخیمہ والجد مکان الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہم انزل
من آخیل امسک اذ ما تھوہ کما مر یہ فرجیم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا النبی انزل
الذین یساعون فی الکفر الی قولہ ان اوتیتہم ھذا فخذوہ یقولون انھو ائجد اصل اللہ علی
ہم کما امرکم بالخیمہ والجد کھلہ وان ائناکم بالرجم کماخذون انزل اللہ
فقال ومن لکم حکم بما انزل اللہ قال انک صم الکافرون ومن لکم حکم بما انزل اللہ قال لکم
صم الظالمون ومن لکم حکم بما انزل اللہ قال لکم ہم الغیثون فی الکھنار کھنارہم ہم ہر ارب
عازب ہر دایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی لکھا کولہ سے کالاکیا ہوا اور
کوڑی کہا یا ہوا اپنے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم رانی کی بھی سزا پاتے ہوا اپنی کتاب میں اونہوں نے
کہا ناں ہر اپنے اون کے عالون میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے
انما اورات کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا متھاری کتاب میں زنا کی بھی حد ہے وہ بولا نہیں اور
جو تم مجھ کو قسم دیتے تو میں نہ کہتا ہاری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم میں سے سخت دار لوگ بہت
زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اسکو چھوڑ دیتے اور جب عریضی کو پکڑتے
تو اسپر حد جاری کرتے آخر ہم نے کہا جسب مع ہوا اور ایک سزا تھیر الین جو بشریف اور رذیل سب کو دیا
کرین ہر بھنے کالاکرنا کولہ سے اور کوڑے لگاتا رجم کے بدلے مقرر کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یا اس میں سب سے پہلے ترے حکم زندہ کرنا ہوں جب ان لوگوں نے اسکو مار ڈالا ہر اپنے حکم کیا وہ
یہودی رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوراری یا ایھا النبی انزل لا یخیرک الذین یساعون فی الکفر
بما تاک کہ فرمایا ان اوتیتہم ھذا فخذوہ یعنی یہودیہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو اگر آپ
کالاکرے اور کوڑے لگائے گا حکم دین تو اسپر عمل کرو اور جو رجم کانتوی دین تو بچے رہو (یعنی نہ انور)

پر اس نے پانچ تین تار بنی اس کے نام کو موافق فیصلہ کریں وہ کافر میں جو اس کو انار کو موافق فیصلہ کریں یہ معاملہ میں جو اس کے انار کو
 موافق فیصلہ کریں وہ فاسق میں یہ سب تین کافروں کے حق میں اتریں **عَنْ اَلْعَمَشِ بِهَذَا**
اَلْاِسْنَادِ لِحَدَّثَنَا اَلْقَوْلُ نَاوَرِ بْنِ اَلْاَشْجَثِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَحَسْبُہٗ وَکَرَمَہٗ کَرَمًا یُّکَادُ مِنْ
تُرُوْلِ الْاٰیَةِ تَرْجُمَہٗ ہِیَ جَوَادِ پُکْنَدِرَا **عَنْ حَاجِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَنَّ**
سَرِجَہَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَجُلًا مِّنْ اَسْکَمَ وَرَجُلًا مِّنْ اَلِیْہُودِ دَامَ اَمْرَ اُتِیَہُ تَرْجُمَہٗ جَابِرُ
بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے ایک شخص کو رجم
کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو جہاد میں سے تھی کہ
اَنْبِیَیَہٗ بِهَذَا اَلْاِسْنَادِ مِثْلُکَ غَیْرِ اَنَّہُ قَالَ وَامْرَاۃٌ تَرْجُمَہٗ ہِیَ جَوَادِ پُکْنَدِرَا **عَنْ حَاجِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ**
الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللہِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا اَنْزَلَتْ سُورَةُ التَّوْرَةِ اَکْمَ فَبَکَہَا اَمَّا لَا اَدْرِیَ
ترجمہ ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے رجم کیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا سورہ نور اور ترقی کے بعد یا اس سے پہلے انہوں نے
کہا یہ میں نہیں جانتا **ف ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اس سے پوچھا کہ سورہ نور میں نہ**
کی حد کو کڑے مذکور ہیں مگر مراد اس سے وہی زانی اور زانیہ میں جو بخصن سون ورنہ رجم کیے جاوے
اور اس پر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گذر **عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہُ سَمِعَ**
یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِذَا رَزَّتْ اَمْرَةٌ اَحَدَ کَرَفَتَیْنِ زَنَاحَا
فَلِیْجِلَّہَا اَلْحَدَّ وَلَا یُتْرَبَ عَلَیْہَا اُخْرٰی رَزَّتْ فَلِیْجِلَّہَا اَلْحَدَّ وَلَا یُتْرَبَ عَلَیْہَا اُخْرٰی
اِنْ رَزَّتْ الثَّلَاثَةَ فَتَبْیْلُنَ زَنَاحَا فَلِیْبَعِہَا کُلُّ بَیْلِیٍّ مِّنْ شَعْرِہَا تَرْجُمَہٗ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی کی لونڈی زنا کرے
اور اس کی زنا ثابت ہو جاوے اگر وہوں سے یا اقرار سے یا تو اس کو حد کے کڑے لگا دے یا اگر وہ اور کمال کا
سوچا ہو کہ نہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں اور نہ جبر کے ہو سوا اگر وہ زنا کرے تو پھر حد کڑی لگا دی اور نہ جبر کے ہو سوا اگر وہی
کو اگر اس کی زنا ثابت ہو جاوے تو اس کو بیچ دے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آوے **ف**
نودی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی کو حد لگا سکتا ہے شافعی اور مالک اور احمد اور

برابر کہیں ہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہی کوڑے لگائے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنِيْلَهُ مَرَّحِمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ كَنْزِ الرَّسُولِ **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْحَرِّ بِالتَّعَالِ وَالْجَرِيدِ الرَّبْعَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ
 الرَّوْفِيَّ وَالْقُرَافِي مَرَّحِمَةً اِنْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَعِيدُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ شَرَابُ بَن
 جَابِلِیْنَ بَارَتِ تَمِہُہُمْنِیون سے اور جو تون سے اخیر تک **عَنْ** حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ وَأَبُو سَاسَانَ قَالَ
 شَرِبْتُ عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ بِلَالًا قَالَ قَدْ صَلَّى الصُّبْحُ وَكَعْتَمِينَ
 ثُمَّ قَالَ أَرِيدُ كُفْرًا فَنَشَدَ عَلَيْهِ وَكَلَامَ أَحَدٍ هُمَا حُمُورُ أَنَّهُ شَرِبَ الْحَمْرَ وَشَهِدَ أَخْرَجَ
 أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيَّا فَقَالَ عُمَانُ أَنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّا حَتَّى شَرِبَ بَعْضًا فَقَالَ نِيَا عَلِيٍّ ثُمَّ فَاجَلَدَهُ فَقَالَ
 عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَّا يَحْسُنُ فَاجَلَدَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِي حَالًا هَا مِنْ كَوْنٍ قَاتِلًا
 تَكَاتُفًا وَجَبَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللَّهِ بِنِ جَعْفَرٍ فَمَّا فَاجَلَدَهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ لَيْسَ لِي قِيْلُ حَتَّى يَكُنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَمَانِينَ
 وَكُلُّ مَسْنَةٍ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ كَادَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي حَبْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ارْتَمَعُوا وَقَدْ سَمِعْتُ
 حَدِيثَ الدَّائِيَةِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْظَ لَهُ مَرَّحِمَةً حُصَيْنِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَاسَ مَوْجُودٍ وَتَهَا وَلِيدِ بْنِ عَقْبَةَ كَرِيْمًا لَمْ يَكُنْ أَسَى وَأَنْهَوْنَ لَوْحِ كِي وَكَعْتَمِينَ بِرَبِّهِمْ
 بِرَبِّهِمْ زِيَادَةً كَرَامَةً تَهَارِي لِي قُوْدُ أَوْ مِيُوْنُ وَلِيدِ بِرَبِّهِمْ دَنِي اِيَكِ تَوْحَمَانَ لَمْ كَرَا سَنِي
 شَرَابِ بِي هِي دَوَسَرَنِي بِرَبِّهِمْ دِي كَرَاهِي مِيَرِي سَانِي قِي كَرَاهِي شَرَابِ كِي حَضَرَتِ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 لَقَالِي عَنْهُ لَمْ كَرَاهِي اِگر اس نے شَرَابِ بِي ہوتی تو قے کا ہیکو کرنا شَرَابِ کِي **ف** پس شَرَابِ کِي قے
 بِرَبِّهِمْ دِنَا گویا شَرَابِ بِنِي بِرَبِّهِمْ دِنَا تے دو گواہ شَرَابِ بِنِي کے ہو گئے نو دمی لے کہا اس میں دلیل
 ہے امام مالک کی کہ جو شخص قے کرے شَرَابِ کِي اوسکو حد ماری جاوے گی اور ہمارا اندیشہ ہے کہ حضرت
 قے سو حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پایا ہو یا زبردستی سے پایا ہو اور دلیل امام مالک
 کی قومی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے **ف** حضرت عثمان
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا اٹھو اسکو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمان نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عزت اور عظمت پر ماننے کے لیے حکم دیا اور امام کو یہ امر جان کر بہت جلد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا احسن اوٹھ اور اس کو کوڑیوں لگا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عثمان خلافت کا سر ملے پھر میں تو کرم بھی اونہی پر بکھو **فائدہ** بیٹے خلافت کو فرسے اونہی کوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی اونہی کو کرنے دو یہ امام حسن علیہ السلام نے صلاح اور شور کے طور پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہکو کیا ضروری کہ کوڑے تو ہم لگا دیں اور لوگوں کو دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمان ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات پر غصہ ہوئے امام حسن رضی اللہ عنہما پر اور کہا اسے عبد اللہ بن جعفر اوٹھ اور کوڑے لگا دلیہ کو دیا اور دلیہ کو کوڑے لگا کے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ گنتو جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اب شہر جا بہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگا کے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی چالیس لگا کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہی لگا کے اور سب سنت ہیں اور سیکرزد دیکھ چالیس لگا تا بہتر ہے **فائدہ** لادوی نے کہا اس حدیث کو یہ لکھنا سب کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے بطرح حضرت ابوبکر کے اور دہو گیا شہر کا جو اس کے برخلاف تھے پھر یہی ثابت ہوا کہ خلفاء راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں پر کسی سخت ہو گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسرے حدیث میں صاف دارد ہو کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر اور مسلم کی رویت کو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دلیہ کو چالیس کوڑے لگا کے لیکن صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ انہی کوڑیوں لگا کے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے قاضی عیاض نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کا یہ ہے کہ شراب کی حد انہی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑا بیا جادو یا بہت ہیں انہی کوڑیوں اور ان کو منقول ہے نجاشی کو انہی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے حضرت عمر کو شراب میں انہی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی روایت کو ترجیح دی ہے اور یہ اختلاف اس طرح دفع ہو سکتا ہے کہ اس کوڑی کے دوسرے ہوں گے تو چالیس کے انہی کوڑیوں اور احتمال ہو کہ نذر آحتبائی جو حدیث میں جو اس کوڑی کوڑے ہوں مگر اس حدیث میں چالیس کے بعد تھم جائیگا کیونکہ حکم دیتے والے علم انتہی سے زیادہ امام لوفوی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ سب انہوں نے

اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ وہ ایسے یا بہت سے اور اجماع کیا
 ہے کہ شراب پینے والے کو قتل کر دین کے اگرچہ بار بار پیتا جاوے اور خاصگی عیاض نے ایک طائفہ شاذہ
 سے نقل کیا ہے کہ جابر بار کوڑے لگاؤین گے بہر باخچین بارسین مارڈالین گے بوجہ اس حدیث کے جس
 میں ناقصوہ کا غلط نسخہ اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ نامح ادس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گذری لکھنیل قلم انور
 سلم الا باذاننی ثانی اخیر کسا اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس کے خلاف پر اجماع ہونا اور ختمات کیا ہے علما
 نے کہ ضرر کی حد کنز کوڑے ہیں تو شافعی اور ابو ثور اور داؤد ابو ظہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں اور
 مالک اور ابو حنیفہ اور اندراخی اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور اجماع کیا ہے
 علمائے نے کہ یہ چالیس یا اسی مار خواہ کوڑے سو مارین خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور
 بعض نے سو کوڑے کو اوجیزوں سے جائز نہیں کہا اور یہ غلط و احسن ہے کیونکہ خلاف ہو احادیث صحیحہ
 کے انتہی مختصر علی بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما کنت اذید علی احد حدًا اذی موت
 فیہ ولا کحد منہ فی کفیعہ الا صاحب الشربۃ ان مات ودیتہ کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لکریستہ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میں اگر کسی پر حد قائم کروں تو وہ ضرر
 ترجمے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جاوے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت صلی
 علیہ وسلم نے اسکو بیان نہیں کیا ہے یعنی اس میں کوئی حد میں نہیں کی تو وی نے کہا علمائے
 اجماع کیا ہے کہ جیسے شرع کی حدود و جیب ہو پیر امام یا اسکا جلاوے اس کو حد لگاوے اور وہ مر جاوے تو نہ
 ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلاوے نہ بیت المال پر اور جو تفریر سے مر جاوے تو اس میں دیت اور کفارہ ہو لیکن
 دیت امام کی عاقبہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اس کے مال سے دیا جاوے گا اور بعضیوں کے نزدیک بیت بیت المال
 سے و بجادی گی اور کفارہ ہی بیت المال سے دیا جاوے گا اور بعضیوں کے نزدیک تفریر میں ہی کوئی مال و ان
 نہ ہوگا نہ امام پر نہ اس کے عاقبہ نہ بیت المال پر انتہی مختصر سنیان یحکم الا انما دیتہ لکریستہ
 وہی جو اوپر گذرا ہے اسکا اصل التفریر میں تفریر میں کتنے کوڑے تک لکنا جائز ہے
 مختصر ای بزرگہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انک سمیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
 یحکم احد فروع عسرة اسکا اصل الا فی حدی من حدود اللہ ترجمہ ابو بردہ سور وایت ہے کہ رسول
 سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرماتے کوئی نہ مارا جاوے اس کوڑے سے سوز یا دہر کسی حد میں اس کے

میں صرف امام احمد کا یہی نہیں ہے اور جہود علماء کے نزدیک اس سے زیادہ بھی درست نہیں لیکن
 ہاک کے نزدیک ان کی کوئی حد نہیں یہاں تک کہ امام سب سے بھی اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں کیونکہ حضرت
 عمرؓ نے ایسا کیا ہے اور ابو جہر کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگنا درست نہیں اور شافعی کے نزدیک ان کو
 کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگنا درست نہیں اور صحیح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ
 الْحَدُّ دَكِّ قَارَاتٍ يَخْلُصُ حَدِّ مَن مِّنْهُ جَاءَ بِهِ حَقٌّ عِبَادَةُ بَنِي الصَّامِتِ
 رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ كَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ جُبَيْسَ بْنَ
 نُبَايْعُونَ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزُكُّوْا وَلَا تَكْفُرُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
 اللَّهُ أَكْبَرُ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَصْلَبُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَعْقِبُ بِهِ قَوْمٌ كُفْرًا لَهُمْ
 أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ سَعَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَأَمْرِهِ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ثُمَّ رَجَعُوا بَنِي
 سَوْدَةَ بَنِي يَرْبُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ جُبَيْسَ بْنَ نُبَايْعُونَ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ
 كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزُكُّوْا وَلَا تَكْفُرُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْكُفْرَ
 كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَصْلَبُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَعْقِبُ بِهِ قَوْمٌ كُفْرًا لَهُمْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ
 ذَلِكَ سَعَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَأَمْرِهِ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ثُمَّ رَجَعُوا
 بَنِي سَوْدَةَ بَنِي يَرْبُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ جُبَيْسَ بْنَ نُبَايْعُونَ
 عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزُكُّوْا وَلَا تَكْفُرُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
 اللَّهُ أَكْبَرُ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَصْلَبُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَعْقِبُ بِهِ قَوْمٌ كُفْرًا لَهُمْ
 أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ سَعَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَأَمْرِهِ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ
 عَذَّبَهُ ثُمَّ رَجَعُوا بَنِي سَوْدَةَ بَنِي يَرْبُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ
 جُبَيْسَ بْنَ نُبَايْعُونَ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزُكُّوْا وَلَا تَكْفُرُوْا وَلَا تَقْتُلُوا
 النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَصْلَبُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَعْقِبُ
 بِهِ قَوْمٌ كُفْرًا لَهُمْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ سَعَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَأَمْرِهِ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ شَاءَ
 عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ثُمَّ رَجَعُوا بَنِي سَوْدَةَ بَنِي يَرْبُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ جُبَيْسَ بْنَ نُبَايْعُونَ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزُكُّوْا
 وَلَا تَكْفُرُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْكُفْرَ كُنَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَصْلَبُ
 شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَعْقِبُ بِهِ قَوْمٌ كُفْرًا لَهُمْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ سَعَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 كَأَمْرِهِ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ثُمَّ رَجَعُوا بَنِي سَوْدَةَ بَنِي يَرْبُوعَ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ جُبَيْسَ بْنَ نُبَايْعُونَ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ

علیہ وسلم نے ہم مردوں کو بھی ایسی ہی جبریت لی جس پر عورتوں سے لی ان باتوں پر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 شریک نہ کریں گے کسی کو نہ جبری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے کو بطون ان
 جوڑیں گے (یا جا دو کریں گے) بچہ جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے
 کوئی تکد کام کرے تو اس کو بچہ ہے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ ڈٹا دے وہی دوسرے کے گناہ کو تو
 قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ**
الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي النَّضْرِ الْكَلْبِيُّ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَا عَلَى أَنْ لَا نَكْفُرَ بِكَ يَا اللَّهُ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِفَ وَلَا نَقْتُلَ الشَّيْءَ
الَّتَحْتَ رَأْسِكَ وَلَا نَأْكُلَ لَحْمَ مَنْ تَحْتَ حَبِيبٍ وَلَا نَقْصُرَ نَالَكَ ثُمَّ أَرَفَعْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ
ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَتْلًا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَ ابْنُ رُفَيْحٍ كَانَ قَصَادُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجُمُهُ
 حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت
 کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہم نہ جبریت کی آپ ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ
 کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ جبری نہ خون ناحق حبو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا
 مگر حق کے بدلے (بغیر قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ مافرائی کریں (خدا کی اس میں سب گناہ اگر کوئی
 اگر ہم ایسا کریں تو ہماری لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جاوے تو اس کا فضیلا خدا
 کی طرف ہے) چاہے سنا کرے چاہے عذاب ہوے **بَكَافٍ جَزِيرَ الْعَجْمَاءِ وَالْمُحَدِّثِ**
وَالْيَتُوحِيَا ذَا قِي هَدَّكَ جَانُورٌ كَيْدًا مَرِيًّا كَانُ يَكْنُزُ فِي مِثْنِ كَوِيٍّ كَرَّ طَرَفُ نَوَاسِ كِي دِيْتِ لَا نَمُ
نَهْ أَوَّلِي عَنِّي ابْنُ يَهْرَيقَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ الْعَجْمَاءُ جَزِيرَةُ جَانُورٍ كَيْدًا مَرِيًّا كَانُ يَكْنُزُ فِي مِثْنِ كَوِيٍّ كَرَّ طَرَفُ نَوَاسِ كِي دِيْتِ لَا نَمُ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا رشتہ کرنا لغو ہے (یعنی اس کا تاوان کین
 نہ ہوگا) اور کتاوان لغو ہے اور رکاز زمین یا بچہ ان حصہ ہے **فِي تَزْدِي نَهْ** نے کہا
 جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اس کے مال کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کے ساتھ نہ
 ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتھ نہ لیجئے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ٹہرتے یا پاؤں سے
 کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر

قسم لیکر اوس کے موافق فیصلہ کر دیوے اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور لیث کو نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم
 سے دعویٰ ثابت نہ ہوگا لیکن اودن کا قول مخالف ہے اس حدیث کو اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علی اور
 ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی سہریرہ اور عمارہ بن خرم اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
 بن عمر بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کو اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے اور اوس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس انہم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضرور ہے **باب بیان ان حکم الحاکم**
لِیَحْیِیَ الْبَاطِلَ حَکَمُ کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا **عَنْ** اُمِّ سُبَّحَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَیَّ وَلَکُلِّ بَعْضُکُمْ اَنْ تُلْغَا
اَلْحَقَّ بِبَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ فَاَقْبِلْ لَہٗ عَلٰی خَیْرٍ اَسْمَعَ مِنْہُمْ نَعْمَ لَہٗ مِنْ حَقِّ کُفْرٍ فِیْہَا فَاَلَا یَسْتَدْرِیْکُمْ ہَا اِنَّا اَقْبَلْنَا لَہٗ
اَلْاَمْرَ ثُمَّ حَجَّہٗ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمُّ سَلَمَہُ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میری پاس مقدمہ
 لاتو ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اوس کے موافق حکم
 دیتا ہوں پھر جبکہ میری پاس کے بہائی کا کچھ حق دلا دوں اور اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو تو اس کو
 نہ لیدو کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اوس کو دلا رہا ہوں **عَنْ** حِشَامِ بْنِ عَمْرٍو **قَالَ اَلَا سَمِعْتُمْ اَمْرًا**
وَسِیَ جَاوِدَ بِرَکْزِ **عَنْ** اُمِّ سُبَّحَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا **قَالَتْ اَوْحَیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّ**
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَمِعَ جَبَلًا یَخْفَمُ بِاَبِی حَجْرٍ فَمِنْہُمْ فُخْرِجَ اِلَیْہِمْ فَقَالَ اِنَّکُمْ
اَنَابَہُمْ وَارَئَہٗ یَا نَبِیَّیْنَ اَلْخَطْمُ لَکُلِّ بَعْضُہُمْ اِنْ یُکُوْنُ اَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّکُمْ صَادِقٌ
فَاَقْبِلْ لَہٗ لَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ کَیْفَ تَسْتَلِیْدُ وَاَرَاکُمْ اَیَّ نَطْعَہٗ مِنْ النَّارِ تُلْغِیْکُمْ لَہَا اَوْ یَذَرُہَا
 ترجمہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جبکہ نے دالے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میری پاس
 کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اوس کے
 موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جبکہ میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لیدو
 یا چوڑ دیوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں آدمی ہوں اس کو یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غلبہ میں

جائز تھے مگر جو بات اسد تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر اور دن سہ ہوتا ہے وہ آپ کو بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر ہو چکے کرتے تھے اور چوبی بات اسد ہی جانتا ہے تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اسد تعالیٰ جانتا تھا تو ہر مقدمہ میں آپ کو اصلی امر بتلا دیتا مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے آپ کے اجتہاد میں خطا جائز کر دی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگر وہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہو بلکہ وہ حکم صحیح ہے اور اس حدیث کو جمہور علما جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلے سے حلال نہیں ہوتا اور ابو ضیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا اور یہ مخالف حدیث صحیحہ اور اجماع کے (انتہی مختصر) **سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ لَا سُنَادَ لِحَدِيثِ يُونُسَ فِي حَدِيثِ مَعْشَرٍ نَأَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَجْعَلُ خَصْمَ يَأْتِيهِ سَكَّةٌ تَرْجُمُهُ اس مِّنْ يَّسَافِرُ بِهِ** کہ رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے جہگڑنے والے کی پکاسنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر پر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور گزری **بَابُ فَضِيلَةِ هِنْدٍ مِّنْ ابْنِ سَفْيَانَ كِي بِي كَانِ فِيهِ عِلْمٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** نَأَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عَتَبَةَ أُمُّهُ أَنِي سَفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِنِي مِّنَ الثَّقَفَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ أَكَا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ يُغْفِرُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخْنِي مِنْ مَالِهِ يَأْتِيكَ بِمَا تَعْرِفُ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي بَنِيَّ تَرْجُمُهُ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو مہندی طبعی عتبہ کی ابوسفیان کی بی بی رسول خدا اصلی ام سلمہ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر میں اس کو مال میں سے لے لیتی ہوں اور اس کو خوشخبریز ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہو گا جبکہ میرا رسول خدا اصلی ام سلمہ نے فرمایا تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا بچہ ہو اور تیرے بچوں کو کافی ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث پر معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوست ہو کر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے دے یا یہ اس کو خبر کرے کہ نہ لے سکے تو اس کی مال

میں جو بغیر اجازت کر اپنے حق کی موافق لے لینا درست ہو اور ہمارا مذہب یہی ہو اور ابوحنیفہ اور امام مالک
 رحمۃ اللہ علیہما دیکھنا جائز کہا ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ اجنبی عورت کی بات سننا بغیر درت فیصلہ یا حکم
 یا کسی کام کے درست ہے اور عورت کا لکھنا گہر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جو جب یہ معلوم ہو کہ خاوند
 برا نہ مانے گا اور یہ بھی معلوم ہو کہ قصا علی الغائب درست ہے اس میں علما کا اختلاف ہو ابوحنیفہ اور
 اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور حنبلیہ علما کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ حقوق
 السبیل انتہی مختصر **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدَا** اَلْاَسْنَادُ مَرْحُومِہِی جَوَادِیْہِ **عَنْ عَائِشَۃَ**
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ جَاءَتْ هِذَیْ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَقَالَتْ بِاَرْسُولِ
اللہِ وَاللہُ مَا کَانَ عَلَی ظَہْرِ الْاَرْضِ اَہْلُ حِیَابٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یُّذِیْ لَکُمْ حُرَّ اللہِ مِنْ اَہْلِ
حِیَابِکُمْ وَمَا عَلَی ظَہْرِ الْاَرْضِ اَہْلُ حِیَابٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یُّذِیْ لَکُمْ حُرَّ اللہِ مِنْ اَہْلِ حِیَابِکُمْ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَیْضًا اَلَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنْ اَبَا تُغَیَّہُ
دَخَلَ فَمَسَّکَ فَمَلَّ عَلَیَّ حَذَیْہُ اَنْ اُلْقِیَ عَلَی عِیَالِہِ مِنْ مَلَآئِہِ یَغِیْبُ اِذِہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا حَذَیْہُ عَلَیْکَ اَنْ تُشْفِقَ عَلَیْہِ حِیْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ حَمِیْہُ حَضْرَتِ امِ المومنین
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو مندرجہ ابوسفیان کی زوجہ عتیقہ کی بیٹی تھی اور ثمری
 و دشمن تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس
 عداوت سے اس نے احد کے جنگ میں جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا پھر سلمان ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو
 ہدایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے
 لوگ ایسے نہ تھو جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا اذن کو تباہ کرے آپ کے ڈیرہ والوں سے زیادہ اور اب ساری
 زمین پر کوئی ڈیرہ والا ایسے نہیں ہیں جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا اذن کو غرت دیوے آپ کے ڈیرے
 والوں سے زیادہ (مطلبت ہو کہ پہلے آپ اور آپ کی آل سے زیادہ میرا کئی دشمن نہ تھا اور اب سب سے زیادہ
 آپ اور آپ کی آل مجھ کو محبوب ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اور زیادہ مجھ کو محبت ہوگی
 حبیب اسلام کا اور تیرے دل میں سدا دے گا (متم) اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو پھر منہ نے کہا یا رسول
 اللہ ابوسفیان خلیل ہے تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کو بال بچوں پر صرف کر دوں بغیر
 اوسکی اجازت کر آپ نے فرمایا تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر تو دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اگر

فائدة في علم النساب

عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہر میرے باپ نے کہا دایا اور میں نے کہا عبدالرحمن بن ابی
 بکر کو اور وہ قاضی تھے حبتان کے مت حکم کرو و آدمیوں میں جب تو غصے ہو کیونکہ میں نے سنا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی و شخصوں میں جب وہ غصے
 ہر **فائدہ** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اور یہ یہی حکم ہے جب پہر کا ہو یا پیا سادست سو بہت
 بہت بہرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتی اور دل
 اور طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر ہی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا کیونکہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں اتھے **عقل** اپنی بکرہ دینی
 اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِثِلُ حَدِيثَ ابْنِ عَوَّادٍ تَرْجُمَهُ
 وہی جواب دہ گزرا **کتاب** نَقَضَ الْأَحْكَامَ الْبَاطِلَةَ وَدَرَّدَ ثَلَاثَ الْأُمُورِ غَلَطَ
 باتوں کا ابطال اور نئی باتوں کا جودین میں نکالی جاوین رد **عقل** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرٍ هَذَا
 مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ سَدٌّ مَرَجَمَةٌ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس
 میں نہ ہو یعنی بغیر دلیل کے (وہ مرد ہے) **ف** یعنی لغو ہے اور مرد وہ ہے اس سے بچنا چاہیے اور
 اور اس پر عمل کرنا چاہیے یہ حدیث جاس ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگوں نے دین میں دخل
 کیا ہیں اور دوسری حدیث اس کو بھی زیادہ صاف ہے **عقل** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَوَى
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَدَّلَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرٌ فَهُوَ سَدٌّ مَرَجَمَةٌ ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے
 جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو یعنی دین میں ایسا عمل نکالی (وہ مرد وہ ہے) **ف** یعنی وہ عمل لغو ہے
 اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہو جسکو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا اور نہ
 کو اس کو کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو بدعتیوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گہرا جڑ گیا کیونکہ
 اگر انہوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلون نے نکالے سہی اور حدیث
 تو سب پر رد کرتی ہے **کتاب** بَيَانُ خَيْرِ الشُّعُودِ اچھو گواہوں کا بیان **عقل** زَكَاةُ

خَالِدِ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّجَرَةِ أَيْدِي الدَّيْنِيِّ يَأْتِيهِ
 لِيَشْفَاهُ دِيْنَهُ فَبُكِلَ أَنْ يَشْكُوَهَا تَرْجَمَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ جَعَنِي سَے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں تمکو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے **ف** بغیر حبیب کی کا حق دے دو
 ہو یا خون تلف ہو یا ہوا و ریح واسے کو ادا کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلاے گواہی دینا چاہیے اور یہ حدیث اس
 حدیث کو خلاف نہیں جو جس میں آیا ہے کہ قیامت کو قریب ایسے لوگ پیدا ہوں جو جن کی گواہی نہ چاہی جاوے گی
 اور وہ گواہی دینگے کیونکہ وہ ان مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جو ہٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی
 دے و اللہ اعلم بالصواب **بَابُ اخْتِلَافِ التَّحْقِيقِ** تَنْجِيْدُ نَجْمَتِ دُنْ مَجْتَمِعِ دُنْ كَا اخْتِلَافِ عِلْمِ اَبْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا احْبَسَا لِيْنِ رُبَّ فَتَاهَبَ يَابْنِ احْبَسَا
 فَقَالَتْ هَذِهِ لِيُصَاحِبَتِكَا اَتَمَّا نَهَبَ يَابْنُكِ اَنْتِ وَقَالَتْ اَلَا خَشِرْنَا فَتَاهَبَ يَابْنُكِ فَقَالَتَا
 اَلَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَطَّعَ بِهِ لِكُلِّ مَكْرٍ خَشِرَتَا عَلَيَّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَاهَبَ
 فَقَالَ اَتَشُوْنِي بِالسَّيِّئَيْنِ اَشْفَقْتُ عَلَيْكُمَا فَقَالَتِ الصَّغِيرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هَذَا بَيْنَهُمَا فَقَطَّعَ بِهِ
 لِلصَّغِيرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِمَا يَدُ الْيَوْمِ مِثْلَ مَا كُنَّا نَقُولُ اَلَا
 الْمَكْرِيَّةُ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيْمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعوت پر
 جارہی تھیں اپنا اپنا بچہ لے ہو کر آتے ہیں بیٹہ یا یا یا اور ایک کا بچہ لے گیا ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے
 گیا وہ کہتی لگی تیرا بیٹا لے گیا آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں
 بچہ بڑی عورت کو دلا دیا اس میں جو بچہ اس کے مشابہ ہوگا یا اذکی شریعت میں ایسی صورتیں بڑے کو
 ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے غائبہ میں ہوگا ابہرہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں اور ان کو سب
 حال بیان کیا اور دونوں نے کہا چہری لاؤ ہم بچے کے دو کر کے تم دونوں کو دیکھیں اس سے بچے کا کاٹنا مقصود
 نہ تھا بلکہ حقیقی مان کا دریافت کرنا منظور تھا چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے ست کاٹ بچہ کو وہ بڑی کا
 بیٹا ہے حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا
 اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی
 میں گو حکم تو درست نہیں مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا یا صرف بطور فتویٰ
 کے ہوگا) ابہرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو جہری کو کہتے ہیں ہم تو مد کہہ

کرتے تھے عن اِلِ الزَّوَادِ بِهَذَا الْاِسْتِثْنَاءِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ رِثَاءِ قُرْحَمِہ و ہر جو ادب
گذرا بِابِ حِلِّہ اِلَکُم بَيْنَ الْحَمَمِینِ حاکم کو دو نوں فریق میں صلہ کرا دینا
بہتر ہے عَنْ ہِشَامِ بْنِ مُسَدَّدٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا
لَهُ فَرَحَّخَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ رُغْفَارًا وَجَرَّةً فَيُحَاذِرُ فَقَالَ لَهُ الْاِثْنَانِ اشْتَرَيْتَ
الْعَقَارَ رَحَّخًا ذَهَبًا وَمِثْلَ الَّذِي اشْتَرَيْتَ مِنْكَ الْاَرْضَ وَكُلُّهُ يَتَّبِعُ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
يَبْتَاعُ الْاَرْضَ اِنَّمَا يَبْتَاعُ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ نَحْنُ كَمَا اِلِ الرَّجُلِ فَقَالَ الَّذِي يَبْتَاعُ الْاَرْضَ
اَلْكَمَا وَلَكِنَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّمَا اَشْرَاكُمْ وَقَالَ الْاُخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ اَتَكُونُ الْعُلَامَ الْجَارِيَّةَ
وَالْفَقِيرَ عَلَى اَنْفُسِكُمْ كَمَا مِثْلَهُ وَتَقْدَرُ كَمَا تَرَجَمَہ ہام بن منبہ و روایت ہر یوہ حدیثین میں جو
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر بیان کیں
کئی حدیثیں اور میں کو ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص
سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اوس نے ایک ٹہلیا سوئکی اوس میں بائیں جس نے خریدی
تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اب سونا لے لے میں نے تجھے زمین خریدی تھی سونا نہیں
خرید اتمہا جس نے زمین بھیجی تھی اوس نے کہا میں نے تیرے ماتھے زمین بھیجی اور جو کچھ اُس میں تھا تو
سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ بائع اور مشتری دو نوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے (پھر دونوں نے
منفصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا
میری ایک لڑکی ہے اوس نے کہا اچھا اوس کے لڑکے کا نکاح اوس لڑکی سے کر دو اور اوس سونے
کو دو نوں خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دو (غرض صلہ کرا دی اور یہ سب ہے تاکہ دو خوش ہو جائیں)

کتابُ اللُّقْطَةِ

کتاب لقطہ یعنی چڑھی ہوئی چیزیں کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ قَالَ جَدُّ رَجُلٍ اِلِ الشَّيْخِ

کا کیا حکم ہے یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسار سے سرخ ہو گئے
 باہر سے سرخ ہو گیا بعد اوس کے آپ نے فرمایا اونٹ کو بچھے کیا کام اور اس کے ساتھ اسکا جو تاجہ مشک
 ہے یہاں تک کہ اسکا مالک اوس پر ملے **عَنْ سَبِيحَةَ بْنِ ابْنِ عَبْدِ الْكُفْرِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ**
أَنَّ سَنَادَ مَقِيلٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْفُطْرَةِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَدَّادِ قَالَ كَلَامُهُ الْكَرْبَابُ لَهَا
مَالِكٌ فَاسْتَنْفَقَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب کوئی اوسکا مانگنے والا نہ
 آوے تو اسکو خرچ کر ڈال **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ يَقُولُ أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَرِيحًا حَدَّثَنِي ابْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَا حَمَارًا وَجَعَلَهُ
وَجَعَلِيهِ وَغَضِبَ وَرَادَ بَيْتَ قَوْلِهِ لَمْ يَمُرْ بِهَا سَنَةً ذَلَّانِ لَمْ يَجْعَلْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدَيْعَةً
 عندک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ
 غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا پھر اگر اسکا مالک نہ آوے تو وہ تیرے
 پاس اپنا تیرے کا **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ يَقُولُ أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفُطْرَةِ الَّتِي فِي الدَّهَبِ
أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ بَعْرِفْ وَكَأَنَّهُ دَعَا صَاحِبَهَا لَمْ يَمُرْ بِهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفَقَهَا
وَأَتَاكَ وَدَيْعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَكَ الْوَلِيُّ بِمَا سَمِعَ مِنَ الدَّهْرِ فَلَا دَهْرَ الْيَمِينِ وَلَا لَهَا عَنْ
مَا لَيْتُ الْوَلِيَّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ دَلَّهَا دَعَاكَ فَإِنْ مَعَهَا جَدَّهَا أَوْ سَقَاكُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ
الشَّحْبَ حَتَّى يَجِدَ هَاسَرُجًا وَسَأَلَهُ عَنْ الثَّمَاةِ فَقَالَ حُكِّنْ هَاكَ تَسَاهِي لَكَ أَوْ لَا خَيْلَ
أَوْ لَدَيْكَ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا سننا یا چاندی کے لفظ کو آپ نے فرمایا اوسکا بندہ من اور اسکی تہیلی پہچان رکھے
 پھر سال بہر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اسکو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت
 رہے گا تیرے پاس (اور صرف کہ نہ کسی چیز جب مالک اسے تو نادان دینا نہوگا) پھر جب اوس کا
 مالک کسی دن ہی اسے تو اسکو ادا کرے اور پوچھا آپ کے اونٹ کو جو بہولا بہکا ہو آپ نے فرمایا
 اس سے بچھے کیا کام اوس کے ساتھ اور اسکا جو تہ ہے مشکیزہ ہے بانی پیتا ہے ورنہ کے

بتے کہتا ہے یہاں تک کہ اسکا مالک پوسے اور اس کو اور پوچھا آپ کبریٰ کو آپ فرمایا اس کے لئے
 کیونکہ کبریٰ تیری ہے یا تیرے بہائی کی ہے یا بیٹی کی ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ**
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَالِ الْأَسَلِ ذَا رَيْبَةٍ نَعْتَبُ حَتَّى
أَحْمَرَتْ وَجْهَهَا وَوَأَقْتَصَّ الْحَدِيثُ يَنْحَوِرُ حَدِيثُ جَوْشَمِ وَفَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَهَا
عِفَافُهَا وَعَدَّهَا دَوْكًا أَوْ هَاكَذَا عَطِطًا أَيْ هَاكَذَا لَيْفَ لَكَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرَا
 اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جیسا مالک آوے تو پوچھو اس سے یہی کہ (وہ کیسی ہے) اور گنتی کہ
 (کتنے روپے ہیں) اور بندہ میں (وہ کیسی ہے) بہر اگر وہ بیان کرے تو وہ ایسے اس کو در نہ وہ تیرا ہوا
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْقَطْرِ نَفَاكَرَتْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَنْتَرِفْ فَأَعْرِفْ عِفَافُهَا وَكَأَنَّهَا كَرَّهَا
 ناکر جائے صاحبہا فَاذْهَبْ هَاكَذَا لَيْفَ لَكَ تَرْجَمَهُ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَسْمِ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا لفظ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریاں نہ بہا کر کوئی نہ بچا پئے تو اسکا تسلیہ اور بندہ میں
 یاد رکھ لے اور کہا ڈال درخ کر کے (جب اسکا مالک آوے تو ادا کر **عَنِ الصُّفَّالِ بْنِ عُثْمَانَ بَطْنِ**
الْأَسَدِ قَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ أَعْرِفَتْ فَاذْهَبْ هَاكَذَا لَيْفَ لَكَ عِفَافُهَا وَعَدَّهَا دَوْكًا
 تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرَا اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی بچا پئے تو وہ ایسے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کو بندہ
 اور اسکا شتمہ اور اسکا تسلیہ اور اسکا شمار **عَنْ سَكْرَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ**
غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ رَيْبَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
عَارِزِينَ فَوَجَدْنَاهُ سَوْطًا فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ لِي دَعَاهُ فَعَلْتُ لَا يَكُنِّي أَعْرِفُ فَإِنْ جَاءَ
صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَبَيْتُ عَلَيْهِ حِمَا فَكُنَّا رَجَعًا مِنْ عَرَاتِنَا فَضَمُّ
لِي أَنِّي بَحِيثٌ فَأَنْتِ الْكَرِيمَةُ فَكُنَيْتُ ابْنَ بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَا خَبَرُوا
بِشَانِ السَّوْطِ وَيَقُولُ لِي قَالَ إِنِّي رَجَدْتُ مُرَّةً فِيهَا مَاءٌ دُنِيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتِ بِهَارِ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُمَا
حَوْكًا قَالَ فَصَرَفْتُمَا فَمَا أَجِدُ مِنْ يَمِينِهَا شَمْرُ أَلَيْتُ فَقَالَ عَرَفْتُمَا حَوْكًا بَعَرَفْتُمَا
فَمَا أَجِدُ مِنْ يَمِينِهَا شَمْرُ أَلَيْتُ فَقَالَ عَرَفْتُمَا فَإِنِّي لَأَعْرِفُهَا فَمَا أَجِدُ مِنْ يَمِينِهَا

نَفَاكَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَرِعَاةَهَا وَرِكَائَهَا فَإِنْ جَاءَ مَكَلِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَعِزَّ بِهَا
 تَلَفِيتُ هَٰذَا بِكَ نَفَاكَ لَا أَذَرِي بِثَلَاثَةِ اِخْوَالٍ أَوْ جَوْلٍ وَاحِدٍ حَرَمِهِ
 حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمیں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے
 میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کو لکھے میں نے ایک کوڑا پاپا پاپا اوس کو اٹھا
 لیا زید اور سلمان نے کہا پسینگو میں نے کہا میں نہیں پسینکتا بلکہ میں اوس کی دریافت
 کروں گا پھر اگر اسکا مالک آؤ گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا وہ کہی گئے پسینک
 میں نے نہ مانا ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہاں حضرت ابی
 بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اوس سے میں نے کوڑے کے حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان
 کہتے تھے انہوں نے کہا میں نے ایک تہیل بابی سو شرفیوں کی جناب رسول خدا صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں میں ادسکو آپ پاس لایا آپ نے فرمایا سال بہتر تک
 دریافت کر اسکو مالک کو میں دریافت کیا کو بچا نوح والا نہ ملا پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اور ایک سال دریافت
 میں نے دریافت کیا کوئی نہ ملا جو ادسکو بچا تا پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر میں نے پوچھا
 کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا ادسکی کتنی اور تہیلی اور دھنکن دل میں جالے پھر اگر اسکا مالک آیا تو خیر ورنہ تو
 اپنے خرچ میں لا میں نے اوس کو خرچ کیا راوی کو شک ہو اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے
 کے لیے فرمایا یا ایک سال کے لیے **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ** اَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَانَا فَيُحْمُ
 قَالَ سَمِعْتُ سُؤدَةَ بْنَ عَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ
 رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَوَجَدْتُ سَوْكًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ اِلَّا الْقَوْلَ
 نَأْتَمَتْنَا بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَمِثْلُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَفْتُهَا عَامًا وَاحِدًا
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سلمہ سے ملا اور
 برس کے بعد تو وہ کہنے لگا ایک سال تک بتلا **وَقَالَ** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
 یہ جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی
 غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے مگر علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک
 سال تک دریافت کرنا کافی ہے **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ سن کر اہل اسلام نے حیرت و شگفتہ ہوئی کہ یہ حدیث صحیحہ کا کتنا کمال ہے کہ اس نے
 اس قدر اثر کیا کہ اس نے عوامین کو کلاشتہ و فی حدیث میں سفیان و زبید بن اسلم
 انیسویہ و حنظلہ بن سلمہ و ابن جبار و یحییٰ بن یحییٰ و یحییٰ بن یحییٰ و یحییٰ بن یحییٰ
 نے لفظہا و آیاتہ و ذرا و سفیان و زبید و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ
 ابن مسعود و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ
 ابن عباس و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ
 عن لفظہ الحارثی ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوں کی بڑی ہوئی چیز لینے سے **فائدہ** دہ طہار
 کے نہ اس طرح حالت کو (نوی) **حسن** زبید بن خالد البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اوى حلاله فهو حلال ثم لم يرعه فحرام
 زبید بن خالد جنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
 کسی سے چیر رکھ لی وہ گمراہ ہے حب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرنے (اس سے معلوم
 ہوا کہ لفظ کا پچھونا اور بتلانا ضرور ہے) **باب** تحریر حلیہ لما شیت بغیر اذن مالک یا جابر
 کا دو وہ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے **حسن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لا یحلبن احدکم ماشیة احد الا یأذنه الخبی احدکم ان یتولی مشربہ فیکفر فیما شرب
 فیتقل حکما ثم فاما ما یحلبن فیکفر ثم یتولی مشربہ فیکفر ثم یتولی مشربہ فیکفر
 احدکم الا یأذنه ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کوئی غنم میں سے دوسرے کے جانور کا دوہ نہ دوہوے مگر اس کی اجازت سے کہ اگر تم
 میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں کوئی آوے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کا گھاس کا غلہ نکال
 لے جاوے اسی طرح جانوروں کے تھن اور ان کے خزانے ہین کہانے کے تو کوئی نہ دوہوے کے کسی جانور
 کا دوہ بے اس کے اجازت کو اگر جو ہر تار ہمارے پہلوں کے وہ لغیر ضرورت کے دوسرے کا کہنا اور اجازت
 کہا سکتا ہے لیکن اس پر مثبت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہیں ہوگی اگر مردار بھی موجود ہو
 تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مردار کا لپوے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کہنا

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحو حديث مالك غير أن في حديثهم
 جميعاً لا ينقل إلا اليك بن سعد فإن في حديثهم فيمنقل طعنه كذا في مالك رحمه
 ربي جابر بن عبد الله باب الضيافة مہانی کا بیان **عن ابن عمر** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعت أبا ذر
 قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قال رسول الله قال يومئذ يأتى الله
 اليوم فليكن صيفاً حاراً قالوا وما جازيتك يا رسول الله قال يومئذ يأتى الله والضيافة
 ثلاثاً يا ميم فما كان ذلك فهو صدقة عليكم وقال ميم كان يومئذ يأتى الله واليوم
 للقل خيراً أو لم يموت رحمه ابن عمر عن عبد بن مسعود عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
 دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کو دن پر اسکو
 چاہیے کہ خدا واری کرے اپنے جہان کی تکلف سو کو دن نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ اپنے فرمایا تکلف
 ایک دن رات تک یا غیر ایک دن اسنا جو مقدور کے موافق عہدہ کہا نا کہلاؤ اور مہمانی تین دن تک ہو
 زینت و دن معمولی کہا کہلاؤ اور اسکو بجا مہمانی کرے وہ صدقہ ہو **ف** زوی علیہ الرحمۃ نے کہا اس
 حدیث و ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور جہوہ و علما کا قید
 ہے کہ ضیافت سنت ہو واجب نہیں ہو لیکن لیث اور امام احمد کے نزدیک ایک دن ات تک واجب ہو اور
 امام احمد نے کہا کہ وہ واجب جنگل اور گاون کے رہنوالوں پر (جہاں مسافر کو بازار میں کہا نا نہیں ملتا)
 اور صحرا والوں پر واجب نہیں ہو **ف** اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کو دن پر اسکو چاہیے
 کہ نیک بات کہی جا چاہیے ہو **ف** یہ حدیث ایسی عہدہ ہو کہ اس پر عمل کرنے سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے
 محفوظ رہتا ہو اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضرور ہے
 جسے علم طب بدنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضرور ہے تمام شر و با و بری باتیں اور فتنیں انسان کی حرکت
 سو پیدا ہوتی ہیں از مات کہ براست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ پاؤں اور
 شرمگاہ پر جس نے ان تینوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا وہ مراد کو پہنچ گیا اور تمام
 اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے وہ یہ ہو کہ کسی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور ضبط
 شرع کی نہ کیجاوے جب تک آدمی خاموش ہو تو بیفکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے
 سوچنا ضرور ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا آئال میں تو پیدا نہ ہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت

تہی بعد اوسکے منسوخ ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تہی کا فرون سے اس شرط پر کہ وہ بہانہ نہ کر
 کرین مسلمانوں کی پر یہ دونوں تادیبیں صنعت اور باطل عین کیونکر نسخ کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح
 اس شرط پر حضرت عمرؓ کو زمانہ میں ہوئی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (نویس) اباب
 ابیخاب الموصات بفضل الال جہاں اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بہانہ کی مسلمان کی خاطر دار
 بن صرث کرے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا كُنْتُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَهُ لَهُ قَالَ فَجَلَّ يَفْرُبُ مِنِّي كَأَنَّهُ لَا يَفْقَهُ رِسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَن سَاعَةَ فَضْلٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مِنْ ظَهْرِي لَهُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ مِنْ**
سَرَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَدَا لَهُ قَالَ فَذَكَرْتُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرْتُ رَحِمَنُ رَأَيْتُمْ لَنَا

اِنَّه لا حق في احد ميتا في فضل ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہم سفر میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اتنی میں ایک شخص اور تھی پر سوار ایک پاس آیا اور وہی بائیں دیکھ کر
 اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سوازی ہو تو وہ اسکو دیدے جس کے
 پاس ساری نہیں اور جسکو پاس فاضل ترشہ ہو وہ اسکو دیدے جس کے پاس ترشہ نہیں بہر ایک بہت سی تم کے مال بیان
 کیے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھ کر ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جہاد کی حاجت سے فاضل ہو۔
ف بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جسکو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم تھا کہ ہے نہ وجہ با کیونکہ دوسری
 حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور سرائق نہیں **بَابُ اسْتِخْبَابِ خَلِطِ الْأَوْدَادِ**

إِذَا قُلْتُ وَالْمَوَاسِيَةُ فِيهَا حَبْ تَشْرُكُ هُوَ تَوْبُ تَوْشُرُ مَا دِيَا تَحْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا كُنْتُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَهُ لَهُ قَالَ فَجَلَّ يَفْرُبُ مِنِّي كَأَنَّهُ لَا يَفْقَهُ رِسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَن سَاعَةَ فَضْلٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مِنْ ظَهْرِي لَهُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ مِنْ
سَرَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَدَا لَهُ قَالَ فَذَكَرْتُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرْتُ رَحِمَنُ رَأَيْتُمْ لَنَا
اِنَّه لا حق في احد ميتا في فضل ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہم سفر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اتنی میں ایک شخص اور تھی پر سوار ایک پاس آیا اور وہی بائیں دیکھ کر
اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سوازی ہو تو وہ اسکو دیدے جس کے
پاس ساری نہیں اور جسکو پاس فاضل ترشہ ہو وہ اسکو دیدے جس کے پاس ترشہ نہیں بہر ایک بہت سی تم کے مال بیان
کیے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھ کر ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جہاد کی حاجت سے فاضل ہو۔
ف بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جسکو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم تھا کہ ہے نہ وجہ با کیونکہ دوسری
 حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور سرائق نہیں **بَابُ اسْتِخْبَابِ خَلِطِ الْأَوْدَادِ**

صحیح مسلم تراجم اردو صحیح مسلم تراجم اردو

صفحہ	خط	صواب	صفحہ	خط	صواب	صفحہ	خط	صواب
۱۴۱۵	۱	بہان	۱۴۱۵	۱	بہان	۱۴۱۵	۱	بہان
۱۴۱۶	۱۵	بجینی	۱۴۱۶	۱۵	بجینی	۱۴۱۶	۱۵	بجینی
۱۴۱۷	۶	باب	۱۴۱۷	۶	باب	۱۴۱۷	۶	باب
۱۴۱۸	۱۵	ک	۱۴۱۸	۱۵	ک	۱۴۱۸	۱۵	ک
۱۴۱۹	۵	حدیث	۱۴۱۹	۵	حدیث	۱۴۱۹	۵	حدیث
۱۴۲۰	۱۶	اولین	۱۴۲۰	۱۶	اولین	۱۴۲۰	۱۶	اولین
۱۴۲۱	۶	بجینی	۱۴۲۱	۶	بجینی	۱۴۲۱	۶	بجینی
۱۴۲۲	۵	سینے	۱۴۲۲	۵	سینے	۱۴۲۲	۵	سینے
۱۴۲۳	۵	بارب	۱۴۲۳	۵	بارب	۱۴۲۳	۵	بارب
۱۴۲۴	۱۹	زمانہ	۱۴۲۴	۱۹	زمانہ	۱۴۲۴	۱۹	زمانہ
۱۴۲۵	۲۰	رفیق کی جا	۱۴۲۵	۲۰	رفیق کی جا	۱۴۲۵	۲۰	رفیق کی جا
۱۴۲۶	۱۸	چار	۱۴۲۶	۱۸	چار	۱۴۲۶	۱۸	چار
۱۴۲۷	۱۱	گہری	۱۴۲۷	۱۱	گہری	۱۴۲۷	۱۱	گہری
۱۴۲۸	۱۲	کے سوا	۱۴۲۸	۱۲	کے سوا	۱۴۲۸	۱۲	کے سوا
۱۴۲۹	۱۳	کے سے	۱۴۲۹	۱۳	کے سے	۱۴۲۹	۱۳	کے سے
۱۴۳۰	۳	عزیز	۱۴۳۰	۳	عزیز	۱۴۳۰	۳	عزیز
۱۴۳۱	۵	گلی	۱۴۳۱	۵	گلی	۱۴۳۱	۵	گلی
۱۴۳۲	۸	سے گئے	۱۴۳۲	۸	سے گئے	۱۴۳۲	۸	سے گئے
۱۴۳۳	۹	ہی	۱۴۳۳	۹	ہی	۱۴۳۳	۹	ہی
۱۴۳۴	۱۱	بجینی	۱۴۳۴	۱۱	بجینی	۱۴۳۴	۱۱	بجینی
۱۴۳۵	۱۲	بیل	۱۴۳۵	۱۲	بیل	۱۴۳۵	۱۲	بیل
۱۴۳۶	۵	تقریباً	۱۴۳۶	۵	تقریباً	۱۴۳۶	۵	تقریباً
۱۴۳۷	۵	کے	۱۴۳۷	۵	کے	۱۴۳۷	۵	کے
۱۴۳۸	۱۴	یوں	۱۴۳۸	۱۴	یوں	۱۴۳۸	۱۴	یوں
۱۴۳۹	۱۱	جیب	۱۴۳۹	۱۱	جیب	۱۴۳۹	۱۱	جیب
۱۴۴۰	۱۱	جیب	۱۴۴۰	۱۱	جیب	۱۴۴۰	۱۱	جیب

صفحہ ۱	خطا	صواب	صفحہ ۲	خطا	صواب	صفحہ ۳	خطا	صواب
۱۶۰۵	حکامین	حکامین	۱۴۳۷	کریکے	کریں کے	۱۴۹۶	۱۴	ہوا
۱۶۰۶	بنیادیں	بنیادیوں	۱۴۳۷	دائے	دائے پو	۱۴۹۶	۱۵	کرتے ہیں کرتے تھے
۱۶۰۷	فرمایا	+	۱۴۳۷	لای	کمائی	۱۴۸۸	۹	نکالنے نکالنے
۱۶۰۸	اور ہون	اور ہون	۱۴۳۷	جاہنے	جاہیے	۱۴۹۲	۵	بن بن
۱۶۰۹	درخت کو	درخت کو	۱۴۳۷	مستنی	مستنی	۱۴۹۲	۱۶	چم سے
۱۶۱۰	بیچے	بیچے	۱۴۳۷	فضل	افضل	۱۴۹۲	۱۲	سعد سعد
۱۶۱۱	یہ ہے	یہ ہے	۱۴۳۷	حجر	حجر	۱۴۹۲	۵	محوسی محوسی
۱۶۱۲	مزارعت	مزارعت	۱۴۳۷	صحیحہ	صحیحہ	۱۴۹۲	۱	اور بیمار اور بیمار
۱۶۱۳	اگر وہ نہ لے	اگر وہ نہ لے	۱۴۳۷	ایسی	ایسا	۱۴۹۹	۲۱	اون کی اون کی
۱۶۱۴	کراے	کراے	۱۴۳۷	نزدیک	نزدیک	۱۴۹۹	۱	ادبھی ادبھی
۱۶۱۵	"	"	۱۴۳۷	تل کو	تل کر	۱۴۹۹	۱	مین مین
۱۶۱۶	"	"	۱۴۳۷	جس	جس	۱۴۹۹	۱۳	بس بس
۱۶۱۷	نہ لے	نہ لے	۱۴۳۷	ہونا چاہیں	ہونا چاہیں	۱۴۹۹	۱۱	لواب لواب
۱۶۱۸	کراے	کراے	۱۴۳۷	کافی	کافی	۱۴۹۹	۱۹	مین مین
۱۶۱۹	نافع	نافع	۱۴۳۷	رکنو	رکنو	۱۴۹۹	۲۲	جاہز ہوا جاہز ہوا
۱۶۲۰	کراے	کراے	۱۴۳۷	جربک	جربک	۱۴۹۹	۱۵	نے کیا نے روایت کیا
۱۶۲۱	کہا کہ	کہا کہ	۱۴۳۷	قول کر	قول کر	۱۴۹۹	۱۶	پہونچنا پہونچنا
۱۶۲۲	کراے	کراے	۱۴۳۷	نزدیک	نزدیک	۱۴۹۹	۲۲	علم سے علم سے
۱۶۲۳	"	"	۱۴۳۷	قیامت	قیامت	۱۴۹۹	۱۴	نوحہ نوحہ
۱۶۲۴	"	"	۱۴۳۷	کھجور پسند	کھجور پسند	۱۴۹۹	۱۳	سابقہ سابقہ
۱۶۲۵	"	"	۱۴۳۷	انہوں نے	انہوں نے	۱۴۹۹	۲۱	علماء علماء
۱۶۲۶	پسند	پسند	۱۴۳۷	روکی	روکی	۱۴۹۹	۱۸	عذاب عذاب
۱۶۲۷	کراے	کراے	۱۴۳۷	بجھے	بجھے	۱۴۹۹	۹	کہ حدیث کہ حدیث
۱۶۲۸	"	"	۱۴۳۷	اور پر نام	اور پر نام	۱۴۹۹	۱۱	استبعاد استبعاد
۱۶۲۹	"	"	۱۴۳۷	روایت	روایت ہے	۱۴۹۹	۱۵	انتہا انتہا
۱۶۳۰	"	"	۱۴۳۷	نزع	نزع	۱۴۹۹	۱۶	لکھ لکھ
۱۶۳۱	باغ میں	باغ میں	۱۴۳۷	اگر	اگر	۱۴۹۹	۹	گراہ گراہ